فتاویٰ
دارالعلوم
دیوبند

اضافہ جدیدہ

دارالافتاؤں میں رائج الوقت نسخوں کے مطابق تخریج کے ساتھ جدید کمپیوٹرایڈیشن

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

مُدلّل و مکمّل

جلد ہفتم

کتابُ النکاح (نصف اوّل)

افادات: مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانیؒ
(مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت: حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیّب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتب: مولانا محمد ظفیر الدین صاحب شعبۂ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

اضافہ تخریج جدید
مولانا مفتی محمد صالح کاروڑی رفیق دارالافتاء جامع علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

دارُالاِشاعَت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی

طباعت : ستمبر ۲۰۰۲ء شکیل پریس کراچی۔

ضخامت : ۳۸۴ صفحات

ملنے کے پتے

بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
کشمیر بکڈپو۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
ادارۃ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی

فہرست مضامین فتاوی دار العلوم دیوبند مدلل ومکمل جلد ہفتم

کتاب النکاح	۴۵
نکاح کرنا فرض ہے یا سنت	۴۵
نان نفقہ کی قدرت ہوتو شادی کرنا افضل ہے	۴۵
لڑکیوں کی شادی میں تاخیر گناہ ہے کہ نہیں	۴۶
نکاح موجب اجر ہے اور اس پر اعتراض خلاف شریعت ہے	۴۶
نکاح ثانی کو رسم کی وجہ سے عیب جاننا گناہ ہے	۴۷
بیوہ بچہ والی عورت کا نکاح کرنا کیسا ہے	۴۷
نابالغوں کا نکاح جو کچھ نہیں سمجھتے جائز ہے یا نہیں	۴۸
بالغ ہونے کے بعد باپ کا فرض ہے کہ لڑکے کی شادی کردے	۴۸
نابالغ کا نکاح جائز ہے یا نہیں	۴۸
لڑکی بٹھائے رکھنا اور شادی نہ کرنا کیسا ہے	۴۸
ایک سے زیادہ بیوی کرنا کب جائز ہے	۴۹
بیوہ سے نکاح کرنا وجہ ناراضی نہیں ہونا چاہئے	۴۹
آنحضرت ﷺ کیلئے کتنی ازواج درست تھیں	۵۰
شاہ اسلام کتنی بیوی کرسکتا ہے	۵۰
یکے بعد دیگرے جتنے نکاح چاہے کرسکتا ہے	۵۱
ایک وقت میں چار سے زیادہ بیوی جائز نہیں	۵۱
دوسری شادی پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر جائز ہے	۵۱
پہلا باب: نکاح کے ارکان، اس کے صحیح ہونے کی شرطیں اور اس کے انعقاد کی صورتیں	۵۲
نکاح میں کتنے فرض ہیں اور کتنے واجب اور عاقدین کے کیا اختیارات ہیں	۵۲
ایجاب وقبول ضروری ہے شش کلمہ وغیرہ ضروری نہیں	۵۳
اللہ ورسول کی گواہی کافی نہیں البتہ ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے نکاح ہوجاتا ہے	۵۴
باہم خود دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول سے نکاح ہوجاتا ہے	۵۴

صفحہ	عنوان
۵۴	عورت نے کہا خود کو تمہارے نکاح میں دیتی ہوں، مرد نے قبول کیا تو نکاح ہوگیا
۵۵	بلا ایجاب وقبول نکاح نہیں ہوتا
۵۵	مذکورہ صورت میں نکاح درست نہیں ہے
۵۵	شرعی گواہوں کے سامنے بلامہر ایجاب وقبول سے نکاح ہوجاتا ہے یا نہیں
۵۶	دوشرعی گواہ کہیں کہ ہمارے سامنے ایجاب وقبول ہوا ہے تو نکاح ہوجائیگا
۵۶	عورت نے مرد سے کہا کہ نکاح کرلینا اس نے دوگواہوں کے سامنے کہا کہ میںنے فلاں سے نکاح کرلیا ہے کیا حکم ہے
۵۶	ذیل کی صورت میں نکاح ہوا یا نہیں
۵۷	تن بخشی کے لفظوں کے ساتھ دوگواہوں کے سامنے ایجاب وقبول سے نکاح ہوجاتا ہے یا نہیں
۵۷	بلا ایجاب وقبول نکاح درست نہیں
۵۷	عورت ومرد باہمی رضامندی سے دوگواہوں کے سامنے نکاح کرلیں تو یہ درست ہے
۵۷	عورت کا یہ کہنا کہ میں تیری منکوحہ ہوں صرف اس کہنے سے نکاح نہیں ہوتا
۵۸	گونگے کا نکاح کیسے ہوگا
۵۸	عورت نے وکیل بنایا اور اس نے ایجاب وقبول کرایا کیا حکم ہے
۵۹	لڑکی دی، لی، کہنے سے نکاح ہوتا ہے یا منگنی
۵۹	انشاء اللہ کے ساتھ انعقاد کا حکم
۵۹	جب تک ایجاب وقبول باضابطہ نہیں ہوتا نکاح منعقد نہیں ہوتا
۶۰	ایجاب وقبول میں مہر کا ذکر نہ آئے تو نکاح ہوگا یا نہیں
۶۰	گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول سے نکاح ہوگیا اور وہ عورت اس کے لڑکے کے لئے حرام ہوگئی
۶۰	نابالغ کا نکاح جب ہوا تو قبول ولی نے کیا یہ درست ہے یا نہیں
۶۱	طریق مذکور سے نکاح ہوگیا
۶۱	اس ایجاب وقبول سے نکاح ہوگیا

صفحہ	عنوان
۶۲	گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول بھی پایا گیا تو نکاح ہوگیا
۶۲	عورت مکان میں تنہا تھی اس نے گواہ کے سامنے ایجاب کیا مرد نے قبول کیا کیا حکم ہے
۶۳	خفیہ نکاح دو گواہوں کے سامنے کیا کیا حکم ہے
۶۳	بند کمرے میں شرعی گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول سے نکاح ہوجاتا ہے
۶۳	صرف ایک مرتبہ ایجاب وقبول سے نکاح ہوجاتا ہے
۶۳	زبردستی عورت سے ایجاب کرادیا تو نکاح ہوگیا
۶۳	گواہوں کے سامنے ایجاب کے بعد قبول بھی پایا گیا تو نکاح ہوگیا
۶۴	باپ اور تین عورتوں کی موجودگی میں لڑکا لڑکی کا یہ کہنا کہ اگر تم کو منظور ہے تو میں نے بھی منظور کیا نکاح ہوا یا نہیں
۶۴	بلا گواہ نکاح جائز نہیں، بعد میں تذکرہ کرتے سے کچھ نہیں ہوتا
۶۴	صورت ذیل میں نکاح ہوا یا نہیں
۶۵	ایجاب وقبول سے نکاح
۶۵	دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول سے نکاح جائز ہے
۶۶	مرد وعورت خود دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول کرلیں تو نکاح درست ہے
۶۶	صرف دو گواہوں کے سامنے نکاح ہوا اور اس کو خادمہ کے طور پر رکھا تو جماع جائز ہے یا نہیں
۶۶	مذاق میں ایجاب وقبول سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں
۶۷	بالغہ خود پردہ سے گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول کرے تو کیا حکم ہے
۶۷	بلا گواہ نکاح جائز نہیں
۶۸	قاضی نے صرف نابالغ لڑکے سے قبول کرایا تو نکاح ہوا یا نہیں
۶۸	نکاح اس شرط پر ہوا کہ ہبہ نامہ لکھیں گے اور ہبہ نامہ نہیں ہوا نکاح ہوا یا نہیں
۶۸	پیغمبروں کے نکاح کے سلسلے کے چند سوالات
۶۹	نفس کا ہبہ آنحضرت ﷺ کیلئے
۶۹	وکیل نے دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول کرایا کیا حکم ہے

صفحہ	عنوان
۷۰	جھوٹے اقرار سے نکاح نہیں ہوتا
۷۱	عورت کسی کو اپنا وکیل بنائے اور وہ دو گواہوں کے سامنے اپنا نکاح کر لے تو یہ جائز ہے یا نہیں
۷۲	دو گواہوں کے سامنے نکاح ہو مگر لڑکی کی پہچان نہ دی جائے تو جائز ہے یا نہیں
۷۲	ایک شخص نے لڑکی سے کہا کہ تم نے فلاں کی زوجیت اتنی مہر میں قبول کی پھر یہی لڑکے سے کہا اور دونوں نے قبول کیا نکاح ہوا یا نہیں
۷۳	صرف اقرار نامہ لکھنے سے نکاح نہیں ہوتا
۷۴	لڑکی کے ولی کے وکیل نے ایجاب کیا اور لڑکے کے وکیل نے قبول کیا تو نکاح ہوا یا نہیں
۷۴	اس ایجاب وقبول سے نکاح ہوا یا نہیں
۷۴	کوئی صورت بتائی جائے کہ خفیہ شادی ہوجائے
۷۵	خواہ کوئی جگہ نکاح ہو نکاح کی صحت کیلئے دو مسلمان گواہوں کا ہونا ضروری ہے
۷۵	شوہر کے ایجاب کو جب گواہ نہ سنے تو نکاح ہوجائیگا یا نہیں
۷۵	فرشتوں کی گواہی سے نکاح جائز نہیں
۷۶	نکاح کیلئے تحریر ضروری نہیں
۷۶	لفظ ہبہ کے ساتھ بالغہ نے جو نکاح کیا وہ ہوگیا
۷۷	مندرجہ ایجاب وقبول سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں
۷۷	ایجاب ہوا قبول نہ پایا گیا تو نکاح نہیں ہوا
۷۷	تاریک رات میں دو گواہوں کے سامنے مرد وعورت نے ایجاب وقبول کیا کیا حکم ہے
۷۸	لفظ کنایہ سے ایجاب کیا تو نکاح ہوا یا نہیں
۷۸	ایک شبہ کا جواب
۷۹	یہ درست ہے کہ گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا
۷۹	عورت کی موجودگی میں بھی گواہوں کا ہونا ضروری ہے
۸۰	صرف مرد وعورت کے ایجاب وقبول سے جبکہ گواہ نہ ہو نکاح جائز نہیں
۸۰	نکاح میں شہادت کا مطلب کیا ہے

عنوان	صفحہ
ایجاب وقبول کے بغیر گواہ ہوا اور بعد میں شہرت ہو تو کیا حکم ہے	۸۰
شہادت کا مفہوم ایجاب وقبول کے بعد شہرت سے ادا ہوتا ہے یا نہیں	۸۰
عدم شہادت پر انما الاعمال بالنیات کا اثر کیوں نہیں ہوتا	۸۱
عالم نے بلا گواہ جو نکاح پڑھایا وہ درست نہیں	۸۱
بلا گواہ کے نکاح میں مجامعت زنا کے حکم میں ہے	۸۲
شیعہ گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول ہوا کیا حکم ہے	۸۲
دو گواہوں میں ایک نکاح ہونا بیان کرے اور دوسرا منگنی تو کیا حکم ہے	۸۳
خود نکاح کیا مگر اب کہتا ہے کہ نشہ میں تھے تو کیا حکم ہے	۸۳
بلا گواہ نکاح کیا جائز ہوا یا نہیں اور اولاد کا کیا حکم ہے	۸۳
صرف ایک مرد اور ایک عورت کے سامنے ایجاب وقبول سے نکاح درست نہیں	۸۴
عورت کی وکالت سے نکاح درست ہے	۸۴
بذریعہ خط ایجاب وقبول سے نکاح کب درست ہوگا	۸۴
دو تین آدمیوں کے سامنے عورت نے ایجاب لکھ کر بھیج دیا اور مرد نے خط پڑھ کر قبول کیا کیا حکم ہے	۸۵
دھوکہ دے کر تحریر کے ذریعہ نکاح ہوتا ہے یا نہیں	۸۵
جب دعا کے بہانے ایجاب کرایا اس طرح کہ گواہ نہ تھے تو نکاح درست نہ ہوا	۸۶
نکاح خط کے ذریعہ	۸۷
خط وکتابت کے ذریعہ نکاح	۸۷
مذکورہ تحریر سے نکاح درست نہیں ہوا	۸۷
جب گواہوں کا ایجاب وقبول سننا محتمل ہو تو دوبارہ نکاح کیا جائے	۸۸
صرف ایک گواہ کی موجودگی میں نکاح درست نہیں	۸۸
بیوہ کا نکاح دو عورتوں کی موجودگی میں ایک مولوی صاحب نے کر دیا کیا حکم ہے	۸۹
ولی کی اجازت لیتے وقت گواہ بنانا ضروری نہیں ہے	۸۹
بالغہ عورت موجود تھی اور اس کا نکاح اس کے باپ کی موجودگی میں	

عنوان	صفحہ
قاضی نے پڑھا دیا تو ہوگیا	۹۰
عورت مرد کو وکیل بنا دے کہ اپنے ساتھ نکاح کرلو تو اس کے کر لینے سے نکاح ہوا یا نہیں	۹۱
مشروط نکاح درست ہے اگر چہ شرط پوری نہ کرے	۹۱
ایک مرد اور دو عورت کی موجودگی میں نکاح ہو جاتا ہے	۹۲
لڑکی کی موجودگی میں ایجاب وقبول ہوا اور باپ کا نام نہیں لیا گیا کیا حکم ہے	۹۲
عبدالرحمٰن کی جگہ رحمٰن کی لڑکی کہا تو نکاح ہوا یا نہیں	۹۲
ولدالزنا لڑکی کے نکاح کی کیا صورت ہے	۹۳
جس کا نکاح کر رہا تھا اس کے بجائے اس کی بہن کا نام لیا نکاح ہوا یا نہیں	۹۳
جب عرفی نام اور ولدیت صحیح ہے تو نکاح جائز ہوگیا خواہ اصلی نام میں غلطی ہو جائے	۹۴
رفیقن کے بجائے رفاقن کہدیا تو نکاح ہوا یا نہیں	۹۴
صورت مسئولہ میں نکاح باپ سے ہوا یا بیٹے سے	۹۵
فاسد شرط کے ساتھ بھی نکاح ہو جاتا ہے	۹۵
جان بوجھ کر باپ کا نام غلط بتایا تو نکاح ہوگا یا نہیں	۹۶
نکاح میں لڑکی کے باپ کا نام غلط لیا گیا تو کیا حکم ہے	۹۶
نکاح میں ولدیت غلط بتائی تو نکاح ہوا یا نہیں	۹۶
تعارف کیلئے لڑکا کا نام مع ولدیت کافی ہے	۹۷
لڑکی سے جس لڑکے کی بات چیت تھی نکاح کے وقت اس کو بدل دیا کیا حکم ہے	۹۷
نکاح شرطی باطل ہے	۹۸
صرف پانی پلانے سے نابالغ کا نکاح نہیں ہوتا	۹۸
قبول میں وکیل نے لڑکی کا نام بدل دیا کیا حکم ہے	۹۹
صرف لڑکی کا نام لے کر نکاح کیا کیا حکم ہے	۹۹
لڑکی کا نکاح غلط ولدیت کے ساتھ کیا درست ہے یا نہیں	۱۰۰
قاضی وکیل نے بھول سے ایجاب میں لڑکی کا نام بدل دیا نکاح کس کا ہوا	۱۰۰
جانی پہچانی عورت کے باپ کا نام بدل بھی جائے تو نکاح ہو جاتا ہے	۱۰۱

عنوان	صفحہ
صورت مسئولہ میں نکاح درست ہوگیا	۱۰۲
وعدہ سے نکاح نہیں ہوتا	۱۰۲
نکاح کے وقت لڑکی کے رد و بدل کی کیا صورت ہے	۱۰۳
اعتبار مجلس	۱۰۴
مجمع میں ایجاب وقبول بہ لفظ "ناتہ" ہوا تو نکاح ہوا یانہیں	۱۰۴
ولی نے نکاح خواں سے کہا اجازت دی اس نے لڑکے سے قبول کرایا کیا حکم ہے	۱۰۵
نکاح کی مجلس اور منگنی کی مجلس میں ایجاب وقبول اور اس کا فرق	۱۰۵
منگنی میں لڑکی لڑکا دینے لینے کہنے سے نکاح نہیں ہوتا	۱۰۶
ناتہ دیدیا کہنے سے نکاح نہیں ہوتا	۱۰۶
صرف وعدہ سے نکاح نہیں ہوتا	۱۰۷
ایک نے کہا لڑکی دیدی اور دوسرے نے کہا لے لی کیا حکم ہے	۱۰۷
لے لیا کے بجائے قبضہ کرلیا کہنا	۱۰۸
مندرجہ ذیل ایجاب وقبول سے نکاح ہوا یانہیں	۱۰۸
پہلا نکاح صحیح ہے یا دوسرا	۱۰۸
منگنی کے بعد دوسری جگہ نکاح کرسکتا ہے	۱۰۹
منگنی کے بعد دوسرے لڑکے سے نکاح کردیا تو وہ درست ہے	۱۰۹
منگنی کے بعد دوسری جگہ شادی جائز ہے یانہیں	۱۰۹
وکیل موکل کا نکاح کرسکتا ہے	۱۱۰
فضولی کا نکاح اجازت پر موقوف رہے گا	۱۱۰
ایک شخص اپنی طرف سے اصیل اور عورت کی طرف سے وکیل بن کر نکاح کرسکتا ہے یانہیں	۱۱۱
اجازت بذریعہ تار پر نکاح	۱۱۱
ایجاب میں کہا گیا فلاں صغیر کو دی اس کے جواب میں ولی نے کہا میں نے قبول کیا تو کیا حکم ہے	۱۱۱

صفحہ	عنوان
۱۱۲	مفقود کی طرف سے فضولی نے نکاح کیا نکاح ہوا یا نہیں
۱۱۳	تار سے خبر دی کہ میرا نکاح فلاح جگہ کردیجئے
۱۱۳	بلا گواہ کسی مجبوری کی وجہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں
۱۱۳	بلا گواہ ایجاب وقبول سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں
۱۱۴	مذکورہ صورت میں نکاح ہوا ہے یا نہیں
۱۱۵	میاں بیوی میں دوری ہو تو خط وکتابت میں نکاح ہوسکتا ہے
۱۱۵	نکاح میں فاسق کی گواہی معتبر ہے یا نہیں
۱۱۵	گواہوں کے سننے سے نکاح منعقد ہوجاتا ہے یا نہیں
۱۱۶	ہنسی سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں
۱۱۷	دوسرا باب: مسائل متعلقات نکاح
۱۱۷	جو ایمان مجمل ومفصل نہ جانے اس سے نکاح
۱۱۷	فاسق کا پڑھایا ہوا نکاح ہوجاتا ہے
۱۱۷	ایک مجلس میں چند لڑکوں اور لڑکیوں کے ایجاب وقبول کیلئے ایک خطبہ کافی ہے
۱۱۸	بے نمازی کا پڑھایا ہوا نکاح درست ہے
۱۱۸	جو نکاح فاسق نے پڑھایا درست ہے
۱۱۸	عصر کے بعد نکاح پڑھانا غیر اولیٰ نہیں ہے
۱۱۹	نکاح کا اعلان کرنا کیسا ہے
۱۱۹	دف بجا کر اعلان نکاح کا منشا کیا ہے اور کتنی دیر بجایا جائے
۱۱۹	سہرہ کنگنا باندھ کر نکاح کا کیا حکم ہے
۱۲۰	دور رہتے ہوئے عقد نکاح کی کیا صورت ہے
۱۲۰	جنیہ سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں
۱۲۰	جس کی بیوی پر جنیہ ہو اس سے صحبت جائز ہے یا نہیں
۱۲۱	ایسی عورت سے جس کی پستان ابھری ہوئی نہ ہو نکاح درست ہے یا نہیں
۱۲۱	جس عورت کی شرمگاہ میں دخول نہ ہوسکے اس سے نکاح درست ہے یا نہیں

عنوان	صفحہ
جو عورت مرد کے قابل نہیں اس سے نکاح درست ہے	۱۲۱
خنثیٰ مرد سے شادی جائز ہے یا نہیں	۱۲۱
خنثیٰ مشکل سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۲۲
مخنث کی قسمیں، اور اس کی شادی ہوسکتی ہے یا نہیں	۱۲۳
باجا وغیرہ سے نکاح میں فساد آتا ہے یا نہیں	۱۲۳
جو کلمہ سے ناواقف ہو اس کا نکاح رہتا ہے یا فاسد ہوجاتا ہے	۱۲۳
ذی قعدہ میں نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں	۱۲۴
سوائے قاضی شہر دوسرا نکاح پڑھا دے وہ بھی جائز ہے	۱۲۴
نکاح دن میں بہتر ہے یا رات میں	۱۲۴
بغیر ختنے ہوئے نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۲۴
بدعتی سے نکاح کرنا درست ہے مگر مناسب نہیں	۱۲۴
نکاح میں اعلان کیلئے باجا بجانا کیسا ہے	۱۲۵
دف کتنی دیر تک بجانا درست ہے	۱۲۵
دف کی اجازت ہے مگر یہ کہنا کہ بغیر باجا نکاح حرام ہے، بددینی ہے اور کفر کا خوف ہے	۱۲۵
بغیر خطبہ کے نکاح ہوجاتا ہے یا نہیں	۱۲۵
منگنی کے وقت جو دیا تھا نکاح نہ ہونے کی صورت میں واپس لے سکتا ہے یا نہیں	۱۲۶
جو دور دراز سے کسی مجبوری کی وجہ سے نہ آسکتا ہو اس کی شادی کس طرح انجام دی جائے	۱۲۶
باندی کسے کہتے ہیں اس کے ساتھ وطی بلا نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۲۶
بیوی پر اطاعت ضروری ہے	۱۲۷
منگنی کے بعد لڑکے کی صحت خراب ہوگئی دوسری جگہ لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۲۷
رتقاء عورت سے نکاح درست ہے	۱۲۸
نکاح سب پڑھا سکتے ہیں	۱۲۸
قاضی شہر کے رہتے ہوئے فقیر نکاح پڑھا سکتا ہے	۱۲۸

عنوان	صفحہ
نکاح خوانی کسی خاندان سے مخصوص نہیں ہوتی	۱۲۸
نکاح خوانی کسی شخص کی جاگیر نہیں ہے	۱۲۹
سرکار کے مقرر کردہ آدمی کے واسطے سے نکاح نہ ہوتو بھی جائز ہے	۱۲۹
اجرت نکاح جبراً لینا کیسا ہے	۱۳۰
نکاح خوانی کیلئے ایک آدمی مقرر کرنا درست ہے یا نہیں	۱۳۰
بہن کی شادی کی خاطر اپنی شادی کرلی تو درست ہے	۱۳۰
نکاح میں شہرت بہتر ہے یا خفیہ طور پر	۱۳۰
رافضی نکاح پڑھائے تو کیا حکم ہے	۱۳۰
مسجد میں نکاح پڑھانا درست ہے یا نہیں	۱۳۱
نکاح مسجد میں مستحب ہے	۱۳۱
ولیمہ کا کھانا کب مسنون ہے	۱۳۱
نکاح پہلے ہو اور رخصتی کئی ماہ بعد تو ولیمہ کب کیا جائے	۱۳۲
نکاح متعہ و مؤقت باطل ہے	۱۳۲
نکاح متعہ درست نہیں شیعوں کا دعوی غلط ہے	۱۳۲
تیسرا باب: وہ عورتیں جن سے نکاح درست ہے	۱۳۴
بیوی کے ہوتے ہوئے غیر حقیقی بھتیجی سے نکاح درست ہے	۱۳۴
عورت جب کہے کہ شوہر نے مجھے طلاق دیدی تو اس سے نکاح درست ہے	۱۳۴
مطلقہ سے بعد عدت نکاح درست ہے	۱۳۴
نکاح میں شرط لگانا باطل ہے مگر نکاح ہوجاتا ہے	۱۳۵
چچازاد ہمشیرہ کے شوہر سے اس کی لڑکی کا نکاح درست ہے جبکہ ہمشیرہ فوت ہوچکی ہو	۱۳۵
بھانجہ کی بیوی سے جو سالی بھی ہے بیوی کے مرنے کے بعد نکاح درست ہے	۱۳۵
ہر ایک دوسرے کی لڑکی سے اپنے اپنے لڑکا کا نکاح کرے تو یہ درست ہے	۱۳۵
شوہر کے انتقال کے بعد اس کے داماد سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۳۶
مطلقہ کا نکاح شوہر کے چچازاد چچا سے درست ہے	۱۳۶

عنوان	صفحہ
ایک بہن کا لڑکا ہو اور دوسری بہن کی پوتی تو نکاح درست ہے یانہیں	۱۳۶
سالی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یانہیں	۱۳۷
طوائف سے نکاح درست ہے یانہیں	۱۳۷
بھتیجہ کی بیوہ سے نکاح درست ہے یانہیں	۱۳۷
طوائف سے اس شرط پر نکاح کہ رقص کا پیشہ باقی رکھے گی کیا حکم ہے	۱۳۷
تایا چچا اور بھتیجہ کی بیوہ سے نکاح درست ہے	۱۳۷
بیوی کی پہلی لڑکی سے بھائی کا نکاح کرنا کیسا ہے	۱۳۸
غیر مقلد کی اولاد سے نکاح درست ہے	۱۳۸
بھائی کی متہمہ مطلقہ سے نکاح جائز ہے یانہیں	۱۳۸
دو حقیقی بہنوں میں سے ایک کا نکاح باپ سے ہوا اور دوسری کا اس کے بیٹے سے کیا حکم ہے	۱۳۸
یہودی اور نصرانی عورت سے نکاح درست ہے	۱۳۹
بالغ شوہر اگر نابالغہ بیوی کو طلاق دیدے اور پھر شادی کرنا چاہے تو دوبارہ نکاح کرے	۱۳۹
صورت مذکورہ میں کیا حکم ہے	۱۳۹
عورت کا یہ قول کہ میرے شوہر نے طلاق دیدی ہے ماننا درست ہے	۱۳۹
بے عیب کہکر لڑکے کا نکاح کیا اور بعد میں عیب ظاہر ہوا تو کیا حکم ہے	۱۴۰
پہلی غیر مدخولہ بہن کے طلاق کے بعد دوسری بہن سے فوراً شادی کرنی جائز ہے یانہیں	۱۴۰
بھانجہ کی بیوہ یا مطلقہ سے نکاح درست ہے	۱۴۱
پہلے شوہر سے جو لڑکی ہے اس کی شادی دوسرے شوہر کے لڑکے سے جائز ہے جبکہ وہ اس کی دوسری بیوی سے نہ ہو	۱۴۱
سالی کی لڑکی سے نکاح درست ہے اور اس کی دوسری لڑکی سے اس کے اس لڑکے کا نکاح بھی درست ہے جو دوسری بیوی سے ہو	۱۴۱
پہلی بیوی کو طلاق دیدی اور وہ عورت گذر گئی پھر سالی سے شادی کی تو کیا حکم ہے	۱۴۱
ایک بھائی سے صرف منگنی ہوئی اب دوسرے بھائی سے شادی درست ہے یانہیں	۱۴۲

عنوان	صفحہ
حاملہ سے نکاح درست ہے خواہ حمل دوسرے کا ہو	۱۴۲
باپ کے چچازاد بھائی سے نکاح جائز ہے یانہیں	۱۴۲
ایک بیوی سے پوتا ہے تو کیا اس کی شادی دوسری بیوی سے جو پوتا ہے اس کی لڑکی سے جائز ہے یانہیں	۱۴۳
رشتہ کے سوتیلے بھائی سے نکاح درست ہے یانہیں	۱۴۳
گولٹا نکاح کا وعدہ ہوا ایک کا ہوا دوسرے کا نہ ہوا تو کیا حکم ہے	۱۴۳
صورت مسئولہ میں نکاح درست ہے	۱۴۳
تبرائی شیعہ عورت اگر مسلمان ہوجائے تو دوسرا نکاح کرسکتی ہے	۱۴۴
عورت کی خرید وفروخت درست نہیں نکاح کرسکتا ہے	۱۴۴
بیوی کے رہتے ہوئے بیوی کے فوت شدہ لڑکے کی بیوی سے نکاح کرنا کیسا ہے	۱۴۵
بیوی کے مرنے کے بعد شوہر اس بیوی کی بھانجی سے نکاح کرسکتا ہے یانہیں	۱۴۵
عیسائی عورت سے نکاح درست ہے خواہ وہ آنحضرت ﷺ کو نہ جانتی ہو	۱۴۵
صورت مسئولہ میں نورالدین کا نکاح درست ہے اور مرزا کا نہیں	۱۴۶
مسلمان لڑکی کی شادی جائز ہے اور اس کی ماں غیر مسلم کے پاس رہنے سے کافر نہیں ہوئی توبہ کرے	۱۴۶
نکاح کے بعد شوہر کے انکار سے نکاح میں خرابی نہیں آتی	۱۴۷
زانی وغیرہ کے فروع کی شادی مزنیہ وغیرہا کے فروع سے درست ہے	۱۴۷
پیر سے پردہ فرض ہے اور غیر حقیقی داماد سے نکاح درست ہے	۱۴۷
مطلقہ کی شادی بعد عدت دوسرے سے درست ہے خواہ دوسرے نے پہلے زنا کیا ہو	۱۴۸
عورت کہے کہ میرا نکاح کسی سے نہیں ہوا ہے اور فلاں سے کردو تو یہ کرنا درست ہے	۱۴۸
حاملہ عن الغیر سے نکاح اور وطی کا کیا حکم ہے	۱۴۸
زانیہ منکوحہ کی لڑکی سے زانی کے لڑکے کی شادی درست ہے	۱۴۹
بھائی کی بیوہ سے نکاح درست ہے اور اس کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کرسکتا ہے دونوں میں سے جس کو چاہے پہلے کرے	۱۴۹

عنوان	صفحہ
زانی کا نکاح زانیہ سے درست ہے	۱۴۹
کافر کی منکوحہ مسلمان ہوجائے اور چھ ماہ گذر جائے تو شادی کرسکتی ہے یا نہیں	۱۵۰
ایک یا دو طلاق کے بعد بلا حلالہ نکاح درست ہے تین کے بعد حلالہ ضروری ہے	۱۵۰
نامرد سے نکاح درست ہے یا نہیں اور بلا طلاق عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں	۱۵۰
بھائی کی پوتی سے دوسرے بھائی کے لڑکے کی شادی جائز ہے	۱۵۱
نابالغی میں لڑکی نکاح ہونا بتاتی تھی بالغ ہونے کے بعد انکار کرتی ہے اس کا نکاح درست ہے یا نہیں	۱۵۱
مرنے والی بیوی کی خالہ سے نکاح درست ہے	۱۵۱
بیوی کے انتقال کے بعد سالی سے نکاح اگرچہ اس کے لڑکے نے اپنی نانی کا دودھ پیا ہو	۱۵۲
دوسری بیوی کے بھائی کا نکاح پہلی بیوی کی لڑکی سے درست ہے	۱۵۲
بلا نکاح والی عورت دوسرے مرد سے شادی کرسکتی ہے	۱۵۲
دادا کے چچا کی نواسی سے نکاح درست ہے اور خلیری بہن سے بھی	۱۵۳
مرنے والی بیوی کی بہن سے بھی نکاح درست ہے مگر مطلقہ کی بہن سے عدت کے بعد درست ہوگا	۱۵۳
نصرانی جو مسلمان ہوگیا اس کا نصرانی بیوی سے نکاح قائم ہے	۱۵۳
پہلی نصرانی بیوی ہوتے ہوئے بھی دوسری عورت سے نکاح درست ہے	۱۵۴
شوہر اول کی خبر موت کے بعد نکاح درست ہے مگر جب وہ پھر آجائے تو بیوی اسی کی ہوگی	۱۵۴
بیوی کے رہتے ہوئے اس کے باپ کی دوسری بیوہ سے شادی کرنا کیسا ہے	۱۵۴
بیوہ سے نکاح کیا چھ ماہ بعد بچہ پیدا ہوا نکاح جائز رہا یا نہیں	۱۵۵
مطلقہ بیوی بدو طلاق سے بلا حلالہ نکاح جائز ہے	۱۵۵
لڑکی کا نکاح بیوی کے لڑکے سے کرنا کیسا ہے	۱۵۵
بیوی کی بھانجی سے بیوی کی موت کے بعد نکاح کرنا جائز ہے	۱۵۶
عورت کہے کہ میرا نکاح نہیں ہوا ہے تو اس سے نکاح درست ہے	۱۵۶

عنوان	صفحہ
شوہر کی موت ثابت ہو جانے کے بعد عورت دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں	۱۵۶
زانیہ کی لڑکی کا فلاں سے پیدا ہونا ثابت نہیں تو اس کے پوتے سے زانیہ کی لڑکی کی شادی درست ہے	۱۵۷
شرمگاہ بنوا کر جو مرد نکاح کرے اس کا کیا حکم ہے	۱۵۷
عورت کے بیان پر شادی درست ہے یا نہیں	۱۵۷
نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکی کو ناجائز حمل تھا نکاح ہوا یا نہیں	۱۵۸
غیر مدخولہ نابالغہ کو طلاق دینے کے بعد پھر اس سے شادی کرنا کیسا ہے	۱۵۸
بیوہ سے نکاح درست ہے	۱۵۹
بیوہ بھاوج سے نکاح درست ہے	۱۵۹
ایک بیوی کے رہتے ہوئے دوسرا نکاح کرنا درست ہے	۱۵۹
اس کہنے سے کہ چھوڑ دیا اور وہ طلاق ہی ہے طلاق ہوگئی اور اس کے بعد نکاح درست ہے	۱۵۹
نکاح کے پانچ چھ دن بعد عورت کے بچہ پیدا ہوا تو کیا حکم ہے	۱۶۰
بھانجہ یا بھتیجہ کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۶۰
زید کی لڑکی کی شادی اس کے حقیقی بھائی کے پوتے سے جائز ہے یا نہیں	۱۶۰
شوہر کے مرنے کے بعد حاملہ کا نکاح وضع حمل کے بعد درست ہے یا نہیں	۱۶۱
عورت کے باپ اور عورت کے بیان پر اعتماد کر کے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں	۱۶۱
اپنی لڑکی کا دوسرے کے لڑکے سے اور دوسرے کے لڑکے کا اپنی لڑکی سے نکاح کرنا کیسا ہے	۱۶۱
حقیقی چچی سے نکاح کب درست ہے	۱۶۲
کوئی اپنی بہن کا نکاح اس شرط پر کرے کہ وہ اپنی بہن کا نکاح مجھ سے کرے یہ کیسا ہے	۱۶۲
نکاح کے بعد فساد کے خوف سے تجدید نکاح کرنا کیسا ہے	۱۶۲
شوہر اپنے لڑکے کی شادی بیوی کی لڑکی سے کر سکتا ہے یا نہیں	۱۶۳
فارغ خطی کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں	۱۶۳

صفحہ	عنوان

بھتیجہ کی مطلقہ کے ساتھ نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں	۱۶۳
زمانہ حمل میں عورت کا جو نکاح ہوا وہ درست ہے	۱۶۳
بیوی کے لڑکے کی بیوہ سے نکاح درست ہے یا نہیں	۱۶۴
بدعتی عقیدہ کی عورت کا نکاح درست ہے یا نہیں	۱۶۴
فاسق کا نکاح درست ہے	۱۶۴
زانی کے لڑکے کی شادی مزنیہ کی لڑکی سے درست ہے یا نہیں	۱۶۴
فارغ خطی کے بعد نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۶۵
پہلا شوہر اگر مرگیا یا اس نے طلاق دیدی تب نکاح درست ہوگا	۱۶۵
بلوغ کے بعد کی طلاق درست ہے اور اس سے بلا عدت نکاح درست ہے	۱۶۶
شوہر کا حقیقی چچا جو عورت کا حقیقی خالو ہے مگر خالہ مرچکی ہے کیا طلاق کے بعد اس سے نکاح درست ہے	۱۶۶
بیوی کے مرنے کے بعد بیوی کی بھانجی سے نکاح درست ہے یا نہیں	۱۶۶
نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکی باکرہ نہیں ہے تو کیا حکم ہے	۱۶۷
عورت نکاح سے انکار کرے اور گواہوں میں اختلاف ہو تو کیا حکم ہے	۱۶۷
جبرا نکاح ہوا مگر دو گواہ گواہی دیتے ہیں کہ عورت کی رضا سے نکاح ہوا کیا حکم ہے	۱۶۸
بیٹے کی بیوی کی حقیقی بہن سے باپ کی شادی درست ہے	۱۶۸
ایک ناجائز شرط کے ساتھ نکاح کرنا کیسا ہے	۱۶۸
خالہ زاد بھانجی سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں اور حرمت رضاعت کی عمر	۱۶۹
اندام نہانی میں پھوڑا تھا جس نے نشتر لگایا اس سے اس کا نکاح جائز ہے اور دوسرے سے بھی	۱۶۹
لڑکے کے باپ کی دی ہوئی طلاق واقع نہ ہوئی اس لئے دوسرا نکاح درست نہیں	۱۶۹
شوہر کی طلاق کے بعد والا نکاح درست ہے پہلا نہیں	۱۷۰
فضولی کا نکاح موقوف ہے	۱۷۰
سوتیلی ماں کی سگی بہن سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۷۱

عنوان	صفحہ
بیوی کی جس بہن سے زنا کیا اس کے لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی کرسکتا ہے یانہیں	۱۷۱
اگر بالغ لڑکے نے اپنی نابالغہ بیوی کو طلاق دیدی تو پھر اس سے وہ نکاح کرسکتا ہے	۱۷۱
بیوی کے رہتے ہوئے اپنی سوتیلی ساس سے نکاح کرنا کیسا ہے	۱۷۱
بیوی کی اجازت کے بغیر مرد کو دوسری شادی کرنا درست ہے	۱۷۲
بیوی کے مرنے کے بعد اس کی سوتیلی نانی کے ساتھ نکاح کرنا درست ہے یانہیں	۱۷۲
منگنی کے بعد زنا کیا پھر نکاح کیا کیا حکم ہے	۱۷۲
جس بیوہ کا بوسہ لیا اس سے نکاح درست ہے یانہیں	۱۷۳
جوان عورت کا نکاح نابالغ لڑکے سے درست ہے	۱۷۳
بالغہ لڑکی کے قول پر اعتماد کرکے اس کی شادی جائز ہے	۱۷۳
بیوی کی طلاق یا موت کے بعد اس کی بہن سے شادی	۱۷۳
اسمٰعیل کا اپنے دادا کے بھائی کی اس لڑکی سے نکاح درست ہے یانہیں جواس کے چچا کی بیوہ ہے	۱۷۴
عدت میں شادی کردی پھر علیحدگی ہوگئی اب عدت بعد نکاح ہوسکتا ہے یانہیں	۱۷۴
جبراً اجازت دینے سے بھی نکاح ہوجاتا ہے	۱۷۴
عمر کا نکاح اس کے بھائی کی بیوی کی لڑکی سے درست ہے یانہیں	۱۷۵
مزنیہ کے لڑکے سے زانی کی ہمشیرہ کا نکاح درست ہے یانہیں	۱۷۵
غیر شادی شدہ کافرہ مسلمان ہوئی تو اس کا نکاح فوراً درست ہے	۱۷۵
خالہ زاد بھانجی سے نکاح درست ہے سوتیلی ماں کے لڑکے سے لڑکی کا نکاح درست ہے	۱۷۶
ہندہ مسلمان ہوگئی زید نے شادی کرلی مگر ہندوانہ طرز پر رہتی ہے کیا حکم ہے	۱۷۶
دوسگی بہنوں سے نکاح کیا ان سے اولاد ہوئی ان کی اولاد کا آپس میں نکاح جائز ہے یانہیں	۱۷۶
ماموں کی بیوہ (ممانی) سے نکاح	۱۷۷
بیوی کے مرنے کے بعد اس کے بھائی کی لڑکی سے نکاح درست ہے یانہیں	۱۷۷
خلوت سے پہلے طلاق دی تو بلا عدت نکاح درست ہے	۱۷۷

عنوان	صفحہ
چچا کے لڑکے کی شادی بھتیجے کی لڑکی سے درست ہے	۱۷۸
بیہودہ شرائط کے ساتھ جو نکاح کیا جائے وہ درست ہے یا نہیں	۱۷۸
جبرا جو نکاح ہوا اس کا کیا حکم ہے	۱۷۸
غائب سے نکاح کا کیا حکم ہے	۱۷۹
بیوی اپنی لڑکی کی شادی شوہر کے لڑکے سے کرسکتی ہے یا نہیں	۱۷۹
ایک دوطلاق کے بعد دوبارہ نکاح کرسکتا ہے یا نہیں	۱۷۹
یہ کہا کہ فلاں سے نکاح کروں تو اپنی بیٹی سے کروں پھر نکاح کرلیا درست ہے یا نہیں	۱۸۰
تعلیق نکاح بالشرط کا مفہوم	۱۸۰
بھائی کی نابالغہ بیوہ سے فورا نکاح کرے یا عدت موت کے بعد	۱۸۰
کہا کہ اگر فلاں سے نکاح کروں تو ماں سے کروں اس کے بعد نکاح جائز ہے	۱۸۰
مرتد ہونے کے بعد عورت پھر اسلام لائے تو نکاح کرسکتی ہے یا نہیں	۱۸۱
تیس سالہ بیوہ کا نکاح سات سالہ لڑکے سے درست ہے یا نہیں	۱۸۱
بیوی کی بہن سے لڑکے کا نکاح کرسکتا ہے یا نہیں	۱۸۱
اجنبیہ کو سگی بیٹی کہنے کے بعد بھی اس سے نکاح کرسکتا ہے	۱۸۱
نکاح کے بعد عورت کا انکار	۱۸۲
کافرہ جو مسلمان ہوگئی اس سے نکاح	۱۸۲
جس عورت کا بوسہ لیا اس کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں	۱۸۲
لڑکی سے روپیہ لے کر نکاح کرنا کیسا ہے	۱۸۲
استاد یا پیر کی بیوہ سے نکاح درست ہے	۱۸۳
منکوحہ کے باپ کی بیوہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۸۳
حلالہ کی نیت سے مطلقہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۸۳
غیر مدخولہ سے تین طلاق کے بعد دوبارہ نکاح	۱۸۴
عورت اور اس کے خاوند کی لڑکی کو ایک نکاح میں جمع کرنا کیسا ہے	۱۸۴
فسخ نکاح کے بعد فورا نکاح کرنا کب جائز ہے	۱۸۴

عنوان	صفحہ
ماموں کی مطلقہ سے شادی جائز ہے یا نہیں	۱۸۴
متبنیٰ بھتیجہ کا چچا کی بیوہ سے نکاح درست ہے یا نہیں	۱۸۵
نصرانیہ عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۸۵
مندرجہ شرائط لغو ہیں اور نکاح جائز ہے	۱۸۵
فاحشہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۸۶
باپ کی بیوی کی بہن سے نکاح درست ہے یا نہیں	۱۸۶
پردہ کی شرط کے ساتھ نکاح کیا اب پردہ توڑ دیا کیا حکم ہے	۱۸۶
لڑکی کا نکاح روپیہ لے کر کرنا کیسا ہے	۱۸۷
ایک بہن کا لڑکا اور دوسری بہن کی پوتی میں نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۸۷
جس منکوحۃ الغیر سے ملوث ہے اس کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کرے تو کیا حکم ہے	۱۸۸
سوتیلی ساس سے نکاح کرنا کیسا ہے	۱۸۸
دادا کے سوتیلے بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۸۸
بیوی کے مرنے کے بعد اس کی بھتیجی سے نکاح درست ہے	۱۸۸
شیعہ تفضیلیہ سے نکاح درست ہے یا نہیں	۱۸۹
بیوہ سے زنا کیا پھر نکاح کیا درست ہوا یا نہیں	۱۸۹
بھائی کی بیوہ سے نکاح درست ہے	۱۸۹
جس عورت کو طلاق دینا معلوم ہے وہ عدت کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے	۱۸۹
غیر مدخولہ کو متعدد بار طلاق دی پھر نکاح کر لیا کیا حکم ہے	۱۹۰
بیوی کی سوتیلی ماں اور اپنی چچی سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۱۹۰
مطلقہ بائنہ سے نکاح درست ہے یا نہیں	۱۹۰
سالا کی دختر سے نکاح درست ہے یا نہیں	۱۹۰
ایک یا دو بائنہ طلاق کے بعد شوہر دوبارہ شادی کر سکتا ہے	۱۹۱
صرف اس کہنے سے کہ تو سگی بہن یا سگا بھائی ہے نکاح حرام نہیں ہوتا	۱۹۱
روپیہ دے کر بیوہ کا نکاح کرنا کیسا ہے	۱۹۲

صفحہ	عنوان
۱۹۲	اپنے چچا کے نواسہ کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں
۱۹۲	عورت کے دعویٰ طلاق کے بعد شادی درست ہے
۱۹۲	نادرست نکاح کے بعد طلاق نہیں پڑتی لہذا بلا حلالہ دوبارہ نکاح درست ہے
۱۹۳	جس لڑکے سے خود ملوث ہے اس سے اپنی لڑکی کی شادی کردی کیا حکم ہے
۱۹۳	تبادلہ میں بیاہ کروں تو اپنی بہن سے کروں کہنے کے بعد شادی کی تو کیا حکم ہے
۱۹۳	ایجاب وقبول کے بعد عورت انکار کرتی ہے کیا حکم ہے
۱۹۴	مسلمان عورت مرتد ہونے کے بعد پھر مسلمان ہوجائے تو دوسرے مرد سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں
۱۹۴	زانی کی اولاد کی شادی مزنیہ کی اولاد سے درست ہے یا نہیں
۱۹۴	دوعلاتی بہنوں کا نکاح دوعلاتی بھائیوں سے درست ہے
۱۹۵	جس سوتیلی ساس سے زنا کیا اس سے نکاح درست ہے یا نہیں
۱۹۵	بیوہ کا اپنے دیور سے نکاح درست ہے
۱۹۵	پیر سے نکاح کرنا درست ہے
۱۹۶	یہ کہنا کہ نکاح کروں تو ماں بہن ہوگی پھر کرلیا کیا حکم ہے
۱۹۶	عیسائی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں
۱۹۶	جب ایک عورت سے اپنے لڑکے کا نکاح کردیا تو اب اس کی دوسری بہن سے خود شادی کرسکتا ہے یا نہیں
۱۹۶	بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی سوتیلی ماں سے نکاح درست ہے
۱۹۷	آزاد عورت مملوکہ نہیں نکاح کرسکتی ہے
۱۹۷	اپنی علاتی بہن کے شوہر کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں
۱۹۸	بیوہ سے خود اور اس کی لڑکیوں سے اپنے لڑکوں کی شادی جائز ہے یا نہیں
۱۹۸	مرد نے کہا کہ اس بیوی کی زندگی میں دوسرا نکاح حرام ہے پھر کرلیا کیا حکم ہے
۱۹۸	باپ نے روپیہ لے کر لڑکی کا نکاح کیا تو جائز ہوا یا نہیں
۱۹۹	دور کے رشتہ سے جو پھوپھا ہو اس سے نکاح درست ہے یا نہیں

عنوان	صفحہ
رنڈی سے نکاح کر کے فوراً وطی جائز ہے یا نہیں	۱۹۹
سمدھن سے شادی جائز ہے	۱۹۹
میاں بیوی میں اختلاف ہوا میاں نے متعدد بار کہا چھوڑ دیا تو اب نکاح کیسے ہوگا	۱۹۹
مرتد ہونے کے بعد مسلمان ہوکر جو نکاح کیا وہ درست ہے	۲۰۰
جس عیسائی عورت سے زنا کیا مسلمان ہونے کے بعد حالت حمل میں اس سے شادی کرسکتا ہے	۲۰۰
حمل کا نسب	۲۰۰
بیوہ عیسائی عورت مسلمان ہوئی کیا اس سے فوراً نکاح جائز ہے	۲۰۱
جس لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی کی اس کی بہن سے خود شادی کرنا کیسا ہے	۲۰۱
جس کی موت کا ظن غالب ہو اس کی بیوہ شادی کرسکتی ہے یا نہیں	۲۰۱
منکوحہ غیر مدخولہ مطلقہ کی لڑکی سے اس کے لڑکے کا نکاح درست ہے یا نہیں	۲۰۱
ایک بھائی کا لڑکا ہے دوسرے کی نواسی دونوں میں نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۰۲
طوائف کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں اور اس کی ناجائز کمائی لینا کیسا ہے	۲۰۲
اپنی بیوی سے جس کو زنا کرتے دیکھا اس سے لڑکی کی شادی کرسکتا ہے یا نہیں	۲۰۲
شیعہ کی لڑکی سے شادی ہوئی پھر اسے سنی بنالیا اور دوبارہ نکاح کیا کیا حکم ہے	۲۰۲
نان نفقہ کی بنیاد پر قاضی نے نکاح کردیا اب دوسرا نکاح درست ہے یا نہیں	۲۰۳
تبرائی شیعہ سے نکاح درست نہیں ہوا دوسرے سے وہ نکاح کرسکتی ہے	۲۰۳
خاندان مساوات سے شادی جائز ہے	۲۰۴
بزرگ کی لڑکی سے نکاح جائز ہے	۲۰۴
بیوہ بالغہ سے نکاح جائز ہے گو اس کے ولی کو خبر نہ ہو	۲۰۴
دکھایا کسی کو اور شادی کردی کسی سے اب عورت انکار کرے تو نکاح درست ہوگا یا نہیں	۲۰۴
قادیانی سے جس عورت نے نکاح کیا وہ بغیر طلاق دوسرے مسلمان سے شادی کرسکتی ہے یا نہیں	۲۰۴
شوہر والی عورت کے اس لڑکے کی شادی جو زنا سے ہے زانی کی لڑکی سے جائز ہے	۲۰۵

صفحہ	عنوان
۲۰۵	لڑکے کی شادی باپ کی بیوی کی لڑکی سے درست ہے
۲۰۵	بیوہ بھاوج سے نکاح جائز ہے یا نہیں
۲۰۶	بھانجے اور ماموں کی مدخو سے نکاح درست ہے
۲۰۶	معلق نکاح منعقد نہیں ہو
۲۰۷	عورت کی بات پر اعتماد کر کے نکاح کردینا درست ہے
۲۰۷	یہودی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں
۲۰۸	برادر علاتی کی بیوی کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں
۲۰۸	شیعہ عورت جس نے توبہ کرلی اس سے نکاح جائز ہے
۲۰۸	دو بھائیوں میں سے ایک نے سوتیلی ماں سے زنا کیا تو کیا ان دونوں بھائیوں کی اولاد میں شادی جائز ہے
۲۰۹	مزنیہ کی لڑکی سے نکاح کیا اب اس لڑکی کو علیحدہ کر کے خود مزنیہ سے شادی کرسکتا ہے یا نہیں
۲۰۹	سوتیلی ساس سے نکاح جائز ہے یا نہیں نیز بیوی اور اس کی سوتیلی ماں کو جمع کرنا کیسا ہے
۲۱۰	جس کی لڑکی عقد میں ہے اس کی بیوہ سے نکاح کرنا کیسا ہے
۲۱۰	جو عورت کہتی ہو کہ شوہر نے طلاق دے دی ہے اس سے نکاح کرنا کیسا ہے
۲۱۰	بیوہ چچی سے نکاح جائز ہے یا نہیں
۲۱۱	نامرد اپنی بیوی کو چھوڑ دے تو اس کا دوسرا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں
۲۱۱	جس نے عدت میں نکاح کر کے تین طلاق دی کیا اس سے شادی کے لئے حلالہ ضروری ہے
۲۱۱	طوائف پیشہ ور سے نکاح جائز ہے یا نہیں جبکہ وہ پیشہ بھی نہ چھوڑے
۲۱۲	بستی کے رشتہ سے جو بھائی ہے اس کی بہن سے شادی جائز ہے
۲۱۲	جس مرد سے سالی کا نکاح تھا سالی کے مرنے کے بعد اس سے بھتیجی کی شادی کرسکتا ہے یا نہیں

صفحہ	عنوان
۲۱۲	جس کا شوہر عیسائی ہوجائے وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے یانہیں
۲۱۲	بھائی کی پوتی سے اس کے لڑکے کا نکاح جائز ہے یانہیں
۲۱۳	بیوہ ممانی سے نکاح جائز ہے
۲۱۳	ایک شخص جب کسی کو مرتد ہونا بتائے تو کیا اس کا نکاح فسخ ہوگیا
۲۱۳	بیوی کی اس لڑکی سے جو پہلے شوہر سے ہے اپنے لڑکے کا نکاح کرنا کیسا ہے
۲۱۴	مطلقہ کا نکاح جائز ہے یانہیں
۲۱۴	طوائف کی باکرہ لڑکی سے نکاح کرنا کیسا ہے
۲۱۴	کتابیہ سے نکاح درست ہے
۲۱۴	مرید کی مطلقہ سے شادی جائز ہے
۲۱۵	قادیانیت سے جو توبہ کرچکا اس سے نکاح جائز ہے
۲۱۵	بت پرست کو مسلمان بنا کر شادی کرنا جائز ہے یانہیں
۲۱۵	گولٹا نکاح درست ہے
۲۱۶	یہ شرط کرنا برا ہے کہ جو لڑکی دیگا اس کو لڑکی دوں گا
۲۱۶	ولدالزنا سے نکاح
۲۱۶	رشتہ چھوٹے لڑکے سے طے کیا اور دھوکہ دے کر نکاح بڑے سے کردیا کیا حکم ہے
۲۱۷	کتابیہ بیوی کو اسلام پر مجبور کرنا جائز ہے یانہیں اور اس سے نکاح کا طریقہ کیا ہے
۲۱۷	اس وعدہ پر عورت نے طلاق حاصل کی کہ فلاں سے ہرگز شادی نہیں کروں گی اب اس سے نکاح جائز ہے یانہیں
۲۱۸	زید کی پہلی بیوی سے جس نے زنا کیا کیا اس کا نکاح زید کی لڑکی سے جائز ہے
۲۱۸	اپنے چچا کی پوتی سے نکاح کرنا کیسا ہے
۲۱۸	بیوی کو طلاق دے کر اس کی بہن سے شادی کرلی کیا حکم ہے
۲۱۸	جو ہندو لڑکی مسلمان ہوئی بلوغ کے بعد شادی کرسکتی ہے
۲۱۸	سوتیلی ماں کی اس لڑکی سے نکاح درست ہے جو دوسرے شوہر سے ہے
۲۱۹	جب مرد و عورت کو نکاح سے انکار ہو تو لوگوں کے کہنے سے نہیں ہوتا

عنوان	صفحہ
ہندو عورت جو مسلمان ہوگئی اس سے نکاح درست ہے	۲۱۹
مرتدہ سے نکاح کا جو عیسائی ہوگئی کیا حکم ہے	۲۱۹
حاملہ بالزنا سے نکاح جائز ہے	۲۲۰
جس لڑکی سے منگنی ہوئی اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۲۱
پھوپھی خالہ سے نکاح جائز ہے	۲۲۲
بھنگن سے بعد اسلام نکاح جائز ہے	۲۲۲
مرتد اسلام قبول کرلے تو دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے	۲۲۲
ان عورتوں سے نکاح درست ہے	۲۲۲
بھتیجہ کی ماں اور اس کی بیوی دونوں سے نکاح کرنا جائز ہے	۲۲۲
دوسرا نکاح کرنا کیسا ہے	۲۲۳
جس عورت کو شوہر نے طلاق دیدی اس کا نکاح ہوسکتا ہے	۲۲۳
بیوہ سے خود نکاح کرنا اور اس کے لڑکوں سے اپنی لڑکیوں کا نکاح کرنا کیسا ہے	۲۲۴
لڑکے کی شادی شوہر کی لڑکی سے	۲۲۴
۶۷ سالہ بڑھیا کا نکاح سولہ سالہ لڑکے سے	۲۲۴
بیوی کی نانی کی سوکن سے نکاح	۲۲۴
تین طلاق کے بعد حلالہ ہوا اس نے وطی کے بعد طلاق دی پہلے شوہر نے اس عدت میں وطی کی نکاح کے لئے کیا حکم ہے	۲۲۴
ناجائز نکاح کے بعد طلاق کی ضرورت ہے یا یوں ہی نکاح ہوسکتا ہے	۲۲۵
باپ کے ماموں کی لڑکی سے نکاح جائز ہے	۲۲۵
بیوی کے لڑکے کی مطلقہ سے نکاح	۲۲۵
لڑکی کی شادی بیوی کے بھائی کے لڑکے سے درست ہے یا نہیں	۲۲۶
حرمت مصاہرت کے ہوتے ہوئے نکاح جائز نہیں	۲۲۶
دو خالہ زاد یا ماموں زاد بہنوں کا نکاح میں جمع کرنے کا مطلب	۲۲۷
بیوی کو چھوڑ کر سالی سے نکاح کرنا کیسا ہے	۲۲۷

عنوان	صفحہ
عدت کے بعد دوسرے یا پہلے شوہر سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۲۷
بیوی غیر مدخولہ کو طلاق دی اب بغیر نکاح اس کو نہیں رکھ سکتا	۲۲۸
لڑکی کی شادی ماموں کے لڑکے سے درست ہے	۲۲۸
حاملہ عن الزنا کی اولاد اور اس کی شادی	۲۲۸
مزنیہ کی لڑکی سے شادی درست نہیں ہوئی مزنیہ سے شادی درست ہے	۲۲۹
وکیل کہتا ہے لڑکی نے اجازت دی اور لڑکی انکار کرتی ہے نکاح ہوا یا نہیں	۲۲۹
ایک بہن کو طلاق دلوا کر دوسری سے شادی کردی	۲۲۹
بیوی کو طلاق دیکر اس کی بیوہ بہن سے شادی کرے تو درست ہے یا نہیں	۲۳۰
حمیدہ کو نیک بتا کر نکاح کرایا اور بعد میں فاحشہ نکلی اور آتشک میں مبتلا نکاح ہوا یا نہیں	۲۳۰
چوتھا باب: محرمات یعنی وہ عورتیں جن سے نکاح حرام ہے	۲۳۱
پہلی فصل حرمت نکاح بسبب نسب	۲۳۱
علاتی بہن کے لڑکے کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۳۱
سوتیلی خالہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۳۱
حقیقی بھانجہ اور حقیقی بھتیجہ کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں	۲۳۲
علاتی بہن کی پوتی حرام ہے	۲۳۲
ایک شوہر سے لڑکا ہو دوسرے شوہر سے لڑکی تو ان میں نکاح جائز نہیں	۲۳۲
محارم سے نکاح فاسد ہے یا باطل	۲۳۳
علاتی خالہ سے نکاح جائز نہیں	۲۳۳
بہن کی نواسی سے نکاح جائز نہیں	۲۳۳
نکاح فاسد و باطل کا فرق	۲۳۳
اخیافی بہن کی دختر سے نکاح جائز نہیں	۲۳۴
سوتیلی بہن سے نکاح جائز نہیں	۲۳۴
بھانجی بھتیجی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۳۴
سوتیلی بہن کی پوتی سے نکاح جائز نہیں	۲۳۵

عنوان	صفحہ
نواسی سے نکاح حرام ہے اور اس کے معاون فاسق ہیں	۲۳۵
سوتیلے بھائی کی نواسی سے نکاح جائز نہیں	۲۳۵
علاتی بہن کی پوتی سے نکاح حرام ہے	۲۳۵
بھتیجہ اور بھانجہ سے نکاح درست نہیں	۲۳۶
چچازاد بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے	۲۳۶
علاتی نواسی سے شادی درست نہیں ہے	۲۳۶
نانا کی بیوہ حرام ہے	۲۳۷
لڑکی کے لڑکے کی زوجہ سے نکاح حرام ہے	۲۳۷
نانا کی غیر مدخولہ بیوہ سے نکاح درست نہیں	۲۳۷
ولا تنکحوا کی تفسیر	۲۳۷
منکوحہ کی لڑکی سے نکاح حرام ہے	۲۳۷
علاتی بہن کی اولاد سے نکاح	۲۳۸
دوسری فصل حرمت نکاح بسبب مصاہرت	۲۳۹
جس عورت کا پستان دبایا اس کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح جائز نہیں	۲۳۹
ساس کا بوسہ شہوت کے ساتھ لینے سے بیوی ہمیشہ کیلئے حرام ہوجاتی ہے	۲۳۹
جس سالی کو شہوت سے چھوا وہ اپنے شوہر پر حرام نہ ہوئی	۲۳۹
لڑکے کی بیوی کو شہوت سے چھوا مگر دو عادل گواہ نہیں کیا حکم ہے	۲۴۰
محض اس گمان سے کہ ہندہ کے شوہر نے اس کی ماں سے وطی کی ہندہ حرام نہیں ہوئی	۲۴۰
صلبی لڑکے کی بیوی سے نکاح حرام ہے	۲۴۱
جوان ساس اور داماد دونوں ایک چادر میں سوئے تو حرمت مصاہرت ہوگی یا نہیں	۲۴۱
بیوی کے دھوکہ میں حالت شہوت میں لڑکی کو چھودیا کیا حکم ہے	۲۴۲
باپ کی منکوحہ سے بعد طلاق شادی جائز ہے یا نہیں	۲۴۲
منکوحہ کی ماں سے نکاح	۲۴۲
لڑکے کی بیوی سے نکاح ہمیشہ حرام ہے یا عارضی طور پر	۲۴۲

عنوان	صفحہ
کسی نے ساس سے زنا کیا تو اسکی بیوی کیا کرے	۲۴۲
جس عورت کو شہوت سے چھوا اس کی پوتی سے نکاح جائز نہیں	۲۴۳
بیٹے کی بیوی کو ننگی کر دیا اور سوائے جماع کے سب کیا تو کیا حکم ہے	۲۴۳
بیوی کی لڑکی سے صحبت کی کوشش کی تو کیا حکم ہے	۲۴۴
بیٹے کی بیوی کا دعوی ہے کہ خسر نے اس کے ساتھ زنا کیا خسر انکار کرتا ہے کیا حکم ہے	۲۴۴
جس سے منگنی بطور ایجاب وقبول ہوئی اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۴۵
ایک لڑکی نابالغہ سے منگنی بطور ایجاب وقبول ہوئی وہ مرگئی اب اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۴۵
زید کے باپ نے جب اس کی بیوی سے زنا کیا تو زید کی بیوی اس پر حرام ہوگئی	۲۴۶
ساس سے زنا کے بعد بیوی ہمیشہ حرام ہوجاتی ہے	۲۴۶
مطلقہ غیر مدخولہ بیوی کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۴۷
بوسہ لیا اور انزال نہ ہوا تو بھی حرمت ثابت ہوگی	۲۴۷
اپنی لڑکی سے زنا کیا تو بیوی حرام ہوئی یا نہیں	۲۴۷
جس چچی کا بوسہ لیا اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں	۲۴۸
بیٹا نے سوتیلی ماں سے زنا کیا تو وہ اس کے باپ پر حرام ہوئی یا نہیں	۲۴۸
غلطی سے رات میں ماں یا بہن کو ہاتھ لگ جائے تو کیا حکم ہے	۲۴۸
مزنیہ کی ہر لڑکی زانی پر حرام ہے	۲۴۹
جو لڑکا اپنی سوتیلی ماں سے جماع کا اقرار کرے اس کا اعتبار ہوگا یا نہیں	۲۴۹
بیوی نے کہا کہ میرے ساتھ شوہر کے باپ نے زنا کیا حرمت ثابت ہوئی یا نہیں	۲۴۹
ساس یا بیٹی کو شہوت کے ساتھ چھونے سے بیوی حرام ہوجاتی ہے	۲۵۰
حالت شہوت میں ساس نے عمدا داماد کو چھوا تو کیا حکم ہے	۲۵۰
جو بیوی فوت ہوگئی اس کی لڑکی سے جو دوسرے شوہر سے ہے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۵۰
سالی سے زنا کیا تو بیوی حرام نہ ہوئی لیکن ساس سے زنا کیا تو حرام ہوگئی	۲۵۱
بیٹے کی بیوہ سے نکاح حرام ہے جو اولاد ہوچکی اس کی پرورش کی جائے	۲۵۱

صفحہ	عنوان
۲۵۱	نامرد لڑکے کی بیوی بھی باپ کیلئے حرام ہے
۲۵۲	منکوحہ غیر مدخولہ کو طلاق دے کر اس کی ماں سے نکاح کرنا کیسا ہے
۲۵۲	بیوی کی ماں سے نکاح حرام ہے
۲۵۳	جس عورت سے بیٹے نے زنا کیا وہ باپ کے لئے حرام ہے
۲۵۳	دادا کی موطوءہ سے نکاح جائز نہیں خواہ وہ درمیان میں مرتد ہوگئی ہو
۲۵۳	زانی کے پسر سے مزنیہ کی لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں
۲۵۴	ماں سے زنا کرنے کے بعد اس کی لڑکی سے نکاح حرام ہے اسی طرح جس لڑکی سے وطی کی اس کی ماں حرام ہے
۲۵۵	عورت نے جس نابالغ سے زنا کیا اس سے اس کی لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں
۲۵۵	نوسالہ لڑکی جس کو شہوت سے چھوا اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں
۲۵۵	خسر زنا سے انکار کرتا ہے بہو بیان کرتی ہے کیا حکم ہے
۲۵۶	شہوت سے چھونے سے حرمت ثابت ہوتی ہے صرف صورت دیکھنے سے نہیں
۲۵۶	زنا کا الزام ہے زانی مزنیہ انکار کرتے ہیں گواہ صرف ایک شخص ہے کیا حکم ہے
۲۵۷	ایک نے پستان پکڑنا بیان کیا دوسرے نے بوسہ لینا کیا حکم ہے
۲۵۷	جس ممانی کا بوسہ لیا اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں
۲۵۸	زانیہ کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں اور اس نکاح کے بعد دوسرا نکاح کب درست ہے
۲۵۸	بیوی کے ساتھ خلوت سے پہلے سالی سے زنا کیا تو بیوی حرام ہوئی یا نہیں
۲۵۸	حرمت مصاہرت کس عضو کو دیکھنے سے ہوئی ہے
۲۵۹	ماں بیٹی دونوں سے تعلق ہو تو نکاح کس سے جائز ہے
۲۵۹	جس عورت سے زنا کیا اس کی لڑکی سے نکاح
۲۵۹	جس سے باپ نکاح کرنا چاہتا ہے لڑکا کہتا ہے اس سے میں نے زنا کیا کیا حکم ہے
۲۵۹	غیر مدخولہ کی ماں کا بوسہ لیا تو کیا حکم ہے
۲۵۹	باپ جب بیٹے کی بیوی سے زنا کرے تو وہ لڑکے پر حرام ہوگئی یا نہیں

عنوان	صفحہ
بیٹے کی عورت کو شہوت سے چھوئے تو کیا حکم ہے	۲۶۰
مرد و عورت ایک چار پائی پر سوئے تو عورت کی لڑکی سے اس مرد کا نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۶۰
صرف چھونے سے حرمت ہوتی ہے یا نہیں	۲۶۱
کوئی ڈر سے یہ کہدے کہ سوتیلی ماں سے زنا کیا تو کیا حکم ہے	۲۶۱
لڑکی پر نیت بد کی تو کیا حکم ہے	۲۶۲
ماں بیٹی دونوں سے جو زنا کرتا ہے اس کا حکم	۲۶۲
سوتیلی ساس اگر داماد سے بدن ملادے تو کیا حکم ہے	۲۶۲
گیارہ سالہ لڑکے نے جس عورت کو شہوت سے چھوا اس کی لڑکی سے شادی جائز ہے یا نہیں	۲۶۳
ربیبہ سے نکاح درست نہیں	۲۶۳
بیوی کے مرنے کے بعد اس کی بہن، خالہ، پھوپھی، بھانجی، یا بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۶۳
جس عورت سے باپ بیٹے دونوں کا ناجائز تعلق رہا اس عورت سے ان میں سے کسی کا نکاح درست نہیں	۲۶۴
زنا سے جو بھتیجہ ہے اس سے نکاح درست ہے یا نہیں	۲۶۴
حرمت مصاہرت کے جب گواہ شرعی نہ ہوں تو کیا حکم ہے	۲۶۵
بیٹے کی مدخولہ سے باپ کا اور باپ کی مدخولہ سے بیٹے کا نکاح جائز نہیں	۲۶۵
ممسوسہ بالشہوت کی سوکن کی لڑکی سے شادی جائز ہے یا نہیں	۲۶۵
جو دادا کی ممسوسہ بالشہوۃ ہے اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں	۲۶۵
جس نابالغہ کو شہوت سے چھوا اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۶۶
بیٹے کی بیوہ سے نکاح جائز نہیں	۲۶۶
ساس کے ساتھ پہلے زنا کا اقرار کیا پھر انکار، کیا حکم ہے	۲۶۷
جس ہندو عورت سے زنا کیا اس کی مسلمان لڑکی سے نکاح نہیں کرسکتا ہے	۲۶۷
جس کافرہ عورت کو شہوت سے چھوا اس کی مسلمان لڑکی سے نکاح جائز نہیں	۲۶۷
بیوی کو صحبت سے پہلے طلاق دیدی تو کیا اس کی لڑکی سے نکاح ہوسکتا ہے	

عنوان	صفحہ
ولد الحرام لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۶۷
آٹھ سالہ بچی کو چھودیا کیا حکم ہے	۲۶۸
لوگوں نے کہا مگر خود وہ ساس سے ملوث ہونے کا انکار کرتا ہے کیا حکم ہے	۲۶۸
ساس کہتی ہے مگر داماد زنا کا منکر ہے کیا حکم ہے	۲۶۸
بیٹی باپ پر بدنیتی کا الزام لگاتی ہے اور باپ منکر ہے کیا کیا جائے	۲۶۹
بیوی کا خیال ہے کہ میرے شوہر نے میری بیٹی سے صحبت کی تو کیا حکم ہے	۲۶۹
شہوت سے ہاتھ لگایا پہلے انزال نہ ہوا دوسری بار ہوگیا کیا حکم ہے	۲۶۹
دو مرد کی گواہی سے حرمت ثابت ہوجائیگی	۲۷۰
غلطی سے دختر پر جاپڑا کیا حکم ہے	۲۷۰
کمال الدین کی ماں سے جس نے زنا کیا اس کی لڑکی سے کمال کی شادی جائز ہے یا نہیں	۲۷۱
رات میں لڑکی یا ساس پر ہاتھ پڑجائے اور شہوت ہوتو کیا حکم ہے	۲۷۱
موطوءہ کی لڑکی کو بیوی بنا کر رکھنا کیسا ہے اور اس کی اولاد کا کیا حکم ہے	۲۷۱
مدخولہ بیوی کی لڑکی سے نکاح حرام ہے	۲۷۲
چار سال کی لڑکی کو چھونے سے حرمت مصاہرت نہیں ثابت ہوئی	۲۷۳
خوش دامن کے ساتھ زنا کا جھوٹا اقرار کیا تو کیا حکم ہے	۲۷۴
بیوی قادیانی ہوگئی قادیانی سے شادی کرلی اب اس کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے	۲۷۴
عورت کہے کہ خسر نے زنا کیا اور اس کا شوہر انکار کرے تو حرمت ثابت ہوگی یا نہیں	۲۷۴
بیٹے کی بیوی کا ہاتھ پکڑا مگر شہوت کا علم نہیں کیا حکم ہے	۲۷۵
عورت سے اس کے شوہر کا نانا زنا کرے تو کیا حکم ہے	۲۷۵
ربیبہ سے زنا کا انکار کیا پھر اقرار کرلیا پھر انکار، کیا حکم ہے	۲۷۵
خسر نے زنا کیا مگر نہ گواہ ہیں اور نہ وہ اقرار کرتا ہے کیا حکم ہے	۲۷۶
ساس نے داماد کو بوس وکنار کیا کیا حکم ہے	۲۷۷
ساس کی پستان پکڑی بیوی حرام ہوئی یا نہیں	۲۷۷
بیٹا نے کہا کہ میرے باپ نے میری بیوی سے زنا کیا پھر خود انکار کیا کیا حکم ہے	۲۷۷
حرمت مصاہرت میں کافر حاکم کی تفریق درست ہے یا نہیں	۲۷۹

عنوان	صفحہ
ساس نے داماد کا بوسہ لیا اور داماد کو انزال ہوگیا حرمت ثابت نہیں ہوئی	۲۷۹
زید کا اپنی سوتیلی ماں سے زنا کا اقرار حرمت کے لئے کافی نہیں	۲۷۹
حرمت مصاہرت کے لئے کتنے گواہ ضروری ہیں	۲۸۰
لڑکی کے ساتھ زنا سے بیوی حرام ہوجاتی ہے	۲۸۱
جب داماد خوشدامن سے زنا کا اقرار کرے تو بیوی حرام ہوجائیگی	۲۸۱
خوشدامن کے داماد کے ہاتھ پر چاول رکھنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی	۲۸۱
تیسری فصل: وہ عورتیں جن سے دودھ کے رشتہ کی وجہ سے نکاح حرام ہوتا ہے	۲۸۲
مریم نے جب زید کی بیوی کا دودھ پیا تو کیا مریم یا اس کی لڑکی کے ساتھ زید کے بیٹے کی شادی جائز ہے	۲۸۲
بچی نے صرف منھ لگایا تو کیا اس سے حرمت ثابت ہوگئی	۲۸۲
پلانے والی کو دودھ پلانا صحیح یاد نہیں ہے کیا حکم ہے	۲۸۳
مرنے والی بیوی نے کہا کہ میں نے فلاں لڑکی کو دودھ پلایا ہے تم شادی نہ کرنا کیا حکم ہے	۲۸۴
جب خالہ کا دودھ پیا تو اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں	۲۸۴
ہندہ نے جس لڑکے کو دودھ پلایا اس کی شادی ہندہ کی نواسی سے جائز نہیں	۲۸۵
جس سالی کی لڑکی نے اس کی بھاوج کا دودھ پیا ہے اس سے شادی جائز نہیں	۲۸۵
تین سال کی عمر میں دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوئی	۲۸۵
جس کی نانی کا دودھ پیا ہے اس کے نواسے سے نکاح جائز نہیں	۲۸۵
زید کی دوسری بیوی نے عائشہ کو دودھ پلایا اب زید کے بیٹے کی شادی عائشہ سے درست ہے یا نہیں	۲۸۶
رضاعی دادا اور نانا کی بیوی کیوں حرام ہے اور شرح وقایہ کی عبارت کا مطلب	۲۸۶
جس عورت کا دودھ پیا ہے اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں	۲۸۷
رضاعی بھانجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۸۸
رضاعی بیٹی سے نکاح درست نہیں ہے	۲۸۸
دو بہنوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کی بعض اولاد کو دودھ پلایا اور بعض کو نہیں تو ان میں شادی کا کیا حکم ہے	۲۸۸
جس پوتے کو دادی نے دودھ پلایا اس کا نکاح اس کی نواسی سے جائز نہیں	۲۸۹

عنوان	صفحہ
رضاعی بھائی کی لڑکی سے نکاح درست نہیں	۲۸۹
ساٹھ سالہ ضعیفہ نے بچہ کو چھاتی میں لگایا اور پانی نکلا کیا حکم ہے	۲۹۰
رضاعی بہن سے نکاح جائز نہیں ہوا اور جو خرچ ہوا اس کا ہوا	۲۹۰
ایک عورت نے عمر کو دودھ پلایا اور اس کی دختر نے میرن کو تو ان دونوں میں شادی جائز ہے یا نہیں	۲۹۱
جس لڑکے نے دودھ پیا ہے اس کی بہن سے دودھ پلانے والی کے لڑکے کا نکاح جائز ہے	۲۹۱
صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے	۲۹۱
جب نانی نے دودھ پلایا تو ماموں کی لڑکی سے نکاح نہیں ہوسکتا	۲۹۲
عورت انکار کرے اور گواہ گواہی دیں تو کیا حکم ہے	۲۹۲
دودھ پینے والی لڑکی کی شادی دودھ پلانے والی کے لڑکے سے جائز نہیں	۲۹۳
سوتیلی دادی کا دودھ پیا تو کیا اس کا نکاح پھوپھی زاد بہن کی لڑکی سے درست ہوگا	۲۹۳
بہن کے لڑکے کے منہ میں چھاتی دیدی کیا حکم ہے	۲۹۴
جس بھائی نے دودھ نہیں پیا ہے اس کی شادی دودھ پلانے والی کی لڑکی سے جائز ہے	۲۹۴
بیوی کی چھاتی منہ میں لینا کیسا ہے	۲۹۴
ایک عورت کی گواہی حرمت رضاعت کے لئے کافی نہیں	۲۹۵
ایک عورت کی گواہی ایک مانتا ہے ایک نہیں، فیصلہ فرمائیں	۲۹۵
جس نے دودھ پیا اگر اس کی عمر دو سال ہے یا ڈھائی سال تو کیا حکم ہے	۲۹۶
دس سالہ بیوہ کی چھاتی بچہ نے منہ میں لی اور اس کو پانی آیا کیا حکم ہے	۲۹۶
نانی نواسہ کو دودھ پلانے کا اقرار کرتی ہے تو کیا اس کی شادی اس کی نواسی سے ہوگی یا نہیں	۲۹۷
زید کی بہن نے جس لڑکی کو دودھ پلایا اس سے زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں	۲۹۷
جس لڑکے نے کسی کی بیوی کا دودھ پیا اس لڑکے کی بیوہ سے نکاح کیسا ہے	۲۹۸
جس نے پھوپھی کا دودھ پیا اس کا نکاح اس کی لڑکی سے جائز نہیں	۲۹۸
رضاعی ماں باپ کی سوتیلی ماں سے نکاح حرام ہے	۲۹۸
رضاعی برادر زادی سے اس کے بھائی کا نکاح جائز ہے	۲۹۹
جس پھوپھی کا دودھ پیا اس کی اس لڑکی سے بھی نکاح جائز نہیں جو دوسرے	

صفحہ	عنوان
۲۹۹	شوہر سے ہے
۲۹۹	رضاعی نواسہ کی شادی اس لڑکی سے جائز نہیں ہے جس کو اس کی دوسری بیوی نے دودھ پلایا
۳۰۰	اپنی مرضعہ کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں
۳۰۰	جس پوتے نے دادی کا دودھ پی لیا اس کا نکاح اپنے چچا کی لڑکی سے جائز نہیں
۳۰۱	نسبی بھائی کی رضاعی لڑکی سے نکاح جائز نہیں
۳۰۱	رضاعی باپ کی موطوءہ حرام ہے یا حلال
۳۰۱	دھوکہ سے دودھ پینے سے بھی حرمت ثابت ہوتی ہے
۳۰۲	عبارت ذیل کا مطلب
۳۰۳	بیوی کے رضاعی لڑکے کی بیوی سے نکاح جائز ہے یا نہیں
۳۰۳	افواہ ہے کہ فلاں نے فلاں کا دودھ پیا تو کیا اس سے حرمت ثابت ہوگی یا نہیں
۳۰۳	بوڑھی عورت نے بچہ کو چھاتی سے لگایا اور اسے پانی آیا حرمت ثابت ہوگی یا نہیں
۳۰۴	چمچہ میں نکال کر دودھ پلایا رضاعت ثابت ہوئی یا نہیں
۳۰۴	سوتیلے بھائی کو دودھ پلایا اب اس کی لڑکی سے اپنے لڑکے کی شادی کر سکتی ہے یا نہیں
۳۰۴	ناواقفیت میں نکاح ہو جائے تو کیا حکم ہے
۳۰۴	صورت مذکورہ میں خلوت کے بعد تفریق ہو تو کیا حکم ہے
۳۰۵	خلوت سے پہلے تفریق ہو تو
۳۰۵	اس نکاح سے جو بچہ پیدا ہوا اس کے نسب کا کیا حکم ہے
۳۰۵	جس لڑکے نے دودھ نہیں پیا اس کا نکاح جائز ہے
۳۰۶	ضعیفہ کا جس لڑکی نے دودھ پیا ہے اس کی شادی ضعیفہ کے پوتے سے درست ہے یا نہیں
۳۰۶	جس بیوہ سے نکاح کرنا چاہا اس نے کہا مجھے ایسا یاد پڑتا ہے کہ میں نے تمہاری ماں کا دودھ پیا ہے کیا حکم ہے
۳۰۷	جس نے نانی کا دودھ پیا اس کا نکاح خالہ کی لڑکی سے جائز نہیں
۳۰۷	صرف دودھ پلانے والی عورت کہتی ہے گواہ نہیں کیا حکم ہے
۳۰۷	جس نیت سے بھی مدت رضاعت میں دودھ پلایا حرمت ثابت ہوگی
۳۰۸	جس لڑکے نے تمہاری ماں کا دودھ پیا ہے اس سے اپنی لڑکی کا نکاح نہیں کر سکتے
۳۰۸	دودھ پینا بعد مدت رضاعت ثابت ہو، کیا حکم ہے

عنوان	صفحہ
ایک بیوی نے جس لڑکی کو دودھ پلایا دوسری بیوی سے جو لڑکا ہے اس کا نکاح اس سے درست نہیں	۳۰۸
بڑی بہن نے چھوٹی کو دودھ پلایا تو دونوں کی اولاد میں شادی جائز نہیں	۳۰۹
عینی بھائی کی رضاعی لڑکی کی لڑکی سے نکاح	۳۰۹
بچہ کو جس عورت نے دودھ پلایا اس بچہ سے عورت اپنی پوتی کا نکاح نہیں کرسکتی	۳۱۰
جس غیر مسلم لڑکی کو ایک عورت نے دودھ پلایا اس سے عورت کے بھائی کی شادی جائز ہے یا نہیں	۳۱۰
جس لڑکی کو کسی کی ایک بیوی نے دودھ پلایا ہو اس سے اس کے اس لڑکے کی شادی جائز ہے یا نہیں جو دوسری بیوی سے ہے	۳۱۱
بھائی نے بہن کا دودھ پیا تو ان دونوں کی اولاد میں شادی ہوگی یا نہیں	۳۱۱
دوڈھائی سال کے درمیان دودھ پیا تو کیا حکم ہے	۳۱۱
شامی اور موطا کی عبارت میں غور	۳۱۲
بلوغ کے بعد عورت کی پستان منھ میں لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی	۳۱۲
رات میں بچہ نے پستان منھ میں لے لیا کیا حکم ہے	۳۱۲
شادی کے بعد ایک مرد اور ایک عورت نے رضاعت کی گواہی دی کیا حکم ہے	۳۱۳
رضاعت کی گواہی صرف عورت دے تو کیا حکم ہے۔	۳۱۳
چوتھی فصل: حرمت نکاح بسبب جمع	۳۱۴
بیوی کی حقیقی بہن سے نکاح باطل ہے اولاد ثابت النسب نہ ہوگی اور نہ وارث	۳۱۴
دوسوتیلی بہنوں کو جمع کرنا بھی حرام ہے	۳۱۴
سالے کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں	۳۱۴
خالہ بھانجی کا نکاح میں جمع کرنا درست نہیں ہے	۳۱۵
طلاق دے کر فوراً اس کی بہن یا بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۳۱۵
زوجہ کی سوتیلی ماں سے کسی صورت میں نکاح درست ہے یا نہیں	۳۱۶
بھائی کی بیوہ سے جو اس کی بیوی کی بہن ہے نکاح جائز نہیں	۳۱۶
پھوپھی بھتیجی کا نکاح میں جمع کرنا حرام ہے	۳۱۶
پہلی بہن کو طلاق دے کر اسی مجلس میں دوسری بہن سے نکاح درست ہے یا نہیں	۳۱۷
بیوی کی بھانجی سے نکاح	۳۱۷

عنوان	صفحہ
جس کے نکاح میں کسی عورت کی بھتیجی ہو پھر وہ عورت اس مرد سے نکاح نہیں کرسکتی	۳۱۷
پھوپھی کے ہوتے ہوئے پھوپھا سے نکاح جائز نہیں	۳۱۸
بیوی کے رہتے ہوئے سالی یا سالی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں	۳۱۸
بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی ناجائز بہن سے بھی نکاح حرام ہے	۳۱۸
ماں شریک دو بہنیں ایک مرد کے نکاح میں نہیں آسکتیں	۳۱۸
پھوپھا کا نکاح زوجہ کی بھتیجی سے جائز ہے یا نہیں	۳۱۹
بیوی کے مرنے کے بعد خوش دامن کی بہن سے نکاح جائز ہے	۳۱۹
بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بھانجی سے نکاح کرنے والے کا کیا حکم ہے	۳۱۹
دو علاتی بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں	۳۲۰
دو اخیافی بہن سے نکاح جائز سمجھنے والے کا کیا حکم ہے	۳۲۰
بیوی کے ہوتے ہوئے سالے کی نواسی سے نکاح جائز نہیں	۳۲۰
بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی سوتیلی ماں سے نکاح درست ہے یا نہیں	۳۲۱
بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بہن حرام ہے اور صحبت کے بعد عدت ومہر لازم	۳۲۱
بیوی کے ہوتے ہوئے اس کے رضاعی بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں اسی طرح رضاعی بھتیجی سے بھی	۳۲۱
بیوی اور اس کے پہلے شوہر کی لڑکی کا جمع کرنا جائز ہے یا نہیں	۳۲۲
بیوی کے رہتے ہوئے اس کی بہن سے نکاح حرام ہے اور زنا ہر حال میں	۳۲۲
دو رضاعی بہنوں کا جمع کرنا حرام ہے	۳۲۳
بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بھتیجی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں	۳۲۳
بیوی کے ہوتے ہوئے پھوپھا نے بیوی کی بھتیجی سے نکاح کیا پھر باپ نے اس کا دوسرا نکاح کردیا کون درست ہے	۳۲۴
مندرجہ ذیل رشتہ کی دو عورتوں کو جمع کرنا کیسا ہے	۳۲۴
بیوی کی علاتی بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۳۲۵
بیوی کی حقیقی بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۳۲۵
ایک شخص دو بہنوں سے نکاح کرلیا کیا کیا جائے	۳۲۵
دو بہن سے نکاح اور ان کی اولاد کا حکم	۳۲۶

عنوان	صفحہ
پانچویں فصل حرمت نکاح بسبب اختلاف مذہب	۳۲۷
غلام احمد قادیانی کو جو پیغمبر مانے وہ مرتد ہے اس سے نکاح جائز نہیں	۳۲۷
سنی لڑکی کا نکاح قادیانی سے درست نہیں اور اگر نکاح کے بعد شوہر قادیانی ہوگیا تو نکاح باطل ہوگیا	۳۲۷
شیعہ، اہل قرآن وغیرہ سے نکاہ درست ہے یا نہیں	۳۲۷
مسلمان کی شادی عیسائی عورت سے مرزائی لڑکی سے نکاح اور تعلق کا حکم	۳۲۷
جو شیعہ قرآن کو محرف کہتا ہے اس سے نکاح درست نہیں	۳۲۸
مرزائی سے سنیہ کا نکاح درست نہیں	۳۲۹
جس نے کلمہ کفر کہا اس سے مسلمان لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں	۳۲۹
مرزائی سے نکاح پڑھانے والے اور اس میں شرکت کرنے والے کا حکم	۳۲۹
شیعہ سے نکاح کرنے میں احتیاط ضروری ہے	۳۳۰
سنی مرد کا نکاح شیعہ عورت سے جائز ہے یا نہیں	۳۳۰
مرتدہ مطلقہ کو مسلمان کر کے دوسرا شخص شادی کرسکتا ہے یا نہیں	۳۳۱
تبرائی شیعہ سے سنیہ عورت کا نکاح درست نہیں	۳۳۱
شیعہ سنی شادی میں اولاد کا حکم	۳۳۲
فرقہ اثنا عشریہ سے نکاح درست ہے یا نہیں	۳۳۲
تبرائی شیعہ کی شادی میں حصہ لینے والے کا حکم	۳۳۲
باپ نے شیعہ سے نکاح کردیا پھر دوسرے سنی سے کردیا کیا حکم ہے	۳۳۳
سنی عورت شیعہ سے بیاہی گئی اب کیا کرے	۳۳۴
مندرجہ ذیل صورت میں کیا حکم ہے	۳۳۴
چھٹی فصل: حرمت نکاح بسبب حق غیر	۳۳۵
دوسرے کی منکوحہ سے نکاح جائز نہیں	۳۳۵
غیر مطلقہ منکوحۃ الغیر سے شادی اور اس کے معاون	۳۳۵
دوسرے کی منکوحہ سے شادی اور اس سے جو لڑکا ہوا اس کا حکم	۳۳۶
منکوحہ بلا طلاق کا دوسرا تیسرا چوتھا اور پانچواں نکاح درست نہیں	۳۳۶

عنوان	صفحہ
جو نکاح عدت سے گھنٹہ دو گھنٹہ پہلے ہو وہ جائز ہوگا یا نہیں	۳۳۶
عدت میں نکاح سے جو اولاد ہوئی اس کا نسب	۳۳۷
غیر کی منکوحہ سے جو نکاح کو درست بتائے اس کا حکم	۳۳۷
شوہر پاگل ہو اور نان نفقہ کی خبر نہ لے تو دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں	۳۳۸
منکوحہ کا دوسرا زبردستی والا نکاح جائز نہیں	۳۳۸
جس کو کالا پانی کی سزا ہوگئی اس کی بیوی دوسری شادی کرسکتی ہے یا نہیں	۳۳۸
نکاح کے بعد انکار کرنے سے نکاح رہتا ہے یا نہیں	۳۳۸
مطلقہ نے طلاق کے بعد دوسرا نکاح کرلیا اب بذریعہ عدالت اس کو حاصل کیا کیا حکم ہے	۳۳۹
نکاح ہوا مگر انگوٹھا نہیں لگایا کیا حکم ہے	۳۳۹
خاوند سے عاجز ہوکر پیشہ عصمت فروشی کرلیا اب دوسرے سے اس کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں	۳۳۹
نکاح عدالت انگلشیہ کے فیصلہ سے ختم نہیں ہوتا	۳۴۰
جب شوہر بارہ سال تک خبر نہ لے تو دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں	۳۴۰
منکوحہ نے بلا طلاق جو دوسرا تیسرا نکاح کیا وہ صحیح نہیں ہوا	۳۴۱
ولی کی اجازت سے نابالغہ کا نکاح ہوجاتا ہے وہ بلا طلاق دوسری شادی نہیں کرسکتی	۳۴۱
شوہر چوری کی وجہ سے جیل چلا جائے تو بیوی دوسری شادی کرسکتی ہے یا نہیں	۳۴۱
اگر کوئی عورت سرکاری عدالت سے شوہر کے خلاف فیصلہ حاصل کرلے تو کیا حکم ہے	۳۴۲
دادا نے نابالغہ کا نکاح کردیا مگر اب شوہر خبر نہیں لیتا کیا کیا جائے	۳۴۲
شوہر کی موجودگی میں جس غیر کا حمل رہ گیا اس سے نکاح	۳۴۲
شوہر کے مرنے کے بعد دوسری شادی کرسکتی ہے	۳۴۳
شریر شوہر بھی جب تک طلاق نہ دے دوسرا نکاح درست نہیں	۳۴۳
بلا طلاق پندرہ سال سے دوسرے کے گھر میں ہے اس سے نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں	۳۴۳
بددین جاہل شوہر کی بیوی بھی بلا طلاق دوسری شادی نہیں کرسکتی	۳۴۳
عورت بلا فسخ یا بلا طلاق دوسرے سے نکاح نہیں کرسکتی	۳۴۴
صرف وہم سے شوہر کو مردہ سمجھ کر نکاح کرنا درست نہیں	۳۴۴
شوہر کا دعویٰ سرکاری عدالت خارج کردے تو اس سے عورت کو شادی کا حق نہیں ہوتا	۳۴۵

عنوان	صفحہ
شوہر گھر سے نکال دے تو عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں	۳۴۵
جو عورت بیس سال سے شوہر سے علیحدہ ہو نکاح کرسکتی ہے یا نہیں	۳۴۶
عدالت کے فیصلہ کے باوجود بلا طلاق منکوحۃ الغیر سے نکاح جائز نہیں	۳۴۶
نکاح جب خنثٰی سے کردیا گیا ہوتو دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں	۳۴۶
دائم الحبس کی بیوی دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں	۳۴۷
عدت کے اندر نکاح جائز نہیں ایسا کرنے کرانے والے فاسق ہیں	۳۴۷
جس عورت کا شوہر مرجائے وہ کب نکاح کرسکتی ہے	۳۴۸
بالغہ کا پہلا نکاح درست ہوا تو دوسرا نکاح جائز نہیں	۳۴۸
جس کا شوہر مرگیا اس کا عدت کے اندر نکاح درست نہیں	۳۴۹
ایک دو طلاق کے بعد پہلے شوہر سے نکاح درست ہے	۳۴۹
بسم اللہ کے باپ کا نام نہ بتاؤں تو طلاق، کیا حکم ہے	۳۵۰
وجہ کچھ بھی ہو منکوحہ کا بلا طلاق نکاح درست نہیں	۳۵۰
توبہ کرے اور بعد عدت پھر نکاح کرے تو اسے معاف کردیا جائے	
پہلے شوہر نے جب طلاق نہیں دی تو دوسرا نکاح جائز نہیں ہوا	۳۵۰
شوہر گم ہوجائے تو بیوی دوسری شادی کرسکتی ہے یا نہیں	۳۵۱
شوہر پاگل ہوجائے تو عورت دوسری شادی کرسکتی ہے یا نہیں	۳۵۱
جس عورت کو شوہر نے سترہ سال سے چھوڑ رکھا ہے وہ کیا کرے	۳۵۲
ساتویں فصل: حرمت نکاح بسبب طلاق	۳۵۳
غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاق دی اب اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں	۳۵۳
اپنی مطلقہ سے دوبارہ نکاح شوہر ثانی نے جب وطی سے پہلے طلاق دیدی تو وہ پہلے شوہر کیلئے جائز نہیں ہوگی	۳۵۳
حلالہ میں مراہق سے نکاح کرے تو کیا حکم ہے	۳۵۴
حلالہ کے بعد نکاح درست ہے اور حلالہ کی نیت سے نکاح مکروہ تحریمی ہے	۳۵۴
حلالہ میں وطی شرط ہے	۳۵۵
حلالہ کیلئے چھوٹے بھائی سے نکاح کردیا کیا حکم ہے	۳۵۵

عنوان	صفحہ
مدخولہ سے تین طلاق کے بعد بلا حلالہ نکاح درست نہیں	۳۵۶
مطلقہ مغلظہ کی شادی تین حیض کے بعد جائز ہے اور پہلے شوہر سے بلا حلالہ درست نہیں	۳۵۶
حلالہ میں اختلاف ہوا شوہر ثانی کہتا ہے صحبت نہیں ہوئی عورت کہتی ہے ہوئی کیا حکم ہے	۳۵۶
دباؤ سے تین طلاق دلوادی تو پھر نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں	۳۵۷
تین طلاق بعد پہلے شوہر کے پاس اس وقت تک نہیں جاسکتی جب تک دوسرا شوہر طلاق نہ دیدے	۳۵۷
حلالہ کی صورت، مگر نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی	۳۵۸
تین طلاق کے بعد جماع حرام ہے اور عدت میں نکاح درست نہیں	۳۵۸
مطلقہ ثلاثہ شیعہ ہوگئی تو اب پہلے شوہر کے لئے بلا حلالہ جائز ہوگی یا نہیں	۳۵۹
آٹھویں فصل: متفرق مسائل نکاح	۳۶۰
چھوٹے بھائی کی بیوی سے زنا کرے تو نکاح رہتا ہے یا نہیں	۳۶۰
زانیہ کے معاون گناہ گار ہیں	۳۶۰
کسی کی ساس جب اس کی بیوی کو نہ آنے دے تو کیا حکم ہے	۳۶۰
سرکاری فیصلہ سے اصل نکاح میں کوئی فرق نہیں آیا	۳۶۱
فلاں کام کریں تو کعبہ سے پھر جائیں پھر کیا تو نکاح رہا یا ٹوٹ گیا	۳۶۱
نابالغ ونابالغہ تجدید نکاح کرنا چاہتے ہیں کیا حکم ہے	۳۶۱
زوجہ سے لواطت کی تو کیا حکم ہے	۳۶۱
دو چسپیدہ لڑکیاں ہیں ان کا نکاح کیسے کیا جائے	۳۶۲
اس دور کی زرخرید عورت سے بلا نکاح وطی درست نہیں نکاح ضروری ہے	۳۶۲
پندرہ سال تک شوہر خبر نہ لے تو بھی نکاح باقی رہتا ہے	۳۶۲
بیوی کی بہن سے زنا موجب حرمت یا فسخ نکاح نہیں	۳۶۳
لڑکی والے کا لڑکے والے سے روپیہ لینا جائز نہیں	۳۶۳
شوہر نے عورت سے کہا تیرا فلاں سے تعلق ہے اب اسے رکھ سکتا ہے یا نہیں	۳۶۳
لڑکی کی شادی کے اخراجات کس کے ذمہ ہیں	۳۶۳
حاملہ عن الزنا سے نکاح اور برادری سے خارج کرنا کیسا ہے	۳۶۴

عنوان	صفحہ
ایک جواب کے متعلق استفسار	۳۶۴
لڑکی کے ولی کو شوہر یا اس کے ولی سے روپیہ لینا درست نہیں	۳۶۴
کسی عیب کی وجہ سے شادی نہ ہو تو روپیہ دیکر شادی کرنا کیسا ہے	۳۶۵
شوہر کے مرنے کی اطلاع پاکر بعد عدت عورت نے نکاح کرلیا پھر شوہر آ گیا کیا حکم ہے	۳۶۵
جس سے شادی کروں اس پر تین طلاق اب نکاح کی کیا صورت ہے	۳۶۵
جس عورت سے جتنی دفعہ نکاح کروں ہر دفعہ تین طلاق اب کیا تدبیر کی جائے	۳۶۶
شوہر بیوی کو اپنے ساتھ غیر ملک لے جاسکتا ہے یا نہیں	۳۶۶
شادی پر طلاق معلق کردے تو نکاح کی کیا صورت ہے	۳۶۷
طلاق کے بعد مطلقہ کو علیحدہ گھر میں رکھنا درست ہے	۳۶۷
مراہقہ کو شوہر رخصت کراسکتا ہے	۳۶۸
اس شرط پر نکاح کیا کہ اس گھر میں رہا تو نکاح ورنہ نہیں، شوہر نکاح کے بعد لے گیا کیا حکم ہے	۳۶۸
عورت کہے کہ میرا نکاح نہیں ہوا اور قاضی نکاح پڑھادے تو مجرم نہیں	۳۶۸
منگنی کے بعد دوسری جگہ نکاح بہتر ہو تو وہاں کرنا درست ہے	۳۶۹
غیر مطلقہ کو کوئی زبردستی رکھے تو برادری کو کیا چاہئے	۳۶۹
لڑکے نے اقرار کیا کہ سسرال میں رہے گا اب وہ اس پر قائم نہیں کیا حکم ہے	۳۶۹
ماں کی وصیت نکاح کے باب میں واجب العمل ہے یا نہیں	۳۷۰
کسی کی بیوی جب جھوٹا دعویٰ کرے کہ میں فلاں کی بیوی ہوں اور شوہر بھی تائید کرے تو کیا حکم ہے	۳۷۰
جانتے ہوئے جو گواہی نہ دے اس کا کیا حکم ہے	۳۷۰
دو بہن جو جڑی ہوئی ہیں ان کی شادی کی کیا صورت ہوگی	۳۷۱
اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں	۳۷۱
بیوی کی تبدیلی	۳۷۲
حرام وناجائز نکاح پڑھانے والا	۳۷۲
اولاد کے باب میں شوہر کا وعدہ نکاح پورا کرنا کیسا ہے	۳۷۲
گناہ سے بچانے کے لئے طوائف سے شادی بہتر ہے یا خاندان میں	۳۷۲

عنوان	صفحہ
سرکاری عدالت سے طلاق کی ڈگری ملنے سے طلاق نہیں ہوتی	۳۷۳
نکاح اور بیاہ میں کیا فرق ہے اور اولاد اکبر کسے کہتے ہیں	۳۷۳
صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے	۳۷۳
آزاد کروں گا کہنے سے کچھ نہیں ہوتا	۳۷۴
نکاح کے بعد لڑکی بالغ ہوگئی مگر لڑکا نابالغ ہے کیا کیا جائے	۳۷۴
ہمشیرہ سے زنا کا مرتکب ہوا اس کی سزا	۳۷۵
جس بیوی کو ابھی حیض شروع نہیں ہوا اس سے وطی	۳۷۵
عزل کب درست ہے	۳۷۵
سرکاری عدالت نے فاسق گواہوں سے جو ثابت کیا وہ صحیح نہیں	۳۷۵
ختنہ شعار اسلام ہے مگر رخصتی اس پر موقوف نہیں	۳۷۶
مندرجہ صورت میں کیا حکم ہے	۳۷۶
اٹھارہ سال غائب رہنے کے بعد جو عورت آئے اس کا نکاح باقی ہے یا نہیں	۳۷۷
بارات کو کھانا دینا اور کھانا کیسا ہے	۳۷۷
شوہر و بیوی ایک پیر سے مرید ہوں تو اس سے نکاح پر اثر نہیں پڑتا	۳۷۸
بیوی سے جماع کے لئے کوئی عمر متعین نہیں	۳۷۸
منکوحہ سے ہمبستر ہونے کے لئے اس کے ولی سے اجازت کی ضرورت نہیں	۳۷۸
رنڈی کا پیشہ بہتر ہے یا شیعہ سے نکاح	۳۷۹
نافرمانی کی وجہ سے بیوی نکاح سے خارج نہیں ہوتی	۳۷۹
زنا سے نکاح ٹوٹتا ہے یا نہیں ایسے مرد و عورت سے کیا سلوک کیا جائے	۳۷۹
بدعت کرنے والی عورتوں کا نکاح رہتا ہے یا نہیں	۳۸۰
جو بیوی سے زنا کا پیشہ کرائے اس کا نکاح رہتا ہے یا نہیں	۳۸۰
زنا کے بعد بھی نکاح باقی رہتا ہے	۳۸۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین و الصلوٰۃ و السلام علیٰ سید المرسلین
و علیٰ الہ و صحبہ اجمعین

کتاب النکاح

نکاح کرنا فرض ہے یا سنت

(سوال ۱) نکاح کرنا فرض ہے یا سنت اور اس کے حقوق اور فوائد کیا ہیں؟

(جواب) نکاح سنت رسول اللہ ﷺ ہے اور نکاح کے بہت سے فوائد احادیث میں وارد ہیں[1] اور جو شخص باوجود استطاعت کے نکاح سے بے رغبتی اور اعراض کرے اس کے بارے میں حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے[2] کہ وہ شخص میرے طریق پر نہیں ہے۔[3] فقط

نان نفقہ کی قدرت ہو تو شادی کرنا افضل ہے

(سوال ۲) ایک شخص کی بیوی مر گئی اور وہ مرد نان و نفقہ وغیرہ فرض کی طاقت رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ اب بلا شادی گزر کرلوں گا' اس شخص کو نکاح کرنا افضل ہے یا مجرد رہنا۔

(جواب) ایسے شخص کو نکاح کرنے میں فضیلت ہے۔[4]

---

(۱) ویکون (ای النکاح) واجب عند التوقان فان تیقن الزنا الابہ فرض نھایہ و ھذا ان ملك المھر والنفقة والا فلا اثم بترکه بدائع و یکون سنة مؤکدة فی الاصح فیا ثم بترکه ویثاب ان نوی تحصینا وولدا حال الاعتدال ای القدرة علی وطؤ ومھر و نفقة و رجح فی النھر و جوبه للمواظبة علیه والا نکار علی من رغب عنه و مکروھا لخوف الجور فان تیقنه حرم ذالك (الدر المختار' علی ھامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ .ط.س. ج۳ص۶) ظفیر مفتاحی

(۲) ارشاد نبوی ہے " یا معشر الشباب من استطاع منکم الباء ة فلیتزوج فانه اغض للبصرواحسن للفرج (بخاری کتاب النکاح) یعنی نکاح انسانی نگاہوں کا محافظ ہے اور ان کی شرمگاہوں کے لئے پاکدامنی کا بڑا ذریعہ 'ایک دفعہ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا" اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین (مشکوۃ کتاب النکاح ص ۲۶۸) جب بندہ نے شادی کرلی تو اس نے اپنا آدھا دین مکمل کرلیا ایک موقع پر ارشاد ہوا" تزوجوا الولود وتنا سلوا الخ (بچہ دینے والی عورت سے شادی کرو اور نسل بڑھاؤ' تفصیل کے لئے دیکھئے خاکسار مرتب کی کتاب "نظام عفت و عصمت" شائع کردہ ندوۃ المصنفین دہلی ۱۲ظفیر

(۳) أتزوج فمن رغب عن سنتی فلیس منی (بخاری باب الترغیب فی النکاح) ظفیر صدیقی

(۴) عکاف ابن بشر تمیمیؓ ایک صحابی ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئے آنحضرت ﷺ نے پوچھا عکاف! بیوی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں آپ نے دریافت کیا لونڈی؟ کہا یہ بھی نہیں' ارشاد فرمایا صلاحیت رکھتے ہو' خوش حال بھی ہو اور پھر شادی سے گریز؟" اذاً انت من اخوان الشیاطین (تو تب تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو) (جمع الفوائد کتاب النکاح عن احمد) قالوا ان الاشتغال به ای بالنکاح افضل من التخلی لنوافل العبادات ای الاشتغال به وما یشتمل علیه من القیام بمصالحه و لمصاف النفس عن الحرام و تربیة الولد و نحو ذالك (رد المحتار' کتاب النکاح ص ۳۵۵ ج ۲ .ط.س. ج۳ص۳) ظفیر

لڑکیوں کی شادی میں تاخیر گناہ ہے یا نہیں

(سوال ۳) زید کے دو لڑکیاں جوان بلکہ قریب ادھیڑ کے پہنچ گئی ہیں، زید ان کی شادی کرنے میں دیر کر رہا ہے، اس بارے میں اگر کوئی وعید ہو تو لکھئے؟

(جواب) حدیث شریف میں ہے **من ولد له ولد فيحسن اسمه وادبه فاذا بلغ فليتزوجه فان بلغ ولم يزوجه فاصاب اثماً فانما اثمه على ابيه**[1] اور دوسری روایت میں ہے **من بلغت ابنته اثنتی عشرة سنةً ولم يزوجها فاصابت اثما فاثم ذلك عليه**[2] الحاصل جوان اولاد کے نکاح میں حتی الوسع جلدی کرنا ضروری ہے خصوصاً لڑکی کے نکاح میں باوجود موقع مناسب ملنے کے دیر کرنا بہت برا ہے، اور حدیث مذکور سے معلوم ہوا کہ اگر اس اولاد سے گناہ سرزد ہوا تو وبال اس کے باپ پر ہے۔ فقط

نکاح موجب اجر ہے اور اس پر اعتراض خلاف شریعت ہے

(سوال ٤) میری عمر ۲۲ سال ہے اور خدمت سجادہ نشینی مدار صاحب پر مامور ہوں، اب میرے بزرگان و مربیان کو میرے نکاح کا خیال مطابق رسم نبوی ﷺ پیدا ہوا ہے، وبلحاظ عمر وبتقاضائے سن خود میری طبیعت کا اس طرف میلان ورجحان ہے مگر چند اشخاص اعتراض کرتے ہیں کہ سجادہ نشینی مدار صاحب کو نکاح کرنا فعل عبث بلکہ ممنوع و خلاف شرع ہے۔ آیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

(الجواب) اعتراض معترضین غلط اور خلاف حکم شریعت ہے حکم **فانكحوا ما طاب لكم**[3] عام ہے اور حکم حدیث **النكاح سنتي**[4] سب کو شامل ہے پس نکاح کرنے میں اجر و ثواب واتباع سنت ہے[5] اور بحالت ضرورت نکاح نہ کرنا موجب خوف معصیت ہے[6] فقط (یہ کہنا جہالت پر مبنی ہے کہ مدار صاحب کے سجادہ کا نکاح کرنا خلاف شرع یا ممنوع ہے شریعت میں اس کی کوئی اصلیت نہیں ظفیر)

---

(۱) مشکوۃ المصابیح، کتاب النکاح ص ۲۷۱. ۱۲ ظفیر

(۲) ایضاً ۱۲ ظفیر

(۳) سورۃ النساء ۱.

(٤) مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ حدیث میں الفاظ یہ آئے ہیں رحمت عالم ﷺ نے فرمایا" واتزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني متفق عليه (ایضاً) ظفیر مفتاحی

(٥) عن انس قال رسول الله ﷺ من اراد ان يلقى الله طاهرا مطهرا فليتزوج الحرائر (مشکوۃ کتاب النکاح ص ۲٦۸) و يكون (النكاح) واجبا عند التوقان الخ و يكون سنة مؤكدة في الاصح الخ حال الاعتدال الخ (الدرالمختار على هامش رد المحتار، كتاب النكاح ص ۳٥۷ ج۲ و ص ۳٥۸ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ٦) ظفیر

(٦) و يكون (النكاح) واجبا عند التوقان فان تيقن الزنا الابه فرض نهايه (درمختار) قوله عند التوقان الخ والمراد شدة الاشتياق كما في الزيلعي اي بحيث يخاف الوقوع في الزنا لو لم يتزوج اذ لا يلزم من الاشتياق الى الجماع الخوف المذكور بحر قلت وكذا فيما يظهر لو كان لا يمكنه منع نفسه من النظر المحرم او عن الاستمناء بالكف فيجب التزوج وان لم يخف الوقوع في الزنا (رد المحتار كتاب النكاح ص ۳٥۷ ج ۲ و ۳٥۸ ج ۲. ط.س. ج۳ ص٦) ظفیر مفتاحی

نکاح ثانی کو رسم کی وجہ سے عیب جاننا گناہ ہے

(سوال ۵) جو شخص نکاح ثانی کو باوجود علم اس امر کے کہ قرآن شریف سے یہ ثابت ہے اور آنحضرت ﷺ کی یہ سنت ہے، عیب اور بے عزتی سمجھتا ہو اور جو شخص اس کی نسبت لوگوں کو ترغیب دے اور وعظ و نصیحت کرے تو اس کے ساتھ وہ دنگہ فساد کے لئے آمادہ ہو اور اس پر عمل کرنے والے کو بے عزت اور کمینہ کہتا ہو یا یہ کہتا ہو کہ ہم اس کو حق سمجھتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کی سنت جانتے ہیں مگر چونکہ ہماری قوم میں اس کا رواج نہیں، اس واسطے اس کو عار و ننگ جانتے ہیں؟

(الجواب) یہ ظاہر ہے کہ نکاح ثانی شرعاً جائز و مستحب ہے[1] اور آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے اس کو بوجہ عدم رواج قومی کے عیب اور ننگ جاننا جہالت کی بات ہے اور گناہ سخت ہے[2] اور جب کہ وہ اس فعل کو اچھا جانتا ہے اور سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت جانتا ہے تو پھر اس کی اور بھی زیادہ جہالت ہے کہ بوجہ رواج قومی کے اس کو برا سمجھے یہ امر نہایت قبیح ہے، اس سے توبہ کرنی چاہئیے اور ترغیب نکاح ثانی دینے والے کو بھی یہ چاہئیے کہ سختی سے کام نہ لے بلکہ بہ نرمی و ملاطفت بتدریج لوگوں کو سمجھانا چاہئیے کما قال اللہ تعالٰی لنبیہ ﷺ ادع الٰی سبیل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة[3] بس جس جگہ شر اور فساد کا خوف ہو وہاں سے علیحدہ ہو جاوے، کیونکہ امر بالمعروف کے لئے بھی موقع اور محل ہے اور شرائط و خصوصیات ہیں کہ بدون ان کے امر بالمعروف سے نفع نہیں ہوتا۔[4] فقط

بیوہ بچہ والی عورت کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۶) سنا ہے کہ بیوہ عورت بچہ والی کا نکاح جائز نہیں ہے ایسی عورت کو نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر بیوہ عورت بوجہ اولاد کی پرورش کے نکاح ثانی اپنا نہ کرے اس کو ثواب ملتا ہے لیکن نکاح کرنا درست ہے، نکاح کرنے میں کچھ گناہ نہیں بلکہ اس زمانہ میں چونکہ نکاح ثانی کو عیب سمجھتے ہیں اس لئے ضرور کرنا چاہئیے، اور ثواب زیادہ ہے۔[5] فقط

---

(۱) وانكحوا الايامى منكم (نور ٤) جمع ايم وهى من ليس لها زوج بكرا كانت او ثيبا و من ليس له زوجة (جلالين ص ۲۹۸) ظفیر

(۲) آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات میں عموماً بیوہ عورتیں ہی تھیں اسی طرح بہت سے صحابہ کرامؓ نے بیواؤں سے شادیاں کیں ۱۲ ظفیر

(۳) سورة النحل ركوع ۱٦

(٤) راى فى ثوب غيره نجسا ما نعا ان غلب على ظنه انه لو اخبره ازالها وجب والا لا، فالامر بالمعروف على هذا (درمختار) وان علم انه لا يتعظ و ينزجر بالقول ولا بالفعل ولو باعلام سلطان او زوج او والد له قدرة على المنع لا يلزمه ولا يأثم بتركه (رد المحتار قبيل كتاب الصلوٰة ص ۳۲۵ ج ۱ .ط.س. ج۱ ص ۳۵۰ مطلب فى الامر بالمعروف)

(۵) ان امرأة قالت يا رسول الله ان ابنى هذا كان بطنى له وعاء و ثدى له سقاء و حجرى حواء وان اباه طلقنى واراد ان ينتزعه منى فقال رسول الله ﷺ انت احق به مالم تنكحى رواه احمد و ابوداؤد (مشكوة ص ۲۹۳) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے وانكحوا الايامى منكم (نور ٤) ظفیر

نابالغوں کا نکاح جو کچھ نہیں سمجھتے جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۷) نابالغوں کا نکاح جو کچھ نہیں سمجھتے جائز ہے یا نہیں شرعاً لڑکے لڑکی کی شادی کتنی عمر میں ہونی چاہئیے؟

(الجواب) نابالغوں کا نکاح جو ولی کریں صحیح ہے' نابالغوں کو سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے اولیاء کا سمجھنا اور اجازت دینا کافی ہے عمر کی کچھ تحدید لازمی نہیں ہے[۱] فقط

بالغ ہو جانے کے بعد باپ کا فرض ہے کہ لڑکے لڑکی کی شادی کرے

(سوال ۸) جس شخص کی لڑکی پچیس سال کی ہو گئی ہو اور وہ شادی نہ کرتا ہو' اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) اپنی دختر کی شادی کرنا موقع اور کفو کے ملنے پر ضروری ہے بعد ملنے کفو کے اور موقع مناسب کے دیر نہ کرنی چاہئیے حدیث شریف میں اس کی بہت تاکید وارد ہے کہ لڑکا لڑکی بعد بالغ ہونے کے اس کے نکاح میں جلدی کرنا چاہئیے اور اچھا موقع ملنے پر فوراً نکاح کر دینا چاہئیے۔[۲] فقط

نابالغ کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۹) چار سال ہوئے میرا نکاح رحمت اللہ کی ہمشیرہ سے بحالت نابالغی ہوا تھا' اب ہم دونوں بالغ ہیں اور ہماری آبادی واقع ہے یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں لڑکی کا بھائی رحمت اللہ کہتا ہے کہ نکاح نابالغ کا صحیح نہیں ہوتا؟

(الجواب) یہ نکاح شرعاً صحیح ہو گیا اور زوجہ کے بھائی رحمت اللہ کا یہ کہنا کہ نکاح نابالغ کا صحیح نہیں ہوتا غلط ہے۔[۳] فقط

لڑکی بٹھائے رکھنا اور شادی نہ کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۱۰) جو شخص لڑکی بالغہ کو عرصہ دراز تک بٹھائے رکھے بدون نکاح کے تو اس کی کیا سزا ہے؟

(الجواب) اگر باوجود ملنے کفو کے نکاح دختر بالغہ میں تاخیر کرے گا تو گناہ گار ہو گا اور حدیث شریف میں ہے کہ لڑکا یا لڑکی جب بالغ ہو جاوے اور ان کا باپ ان کا نکاح نہ کرے اور ان سے کوئی گناہ یعنی زنا سرزد

---

(۱) و یجوز نکاح الصغیر والصغیرة اذا زوجها الولی بکرا کانت الصغیرة او ثیبا (ھدایہ باب فی الاولیاء ص ۲۹۵ ج ۲) ظفیر

(۲) عن ابی سعید و ابن عباس قالا قال رسول اللہ ﷺ من ولد له ولد فلیحسن اسمه وادبه فاذا بلغ فلیزوجه فان بلغ ولم یزوجه فاصاب اثما فانما اثمه علی ابیه (مشکوة کتاب النکاح باب الولی ص ۲۷۱) ظفیر

(۳) عن عائشةؓ ان النبی ﷺ تزوجها وھی بنت سبع سنین و زفت الیه وھی بنت تسع سنین ولعبها معها و مات عنها وھی بنت ثمانی عشرة رواہ مسلم (مشکوة باب الولی ص ۲۷۰) ظفیر مفتاحی

ہو جاوے تو وہ گناہ باپ کو بھی ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ جس کی لڑکی بارہ برس کو پہنچ جاوے اور وہ اس کا نکاح نہ کرے اور اس سے کوئی معصیت سرزد ہو تو وہ معصیت باپ کے ذمہ ہے لفظ حدیث یہ ہیں:

وعن عمر بن الخطاب و انس بن مالك عن رسول الله ﷺ قال فی التوراة مکتوب من بلغت ابنته اثنتی عشرة سنة ولم یزوجها فاصابت اثماً فاثم ذلك علیه رواه البیهقی.(۱) اور غرض بارہ برس کو پہنچنے سے بالغ ہونا ہے اور یہ تہدیداً اور زجراً فرمایا ہے تاکہ لوگ نکاح دختر بالغہ میں بے وجہ تاخیر نہ کریں۔ فقط

ایک سے زیادہ بیوی کرنا کب جائز ہے؟

(سوال ۱۱) فقہ کی رو سے مرد کن حالات میں ایک سے زیادہ بیویاں کر سکتا ہے؟

(الجواب) شریعت سے مرد کو چار زوجہ رکھنے کی اجازت اور اباحت ہے لیکن ساتھ میں یہ حکم ہے کہ ان میں عدل و مساوات کرے اور اگر ایسا نہ کرے تو پھر ایک زوجہ پر ہی اکتفا کرے کما قال اللہ تعالیٰ **فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی و ثلث و رباع فان خفتم ان لا تعدلوا فواحدة الایة** (النساء ۱)

بیوہ سے نکاح وجہ ناراضی نہیں ہونا چاہئے

(سوال ۱۲) زید نے ایک بیوہ خاندانی مسماۃ ہندہ سے عقد کر لیا ہے، اہل خاندان اس پر ناراض ہیں اور انواع واقسام سے نقصان رسانی کے درپے جمعہ کے روز ایک واعظ صاحب نے دوران وعظ میں یہ بیان کیا کہ جس سنت کے اجراء سے فتنہ آوے اس پر عمل کرنا ناجائز ہے اور مثال میں ایک واقعہ رسول اللہ ﷺ کا بیان کیا کہ خانہ کعبہ کی دیوار خمیدہ تھی، حضور ﷺ نے فتنہ کے خوف سے اس کو سیدھا نہیں فرمایا اور یہ ارشاد فرما کر اس کو اسی حالت پر چھوڑ دیا کہ سیدھا کرنے میں فتنہ کا اندیشہ ہے لہٰذا اس کو اسی حالت پر چھوڑ تا ہوں نظر بر حالات معروضہ بالا زید متردد ہے کہ یہ روایت اس کے حال پر منطبق ہو کر عند اللہ اس کا مواخذہ دار تو نہیں ہوگا؟ اور اگر خدانخواستہ مواخذہ دار ہے تو اب کیا کرنا چاہئے کہ آخرت کے مواخذہ سے بری ہو؟

(الجواب) بیوہ سے نکاح کرنا شرعاً کسی طرح معیوب اور سبب طعن و ناراضی کا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ نکاح بیوہ کا آیات واحادیث و عمل مستمر آنحضرت ﷺ و صحابہؓ سے ثابت ہے طعن کرنے والا اس پر اور ناراض ہونے والا مخالف ہے حکم خدا تعالیٰ ورسول کریم ﷺ کا۔ جو لوگ اہل خاندان اس نکاح کی وجہ سے ناراض ہیں اور درپے ایذارسانی کے ہیں اگر یہ ناراضی اور ایذارسانی محض اس وجہ سے ہے کہ بیوہ کے نکاح کو وہ معیوب اور سبب عار کا جانتے ہیں تو سخت جہالت اور معصیت ہے ایسے لوگوں کو توبہ کرنی چاہئے ورنہ خوف کفر ہے اس

---

(۱) مشکوۃ باب الولی ص ۱۲.۲۷۱ دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں قال رسول اللہ ﷺ من ولد له ولد فلیحسن اسمه وادبه فاذا بلغ فلیزوجه فان بلغ ولم یزوجه فاصاب اثما فانما اثمه علی ابیه (ایضاً) ظفیر

واعظ کا بیان صحیح نہیں ہے اس نے جو مسئلہ بتلایا وہ بھی غلط ہے اور جو مثال میں واقعہ رسول مقبول ﷺ کا بیان کیا وہ بھی غلط ہے، وہ واقعہ اس طرح نہیں ہے جو اس نے بیان کیا بلکہ کتب حدیث مسلم شریف وابوداؤد و ترمذی شریف میں وہ واقعہ اس طرح وارد ہوا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے یہ نذر کی تھی کہ اگر مکہ معظمہ آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر فتح ہو گیا تو میں دو رکعت خانہ کعبہ کے اندر پڑھوں گی جب مکہ معظمہ فتح ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر حطیم کے اندر داخل کیا اور یہ فرمایا کہ حطیم میں دو رکعت ادا کر لو، کیونکہ حطیم بھی بیت اللہ میں سے ہے تمہاری قوم نے بہ سبب قلت خرچ بوقت تعمیر حطیم کو خانہ کعبہ سے خارج کر دیا اگر تمہاری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو توڑ کر از سر نو بنا ابراہیمی کے موافق بناتا اور حطیم کو خانہ کعبہ کے اندر داخل کرتا اور چوکھٹ خانہ کعبہ کو زمین سے ملا دیتا اور دو دروازے خانہ کعبہ کے کرتا ایک دروازہ شرقی اور ایک غربی، اور اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو ایسا ہی کروں گا۔[1] انتہی

معلوم ہوا کہ اس واعظ نے جو واقعہ بیان کیا وہ صحیح نہیں اور نہ اس میں فتنہ کے خوف سے کسی سنت کے ترک کرنے کا ذکر ہے بلکہ غرض آپ کی یہ تھی کہ قوم قریش چونکہ ابھی اسلام لائی ہے زمانہ کفر اور جاہلیت قریب ہے ایسا نہ ہو کہ ان کے ایمان اور اسلام میں کچھ خلل واقع ہو، ادھر فی الحال خانہ کعبہ کا متغیر کرنا امر ضروری نہیں اور پھر آپ نے یہ بھی ظاہر فرمادیا کہ سال آئندہ تک اگر زندہ رہا تو اس کام کو کروں گا مگر آپ کی وفات اس سے پہلے ہی ہو گئی، الغرض اس واقعہ کو مسئلہ نکاح بیوہ سے کچھ مناسبت نہیں ہے کسی امر دینی کو اس وجہ سے کہ لوگ ناراض ہوں گے چھوڑنا جائز نہیں ہے اور زید پر اس نکاح کی وجہ سے کچھ مواخذہ نہیں ہے بلکہ وہ ماجور ہے۔ فقط

آنحضرت ﷺ کے لئے کتنی ازواج درست تھیں

(سوال ۱/۱۳) آنحضرت ﷺ کے لئے بحکم خداوند تعالیٰ ازواج مطہرات بیک وقت کس قدر جائز تھیں؟ شاہ اسلام کتنی بیویاں کر سکتا ہے

(سوال ۲/۱٤) بادشاہ اسلام کو شرعاً منکوحہ بیویاں بیک وقت کس قدر جائز تھیں؟

(الجواب ۱) نو تک جائز تھیں جیسا کہ جلالین شریف میں ہے **لا یحل لك النساء من بعد التسع اللاتی اخترتك الخ**[2] اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے کذا فی الکمالین[3] ویسے آپ کی ازواج مطہرات گیارہ

---

(۱) عن الاسود بن یزید ان ابن الزبیر قال له حدثنی بما کانت تفضی الیك ام المؤمنین یعنی عائشۃؓ فقال حدثنی ان رسول اللہ ﷺ قال لها لو لا ان قومك حدیث عهد بالجاهلیة لهدمت الکعبة و جعلت لها بابین فلما ملك ابن الزبیر هدمها و جعل لها بابین (ترمذی باب ماجاء فی کسر الکعبة ص ۱۰۷ ج ۱) ظفیر

(۲) جلالین سورة الاحزاب ص ۳۵٦ . ۱۲ ظفیر

(۳) جلالین مع حاشیه ص ۳۵٦

تھیں یا اس سے زیادہ لیکن ایک وقت میں نو سے زیادہ اکٹھی نہیں ہوئیں۔ فقط
(۲) چار سے زیادہ بیک وقت درست نہیں۔[1] فقط

یکے بعد دیگرے جتنے نکاح چاہے کر سکتا ہے

(سوال ۱/۱۵) ایک شخص اپنی عمر میں کتنے نکاح کر سکتا ہے ؟

ایک وقت میں چار بیوی سے زیادہ جائز نہیں

(سوال ۱۶/۲) اور کتنی عورتیں رکھ سکتا ہے ؟
(الجواب) (۱) عمر بھر میں یکے بعد دیگرے جتنے چاہے نکاح کر سکتا ہے۔
(۲) لیکن ایک وقت میں چار زوجہ سے زیادہ نہیں رکھ سکتا۔[2] فقط

دوسری شادی پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر جائز ہے

(سوال ۱۷) میری شادی کو عرصہ ہوا مگر کوئی لڑکا بالا نہیں ہوا جس وجہ سے میں نے دوسری جگہ اپنی شادی کا بندوبست کیا ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ پہلی زوجہ سے اجازت لو تب نکاح ثانی جائز ہوگا اور پہلی زوجہ راضی نہیں انکار کرتی ہے تو دوسرا نکاح باوجود ناراضی اور انکار زوجہ اول کے درست ہے یا نہیں اور اجازت زوجہ کی ضرورت ہے یا نہیں ؟
(الجواب) یہ قول صحیح نہیں ہے کہ بدون اجازت پہلی زوجہ کے دوسرا نکاح صحیح نہیں ہوگا بلکہ سائل کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے پہلی زوجہ کے انکار کی وجہ سے اور راضی نہ ہونے سے دوسرا نکاح ناجائز نہیں ہے[3]
البتہ دوسرے نکاح کے بعد یہ ضرور ہے کہ ہر دو زوجہ کے حقوق پورے پورے ادا کرے اور برابری اور عدل کرے۔[4] فقط

---

(۱) فانکحوا ما طاب لکم (ای تزوجوا ما بمعنی من) من النساء مثنی و ثلث و ربع و لا تزید واعلی ذالک (سورة النساء جلالین ص ۶۹) ظفیر
(۲) قال الله تعالی فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی و ثلث و ربع (سورة النساء ۱) و صح نکاح اربع من الحرائر والا ماء فقط للحر لا اکثر وله التسری بما شاء من الاماء (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۴۰۰ ج ۲ ط.س ج۳ص ۴۸) ظفیر
(۳) وصح نکاح اربع من الحرائر والا ماء فقط للحر لا اکثر (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المحرمات ص ۴۰۰ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۴۸) ظفیر
(۴) یجب و ظهار الایة انه فرض ان یعدل ای ان لا یجور فیه ای فی القسم بالتسوية فی البيتوتة وفی الملبوس والماکول والصحبة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب القسم ص ۵۴۶ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۲۰۱) ظفیر

پہلا باب

نکاح کے ارکان، اس کے صحیح ہونے کی شرطیں اور اس کے انعقاد کی صورتیں

نکاح میں کتنے فرض ہیں اور کتنے واجب اور عاقدین کے کیا اختیارات ہیں

(سوال ۱۸) نکاح میں کتنے امور فرض اور واجب ہیں؟ (۲) عاقدین کو یہ اختیار ہے کہ نہیں کہ وہ جس سے چاہیں نکاح پڑھوالیں یا شریعت کسی خاص شخص کو حکم دیتی ہے؟ (۳) کیا قاضی اور ملا بلا رضا مندی اور بلا طلب عاقدین کے نکاح پڑھانے اور سرکار میں جبرا نالش کر کے اجرت نکاح حاصل کرنے کے مستحق ہیں؟

(۴) اور جب کہ وہ نکاح ہی نہ پڑھائیں تو اجرت نکاح خوانی کے مستحق ہو سکتے ہیں اور جبراً بذریعہ عدالت وصول کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(۵) جو فطری حقوق شارع علیہ السلام نے مسلمانوں کو مرحمت فرمائے ہیں ان میں کوئی شخص مداخلت کر سکتا ہے یا نہیں؟

(۶) اگر کوئی شخص مسلمانوں کو ان کے فطری حقوق عطا کردہ شارع علیہ السلام سے بطمع نفسانی رسم جہلاء کے پیش کر کے سرکار میں نالش کر کے جبراً محروم کرنے والا کیسا ہے اور اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(الجواب) نکاح نام ایجاب و قبول کا ہے اور یہ دونوں رکن نکاح ہیں اور سننا ہر ایک کا عاقدین میں سے دوسرے کے لفظ کو اور سننا گواہوں کا ایجاب و قبول کو یہ شرائط میں سے ہیں، اور سنن و مستحبات میں سے اعلان نکاح وغیرہ ہے جس کو درمختار میں اس عبارت میں بیان کیا ہے ویندب اعلانه و تقدیم خطبة و کونه فی مسجد یوم جمعة بعاقد رشید و شهود عدول الخ [1] وفیه ایضاً و ینعقد بایجاب و قبول [2] الخ وشرط سماع کل من العاقدین لفظ الاخرالخ و شرط حضور شاهدین [3] الخ ملخصا و التفصیل یطلب من کتب الفقه

(۲) شرعاً عاقدین کو یہ حق حاصل ہے کہ خواہ وہ خود بلاواسطہ ایجاب و قبول کر لیں یا کسی دوسرے شخص سے

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۰ ج ۲ ط.س. ج۳ص۸. ۱۲ ظفیر

(۲) ایضاً ص ۳۶۱ ج ۲ ط.س. ج۳ص۹. ۱۲ ظفیر

(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲ ط.س. ج۳ص۲۱ - ۱۲ ظفیر

ایجاب و قبول نیابۃً و توکیلاً کرائیں اور اگر انتظاماً حکام کی طرف سے اس کام پر کوئی قاضی وغیرہ مقرر ہو تاکہ ناجائز طور سے نکاح نہ ہوا کرے تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے کہ اس سے نکاح پڑھوائیں۔

(۳) شرعاً ان کو از خود یہ حق نہیں ہے لیکن اگر حکام کی طرف سے وہ اس کام پر مقرر ہیں اور انتظام اس کو مقتضی ہے کہ جو اشخاص اس کام کے لئے منجانب حکام مقرر ہیں انہیں سے نکاح پڑھوایا جائے اور درج رجسٹر کرلیا جائے تاکہ بعد میں جھوٹے دعاوی اور غلط انجہ کا نزاع پیش نہ آوے تو شریعت اس کو منع نہیں فرماتی بلکہ یہ بھی شرعی حکم ہے کیونکہ انتظام معاملات اور دفع خصومات و رفع نزاع بھی ضروری ہے جیسا کہ بیع و شراء کے لئے اس قسم کے انتظامات کردیے گئے ہیں کہ ان کی پابندی حکام کے امر سے کی جاتی ہو (۴) اس صورت میں وہ مستحق اجرت کا نہیں ہے باقی تحریر وغیرہ کی اجرت جو اس کے لئے حکام کی طرف سے مقرر ہو اس کی بابت موافق قواعد مقررہ عمل کیا جاوے گا۔

(۵) دراصل تمام معاملات شرعیہ میں کسی تحریر اور دستاویز اور رجسٹر وغیرہ کی ضرورت نہیں، جملہ عقود بیع و شراء نکاح وغیرہ زبانی طے ہو سکتے ہیں، لیکن حکام اگر کوئی انتظام اور قواعد اس کے لئے مصلحت سمجھیں تو وہ بھی خلاف شریعت نہیں ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں ارشاد ہے **یا ایھا الذین امنوا اذا تداینتم بدین الیٰ اجل مسمی فاکتبوہ الخ**[1] پس یہ لکھنا اگرچہ ضروری نہیں تھا لیکن مصالح کی وجہ سے مفید ہے اس لئے ان امور کی بھی شریعت میں اجازت ہے۔

(۶) ایسا شخص گناہ گار ہوگا۔ فقط

ایجاب و قبول ضروری ہے، شش کلمہ وغیرہ ضروری نہیں

(سوال ۱۹) عند النکاح اگر ہر دو صفت ایمان و شش کلمہ نہ پڑھا جائیں اور محض ایجاب و قبول ہی فرض سمجھ کر چھوڑ دیئے جائیں تو کیا حکم ہوگا؟

(الجواب) نکاح میں ایجاب و قبول ضروری ہے، بدون ایجاب و قبول کے نکاح منعقد نہیں ہوگا[2] اور صفت ایمان اور کلموں کا پڑھنا اس وقت انعقاد نکاح کے لئے شرط نہیں ہے، بدون پڑھائے بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور سنت طریقہ نکاح کا یہ ہے کہ اول خطبہ مسنونہ پڑھا جاوے اور پھر ایجاب و قبول مجلس نکاح میں کرلیا جاوے اور کم از کم دو گواہ سننے والے ایجاب و قبول کے موجود ہوں۔[3] فقط

---

(۱) سورۃ البقرۃ رکوع ۳۹

(۲) و ینعقد ای النکاح ای یثبت و یحصل انعقادہ بالا یجاب والقبول (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ ط.س. ج۳ ص۹) ظفیر

(۳) و یستحب ان یکون النکاح ظاھرا و یکون قبلہ خطبۃ وان یکون عقدہ فی یوم الجمعۃ وان یتولی عقدہ ولی رشید وان یکون بشھود عدول (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۸۷ ج ۳. ص ۸۱ قبیل قولہ وینعقد بایجاب) ظفیر

اللہ رسول کی گواہی کافی نہیں، دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے نکاح ہو جاتا ہے

(سوال ۲۰) ایک عورت اور ایک مرد نے اول تنہائی میں ایجاب و قبول کر لیا اس جگہ اور کوئی موجود نہیں تھا خدا ورسول کو دونوں نے درمیان میں دیا تھا پھر کچھ عرصہ کے بعد ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے پھر دونوں نے ایجاب و قبول کیا تو نکاح درست ہو لیا نہیں؟

(الجواب) تنہائی میں صرف مرد اور عورت کے ایجاب و قبول کرنے سے نکاح نہیں ہوتا[1] اور اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی گواہی پر نکاح کرنے کو بعض فقہاء نے کفر لکھا ہے بہر حال یہ سخت گناہ ہے[2] اور نکاح صحیح نہیں ہوتا البتہ اگر پھر دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کے سامنے پھر ایجاب و قبول کیا جاوے تو نکاح صحیح ہو جاوے گا

باہم خود دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول سے نکاح ہو جاتا ہے

(سوال ۲۱) ایک شخص روبرو دو گواہوں کے اپنا نکاح خود ہی ایک عورت بیوہ سے باندھتا ہے اور باہم ایجاب و قبول ہوتا ہے کیا یہ نکاح جائز ہے؟

(الجواب) یہ نکاح صحیح ہے اور شریعت میں اعلان نکاح دو گواہوں کے ساتھ مسلم رکھا ہے گویا ضروری اعلان حاصل ہو گیا۔[3] فقط

عورت نے کہا خود کو تمہارے نکاح میں دیتی ہوں، مرد نے کہا قبول کیا، تو نکاح ہو گیا

(سوال ۲۲) زید اور ہندہ نے اپنا نکاح دو گواہوں کے سامنے اس طرح پر کر لیا کہ ہندہ نے زید سے کہا کہ میں خود کو تمہارے نکاح میں دیتی ہوں زید نے کہا میں نے قبول کیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر دو گواہوں کے سامنے زید و ہندہ نے بطریق مذکور ایجاب و قبول کیا تو نکاح منعقد ہو گیا۔ ہکذا فی الدر المختار[4] فقط

---

(۱) لو تزوج بغیر شهود ثم اخبر الشهود علی وجه الخبر لا یجوز الا ان یحدد عقداً بحضرتهم (ایضاً ص ۹٤ ج ۳ ط.س. ج۳ص۸۸ تحت قوله عند حرین الخ) ظفیر

(۲) وفی الخانیة والخلاصة لو تزوج بشهادة الله و رسوله لا ینعقد و یکفر لا عتقاده ان النبی یعلم الغیب (ایضاً ص ۹٤ ج ۳ ط.س. ج۳ص۸۸)

(۳) ویشترط الاعلان مع الشهود لما فی التبیین ان النکاح بحضور الشاهدین یخرج عن ان یکون سرا و یحصل بحضورهما الاعلان (ایضاً) ط.س. ج۳ص۸۸

(٤) و ینعقد ای النکاح بایجاب من احدهما و قبول من الاخر الخ کزوجت نفسی الخ منك و یقول الاخر تزوجت (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳٦۱ ج ۲ ط.س. ج۳ص۹) ظفیر

بلا ایجاب و قبول نکاح نہیں ہوتا

(سوال ۲۳) زید اپنے نابالغ لڑکے کی برات بکر کی دختر نابالغہ سے لے گیا جب ملا صاحب واسطے نکاح کے بیٹھے شاہد ان کے لئے جو کلمات برائے شناخت گواہان کہلوائے جاتے ہیں اس نے نہ کہا اور نہ قبولیت کے الفاظ اپنی زبان سے کہہ سکا نہ زید نے قبول کیا اب زوجین بالغ ہو گئے ہیں اور بکر کہتا ہے کہ اس وقت نکاح منعقد نہیں ہوا تھا لہٰذا ہم رخصت نہیں کر سکتے بلکہ دوسری جگہ شادی کا سامان کر رہا ہے آیا نکاح منعقد ہوا یا نہیں اور دوسری جگہ نکاح درست ہے یا نہیں ؟

(الجواب) بدون ایجاب و قبول کے نکاح منعقد نہیں ہوتا پس صورت مذکور میں نکاح منعقد نہیں ہوا۔ درمختار میں ہے و ینعقد ملتبساً بایجاب من احدهما و قبول من الاخر وضعا للمضی الخ و فیه ایضاً و شرط حضور شاهدین حرین مکلفین سامعین قولهما معاً علی الاصح الخ ملخصا [1] فقط

مذکورہ صورت میں نکاح درست نہیں

(سوال ۲۴) الٰہی بخش نے مسماۃ چندو کو منی آرڈر بھیجا اور اس میں لکھا کہ چندو اگر تم نے منی آرڈر لیا تو تم میرے نکاح میں آجاؤ گی اور گواہ نکاح کے وہ لوگ ہوں گے جن کے سامنے منی آرڈر وصول کرو گی اس طرح نکاح منعقد ہو گا یا نہیں ؟

(الجواب) اس طرح نکاح منعقد نہیں ہوتا۔[2] فقط

دو شرعی گواہوں کے سامنے بلا مہر ایجاب و قبول سے نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں

(سوال ۲۵) زید و ہندہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں اور اسی مکان میں خالدہ و صالحہ و حمیدہ بھی موجود ہیں زید نے ہندہ سے تین مرتبہ بلا تذکرہ مہر کہا کہ تمہارے ساتھ نکاح کرتے ہیں تم کو منظور ہے ہندہ نے تینوں مرتبہ یہ کہا کہ مجھے منظور ہے، تو اس صورت میں نکاح منعقد ہوا یا نہ اور خطبہ نکاح میں ضروری ہے یا نہ ؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح صحیح و لازم ہو گیا کیونکہ صحت نکاح کی شرط شاہدین اور اس کا رکن ایجاب و قبول ہے اور یہ دونوں اس صورت میں موجود ہے خطبہ مسنون ہے، نکاح کی صحت اس پر موقوف نہیں[3] فقط کتبہ عتیق الرحمٰن عثمانی قال فی الدر المختار لو قال بالمضارع ذی الهمزة اتزوجك فقالت زوجت نفسی انعقد[4] فقط عزیز الرحمٰن مفتی دار العلوم دیوبند

---

(۱) دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ و ص ۳۷۳ ج ۲ ط.س. ج۳ص۹، ۱۲. ظفیر

(۲) بنیادی بات یہ ہے کہ نہ ایجاب و قبول پایا گیا اور نہ شرعی گواہ جو ارکان و شرائط ہیں و ینعقد بایجاب من احدهما و قبول من الاخر الخ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ ط.س. ج۳ص۹) ظفیر

(۳) و یندب اعلانه و تقدیم خطبة (الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج۲ ط.س. ج۳ص۸) ظفیر

(٤) رد المحتار کتاب النکاح تحت قول الماتن اذا لم ینو الاستقبال ص ۳۶۳ ج ۲ ط.س. ج۳ص۱۱. ۱۲ ظفیر

دو شرعی گواہ کہیں کہ ہمارے سامنے ایجاب وقبول ہوا ہے تو نکاح ہو جائے گا

(سوال ۲۶) زید مدعی ہے کہ ہندہ نے میری عدم حاضری میں اپنے نفس کو مجھ کو دے دیا تھا اور میں نے بھی اس کی عدم حاضری میں قبول کر لیا تھا اور عمرو خالد و پدر ہندہ شاہد ہیں تو اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں اگر ہندہ و زید دونوں کے ایجاب وقبول پر شرعی شہادت موجود ہے تو یہ نکاح صحیح ہو گیا صحت نکاح کا اصلی مدار شاہدین پر ہے پس اگر عمرو خالد اس امر کے شاہد ہیں کہ ہم دونوں کے سامنے زید و ہندہ نے ایجاب وقبول کر لیا ہے تو نکاح منعقد ہو گیا۔ ھکذا فی کتب الفقه[1]۔ فقط

عورت نے مرد سے کہا کہ نکاح کر لینا اس نے دو گواہوں کے سامنے کہا کہ میں نے فلاں سے نکاح کر لیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱/۲۷) ایک شخص نے ایک عورت سے اس کی رضا سے نکاح کیا اور عورت و مرد میں باہم یہ گفتگو ہوئی کہ عورت نے مرد سے کہا کہ میرا نکاح اپنے ساتھ کر لینا' مرد نے جا کر دو مردوں کے سامنے یہ کہا کہ میں نے فلاں عورت کا نکاح اپنے نفس سے کر لیا اور قبول کر لیا اور گواہوں کے سامنے صرف عورت کا نام لیا اور قوم و باپ کا نام نہیں لیا اور گواہ اس عورت کو جانتے بھی نہیں ہیں تو یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں؟

ذیل کی صورت میں نکاح ہوا یا نہیں

(سوال ۲/۲۸) ایک نکاح خواں نے ایک نکاح اس صورت سے پڑھا کہ اول باکرہ عورت سے اجازت لی وہ خاموش رہی پھر ولی سے اجازت لی اس نے اجازت دیدی' پھر مرد سے کہا کہ فلاں بنت فلاں سے تمہارا نکاح بعوض مہر معین کیا تم نے قبول کیا اس نے کہا میں نے قبول کیا یہ صورت نکاح موافق شرعی ہے؟

(الجواب) (۱) اگر عورت کا نام مع نام باپ کے لیا گیا تو نکاح صحیح ہو گیا (صورت مسئولہ میں نکاح نہیں ہوا اس لئے کہ گواہ اسے نہیں جانتے ہیں اور نہ باپ کا ہی نام لیا گیا ہے کہ وہ متعین ہو سکے[2]) ظفیر

(۲) اس صورت میں نکاح ہو گیا۔[3] فقط

---

(۱) و شرط حضور شاهدين (درمختار) ای یشهد ان علی العقد (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ط.س. ج۳ص ۲۱) ظفیر

(۲) ولا المنکوحة مجهولة (درمختار) ظاهره انها لو جرت المقدمات علی معینة تمیزت عند الشهود ایضاً یصح العقد لان المقصود نفی الجهالة وذالك بتعینها عند العاقدین والشهودالخ و یؤیده ما سیاتی من انها لو کانت غائبة و زوجها وکیلها فان عرفها الشهود و علموا انه اراد ها کفی ذکر اسمها والا لا بدمن ذکر الاب والجد ایضاً (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳٦۷ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۱۵)

(۳) وینعقد بایجاب و قبول الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳٦۱ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۹) ظفیر

تن بخشی کے لفظ کے ساتھ دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول سے نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں

(سوال ۲۹) اگر کوئی عورت بیوہ دو مرد گواہوں کے روبرو کسی شخص کو بارادہ نکاح اپنا تن بخش دے اور مرد اسی مجلس میں قبول کر لے تو نکاح منعقد ہو جاوے گا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں شرعاً نکاح منعقد ہو گیا درمختار میں ہے وانما یصح بلفظ تزویج و نکاح وھو کل لفظ وضع لتملیك عین كاملة فی الحال الخ کھبة و تملیك و صدقة و عطیة الخ بشرط نية او قرینة و فهم الشهود المقصود الخ انتہی[1] ملخصاً فقط

بلا ایجاب و قبول نکاح درست نہیں

(سوال ۳۰) اگر عورت بالغ ہو اور بوقت نکاح ایجاب و قبول نہ ہو تو نکاح جائز ہو گا یا نہ؟

(الجواب) بدون ایجاب و قبول کے نکاح نہ ہو گا۔[2] فقط

عورت و مرد باہمی رضامندی سے دو گواہوں کے سامنے نکاح کر لیں تو یہ درست ہے

(سوال ۳۱) زید و ہندہ نے برضائے باہمی دو گواہ عابد و زاہد کے روبرو عقد کر لیا اس عقد کا علم صرف زاہد و عابد کو ہے' آیا ان پر اس کا اظہار ضروری ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح اس صورت میں شرعاً صحیح اور منعقد ہو جاتا ہے کیونکہ جو اعلان شرط انعقاد نکاح ہے وہ اس صورت میں حاصل ہو گیا[3] البتہ مستحب اور سنت یہ ہے کہ عام اعلان نکاح کا ہو کما ورد اعلنوا ھذا النکاح واضربوا علیه بالدف[4] فقط

عورت کا کہنا کہ میں تیری منکوحہ ہوں صرف اس سے نکاح نہیں ہوتا

(سوال ۳۲) ہندہ نے عمر سے کہا کہ میں تیری منکوحہ ہوں اور عمر ان الفاظ کے بعد ساکت رہا تو نکاح منعقد ہوا یا نہیں؟

(الجواب) ان الفاظ سے نکاح منعقد نہیں ہوا' کیونکہ اس صورت میں ایجاب پایا گیا اور قبول نہیں پایا گیا اور

---

(۱) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۸ ج ۲ ط.س. ج۳ص۱۶ - ۱۲ ظفیر

(۲) ینعقد ملتبسا بایجاب من احد ھما و قبول من الآخر (درمختار) ینعقد ای النکاح ای یثبت و یحصل انعقاده بالایجاب والقبول (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ ط.س. ج۳ص۹) ظفیر

(۳) النکاح ینعقد بالایجاب والقبول بلفظین الخ و لا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاھدین حرین عاقلین بالغین الخ (ھدایه کتاب النکاح ص ۲۸۵ ج ۲) ظفیر

(٤) و یندب اعلانه و تقدیم خطبة و کونه فی مسجد یوم جمعة (درمختار) قوله و یندب اعلانه لحدیث الترمذی اعلنوا ھذا النکاح واجعلوه فی المساجد واضربوا علیه بالدفوف فتح (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲ ط.س. ج۳ص۸) ظفیر

گواہوں کا وجود بھی بوقت عقد نہیں ہے جو کہ شرط نکاح کی ہے۔[1] فقط

گونگے کا نکاح کیسے ہوگا

(سوال ۳۳) ایک لڑکا بہرا اور گونگا ہے اور بالغ ہے اس کا نکاح کس طرح ہو سکتا ہے؟

(الجواب) جو لڑکا بہرہ گونگا اور بالغ ہو تو خود اس کا قبول کرنا جواز نکاح کے لئے شرط ہے لیکن چونکہ وہ بول نہیں سکتا تو اشارے سے قبول کرایا جاوے اور فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہے تو لکھ کر اس کے سامنے کر دیا جائے اس پر وہ لکھ دے کہ مجھ کو قبول ہے اور اگر لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو تو صرف اشارہ سے قبول کرنا کافی ہے ففی کافی الحاکم الشہید ما نصہ فان کان الاخرس لا یکتب و کان لہ اشارہ تعرف فی طلاقہ و نکاحہ و شرائہ و بیعہ فہو جائز[2] الخ (فقد رتب جواز الاشارۃ علی عجزہ عن الکتابۃ فیفید انہ ان کان یحسن الکتابۃ لا تجوز اشارتہ رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۴ ج ۲ ظفیر) فقط

عورت نے وکیل بنایا اور اس نے ایجاب و قبول کرایا کیا حکم ہے؟

(سوال ۳۴) عمر کو ہندہ عاقلہ بالغہ نے اپنے نکاح کا وکیل روبرو دو گواہوں کے بنایا تھا چنانچہ عمر نے زید سے کہا کہ تم ہندہ کا نکاح خالد سے پڑھا دو معاً زید نے خطبہ مسنونہ پڑھ کر خالد سے ایجاب و قبول کرا دیا بعدہ دعاء تبریک کی گئی اور چھوارے بھی تقسیم ہوئے اس صورت میں نکاح شرعاً صحیح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں موافق صورت بالا کے نکاح صحیح ہو گیا ہندہ عاقلہ بالغہ کے وکیل نے جبکہ اجازت نکاح خوانی کی زید کو دیدی اور زید نے بعد تحقیق حال و بیان شہود روبرو شاہدین کے ایجاب و قبول کیا تو وہ نکاح حسب قواعد شرعیہ و تصریح کتب فقہ صحیح ہو گیا کچھ خامی اور خلل نہیں رہا نیم ملاؤں کا اعتراض غلط ہے۔[3] فقط

---

(۱) و ینعقد الخ با یجاب من احدھما و قبول من الاخر وضعا للمضی الخ .و حضور شاھدین حرین او حرو حرتین مکلفین سامعین قولھما معاً (الدرالمحتار علی ھامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ .ط.س. ج۳ص۹-۲۱) ظفیر

(۲) دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۴ ج ۲ .ط.س. ج۳ص۲۱-۱۲ ظفیر

(۳) و ینعقد ملتبسا با یجاب من احدھما و قبول من الاخر وضع للمضی کزوجت نفسی او بنتی او موکلتی منک و یقول الاخر تزوجت الخ و شرط سماع کل من العاقدین لفظ الاخر لیتحقق رضا ھما و شرط حضور شاھدین حرین او حرو حرتین مکلفین سامعین قولھما معا الخ (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ و ص ۳۷۳ ج ۲ .ط.س. ج۳ص۹) ظفیر

لڑکی دیا لیا' کہنے سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں

(سوال ۳۵) دو شخصوں نے غلام محمد سے کہا کہ تم اپنی لڑکی رحم علی کے لڑکے کو دیدو غلام محمد نے کہا میں نے دیدی' مذکوران نے رحم علی کو کہا کہ غلام محمد نے لڑکی دیدی ہے' وہ خوش ہو کر منظور کرتا ہے' تو کیا یہ نکاح یا ناطہ صحیح ہوا

(الجواب) اگر روبرو شاہدین کے مجلس نکاح میں یہ ایجاب و قبول ہوا ہے تو اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا ہے۔ در مختار میں ہے و هل اعطيتنيها ان المجلس للنكاح وان للوعد فوعد.[1] الخ فقط

انشاء اللہ کے ساتھ انعقاد کا حکم

(سوال ۳۶) شخصے بہ محفل عقد گفت کہ دختر صغیرہ فلاں را انشاء اللہ تعالیٰ "اعنی بزبان بنگالہ معنی اش اللہ ویلی می گویند" نکاح فلاں دادم' پس بموجب شرع از اتصال جملہ انشاء اللہ نکاح منعقد خواہد شد یا نہ ؟

(الجواب) در ایجاب و قبول انشاء اللہ گفتن مفید جواز و صحت نکاح نخواہد شد کہ بانشاء اللہ تحقق عقد حاصل نیست و قد قال فی الدرالمختار هو عقد يفيد ملك المتعة الخ و فی الشامی العقد بمجموع ايجاب احد المتكلمين مع قبول الاخر او كلام الواحد القائم مقامهم الخ شامی ص ۳۵۵ و ينعقد بايجاب و قبول وضعا للمضی لان الماضی ادل علی التحقيق (درمختار) و قوله علی التحقيق ای تحقيق و قوع الحدث الخ شامی ص ۳۶۱ ج ۲ و ظاهر ان لا تحقيق مع الاستثناء [2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

جب تک ایجاب و قبول باضابطہ نہیں ہوتا' نکاح منعقد نہیں ہوتا

(سوال ۳۷) بمقام ہاپڑ ایک نکاح خوانی کا جلسہ منعقد ہوا جیسا کہ یہاں کا دستور ہے کہ پہلے سے دفتر میں نام منکوحہ و کیل یا ولی اور شاہدین کے نام درج کر لیتے ہیں اور بعد ایجاب و قبول کی ہر فریق اپنے اپنے دستخط ثبت کر دیتا ہے' لہذا چونکہ دو قاضی موجود تھے' پہلے نے دفتر میں نام وغیرہ لکھنا چاہا تو وکیل نے جو کہ ہندہ کا چچا تھا' کہا کہ اس قاضی کے لکھنے پر مجھے اعتراض ہے البتہ یہ دوسرا قاضی نکاح پڑھائے تو میں اجازت دوں گا ورنہ نہیں اس پر ہندہ کے والد نے کہا کہ لکھنے دو' نکاح دوسرا ہی پڑھائے گا' قاضی اول نے دفتر میں لکھنے کے بعد سوال کیا کہ آیا نکاح پڑھانے کی اجازت ہے' اس پر وکیل نے کہا تمہیں ہر گز اجازت نہیں پھر اہل مجلس میں کچھ گفت و شنید کے بعد نوشہ (زید) کے ماموں نے سہرا توڑ ڈالا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھا دیا زید بھی کھڑا ہو گیا اور زید کے بھائی نے چھوہارے وغیرہ کے طشت کو لات ماردی اور اٹھ کھڑے ہوئے' پھر معاملہ ختم

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار' کتاب النکاح ص ۳۶۳ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۱۲. ۱۲ ظفیر

(۲) سوال کا ماحصل یہ ہے کہ ایجاب میں کہا گیا انشاء اللہ میں نے نکاح میں دیا جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ انشاء اللہ کے ساتھ ایجاب و قبول سے جو نکاح کیا جائے درست نہیں ہوگا اس لئے انشاء اللہ کے لفظ کے ساتھ عقد کا تحقق حاصل نہیں ہوتا ہے۔ ۱۲ ظفیر

ہو گیا' اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں ظاہر ہے کہ ایجاب و قبول نہیں ہوا لہذا یہ نکاح صحیح نہیں ہوا کمافی الدر المختار و ینعقد با یجاب و قبول الخ و شرط حضور شاهدین الخ سامعین قولهما معاً الخ [1] فقط

ایجاب و قبول میں مہر کا ذکر نہ آئے تو نکاح ہو گا یا نہیں

(سوال ۳۸) نکاح کے وقت اگر مہر کا ذکر نہیں آیا تو نکاح ہو گیا یا نہیں ؟

(الجواب) نکاح ہو گیا اور مہر مثل لازم ہو گیا۔ [2] فقط

گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول سے نکاح ہو گیا اور وہ عورت اس کے لڑکے کے لئے حرام ہو گئی

(سوال ۳۹) ایک شخص نے ایک عورت سے مجمع میں اپنا نکاح برضاء عورت بالغہ کرایا گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول ہوا بعد النکاح وہ شخص یوں کہتا ہے کہ یہ ایجاب و قبول میں نے اپنا نہیں کیا بلکہ میرا لڑکا جو نابالغ ہے اس کے لئے ایجاب و قبول کیا ہے' اور عورت بھی راضی نہیں ہے تو کیا یہ نکاح اس کے لڑکے سے ہو سکتا ہے یا نہیں اور اس آدمی سے بھی نکاح باقی رہ سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں جب کہ شخص مذکور نے گواہوں کے سامنے عورت کو قبول کر لیا اور شرعی طور پر ایجاب و قبول ہو گیا تو اب یہ نکاح خود اس کا صحیح ہو گیا [3] یہ اس کا شوہر اور وہ اس کی بیوی ہو گئی اب صحت نکاح کے بعد اس شخص کا یہ کہنا کہ میں نے خود اپنا نکاح نہیں کیا بلکہ لڑکے کا کیا ہے معتبر نہیں۔ یہ عورت لڑکے کے لئے ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی اب اس سے نکاح کی کوئی صورت نہیں قال فی الدر المختار و زوجة اصله الخ دخل بها اولا الخ [4] فقط

نابالغ کا نکاح جب ہوا تو قبول ولی نے کیا یہ درست ہے یا نہیں

(سوال ۴۰) زید کا نکاح اس کے ولی نے بعمر دس سال کر دیا' مگر قبول زید ہی نے کیا' نکاح درست ہے یا نہیں ؟

---

(۱) دیکھئے الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ .ط.س. ج۳ص۹– ۱۲ ظفیر

(۲) یصح النکاح وان لم یسم فیه مهرا الخ وان تزوجها ولم یسم لها مهرا فلها مهر مثلها (الجوهر النیرة کتاب النکاح ص ۶۹ ج ۲ و ص ۷۰ ج ۲) ظفیر

(۳) و ینعقد بایجاب من احدهما و قبول من الاخر الخ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ .ط.س. ج۳ص۹) ظفیر

(٤) الدالمختار علی هامش رد المحتار باب المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲ .ط.س. ج۳ص۳۱– ۱۲ ظفیر

(الجواب) اس صورت میں زید کا نکاح ہو گیا۔[1] فقط

طریق مذکور سے نکاح ہو گیا

(سوال ۴۱) ایک خطیب نکاح نے اس طرح ایجاب وقبول کرا لیا کہ بعد خطبہ نکاح کے اول وکیل منکوحہ کی جانب مخاطب ہو کر اسکا داہنا ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ سے ملا کر کہا کہ آپ نے اپنی وکالت اور فلاں فلاں دو صاحبوں کی شہادت سے بحضور مجلس مسماۃ فلاں عاقلہ بالغہ کو بعوض ایکسو ساڑھے ستائیس روپے کے مسمی فلاں بن فلاں کے نکاح میں دیا ازن کر کے دیا حق حلال کر کے دیا تینوں مرتبہ وکیل منکوحہ نے کہا کہ دیا اس طرح ناکح سے قبول کرا لیا اور ناکح نے کہا کہ قبول کیا آیا اس طرح ایجاب وقبول سے نکاح منعقد ہوا یا نہیں ایک شخص کہتا ہے کہ ایجاب کے اندر لفظ دیا اور قبول کے اندر لفظ کیا کہنے سے نکاح نہیں ہو لبلحہ لفظ دی اور کی کہنے سے نکاح صحیح ہوتا ہے۔ یہ صحیح ہے یا نہیں

(الجواب) ایجاب وقبول بطریق مذکور سے نکاح صحیح ہو گیا کذافی عامۃ کتب الفقہ من ان النکاح ینعقد با یجاب و قبول بشرط حضور الشاھدین[2] اور لفظ دیا اور دی اور کیا اور کی میں باعتبار معنی کے کچھ فرق نہیں ہے، یہ محاورات کا فرق ہے اس سے مسئلہ میں کچھ فرق نہیں آتا اور معنی ایجاب وقبول کے حاصل ہو گئے لفظ قبلت کا ترجمہ اگر یہ کیا جاوے کہ میں نے قبول کیا یا میں نے قبول کی ہر دو صحیح ہیں۔ فقط

اس ایجاب وقبول سے نکاح ہو گیا

(سوال ۴۲) دختر کے والد نے نکاح خواں سے کہا ہماری لڑکی کا نکاح کردو نکاح خواں نے اس طرح کردیا تم نے اے عمر زید کی لڑکی بعوض سو روپے مہر کے قبول کی اس نے کہا ہاں میں نے قبول کی اس سے نکاح ہو گیا یا نہیں اور نکاح خواں باپ کا وکیل ہے یا عورت کا؟

(الجواب) اس صورت میں ایجاب وقبول مذکور کے ساتھ جب کہ دوروبرو شاہدین کے ہوا نکاح صحیح ہو گیا نکاح خواں عورت کے باپ کا وکیل ہے۔[3] فقط

---

(۱) والولایۃ تنفیذ القول علی الغیر الخ وھو شرط صحۃ نکاح صغیر الخ (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب الولی ص ۴۰۶ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۵۵) ظفیر

(۲) النکاح ینعقد بالا یجاب والقبول بلفظین یعبر ھما عن الماضی الخ ولا ینعقد نکاح المسلمین الابحضور شاھدین حرین عاقلین بالغین رجلین اورجل وامراتین (ھدایہ کتاب النکاح ص ۲۸۵ ج ۲ و ص ۲۸۶ ج ۲) ظفیر

(۳) امر الاب رجلا ان یزوج صغیرتہ فزوجھا عند رجل وامراتین والحال ان الاب حاضر صح (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۷ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۲۴) ظفیر

گواہوں کے سامنے ایجاب کے بعد قبول بھی پایا گیا تو نکاح ہو گیا

(سوال ۴۳) زید نے اپنے حالت مرض میں جب کہ اس کے ہوش و حواس صحیح تھے روبرو ہم شیخ تصدق حسین و محمد حسین و صفی اللہ کے یوں کہا کہ ہم اپنی لڑکی کلثوم نابالغہ کو بعوض دین مہر مبلغ مااللعہ ۱۳۴ے کے نکاح میں نور محمد جو پسر نابالغ شیخ پھیدو کا ہے دے دیا اور شیرینی وغیرہ تقسیم کرنے کو منگائی لیکن قبل تقسیم شیرینی زید قضاء کر گیا بعد انقضائے ایام چھ ماہ کے زید موصوف کی ہمشیرہ حقیقی نے جو کلثوم کی پھوپھی ہے ولی نکاح ہو کر دوسرا نکاح کلثوم کا زین الدین نابالغ پسر سراج الحق مرحوم سے کرا دیا ہے اس صورت میں کونسا نکاح صحیح ہے؟

(الجواب) یہ جو زید کی طرف سے الفاظ مذکور ہیں کہ ہم نے اپنی دختر کلثوم نابالغہ کو الخ یہ ایجاب ہے اگر اس کے بعد نور محمد کی طرف سے اس کے باپ شیخ پھیدو نے یہ لفظ کہہ لیا ہے کہ میں نے اپنے پسر نور محمد کے لئے قبول کر لیا تو نکاح منعقد ہو گیا ہے۔[1] دوسرا نکاح اس لڑکی کا صحیح نہ ہوگا۔ کذافی الدر المختار وغیرہ من کتب الفقہ[2] فقط (لیکن اگر قبول نہیں پایا گیا ہے تو درست نہیں ہے)

واللہ اعلم ۱۲ ظفیر

عورت مکان میں تنہا تھی اس نے گواہ کے سامنے ایجاب کیا، مرد نے قبول کیا، کیا حکم ہے

(سوال ۴۴) ایک مرد اور عورت میں جائز نکاح کی رغبت تھی مگر عورت بضرورت و مصلحت خانگی نکاح میں توقف کرتی تھی پس مرد نے دو گواہ باہر دروازے کی طرف کھڑے کر کے عورت سے ایجاب چاہا جب اس نے ایجاب کیا مرد نے قبول کیا اس صورت میں نکاح ان کا شرعاً درست ہے یا نہیں، درانحالیکہ اس مکان کے اندر صرف وہی عورت تھی اور گواہ اس کی آواز کو خوب پہچانتے تھے کیونکہ ایک جگہ کے رہنے والے ہیں

(الجواب) شامی میں ہے ولا بد من تمیز المنکوحة عند الشاھدین لتنتفی الجھالة فان کانت حاضرةً منتقبةً کفی الاشارة الیھا والا حتیاط کشف وجھھا فان لم یرواشخصھا و سمعوا کلامھا من البیت ان کانت وحد ھا فیه جاز ولو معھا اخری فلا لعدم زوال الجھالة الخ شامی[3] اس سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں نکاح منعقد ہو گیا۔ فقط

---

(۱) و ینعقد بایجاب من احد ھما و قبول من الاخر الخ کزوجت نفسی او بنتی او موکلتی منك و یقول الاخر تزوجت (درمختار) کزوجت نفسی الخ اشار الی عدم الفرق بین ان یکون الموجب اصیلا او ولیا او وکیلا قوله و یقول الاخر تزوجت ای او قبلت لنفسی او لموکلی او ابنی او موکلتی ط (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ ط.س ج۳ص۹) ظفیر

(۲) اما نکاح منکوحة الغیر الخ فلم یقل احد بجوازہ (ردالمحتار ص ۴۸۲ ج ۲ ط.س. ج۳ص۱۳۲) ظفیر

(۳) دیکھئے رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۴ ج ۲ ط.س ج۳ص۲۱- ۱۲ ظفیر

خفیہ نکاح دو گواہوں کے سامنے ہوا کیا حکم ہے؟

(سوال ٤٥) ایک شخص نے ایک عورت سے خفیہ نکاح روبرو شاہدین کے کیا اور ایک عرصہ تک خفیہ ہی رہ کر کئی اسقاط حمل کیے ہوں یہ جائز ہے یا نہ؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح ہو گیا[1] اور اسقاط حمل قبل از چار ماہ درست لکھا ہے[2] اور خوف فتنہ کی وجہ سے ایسے وقت اسقاط حمل میں کچھ حرج نہیں ہے فقط (مگر یہ طریقہ شریعت کی نظر میں پسندیدہ نہیں ہے جو ہوا سو ہوا، اب بچنا ضروری ہے۔ ظفیر)

بند کمرے میں شرعی گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول سے نکاح ہو جاتا ہے

(سوال ٤٦) ایک شخص کسی عورت کو بھگا کر لایا وہ عورت حمل سے ہے، اس بھگانے والے شخص نے اپنے رشتہ کے چار آدمی بلا کر بند مکان میں اس عورت سے ایام حمل میں عقد کر لیا سوائے چار آدمیوں کے محلّہ کے کسی آدمی کو اطلاع نہیں کی یہ عقد شرع کے مطابق ہوا یا نہیں وہ شخص عورت کو چھوڑ کر چلا گیا بچہ پیدا ہونے کے بعد وہ عورت اپنی مرضی سے دوسرا عقد کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر دو مرد ایجاب و قبول کو سننے والے موجود ہوں تو نکاح ہو جاتا ہے پس صورت مسئولہ میں جب کہ چار آدمی ایجاب و قبول کو سننے والے موجود تھے تو نکاح مذکور صحیح ہو گیا[3] اب تاوقتیکہ وہ شوہر طلاق نہ دے دوسرا نکاح اس کا درست نہیں ہے۔[4] فقط

صرف ایک مرتبہ ایجاب و قبول سے ہی نکاح درست ہو جاتا ہے

(سوال ٤٧) ایک مرتبہ ایجاب و قبول کرانے سے نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں اور عورت کو اختیار فسخ نکاح رہتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح ہو جاتا ہے۔[5] فقط

زبردستی عورت سے اقرار لیا تو نکاح ہو گیا

(سوال ٤٨) ایک لڑکی بالغہ سے اس کے والدین نے زدوکوب کر کے ایجاب کرا لیا ہے اور ایک لڑکے

---

(١) ولا يشترط الاعلان مع الشهود لما في التبيين ان النكاح بحضور الشاهدين يخرج عن ان يكون سرا و يحصل بحضورهما الاعلان (البحر الرائق ص ٩٤ ج ٣ كتاب النكاح. ط.س. ج٣ص٨٨) ظفير

(٢) وقالوا يباح اسقاط الولد قبل اربعة اشهر ولو بلااذن الزوج (درمختار) قال في النهر بقي هل يباح الاسقاط بعد الحمل نعم يباح مالم يتخلق منه شئ ولن يكون ذالك الا بعد ماة و عشرين يوما الخ اثم هنا اذا اسقطت بغير عذر فاباحة الاسقاط محمولة على حالة العذر اوانها لا تاثم اثم القتل (رد المحتار باب نكاح الرقيق ص ٥٢٢ ج ٢. ط.س. ج٣ص١٧٦ مطلب في حكم اسقاط الحمل) ظفير

(٣) النكاح ينعقد بالايجاب والقبول الخ ولا ينعقد الا بحضور شاهدين حرين عاقلين بالغين الخ (هداية كتاب النكاح ص ٢٨٥ ج ٢) ظفير

(٤) اما نكاح منكوحة الغير الخ لم يقل احد بجوازه (رد المحتار مطلب في النكاح الفاسد ص ٤٨٢ ج ٢. ط.س. ج٣ص٩) ظفير

(٥) ينعقد بايجاب من احدهما و قبول من الاخر الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص٣٦١ ج ٢) ط.س ج٣ص٩

سے نکاح کردیا ہے یہ نکاح منعقد ہوا یا نہیں؟

(الجواب) زبردستی کرکے اور زدوکوب کرکے لڑکی بالغہ سے ایجاب وقبول کرالینے سے بھی نکاح منعقد ہوجاتا ہے۔ کذافی کتب الفقہ[۱] فقط

باپ اور تین عورت کی موجودگی میں لڑکا لڑکی کا یہ کہنا کہ اگر تم کو منظور ہے تو میں نے بھی منظور کرلیا' نکاح ہوا یا نہیں

(سوال ۴۹) ہندہ نے اپنے لڑکے بکر سے بموجودگی خالد وصالحہ وکلیمہ یہ کہا کہ تم اپنا نکاح عائشہ سے کرنا بکر نے جواب دیا کہ اگر عائشہ کو منظور ہے تو میں نے منظور کرلیا عائشہ نے جواب میں کہا کہ اگر تم منظور کرتے ہو تو میں بھی منظور کرتی ہوں ان الفاظ سے نکاح منعقد ہوجاوے گا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح منعقد ہوگیا[۲] اور مہر مثل لازم ہوگیا کما فی الدرالمختار وکذا یجب مہر المثل فیما اذا لم یسم مہراً الخ[۳] فقط

بلا گواہ نکاح جائز نہیں' بعد میں تذکرے سے کچھ نہیں ہوتا

(سوال ۵۰) زید نے ہندہ سے نکاح کیا اور کوئی گواہ موجود نہ تھا بعد میں زید نے ایک شخص کے روبرو پھر دوسرے کے سامنے ذکر کیا کہ میں نے ہندہ سے نکاح کیا ہے' یہ نکاح صحیح ہوا یا نہ پھر زید نے ہندہ سے کہا کہ اگر تو ایسا نہ کرے گی تو تجھ پر تین طلاق اور ہندہ نے اس کام کو نہ کیا تو یہ طلاق واقع ہوگئی یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں ہندہ کا نکاح زید سے منعقد نہ ہوا لہذا ہندہ پر طلاق بھی واقع نہیں ہوئی لان وقوع الطلاق فرع صحۃ النکاح قال فی الدرالمختار و شرط حضور شاہدین الخ سامعین قولہما معاً علی الاصح[۴] فقط

صورت ذیل میں نکاح ہوا یا نہیں

(سوال ۵۱) مسماۃ کریما کے والد زید نے بہ نیت منگنی مسماۃ کریما نابالغہ ایک مجلس منعقد کی' جس میں عمر نابالغ کا باپ بکر موجود ہے' اس مجلس میں زید وبکر نے اپنی لڑکی ولڑکے کی بابت ایجاب وقبول بہ نیت

---

(۱) اذ حقیقۃ الرضا غیر مشروط فی النکاح لصحتہ مع الاکراہ والہزل رحمتی (الی قولہ) بل عبارتہم مطلقۃ فی ان نکاح المکرہ صحیح الخ ولفظ المکرہ شامل للرجل والمرأۃ (رد المحتار کتاب النکاح فی ضمن "یستحق رضاہما" ص ۳۷۳ ج ۲ ط.س. ج۳ص۲۱)

(۲) اس لئے کہ ایجاب وقبول باہم پایا گیا وینعقد ملتبساً بایجاب من احدہما وقبول من الآخر الخ (ایضاً کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ ط.س ج۳ص۹) ظفیر

(۳) الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص ۴۶۰ ج ۲ ط.س ج۳ص۱۰۸. ۱۲ ظفیر

(۴) الدرالمختار ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۲ ج ۲) ط.س. ج۳ص۲۱ - ۱۲ ظفیر

منگنی خواہ خود یا بذریعہ وکیل کیا وہ ایجاب و قبول نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر بالفاظ نکاح ایجاب و قبول کیا' مثلاً لڑکی کے باپ نے کہا کہ میں نے اپنی دختر کا نکاح بکر کے پسر سے کیا اور بکر نے اپنے پسر عمر کی طرف سے قبول کیا تو نکاح منعقد ہو گیا اور اگر بلفظ ہبہ و عطا و غیرہ بہ نیت منگنی ایجاب و قبول کیا مثلاً زید نے کہا کہ میں نے اپنی لڑکی تیرے پسر عمر کو دی اور بکر نے قبول کیا تو وہ منگنی ہوئی نکاح نہیں ہوا۔ کذافی الدر المختار[1]

ایجاب و قبول سے نکاح

(سوال ۵۲) رحمت بیوہ برضائے خود روبرو دو گواہوں کے اپنا تن محمود کے ملک کر دیتی ہے وہ قبول کر لیتا ہے لیکن عام طور پر شہرت مانند نکاح معروف شہرت نہیں ہوئی یہ نکاح درست ہے یا نہیں اور بعد اس نکاح کے اگر وہ عورت دوسرا نکاح حسب عرف مع شہرت کرالیوے تو وہ نکاح صحیح ہے یا نہیں زوج اول کا دعویٰ نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ ایجاب و قبول روبرو دو گواہوں کے ہو گیا' نکاح منعقد ہو گیا اگرچہ شہرت نہ ہو پس اس کے بعد دوسرے شخص سے نکاح باطل اور حرام ہے در مختار میں ہے وانما یصح بلفظ تزویج و نکاح الخ وما وضع لتملیك عین الخ فی الحال الخ کهبة و تملیك الخ بشرط نية و قرينة و فهم الشهود المقصود الخ[2] پس معلوم ہوا کہ تملیک بہ نیت نکاح و فہم شہود و تقرر مہر سے بعد قبول شوہر بموجودگی شاہدین سامعین قولهما نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ فقط

دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول سے نکاح جائز ہے

(سوال ۵۳) زید نے ایک عورت سے عقد کیا اور اہل محلہ سے پوشیدہ رکھا' عقد اس طرح کیا کہ عورت نے دو گواہوں کے سامنے بغیر نام و پتہ والدین کا بتلائے بلا تعیین مہر کے صرف یہ کہہ دیا کہ میں اس سے رضا مند ہوں تو اس طرح سے عقد ہوا یا نہیں اور اس عقد کے بعد پوشیدہ ہی طریقہ سے طلاق بھی دیدی اور اس عورت نے دوسری جگہ عقد کر لیا۔

(الجواب) دو گواہوں کے سامنے جب کہ کسی عورت نے یہ کہہ دیا کہ میں فلاں شخص سے رضا مند ہوں

---

(۱) اوهل اعطيتنيها ان المجلس للنكاح وان للوعد فوعد (درمختار) قوله ان المجلس للنكاح ای لا نشاء عقده لانه يفهم منه التحقيق فی الحال فاذا قال الاخر اعطيتكها اوفعلت لزم و ليس للاول ان لا يقبل (ر دالمحتار كتاب النكاح ص ۳٦٤ ج ۲ ط.س ج۳ص۱۲) ظفير

(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۳٦٨ ج ۲ ط.س ج۳ص۱٦ - ۱۲ ظفير

(۳) وشرط حضور شاهدين حرين اوحر وحرتين مكلفين سامعين قولهما معاً على الاصح فاهمين انه نكاح على المذهب الخ (ايضا ص ۳۷۳ ج ۲ ط.س ج۳ص۲۱)

اور نکاح کرتی ہوں اور شوہر نے قبول کر لیا تو نکاح منعقد ہو گیا[1] اور پھر جو طلاق دی وہ واقع ہو گئی اور بعد گزرنے عدت کے دوسری جگہ وہ عورت نکاح کر سکتی ہے۔ فقط

مرد و عورت خود دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کرلیں تو نکاح درست ہے

(سوال ۵۴) زید اور ہندہ نے آپس میں لفظ ایجاب و قبول بحضور شاہدین کر لیا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں اگر کوئی شخص اپنا نکاح بغیر اجازت قاضی یا مفتی کے کر لیوے ساتھ ارکان و شرائط نکاح کے تو جائز ہو گا یا نہ؟

(الجواب) اس صورت میں جب کہ مرد و عورت جو کہ دونوں بالغ ہیں اور ہم کفو ہیں بحضور شاہدین خود ایجاب و قبول کر لیویں بدون وکیل و قاضی کے تو نکاح صحیح ہے اور منعقد ہو جاتا ہے اور نکاح خواں اور وکیل اور وکالت کے گواہوں کی موجودگی کی کچھ ضرورت نہیں ہے کذافی عامة کتب الفقه[2] فقط

صرف دو گواہوں کے سامنے نکاح ہوا اور اسے خادمہ کے طور پر رکھا تو جماع جائز ہے یا نہیں

(سوال ۵۵) زید نے ہندہ سے اس کی رضامندی سے بہ موجودگی دو نفر گواہان ایسی جگہ اور ایسے وقت نکاح کیا جب کہ دونوں میں سے کسی کے رشتہ دار احباب موجود نہ تھے نکاح کے بعد زید ہندہ کو بطور خادمہ اپنے گھر لے گیا اور تاکید کر دی کہ وہ نکاح کا ذکر کسی سے نہ کرے اور گھر میں بظاہر بطور خادمہ کے رہے کیا ایسے تعلقات کی بنا پر دونوں کے درمیان تعلقات زن و شوہر شرعاً جائز ہیں یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں اگر یہ نکاح کفو میں ہوا ہے تو شرعاً صحیح ہو گیا اور ان دونوں میں تمام تعلقات زن و شوئی جائز ہیں در مختار میں ہے فنفذ نکاح حرة مکلفة بلا رضا ولی[3] الخ فقط

مذاق میں ایجاب و قبول سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں

(سوال ۵۶) زید مع چند کس بروز عید عمر کے گھر مدعو ہو کر دعوت کھانے گیا زید نے عمر سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم اپنی فلانی لڑکی کو میرے فلاں لڑکے سے نکاح کر دو عمر نے کہا کہ میں نے اپنی فلاں لڑکی تیرے فلاں لڑکے سے نکاح کر دی زید نے بطور ولایت لڑکے مذکور کے واسطے قبول کر لی گواہ موجود تھے یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں بعد از چند سال جب لڑکی بالغ ہوئی تو عمر نے دوسری جگہ نکاح کر دیا اور کہتا ہے کہ میں نے بطور مسخری زید سے ایجاب و قبول کیا تھا اور مسخری سے نکاح نہیں ہوتا قاضی نے حکم دیا کہ نکاح

---

(۱) و ینعقد ملتبساً بایجاب من احد هما و قبول من الاخر و ضع للماضی الخ کزوجت نفسی الخ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ ط.س. ج۳ص۹) ظفیر

(۲) و ینعقد ملتبساً با یجاب من احدها و قبول من الاخر الخ کزوجت نفسی الخ و یقول الاخر تزوجت (درمختار) اشار الی عدم الفرق بین ان یکون الموجب اصیلاً او ولیا او وکیلا (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ ط.س. ج۳ص۹) ظفیر

(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ص ۴۰۷ ج ۲ ط.س. ج۳ص۵۵. ۱۲ ظفیر

اول منعقد ہے مگر پھر بھی عمر نے فیصلہ شرعی کو نہ مانا اس صورت میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) اس صورت میں پہلا نکاح شرعاً منعقد ہو گیا[1] دوسرے شخص سے نکاح اس لڑکی منکوحہ سابقہ کا صحیح نہ ہوگا[2] اور عذر عمر کا شرعاً قابل سماعت نہیں ہے لقوله عليه الصلوة والسلام ثلث جد هن جد وهزلهن جدو عد ﷺ منها النكاح[3] پس دوسرا نکاح کرنے والا اور اس کو جائز سمجھنے والا فاسق ہے اور فیصلہ شرعیہ سے انحراف کرنا بھی فسق اور معصیت ہے۔ فقط

بالغہ خود پردے سے گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کرے تو کیا حکم ہے

(سوال ٥٧) ایک کنواری بالغہ ۱۴ سالہ لڑکی جس کو ایک سال سے حیض آرہا ہے اپنا نکاح بغیر مشورہ والدین کے کر سکتی ہے گواہوں کے روبرو جب کہ لڑکی اندھیرے میں یا در پردہ یا پس دیوار بیٹھی ہو اور دو گواہ لڑکی اور لڑکے کے ایجاب و قبول کو بخوبی سن سکیں اور بغیر اس لڑکی اور اس کی والدین کا نام لینے کے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) وہ لڑکی بالغہ ہے بدون مشورہ و اجازت والدین کے اپنا نکاح کفو میں کر سکتی ہے[4] اور دولہا دلہن جب کہ خود ایجاب وقبول مواجہۃ کریں تو لڑکی کا نام اور اس کے باپ کا نام لینے کی ضرورت نہیں ہے، پس اگر دو گواہوں کے روبرو دولہا دلہن خود ایجاب و قبول کرلیں تو نکاح منعقد ہو جاوے گا۔ کذافی الدرالمختار[5] فقط

بلا گواہ نکاح جائز نہیں

(سوال ٥٨) نکاح بلا گواہ و ناکح کے شرعاً جائز ہے یا نہیں اور ایسے نکاح کے لئے بعد نفاذ حقوق زن و شوہر کے طلاق ضروری ہے یا نہیں اور گواہان کے لئے کیا کیا شرائط و قیود شرعی ہیں؟

(الجواب) جب تک دو گواہ ایجاب و قبول کے سننے والے بوقت نکاح موجود نہ ہوں گے نکاح منعقد نہ ہوگا کما فی الدرالمختار – و شرط حضور شاهدين حرين او حرو حرتين مكلفين سامعين قولهما معا على الاصح[6] الخ اور ان دو گواہوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ حر اور مسلمان ہوں اور بالغ ہوں اگر چہ فاسق ہوں۔ کما فی الدرالمختار ایضاً ولو فاسقين الخ فقط

---

(١) و ينعقد با يجاب من احد هما و قبول من الاخر الخ كزوجت نفسي او بنتي او موكلتي الخ و يقول الاخر تزوجت او قبلت لنفسي او لموكلي اولا بني او موكلتي (دیکھئے رد المحتار كتاب النكاح ص ٣٦١ ج ٢ ط.س. ج٣ص٩)

(٢) اما نكاح منكوحة الغير فلم يقل احد بجوازه اصلاً (رد المحتار ' باب المحرمات ص ٤٨٢ ج ٢ ط.س. ج٣ص١٣٢) ظفير

(٣) مشكوة باب الخلع و الطلاق ص ٢٨٤ ظفير

(٤) فنفذ نكاح حرة مكلفة بلا رضى ولى (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الولى ص ٤٠٧ ج ٢ ط.س. ج٣ص٥٥) ظفير

(٥) و ينعقد با يجاب من احد هما و قبول من الاخر الخ و شرط حضور شاهدين الخ ايضا كتاب النكاح ص ٣٦١ و ٣٧٣ ج ٢ ط.س. ج٣ص١٣ – ٢١) ظفير

(٦) الدرالمختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ٣٧٣ ج ٢ و ٣٧٤ ج ٢ ط.س. ج٣ص٢٣ – ١٢

قاضی نے صرف نابالغ لڑکے سے قبول کرایا تو نکاح ہوایا نہیں

(سوال ۵۹) ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح پڑھنے کے واسطے قاضی کو اجازت دی قاضی نے صرف لڑکے سے جو نابالغ ہے قبول کرایا حالانکہ اس کا باپ بھی مجلس میں موجود تھا نہ اس سے قاضی نے کچھ کہا اور نہ بولا' اس صورت میں نکاح منعقد ہوایا نہیں؟

(الجواب) جب کہ لڑکے کا باپ اس نکاح سے راضی تھا اور لڑکے کے قبول کرنے کو اس نے جائز رکھا تو نکاح منعقد ہو گیا' کیونکہ نکاح ان تصرفات میں سے ہے کہ صبی (بچہ) ممیز (تمیز دار) اپنے ولی کی اجازت سے ان کو کر سکتا ہے فی الدرالمختار وما تردد من العقود بین نفع و ضرر الخ توقف علی الاذن' فان اذن لها الولی فهما فی شراء و بیع کعبد ماذون الخ [1] فقط

نکاح ہوا کہ ہبہ نامہ لکھیں گے ہبہ نامہ نہیں لکھا تو نکاح ہوایا نہیں

(سوال ۶۰) زید نے اپنے بیٹے عمر کا نکاح خالد کی لڑکی زاہدہ سے کیا' وقت انعقاد نکاح مہر میں گفتگو ہوئی غرض یہ کہ لڑکے کے باپ نے یہ کہا کہ ہم اپنی جائیداد میں سے کچھ اس کو ہبہ کر دیں گے جائیداد ہبہ بھی کر دیا یہ سب کچھ ہو سکتا ہے مگر مہر اس کے سو سوا سو سے زیادہ نہیں باندھے جاویں گے پس نکاح سوا سو پر ہو گیا اب خالد کی طرف سے تقاضا ہوا کہ ایسا ہبہ نامہ لکھو کہ جس کا مضمون جزو مہر یا شرط عقد ہو ورنہ نکاح تام نہ ہو گا بلکہ معلق رہے گا زید کہتا ہے کہ ہبہ نامہ مطلق لکھیں گے نکاح تام ہوایا معلق؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح تام ہو گیا نکاح میں کچھ توقف نہیں رہا زید نے جو کہا صحیح کہا اور خالد کا قول غلط ہے کیونکہ نکاح تعلیق کو قبول نہیں کرتا اور نکاح معلق صحیح نہیں ہوتا۔ کما فی الدر المختار والنکاح لا یصح تعلیقه بالشرط [2] فقط

پیغمبروں کے نکاح کے سلسلہ کے چند سوالات

(سوال ۶۱) پیغمبروں کے نکاح بلا گواہوں کے صحیح ہے یا نہیں؟ (۲) پھوپھی اور ماموں کی بیٹیاں جو ہجرت کریں وہ نبی کے لئے نکاح سے درست ہیں یا بغیر نکاح کے (۳) جو عورت اپنا نفس نبی کو ہبہ کرے وہ نکاح سے درست ہے یا بے نکاح' یہ حکم صرف نبی کے لئے ہے یا امت کے لئے بھی؟ (۴) نکاح کے احکام اور شرائط پیغمبروں کے لئے بھی تھے یا نہیں حضرت ﷺ کا نکاح کس نے پڑھایا؟

(الجواب) لانکاح الا بشهود [3] حکم عام ہے' پیغمبروں اور غیر پیغمبروں کو شامل ہے' اور جو امر بالخصوص

---

(۱) الدرالمختار علی ہامش رد المحتار کتاب الماذون ص ۱۵۰ ج ۵ ط.س. ج۳ص۱۷۳ مطلب فی تصرف الصبی ومن له الولایة الخ- ۱۲ ظفیر
(۲) الدرالمختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۵ ج ۲ ط.س. ج۳ص۵۳- ۱۲ ظفیر
(۳) ہدایہ کتاب النکاح ص ۳۸۶ ج ۲ - ۱۲ ظفیر

آنحضرت ﷺ کے لئے جناب باری تعالیٰ شانہ کی طرف سے مخصوص ہے اس پر قیاس نہیں ہو سکتا۔

(۲) نکاح کے ساتھ درست ہیں

(۳) یہ نکاح خاص آنحضرت ﷺ کے لئے ہے۔[1]

(۴) نکاح کی جو شرائط ہیں وہ سب کے لئے ہیں اور آنحضرت ﷺ نے اپنا نکاح غالباً خود ہی پڑھا ہے واللہ اعلم

نفس کا ہبہ آنحضرت ﷺ کے لئے

(سوال ۶۲) اگر کوئی عورت اپنا نفس نبی کو ہبہ کرے تو آپ اس سے بے نکاحی و بے مہر وطی کر سکتے ہیں یا نہیں قرآن شریف میں تو صرف مہر کی معافی ہے اور نکاح کی شرط تو رکھی ہے مشرح بیان فرمایئے؟

(الجواب) یہ صحیح ہے کہ حنفیہ کے نزدیک اس خصوصیت سے مراد صرف مہر نہ ہونے کی خصوصیت ہے اور ہبہ کا لفظ ان کے نزدیک مجاز ہے نکاح سے بہر حال مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے نفس کو آنحضرت ﷺ کے لئے ہبہ کرتی اور آپ ﷺ منظور فرما لیتے تو بلا مہر کے نکاح ہو جاتا اور علاوہ لفظ ہبہ کے اور کسی لفظ سے نکاح و ایجاب و قبول کی ضرورت نہیں بلکہ جب کسی عورت نے کہا وهبت نفسي اور آپ نے قبول کیا، نکاح ہو گیا اور مہر لازم نہ ہوا یہ مطلب ہے آیة وامراة مومنة ان وهبت نفسها للنبي ان اراد النبي ان يستنكحها خالصة لك من دون المومنين کا اس کی تفسیر میں صاحب جلالین لکھتے ہیں النكاح بلفظ الهبة من غير صداق[2] الخ یہ تفسیر موافق مذہب امام شافعیؒ کے ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہبہ کے لفظ سے دوسروں کا نکاح بھی منعقد ہو جاتا ہے ان کے یہاں خصوصیت صرف مہر کے نہ ہونے میں ہے کذا فی الکمالین[3]

وکیل نے دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کرایا، کیا حکم ہے

(سوال ۶۳) زید و ہندہ میں برسوں ناجائز مخالطت رہی، جب دل میں ہدایت آئی زید و ہندہ میں مشورہ ہوا کہ ہم دونوں کا نکاح ہونا چاہئیے چنانچہ زید نے عمرو وکیل کو زنانہ مکان میں بلا کر ہندہ کے سامنے عمرو وکیل سے کہا کہ ہم دونوں نکاح کرنا چاہتے ہیں، نکاح کر دیجئے عمرو وکیل نے زید سے ہندہ کے سامنے پوچھا کہ مہر کس قدر مقرر ہو زید نے کہا کہ دس درہم شرعی ازاں بعد عمرو وکیل نے ہندہ سے کہا کہ گواہ کون کون ہیں ہندہ نے کہا

---

(۱) عن سهل بن سعد ان رسول الله ﷺ جاء ته امراة فقالت يا رسول الله اني وهبت نفسي لك الحديث (مشكوة باب الصداق ص ۲۷۷) في الحديث ايماء الى قوله تعالى وامراة مومنة ان وهبت نفسها للنبي ان اراد النبي ان يستنكحها قال صاحب المدارك اي احللنا لك الخ خالصة لك من دون المؤمنين الخ قال النووي هذا من خواص النبي ﷺ ولا يجب مهر ها عليه ولو بعد الدخول بخلاف غيره (مرقاة المفاتيح على مشكوة المصابيح ص ٤٤٥ ج ٣) ظفير صديقي مفتاحي

(۲) جلالين مطبوعه اصح المطابع سوره احزاب ص ٣٥٦. ١٢ ظفير

(۳) قال ابو حنيفه ينعقد النكاح لغيره ﷺ فانما خص النبي ﷺ لعدم وجود المهر عليه (حاشيه جلالين ص ٣٥٦)

کہ شمس الہدیٰ و عثمان اس کے بعد عمرو کیل اور زید دونوں زنانہ مکان سے باہر نشست کے مکان میں آئے اور وہاں شمس الہدیٰ و محمد عثمان موجود تھے پھر عمرو کیل نے زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ کردیا ان دونوں گواہوں کے روبرو، حاصل کلام یہ ہے کہ عورت جب کسی کو وکیل بالنکاح مقرر کرے تو گواہان کا بھی موجود رہنا عورت کے سامنے شرط ہے یا نہیں اور یہ نکاح درست ہوا یا نہیں هدایه جلد اول باب النکاح فصل فی الوکالت وغیرہ میں مسطور ہے وكذالك لوزوج رجل امراة بغيررضاها او رجلا بغيررضاه وهذا عندنا فان كل عقد صدر من الفضولي وله مجيزا نعقد موقوفا على الاجازة [1] اس نکاح فضولی میں جواز عقد عورت کی رضا پر موقوف ہے باوجودیکہ شاہدین کی موجودگی عورت کے نزدیک نہیں اور صورت مذکورہ مسئولہ اس سے اقوی ہے اس لئے کہ عورت خود اجازت دیتی ہے اور شاہدین غائبین کو مقرر کرتی ہے اور یہ بیوہ عورت تھی نکاح ثانی زید سے ہوا؟

(الجواب) جب کہ ہندہ نے عمر کو اپنے نکاح کا وکیل بنادیا اور عمر نے باہر آکر دو گواہوں کے سامنے ہندہ کا نکاح زید سے کیا اور زید نے قبول کیا تو یہ نکاح منعقد ہو گیا کیونکہ دو گواہوں کا موجود ہونا بوقت ایجاب و قبول ضروری ہے وکیل ہونے کے لئے دو گواہوں کا ہونا ضروری نہیں ہے، یہ شہادت علی التوکیل ہے یہ اس وقت ضروری ہوتی ہے کہ عورت توکیل سے انکار کرے [2] قال فی الدرالمختار و شرط حضور شاهدين حرين مكلفين سامعين قولهما معاً فاهمين انه نكاح الخ [3] اور واضح ہو کہ یہ نکاح فضولی کا نہیں بلکہ اس میں عورت نے عمر کو وکیل بنایا ہے پس ایجاب عمر کا بمنزلہ ایجاب عورت کے ہے اس کے بعد قبول کرنا شوہر کا مفید عقد نکاح کو ہے جب کہ ایجاب وکیل عورت کا اور قبول کرنا شوہر کا روبرو دو گواہوں کے ہو۔

جھوٹے اقرار سے نکاح نہیں ہوتا

(سوال ٦٤) میری بیوہ بھاوج کو ناجائز حمل رہ گیا میرے والد نے مجھ پر زور دیا کہ تو کہہ کہ میرا نکاح اس سے پہلے ہو چکا ہے لہٰذا اس نے جبراً اقرار کرلیا لیکن میں نے نہ ہمبستری کی نہ نکاح، تو نکاح و حمل مانا جائے گا یا نہیں؟

(الجواب) ایسے جھوٹے اقرار سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اور جب کہ درحقیقت نکاح نہیں ہوا تو حمل بھی ثابت نہ ہوگا [4]

---

(١) دیکھیے هدایه ص ٣٠٢ ج ٢ - ١٢ ظفیر

(٢) وقدمنا ان الشهادة على الوكالة لا تلزم الا عند الجحود (ردالمحتار باب الكفاءة مطلب فی الوكيل ص ٤٤٨ ج٢ ط.س ج٣ص٩٧) ظفیر

(٣) الدرالمختار علی هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ٣٧٣ ج ٢ ط.س ج٣ص٢١ - ١٢ ظفیر

(٤) اس لئے کہ ایجاب و قبول جس سے نکاح منعقد ہوتا ہے پایا نہیں گیا

عورت کسی کو وکیل بنائے اور وہ دو گواہوں کے سامنے اپنا نکاح کرلے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۶۵) عورت اور مرد جن میں عشقیہ تعلق ہو جاتا ہے اس طرح خفیہ نکاح کرتے ہیں کہ کسی کو ہمارے نکاح کا پتہ نہ چلے صرف دو گواہ مقرر کرلیتے ہیں اور ان کے سامنے اپنا نکاح کرنا بتلادیتے ہیں مگر ان سے قسم لیتے ہیں کہ کسی دوسرے سے ہرگز نہ بتلانا مگر عورت ان گواہوں کے سامنے اقرار نکاح نہیں کرتی نکاح کرنے والا مرد گواہوں سے کہہ دیتا ہے کہ میں نے فلاں عورت سے نکاح کرلیا ہے تم گواہ رہو ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ عورت کو تمہارے سامنے اقرار کرنے کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ عورت نے مجھے اپنا ولی بنالیا ہے کہ تم میرے ساتھ نکاح کرلو کیا یہ صورت نکاح جائز ہے اور اسقاط حمل شرعاً جائز ہے یا نہیں اور عورت کا نان و نفقہ مرد اپنے ذمہ نہیں سمجھتا کہتا ہے جب عورت میرے گھر آباد نہیں ہوتی تو اس کا نان و نفقہ میرے ذمہ نہیں ہو سکتا؟

(الجواب) عورت بالغہ اگر مرد کو اپنا وکیل بنادیوے کہ تو مجھ سے نکاح کرے تجھ کو اجازت ہے اور وہ مرد دو گواہوں کے سامنے اپنا نکاح اس عورت سے کرلیوے تو شرعاً نکاح منعقد ہو جاتا ہے[1] جیسا کہ درمختار میں ہے وشرط حضور شاھدین الخ[2] یعنی نکاح کے صحیح ہونے کی یہ شرط ہے کہ دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول ہو پس نکاح خفیہ جس کی صورت سوال میں بیان کی گئی ہے شرعاً صحیح ہے اور اسقاط حمل کے بارے میں فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ نفخ روح سے پہلے پہلے اسقاط حمل جائز ہے اور اس کی مدت چار ماہ لکھی ہے اس سے پہلے پہلے اسقاط حمل عند البعض جائز ہے۔.......... کذا فی الشامی[3] اور نفقہ کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر باوجود طلب کرنے شوہر کے اس کے گھر نہ آوے تو شوہر کے ذمہ نفقہ واجب نہیں ہے[4] الغرض اگرچہ خفیۃً نکاح بطریق مذکور منعقد ہو جاتا ہے لیکن جو صورت سوال میں لکھی ہے اس میں تہمت کا موقع ہے اور موقع تہمت سے بچنا مناسب ہے اس لئے مناسب نہیں ہے کہ بطریق مذکور نکاح کرے کہ غرض مشروعیۃ نکاح کے یہ امر منافی ہے اور اس میں اگرچہ اعلان واجب تو ادا ہو جاتا ہے مگر وہ اعلان و اظہار جو مقصود شارع علیہ السلام کو ہے اور مستحب ہے حاصل نہیں ہوتا جیسا کہ درمختار میں ہے

---

(۱) ویتولی طرفی النکاح واحد بایجاب یقوم مقام القبول فی خمس صور کان کان ولیا او وکیلا من الجانبین او اصیلا من جانب ووکیلا اوولیا من اخر (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب الکفاء مطلب فی الوکیل ص ۴۴۸ ج ۲ ط.س. ج۳ص۹۷) ظفیر

(۲) الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲) ط.س. ج۳ص۶ ، مطلب فی حکم اسقاط الحمل ۱۲ ظفیر (۳) وقالوا یباح اسقاط الولد قبل اربعة اشھر ولو بلااذن الزوج (درمختار) ھل یباح الاسقاط بعد الحمل نعم یباح مالم یتخلق منه شی ولن یکون ذالك الا بعد مائة و عشرین یوما الخ و فی کراھة الخالیة ولا اقول بالحل اذا لمحرم لو کسر بیض الصید ضمنه لانه اصل الصید فلما کان یواخذ بالجزاء فلا اقل من ان یلحقھا اثم ھنا اذا اسقطت بغیر عذر الخ (ردالمحتار باب النکاح الرقیق ص ۵۲۲ ج ۲ ط.س. ج۳ص۱۷۶) ظفیر

(۴) لا نفقة الخ خارجة من بیته بغیر حق وھی الناشزة حتی تعود (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب النفقة ص ۸۸۹ ج ۲ و ص ۸۹۰ ط.س. ج۳ص۵۷۶) ظفیر

(یندب اعلانه) ای اظهاره الخ لحدیث الترمذی . اعلنوا هذا النکاح واجعلوه فی المساجد واضربوا علیه بالدفوف[1] فقط

دو گواہوں کے سامنے نکاح ہو مگر لڑکی کی پہچان نہ دی جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۶۶) ہندہ کا عقد ثانی ہندہ کے مکان میں زید سے دو گواہوں کے سامنے ہوا جو مکان و مالک مکان سے خوب واقف تھے لیکن وقت نکاح معرفت ہندہ کی شاہدین کو نہ دی گئی اور زید نے ان سے یہ کہا کہ ایک عورت اس مکان میں بغرض نکاح آئی ہے میں ان سے نکاح کرنا چاہتا ہوں تم گواہ رہو یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟ پھر زید نے ہندہ کو طلاق بائن دیا اور ورثہ ہندہ نے زید پر جبر کر کے تین طلاق دلائی اس صورت میں طلاق بائن کی عدت میں بعد کی طلاق واقع ہوگی یا نہ؟

(الجواب) شامی میں ہے فان کانت حاضرة منتقبة کفی الاشارة الیها الخ[2] اس سے معلوم ہوا کہ اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا اور تین طلاق اس پر واقع ہو گئی کیونکہ جبریہ طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے اور طلاق بائنہ کی عدت میں دوسری اور تیسری طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے در مختار میں ہے الصریح یلحق الصریح و یلحق البائن بشرط العدة الخ[3] فقط

ایک شخص نے لڑکی سے کہا کہ تم نے فلاں کی زوجیت اتنے مہر میں قبول کی پھر یہی لڑکے سے کہا اور دونوں نے قبول کیا، نکاح ہوا یا نہیں؟

(سوال ۶۷) زید بالغ و ہندہ بالغہ کا عقد ہو رہا ہے بایں صورت کہ ہندہ مکان خاص میں بیٹھی ہوئی تھی اور زید دہلیز میں، عمرو مکان خاص میں جا کر ہندہ کو کہا کہ تم نے پچاس روپے مہر میں زید کی زوجیت کو قبول کیا؟ ہندہ نے کہا قبول کیا (اس وقت مکان خاص میں ہندہ کے پاس علاوہ عمرو کے اور بھی صرف دو عورتیں بالغہ حاضر تھیں پھر عمرو دہلیز پر آ کر زید کو کہا کہ تم نے ۵۰ روپے مہر میں ہندہ کو قبول کیا؟ زید نے کہا قبول کیا اس وقت بہت لوگ زید کے پاس قابل شہادت فی النکاح حاضر تھے اب اس صورت میں وجواز نکاح کی کیا صورت ہے اگر نکاح صحیح ہو گیا تو یہ اقرار بالنکاح کی صورت ہو گی یا توکیل فی النکاح کی غیر ازیں اور اگر اقرار بالنکاح کی صورت ہے تو عمرو مع ان دو اجنبی عورتوں کے جو مکان خاص میں تھیں ہندہ کے اقرار بالنکاح کے شاہدین بن سکتی ہیں۔ بینوا توجروا؟ فقط

(الجواب) اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا کیونکہ عمرو کا ہندہ سے یہ کہنا کہ تم نے پچاس روپے الخ توکیل پر محمول ہے یعنی میں نے عمرو کو اپنے نکاح کا وکیل بنا دیا اور اجازت زید سے نکاح کرنے کی دیدی پھر

(۱) ترمذی ص ۱۲۹ ج ۱

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۴ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۲۱ ۱۲ ظفیر

(۳) ایضاً کتاب الطلاق باب الکنایات ص ۶۴۵ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۳۰۶ مطلب الصریح یلحق الصریح۔ ۱۲

جس وقت عمرو نے زید سے ایجاب و قبول نکاح کیا بحضور شہود اس وقت نکاح منعقد ہو گیا پس عمرو کا یہ قول زید سے کہ تم نے ۵۰ روپے میں ہندہ کو قبول کیا ایجاب ہے اور زید کا یہ کہنا کہ میں نے قبول کیا قبول ہے لہذا اگر ہندہ معروفہ ہے مجہولہ نہیں ہے یا اس کے باپ کا نام لیا گیا ہے تو نکاح منعقد ہو گیا در مختار میں ہے و ینعقد ملتبساً با یجاب من احد هما و قبول من الاخر الخ[1] اور ظاہر ہے کہ وکیل زوجہ کا احد ہما میں داخل ہے اور قائم مقام ہے زوجہ کا اس کا نکاح کرنے میں۔ فقط

صرف اقرار نامہ لکھنے سے نکاح نہیں ہوتا

(سوال ۶۸) زید نے اپنی دختر ۱۹ سالہ کی نسبت خالد سے کر رکھی تھی جس کو ملے ہوئے تقریباً دس سال ہوئے لیکن ابھی تک نکاح کرنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ زید کو اپنے شہر سے دوسرے شہر میں بغرض روزگار جانا پڑا وہاں کے لوگوں نے اس سے کسی نہ کسی طرح سے ایک اقرار نامہ اس مضمون کا لکھا لیا کہ میں نے اپنی دختر کا نکاح اس دوسرے شخص سے کر دیا اور کر دوں گا اور اگر نہ کروں تو اس قدر ہرجانہ دوں گا زید کہتا ہے کہ یہ اقرار نامہ مجھ سے ایسی حالت میں لکھایا گیا ہے کہ مجھے دوا دے کر بیہوش کر دیا تھا میں اس جگہ نکاح کرنا نہیں چاہتا پہلے شخص سے کرنا چاہتا ہوں آیا یہ اقرار نامہ لڑکی کا نکاح سمجھا جائے گا یا محض وعدہ اور انعقاد نکاح سے اس کا کوئی تعلق نہیں لڑکی خود بالغہ ہے اس کو اس اقرار کی کچھ خبر نہیں نہ ایجاب و قبول ہوا نہ نکاح پڑھا گیا محض زید کو مجبور کر کے اقرار نامہ لکھا لیا اگر زید اپنی لڑکی کا نکاح پہلی جگہ کر دے تو شرعاً نکاح منعقد ہو جائے گا اور اس میں کوئی شرعی ممانعت تو نہیں؟

(الجواب) لڑکی اگرچہ بالغہ ہو اگر اس کا باپ اس کا نکاح کسی شخص سے بلا اطلاع و بلا موجودگی دختر بالغہ کے کر دے اور لڑکی کو جس وقت خبر پہنچے تو وہ خاموش رہے تو وہ نکاح صحیح و منعقد ہو جاتا ہے کذا فی الدر المختار۔ اور لڑکی اس کو فسخ بھی نہیں کر سکتی لیکن انعقاد نکاح کے لئے ایجاب و قبول دو گواہوں کے سامنے ہونا شرط ہے اس طرح کہ وہ دونوں گواہ ایجاب و قبول کو سنیں اور باپ کا یہ کہنا لوگوں کے دباؤ وغیرہ سے کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا ایجاب ہے اگر اس ایجاب کو شوہر نے قبول کر لیا اگر وہ وہاں موجود تھا اور دو گواہ سننے والے موجود ہیں تو نکاح منعقد ہو گیا اس طرح اگر شوہر وہاں موجود نہ تھا اور شوہر کی طرف سے کسی دوسرے شخص ولی یا فضولی نے قبول کر لیا شاہدین کے سامنے اور پھر شوہر کو خبر ہونے پر وہ اس نکاح پر راضی رہا اور اس نے اس کو رد نہ کیا بلکہ جائز رکھا اور قبول کیا تب بھی نکاح منعقد ہو گیا کذا فی الدر المختار۔ اور اگر باپ کے اس کہنے کے بعد کہ میں نے اپنی دختر کا نکاح فلاں شخص سے کر دیا کسی نے اس کو قبول نہیں کیا نہ شوہر نے نہ اس کے ولی وغیرہ نے تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوا۔ ہکذا فی کتب الفقہ۔ اور فقہ نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے کہ نشہ والے کے تصرفات بیع و شراء و نکاح دختر وغیرہ نافذ و صحیح ہوتے ہیں پس یہ عذر باپ کا کہ میں بیہوش تھا

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۹ – ظفیر

اور نشہ میں تھا لغو اور باطل ہے۔ فقط

لڑکی کے ولی کے وکیل نے ایجاب کیا اور لڑکے کے وکیل نے قبول کیا تو نکاح ہوا یا نہیں

(سوال ۶۹) مشرف علی میانجی نے اپنے لڑکے ابوالخیر کو اپنی بنت صغیرہ کلثوم کو مولوی اعظم اللہ کو دینے کے لئے اجازت دی پس ابوالخیر نے کہا کہ میں نے مسماۃ کلثوم کو مولوی اعظم کو دیا امام الدین نے کہا کہ میں نے مولوی اعظم اللہ کی جانب سے قبول کیا اور عام خرچ کے بھی حسب رواج دیدیئے اور ابوالخیر نے لے لئے صورت مسئولہ میں کلثوم کا نکاح مولوی اعظم اللہ کے ساتھ منعقد ہو گیا یا نہیں؟

(الجواب) درمختار میں ہے اوهل اعطيتنيها ان المجلس للنكاح وان للوعد فوعد الخ وفی رد المحتار قوله ان المجلس للنكاح) اى لانشاء عقده لانه يفهم منه التحقيق في الحال فاذا قال الاخر اعطيتكها او فعلت لزم الخ[1] اور نیز درمختار میں ہے کہ الفاظ ہبہ و تملیک و صدقہ و عطیہ یہ سب کنایات ہیں اگر نیت ان الفاظ میں نکاح کی ہے یا قرینہ ہے تو نکاح منعقد ہو جائے گا الخ پس صورت مسئولہ میں اگر وہ مجلس انعقاد نکاح کی تھی اور یہ کلام بطور خطبہ نہ تھا اور شہود کے سامنے ایجاب و قبول واقع ہوا تو نکاح منعقد ہو گیا۔ فقط

اس ایجاب و قبول سے نکاح ہوا یا نہیں

(سوال ۷۰) ایجاب و قبول میں صراحۃً لفظ نکاح نہیں کہا بلکہ کنایہ بایں طور کہ عورت نے کہا میں نے جان، عزت اور حرمت تیرے سپرد کیا مرد نے کہا کہ میں نے قبول کیا اس وقت صرف عورت کا باپ اور اس کا بالغ لڑکا موجود تھا اور کوئی نہ تھا نکاح ہوا یا نہیں یہ زنا تو نہیں ہے؟

(الجواب) اگر یہ الفاظ نکاح کے ارادہ سے کہے گئے تو نکاح منعقد ہو گیا قال فی الدرا لمختار و ما عدهما كناية وهو كل لفظ و ضع لتمليك العين الخ كهبة و تمليك وصدقة و عطية الخ بشرط نية او قرينة الخ و فيه ايضاً و شرط حضور شاهدين الخ و لو فاسقين الخ او ابنى الزوجين و فى الشامى و ليس هذا خاصا بالابنين الخ[2] نکاح مذکور اگرچہ قاضی کے یہاں ثابت نہیں ہوتا ہے لیکن عند اللہ نکاح صحیح ہے اور مقاربت اور مجامعت درست ہے اور یہ زنا کے حکم میں نہیں ہے۔

کوئی صورت بتائی جائے کہ خفیہ شادی ہو جائے

(سوال ۷۱) بعض قوموں میں دستور ہے کہ جس کے خاندان میں کوئی ماتم ہو جائے وہ ایک سال سے

---

(۱) رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۸ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۱۲ - ۱۲ ظفیر

(۲) دیکھئے رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۸ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۱۶ - ۱۲ ظفیر صدیقی

پہلے شادی نہ کریں گے بعض اوقات ایسا واقع ہو جاتا ہے تو پھر بعض لوگ اپنی شہوت کو نہیں روک سکتے مگر وہ ظاہرانہ شادی کر سکتے ہیں اور نہ صحبت کر سکتے ہیں اس لئے اگر ایسی کوئی صورت جواز کی ہو جس سے شرعی حدود کے اندر رہ کر انسان شہوت پوری کر سکے اور پھر سال گزرنے پر باقاعدہ نکاح اسی لڑکی سے ہو جاوے؟

(الجواب) اگر خفیہ دو گواہوں کے روبرو وہ لڑکا اور لڑکی ایجاب و قبول کر لیں تو شرعاً نکاح منعقد ہو جاوے گا پھر باقاعدہ ظاہر میں چاہے بعد میں شادی کی رسم ادا ہوں۔[۱]

خواہ کوئی جگہ ہو نکاح کی صحت کے لئے دو مسلمان گواہوں کا ہونا ضروری ہے

(سوال ۷۲) ایک مرد اور عورت جنگل ویران میں ایسے مقام پر ہیں کہ وہاں کوئی مسلمان نہیں جو گواہ ہو اور وہ دونوں نکاح پر راضی ہیں کیا وہ دونوں ایجاب و قبول کر سکتے ہیں اور نکاح صحیح ہو گیا یا نہیں؟

(الجواب) بدون دو مسلمان گواہوں کی موجودگی کے جو ایجاب و قبول کو سنیں۔ نکاح صحیح نہیں ہوتا۔[۲] فقط

شوہر کے ایجاب کو جب گواہ نہ سنے تو نکاح ہو گیا نہیں

(سوال ۷۳) زید و ہندہ میں نکاح کا ایجاب و قبول ہوا لیکن زید کے قبول کو گواہوں نے نہیں سنا اس کے بعد زید نے ہندہ سے مباشرت کی اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں جو فعل زید سے ہوا اس کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) جب کہ زید کے قبول کو دو گواہوں نے نہیں سنا تو وہ نکاح نہیں ہوا کذا فی الدر المختار۔[۳] پس ان دونوں میں پھر ایجاب و قبول دو گواہوں کے سامنے ہونا چاہئے اور جو فعل زید سے ہوا اس سے توبہ کرے۔ فقط

فرشتوں کی گواہی سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۷۴) بدوں گواہوں کے کس طرح نکاح منعقد ہو سکتا ہے اگر فرشتوں کو گواہ کر کے نکاح پڑھا جاوے تو منعقد ہو گیا نہیں؟

---

(۱) و یشترط الا علان مع الشهود لما فی التبیین ان النکاح بحضور الشاهدین یخرج من ان یکون سر او یحصل بحضور هما الاعلان (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۹٤ ج ۳ ط.س. ج۳ص۸۸) ظفیر مفتاحی

(۲) و شرط حضور شاهدین حرین مکلفین سامعین قولهما معاً علی الاصح (الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲ ط.س ج۳ص۲۱) قوله عند حرین او حر و حرتین عاقلین الخ متعلق بنعقد بیان للشرط الخاص به وهو الاشهاد فلم یصح ای النکاح بغیر شهود لحدیث الترمذی البغایا اللاتی ینکحن انفسهن من غیر بینة ولما رواه محمد بن الحسن مرفوعاً لا نکاح الا بشهود الخ (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۹٤ ج ۳ ط.س ج۳ص۸۸) ظفیر

(۳) و شرط حضور شاهدین حرین او حر و حرتین مکلفین سامعین قولهما معاً علی الاصح (درمختار) فلا ینعقد بحضرة النائمین و الا صمین (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲ و ص ۳۷۵ ج ۲ ط.س ج۳ص۲۱) ظفیر

(الجواب) ایسی کوئی صورت نہیں ہے کہ بدون دو گواہوں کے بوقت ایجاب و قبول موجود ہونے کے نکاح منعقد ہو جاوے ایسا نکاح جو بدون موجودگی دو گواہوں کے ہو باطل و کالعدم ہے وہ نکاح نہیں ہے زنا کا مواخذہ اس میں ہوگا[1] اور فرشتوں کو گواہ بنانے سے بھی نکاح منعقد نہیں ہوگا کرام کاتبون دو فرشتے تو بدون گواہ کے وہی ہر ایک عمل انسان کے کاتب و شاہد ہیں مگر نکاح کے لئے یہ کافی نہیں ہے[2] بلکہ دو مسلمان مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں بوقت ایجاب و قبول موجود ہونی چاہئیں۔ فقط

نکاح کے لئے تحریر ضروری نہیں ہے

(سوال ۷۵) نکاح میں اگر حاکم کی طرف سے تحریر کو ضروری قرار دیا ہے تو تحریر ضروری ہے یا نہ بغیر تحریر کے نکاح منعقد ہوگا یا نہ؟

(الجواب) بلا تحریر نکاح منعقد ہو جاوے گا، تحریر ضروری نہیں ہے شرائط نکاح مثل شہود وغیرہ ہونی چاہئیے، تحریر ہونا یا نہ ہونا ضروری نہیں ہے۔[3] فقط

لفظ ہبہ کے ساتھ بالغہ نے جو نکاح کیا وہ ہو گیا

(سوال ۷۶) زید نے مثلاً پانچ چھ آدمی مسلمان عاقلین بالغین کی روبرو عقد ثانی مثلاً ہندہ عاقلہ بالغہ سے بلفظ ہبہ کر لیا، مثلاً زوجہ ہندہ نے زید کی روبرو بالمشافہ کہا کہ میں نے اپنی ذات تجھ کو بخش دی، زید نے کہا کہ میں نے تجھ کو قبول کی، بعدہ ہندہ عاقلہ بالغہ کا نکاح ہندہ کے باپ نے زبردستی جبراً دوسرے شخص مثلاً بکر سے کرا دیا صورت مذکورہ میں نکاح اول جو زید سے ہوا وہ ثابت ہو گیا یا نکاح ثانی بکر کا ثابت ہوگا؟

(الجواب) لفظ ہبہ کنایات نکاح میں سے ہے، اگر بہ نیت نکاح یہ لفظ روبرو شاہدین، عاقلین، بالغین کے عورت نے کہا اور مرد نے قبول کر لیا تو نکاح منعقد ہو گیا[4] اور جب کہ یہ نکاح کفو سے ہوا تو باپ کو اس نکاح کو فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہے اور دوسری جگہ نکاح کرنا صحیح نہیں ہے پس باپ نے جو جبراً نکاح اس بالغہ کا دوسرے شخص سے کر دیا وہ صحیح نہیں ہوا نکاح اول صحیح و نافذ ہے در مختار میں ہے وهو ای الولی شرط صحة نكاح صبى ومجنون الخ لا مكلف الخ فنفذ نكاح حرة بالغة بلا رضا ولی انتهی ملخصاً[5] فقط

---

(۱) وشرط حضور شاهدين مكلفين سامعين قولهما معا على الاصح (الدرالمختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۷۳ ج ۲ .ط.س. ج۳ص۲۱) ظفیر (۲) وفی الخانية والخلاصة لو تزوج بشهادة الله و رسوله لا ينعقد الخ (البحر الرائق كتاب النكاح ص ۹٤ ج ۳ .ط.س. ج۳ص۸۸) ظفیر

(۳) والثانى اعنى الشرط الخاص انعقاد سماع اثنين بوصف خاص للايجاب والقبول الخ وركنه الايجاب والقبول حقيقةً او حكما (البحر الرائق كتاب النكاح ص ۸۳ ج ۳ .ط.س. ج۳ص۷۷) ظفیر

(٤) فينعقد النكاح بلفظ الهبة والعطية (البحر الرائق كتاب النكاح ص ۹۱ ج ۳ .ط.س. ج۳ص۸۵) ظفیر

(۵) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الولى ص ٤۰۷ ج ۲ .ط.س. ج۳ص۵۵- ۱۲ ظفیر

مندرجہ ایجاب و قبول سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں

(سوال ۷۷) نکاح خواں نے ہندہ کا نکاح اس کی اجازت سے بولایت اس کے ماموں کے عمر کے ساتھ باین طور پر پڑھا' اے عمر تم نے مسماۃ یا گھری دختر فلاں کو بعوض سو روپے مہر کے قبول کیا' عمر نے کہا ہاں قبول کیا ایسے ایجاب و قبول سے نکاح صحیح ہو جاتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) ایجاب و قبول بطریق مذکور سے نکاح ہو جاتا ہے البتہ یہ ضروری ہے کہ لڑکی کے باپ کا نام لیا جائے' یا یہ کہ گواہوں کو اس کا حال معلوم ہو اور وہ اس لڑکی کو جانتے ہوں کہ فلاں شخص کی بیٹی ہے۔(۱) فقط

ایجاب ہوا قبول نہ پایا گیا تو نکاح نہ ہوا

(سوال ۷۸) طائفہ اہل اسلام کی ایک مجلس بغرض نکاح منعقد ہوئی مجلس حاضرہ میں لڑکی کے والد نے نکاح خواں کے اشارہ پر ایجاب کیا' پھر لڑکے کو جو عاقل بالغ اور مجلس میں موجود تھا قبول کے لئے کہا گیا تو اس نے اور اس کے والد نے قبول سے سکوت کیا تو نکاح منعقد ہوا یا نہیں ؟

(الجواب) در مختار میں ہے وینعقد ملتبساً با یجاب من احدهما و قبول من الاخر الخ فلاینعقد بقبول بالفعل كقبض مهر الخ قوله فلا ینعقد تفریع علی ما تقدم من انعقاد بلفظین الخ (۲) پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں نکاح منعقد نہیں ہوا۔ فقط

تاریک رات میں دو گواہوں کے سامنے مرد و عورت نے ایجاب و قبول کیا' کیا حکم ہے

(سوال ۷۹) ایک شخص نے اپنی ہم کفو بالغہ لڑکی سے بدون اجازت اس کے والدین کے اس طریقہ پر نکاح کیا کہ دو گواہوں کو جو مسافر اور رہ گزر تھے ایک مقام پر ٹھہرا کر اس بالغہ لڑکی کو بھی وہاں لے گیا۔ بسبب تاریکی شب اور برقع ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے نہ پہچان سکے وہ شخص لڑکی سے مخاطب ہو کر کہنے لگا تم نے مجھے حق نکاح میں قبول کیا یا تم نے مجھے اپنے نفس کا اختیار بخشا ہے وہ لڑکی بجواب کہتی ہے' ہاں میں نے قبول کیا۔ اختیار دیا ہے وغیرہ یہ نکاح منعقد ہوا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) شامی جلد ثانی میں بحر سے منقول ہے۔ فان كانت حاضرة منتقبةً كفى الاشارة اليها والا حتياط كشف وجهها فان لم یرو اشخصها و سمعوا كلامها من البيت ان كانت وحدها فيه جاز الخ (۳) اس عبارت سے واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں نکاح منعقد ہو گیا۔ فقط

---

(۱) و ینعقد ملتبسا با یجاب من احد هما و قبول من الاخر وضعا للمضی لان الماضی ادل علی التحقیق كزوجت نفسی او بنتی او مؤكلتی منك و يقول الاخر تزوجت (الدر المختار علی هامش رد المحتار ص ۳٦۱ ج ۲ ط.س. ج۳ص۹) لو كانت غائبة و زوجها وكيلها فان عرفها الشهود و علموا انها ارادها كفى ذكر اسمها والا لا بد من ذكر الاب والجد ايضاً (رد المحتار ص ۳٦۷ ج ۲ ط.س. ج۳ص۱۵) ظفير

(۲) دیکھئے رد المحتار كتاب النكاح ص ۳٦۱ ج ۲ ط.س. ج۳ص۹ - ۱۲ ظفير

(۳) رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۷٤ ج ۲ ط.س. ج۳ص۲۱ مطلب الخصاف كبير فی العلم الخ - ۱۲ ظفير

لفظ کنایہ سے ایجاب کیا تو نکاح ہوا یا نہیں

(سوال ۸۰) زید اپنے مکان میں چند اشخاص کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اس اثناء میں ہندہ آئی اور کہا کہ میں نے اپنے نفس کو زید کے لئے بخش دیا زید کے گواہ نے دریافت کیا کہ مہر کیا ہے ہندہ نے کہا ایک سو ساڑھے ستائیس روپے زید نے قبول کر لیا بعد ازاں ہندہ نے اپنا عقد عمر سے کر لیا یہ عقد ثانی صحیح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) یہ لفظ کہ میں نے اپنے نفس کو زید کے لئے بخش دیا کنایات نکاح میں سے ہے اس میں نیت نکاح یا قرینہ کی ضرورت ہے اور صرف ذکر مہر قرینہ نہیں ہے **كما حققه الكمال**۔ شامی[1] اور یہ کہ گواہان کو معلوم ہو کہ یہ نکاح ہے پس اگر یہ امور پائے گئے تو نکاح منعقد ہو گیا اس صورت میں دوبارہ نکاح ہندہ کا عمر کے ساتھ صحیح نہیں ہوا اور اگر بہ نیت نکاح یہ لفظ نہیں تھا اور قرینہ بھی کوئی علاوہ ذکر مہر کے موجود نہیں ہے تو زید سے اس کا نکاح نہیں ہوا اس صورت میں عمر کے ساتھ نکاح صحیح ہو گیا۔ فقط

ایک شبہ کا جواب

(سوال ۸۱) اس شبہ کا کیا جواب ہے **ولو زوج ابنته البالغة العاقلة بمحضر شاهد واحد جاز ان كانت ابنته حاضرة لانها تجعل عاقدة والا فلا**[2] یہ دال ہے جواز نکاح پر بایں وجہ کہ مامور جو کہ بظاہر عاقد معلوم ہوتا ہے سفیر محض ٹھیر کر شاہد ہو جاتا ہے اور خود عاقلہ بالغہ عاقد ٹھہرائی جاتی ہے اس سے ظاہر ہوا کہ مامور کا بننا پھر نا آنا عاقد فی الشہادت لغو ہے اور آئندہ عبارت سے صراحۃً معلوم ہوتا ہے کہ لغو نہیں ہے وہ یہ ہے **ثم ام انتقل الخ**[3] دریافت طلب یہ ہے کہ ترجیح کس کو ہے؟

(الجواب) ان دونوں عبارتوں میں جو آپ نے لکھی ہیں کچھ تناقض اور تدافع نہیں ہے اول عبارت سے انعقاد نکاح کا حکم بیان کیا ہے اور دوسری عبارت میں قبول و عدم قبول شہادت کا ذکر ہے یہ ایسا ہے جیسا کہ فقہاء لکھتے ہیں کہ شاہدین فاسقین سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے لیکن اگر نزاع ہو اور شہادت کی ضرورت ہو گی تو فاسقین کی شہادت سے نکاح ثابت نہ ہو گا۔[4] فقط

---

(۱) و انما يصح بلفظ ترويج و نكاح لانهما صريح وما عد اهما كناية وهو كل لفظ وضع لتمليك عين كاملة الخ كهبة و تمليك و صدقة و عطية الخ و كل ما تملك به الرقاب بشرط نية او قرينة و فهم الشهود المقصود (درمختار) هذا ما حققه الفتح رد على ما فده ماه عن الزيلعي حيث لم يجعل النية شرطا عند ذكر المهر الخ حاصل الرد ان المختار انه لا بد من فهم الشهود المراد (رد المحتار كتاب النكاح ص ٤٦٥ ج ٢ و ٣٦٩ ج ٢ و ٣٧٠ ج ٢. ط.س. ج۳ص۱٦) ظفير

(۲) الدرالمختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۷۷ ج ۲. ط.س. ج۳ص۲۲ – ۱۲ ظفير

(۳) دیکھیے الدرالمختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۷۷ ج ۲ – ۱۲ ظفير

(٤) ولو فاسقين (درمختار) اعلم ان النكاح له حكمان حكم الانعقاد و حكم الاظهار فالاول ماذكره والثاني انما يكون عند التجاحد في الاظهار الخ فلذا انعقد بحضور الفاسقين والاعميين الخ وان لم يقبل اداء هم عند القاضي الخ (ردالمحتار كتاب النكاح ص ٣٧٦ ج ٢. ط.س. ج۳ص۲۳) ظفير

یہ درست ہے کہ گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا؟

(سوال ۸۲) زید کہتا ہے کہ بلاحضور شاہدین عقد نکاح منعقد نہیں ہو سکتا؟

(الجواب) بلاحضور شاہدین نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ التفصیل[۱] فی کتب الفقہ

عورت کی موجودگی میں بھی گواہوں کا ہونا ضروری ہے!

(سوال ۸۳) ایک مرد اور ایک عورت ایک شخص کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ تم ہم دونوں کا نکاح پڑھا دو اس شخص نے کہا کہ نکاح کے واسطے ایک وکیل اور دو گواہ کی ضرورت ہے عورت نے جواب دیا کہ اگر میں موجود نہ ہوتی تب وکیل اور گواہ کی ضرورت تھی اس شخص نے دونوں کا نکاح پڑھا دیا وہ دونوں مثل زوجین کے رہتے ہیں اور اولاد بھی ہو گئی ہے یہ نکاح صحیح ہو لیا نہ 'آیا دو گواہوں کا ہونا نکاح کے واسطے ضروری ہے اور جو اولاد ہوئی اس کا کیا حکم ہے' نکاح کے وقت گو دو گواہ موجود نہ تھے لیکن شہادت نکاح کے واسطے ایک گواہ نکاح پڑھانے والا موجود ہے اور بعد نکاح جن مرد اور عورتوں سے زوجین نے اپنے نکاح کے تذکرے کئے ہیں وہ بھی نکاح ہونے کے گواہ ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

(الجواب) بدون دو گواہوں کے موجود ہونے کے جو کہ ایجاب و قبول کو سنیں نکاح منعقد نہیں ہوتا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے **لا نکاح الابشھود ھدایہ**[۲] اور درمختار میں ہے **وشرط حضور شاھدین حرین مکلفین سامعین قولھمامعاً**[۳] **الخ انتھی** پس صورت مذکورہ میں نکاح منعقد نہیں ہوا اور صحیح نہیں ہوا کیونکہ دو گواہوں کا موجود ہونا اور ایجاب و قبول کو سننا فرض ہے اور شرط ہے اور جب کہ شرط نہ پائی گئی تو مشروط بھی نہ پایا گیا جیسا کہ قاعدہ ہے **اذا فات الشرط فات المشروط** اور ہدایہ میں ہے **ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاھدین الخ**[۴] اور ایک شخص کی شہادت صحت نکاح کے لئے کافی نہیں ہے اور بعد میں مشہور ہو جانا اس نکاح کا اور تذکرہ کرنا زوجین کا دوسرے لوگوں کے سامنے سے بھی انعقاد نکاح نہیں ہوتا[۵] اور نکاح مذکور سے جو اولاد ہوئی وہ ولد الحرام ہے اگرچہ احتیاطاً نسب ان کا اس شوہر سے عند البعض ثابت ہے جیسا کہ شامی میں ہے **ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدۃ و ثبوت النسب و مثل لہ فی البحر ھنا ک بالتزوج بلاشھود الخ**[۶] فقط

---

(۱) و منھا الشھادۃ قال عامۃ العلماء انھا شرط جواز النکاح ھکذا فی البدائع (عالمگیری مصری کتاب النکاح ص ۲۵ ج ۱ ط. ماجدیہ ج۱ ص۲۶۷) وشرط حضور شاھدین حرین الخ مکلفین سامعین قولھما معا علی الاصح (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۲۱) ظفیر

(۲) ھدایہ کتاب النکاح ص ۲۸۶ ج ۲ – ۱۲ ظفیر

(۳) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷٤ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۲۱ – ۱۲ ظفیر

(٤) ھدایہ کتاب النکاح ص ۲۸٦ ج ۲ – ۱۲ ظفیر

(۵) لو تزوج بغیر شھود ثم اخبر الشھود علی وجہ الخبر لا یجوز الا ان یجدد عقد ابحضر تھم (البحرالرائق کتاب النکاح ص ۹٤ ج ۳ .ط.س. ج۳ص۸۸) ظفیر

(٦) رد المحتار باب العدۃ مطلب فی النکاح الفاسدو الباطل ص ۸۳۵ ج ۲ .ط.س. ج۳ص۵۱٦ – ۱۲ ظفیر

صرف مرد و عورت کے ایجاب و قبول سے جب کہ گواہ نہ ہوں نکاح جائز نہیں

(سوال ۸٤) ایک بیوہ عورت اگر اپنے میکے والوں کے خوف سے جو کہ جاہل ہیں اور نکاح ثانی کو معیوب جانتے ہیں کسی نیک مرد سے آپس میں کلمہ کلام اور حسب شرع مہر مقرر کر کے مرد و عورت دو بدو ایجاب و قبول کر لیں اور تیسرے شخص کو خبر نہ ہو تو کیا نکاح منعقد ہو جاوے گا اگر نکاح درست نہیں تو مجامعت کرنے پر کیا کفارہ ہوگا؟

(الجواب) بدون اس کے کہ دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول ہو' نکاح صحیح نہ ہوگا پس یہ جائز ہے کہ بیوی بالغہ خود اپنی رضا سے اپنا نکاح کفو میں کرے اور میکہ والوں کو خبر نہ کرے لیکن بوقت ایجاب و قبول دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے' بدون اس کے نکاح نہ ہوگا البتہ یہ جائز ہے کہ سوائے ان دو گواہوں کے اور کسی کو بوجہ مصلحت کے اطلاع نہ کی جاوے [1] پس اگر ایسا کیا گیا کہ دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول ہوا تو نکاح صحیح ہے اور شوہر کو مجامعت وغیرہ درست ہے اور اگر ایسا نہیں ہوا تو نکاح نہیں ہوا اور مجامعت حرام ہے اور جو کچھ ہوا وہ زنا ہوا' اس سے دونوں توبہ کریں اور تجدید نکاح روبرو شاہدین کے کریں۔

نکاح میں شہادت کا مطلب کیا ہے؟

(سوال ۸۵) نکاح میں جو شہادت جزو نکاح ہے اس کا کیا مطلب ہے' کیا وہ نکاح صرف عندالناس معتبر نہ ہوگا یا عنداللہ بھی معتبر نہ ہوگا اگر عورت مرد میں ایجاب و قبول ہو جاوے اور شہادت نہ ہو تو کیا ان دونوں کا یہ فعل اور باہمی اختلاط عنداللہ بھی زنا میں شمار ہوگا اور وہ دونوں گناہ گار ہوں گے یا صرف عندالناس ہی یہ زنا میں شمار ہوگا۔

ایجاب و قبول بغیر گواہ ہو اور بعد میں شہرت ہو تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۸٦/۲) اگر بوقت ایجاب و قبول شہادت نہ ہو اور بعد خلوت صحیحہ یا قبل خلوت صحیحہ کے وہ دونوں یا ایک اگر مشہور کر دے کہ میرا نکاح ہو گیا ہے اور لوگ اس کو یقین بھی کر لیں تو کیا یہ شہرت شہادت کے قائم مقام ہوگی یا نہیں اگر نہ ہوگی تو کیوں اور اگر ہوگی تو نکاح کا تحقق و وجود شہرت کے وقت سے سمجھا جائے گا یا اس کے پہلے سے کیا عندالناس کی بھی کوئی توجیہ اس میں نکل سکتی ہے یا نہیں؟

شہادت کا مفہوم ایجاب و قبول کے بعد شہرت سے ادا ہوتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۸۷/۳) نکاح میں شہادت کا اصلی راز کیا ہے اور جو راز ہے وہ راز و فلسفہ بعد ایجاب و قبول شہرت

---

(۱) عند حرين او حر و حرتين عاقلين بالغين مسلمين ولو فاسقين (کنز) بيان للشرط الخاص به وهو الاشهاد فلم يصح النکاح بغير شهود الخ ولايشترط الاعلان مع الشهود لما فی التبيين ان النکاح بحضور الشاهدين يخرج عن ان يکون سرا و يحصل بحضور هما الاعلان (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۹٤ ج ۳. ط.س. ج۳ ص۸۸) ظفير

عامہ کے وقت حاصل ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

عدم شہادت پر انما الاعمال بالنیات کا اثر کیوں نہیں ہوتا

(سوال ٤ / ۸۸) اگر عدم شہادت والا ایجاب و قبول عند اللہ بھی معتبر نہیں ہے تو پھر انما الاعمال بالنیات کے کلیہ سے یہ جزئیہ کیوں خارج ہے اور اس کا حقیقی فلسفہ کیا ہے ؟

(الجواب) (۱) عند اللہ و عند الناس دونوں اعتبار سے بدوں دو گواہوں کے ایجاب و قبول سننے کے نکاح منعقد نہیں ہوتا اور وطی جو اس حالت میں ہو گی وہ زنا شمار ہو گا۔[۱]

(۲) دو گواہوں کا بوقت ایجاب و قبول موجود ہونا اور ایجاب و قبول کو سننا ضروری ہے اور شرط انعقاد نکاح کی ہے بدون دو گواہوں کے موجود ہونے کے بوقت ایجاب و قبول کے نکاح منعقد نہ ہوگا نہ عند اللہ اور نہ عند الناس اور دلیل اس کی یہ عبارت در مختار کی ہے وشرط حضور شاهدين[۲] الخ

(۳) حکم و ارشاد آنحضرت ﷺ معلوم ہونے کے بعد کسی راز کے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہے حکم شریعت بلا چون و چرا و بلا کشف حقیقت و دریافت راز مان لینا چاہئے کما قال الله تعالیٰ وما اتكم الرسول فخذوه وما نهكم عنه فانتهوا[۳] (گواہ کا منشایہ ہے کہ زنا کی تہمت دور ہو جائے اور یہ تہمت عائد نہ ہو سکے بعد میں شہرت سے یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی۔[۴] ظفیر)

(۴) اس کے متعلق بھی وہی جواب ہے جو نمبر ۳ میں گزرا کہ بعد حکم شریعت حقیقی فلسفہ دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ابطال احکام شرعیہ حقیقی فلسفہ کی بناء پر صحیح نہیں ہے (یہاں صرف اس کا تعلق خود اس کی اپنی ذات سے نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق سماج شہر اور خاندان سے ہے اس لئے صرف نیت پر اعتماد کافی نہ ہوگا گواہ کے ذریعہ نیت کا مظاہرہ بھی ضروری ہوگا۔ ظفیر)

عالم نے بلا گواہ جو نکاح پڑھایا وہ درست نہیں ہوا

(سوال ۸۹) اگر خالد مع ہندہ کے زید عالم کے پاس گیا کہ ہندہ کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے زید نے ہندہ سے دریافت کیا اس نے بھی رضا مندی ظاہر کر دی زید نے خطبہ نکاح پڑھ کر ایجاب و قبول کرا دیا یہ نکاح

---

(۱) فلم يصح النكاح بغير شهود لحديث الترمذى البغايا اللاتى ينكحن انفسهن من غير بينة ولما رواه محمد بن الحسن مرفوعاً لا نكاح الا بشهود فكان شرطا ولذا قال فى مال الفتاوى لو تزوج بغير شهود ثم اخبر الشهود على وجه الخبر لا يجوز (البحر الرائق كتاب النكاح ص ٩٤ ج ٣ ط.س ج٣ ص٨٨) ظفير

(۲) دیکھئے رد المحتار كتاب النكاح ص ٣٠٣ ج ٢ - ١٢ ظفير

(۳) سورة الحشر : ١

(٤) وفى البدائع ان الاشهاد فى النكاح ولد فع تهمة الزنا لا لصيانة العقد عند الجحود والا نكار والتهمة تندفع بالحضور من غير قبول على ان معنى الصيانة تحصل بسبب حضور هما وان كان لا تقبل شهادتهما لان النكاح يظهر و يشتهر بحضور هما (البحر الرائق كتاب النكاح ص ٩٦ ج ٣ ط.س ج٣ ص٨٩) ظفير

جائز ہوا یا نہیں اگر جائز نہیں تو اب کیا کرنا چاہئیے؟

(الجواب) یہ نکاح نہیں ہوا' نکاح بدون دو گواہ یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت کے موجود ہونے کے جو کہ ایجاب و قبول کو سنیں منعقد نہیں ہوتا اس صورت میں دوبارہ باقاعدہ بحضور شاہدین نکاح ہونا چاہئیے اور مامضٰی سے توبہ و استغفار کرنا چاہئیے۔[1] فقط

بلا گواہ کے نکاح میں مجامعت زنا کے حکم میں ہے

(سوال ۹۰) زید ہندہ سے بلا شہود نکاح کرتا ہے' اگرچہ یہ نکاح بلا شہود ناجائز ہے سوال صرف یہ ہے کہ اگرچہ یہ نکاح بغرض تسلیم بین الناس منعقد نہیں ہوا' لیکن کیا عند اللہ بھی نہیں ہوا یعنی ایسے نکاح بلا شہود میں اگر ناکح منکوحہ سے مجامعت کرے تو کیا ناکح و منکوحہ عند اللہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔

(الجواب) وہ نکاح جس میں دو گواہ نہ ہوں' عند اللہ بھی نکاح نہیں ہے[2] اور وطی کرنا اس میں زنا ہے کما جاء عن ابن عباسؓ ان النبی ﷺ قال البغایا اللاتی ینکحن انفسھن بغیر بینة والا صح انه موقوف علی ابن عباسؓ رواہ الترمذی۔ اقول والموقوف فی مثل هذا له حکم المرفوع کما تقرر فی الاصول قال فی اللمعات و فیه ان النکاح بلاشهود فاسد وهو المذهب عند جمهور الائمة الخ[3] وفی الدرالمختار تزوج بشهادة اللہ و رسوله لم یجز بل قیل یکفر[4] فقط

شیعہ گواہوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول ہوا کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۱) زید نے اپنی لڑکی کی شادی اس طرح کی کہ مجلس ایجاب و قبول میں صرف دو چار شیعہ تھے وہی گواہ کی حیثیت بھی رکھتے ہیں جو غالی ہوتے ہیں تھے یہ نکاح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) نکاح کے گواہوں میں فقہاء نے مسلمان گواہوں کی شرط لگائی ہے شیعہ کے بعض فرقے کافر کے حکم میں ہیں' جو غالی نہیں ہوتے وہ گو فاسق ہیں مگر مسلمان ہیں احتیاط اس میں ہے کہ یہ نکاح پھر مسلمان سنی گواہوں کی موجودگی میں دوبارہ کیا جائے[5] فقط

---

(۱) ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاهدین حرین عاقلین بالغین مسلمین الخ اعلم ان الشهادة شرط فی باب النکاح لقوله علیه السلام لا نکاح الا بشهود (هدایه کتاب النکاح ص ۲۸۶ ج ۲) ظفیر

(۲) و منها الشهادة قال عامة العلماء انها شرط جواز النکاح هکذا فی البدائع (عالمگیری مصری کتاب النکاح باب اول ص ۲۵۰ ج ۱ ط. ماجدیه ج۱ ص ۲۶۷) ظفیر

(۳) ترمذی مع حاشیه ص ۱۳۰ ج ۱ و ص ۱۳۱ ج ۱ ظفیر

(٤) الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۹ ج ۲ و ص ۳۸۰ ج ۲ ط.س. ج ۳ ص ۲۳

(۵) وشرط حضور شاهدین حرین مکلفین سامعین قولهما معا الخ مسلمین لنکاح مسلمة و لو فاسقین (الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲ و ص ۳۷٤ ج ۲) ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الا لوهیة فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبة الصدیق او یقذف السیدة الصدیقة فهو کافر لمخالفة القواطع المعلومة من الدین بالضرورة بخلاف ما اذا کان یفضل علیا اویسب الصحابة فانه مبتدع لا کافر (رد المحتار باب المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۲۷) ظفیر

دو گواہوں میں ایک نکاح ہونا بیان کرے اور دوسرا منگنی، تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۲) مدعی اور مدعا علیہ ایک عالم کے پاس نکاح کے معاملہ لے کر گئے، عالم نے مدعی سے پوچھا کہ دعویدار نکاح کا کون ہے مدعی نے کہا میں خود ناکح نہیں ہوں، ناکح سفر میں ہے میں اس کا برادر ہوں ایک شخص نکاح ہونا بیان کرتا ہے اور دوسرا منگنی کا ہونا بیان کرتا ہے کہ خطبہ ہوا ہے نکاح نہیں ہوا ہے اور مدعا علیہ بھی یہی کہتا ہے کہ میں نے اپنی دختر کا خطبہ کیا ہے مدعا علیہ سے عالم نے کہا کہ نکاح صحیح نہیں ہوا تم اپنی دختر کا نکاح دوسری جگہ کر سکتے ہو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) جب کہ نکاح کے دو گواہوں میں اختلاف ہو جاوے ایک نکاح ہونا اور یک صرف خطبہ اور منگنی کا ہونا بیان کرے تو ظاہر ہے کہ بصورت انکار مدعا علیہ (از نکاح)...... نکاح ثابت نہ ہوگا فتویٰ اس عالم کا جس نے بسبب نہ متفق ہونے دو گواہوں کے نکاح پر فتویٰ عدم صحت نکاح کا دیا ہے صحیح ہے جیسا کہ درمختار میں ہے و شرط حضور شاهدين حرين مكلفين سامعين قولهما معاً على الاصح[1] الخ فقط

خود نکاح کیا مگر کہتا ہے کہ نشہ میں تھا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۳) بکر نے ہندہ سے اپنی رضامندی سے نکاح کیا، بکر کی عمر ۲۰ سال اور ہندہ ۱۲ سال کی ہے تین روز بعد بہن بہنوئی کے بھکانے سے نکاح کا یکدم انکار کر کے کہتا ہے کہ ہم نشہ میں تھے لوگوں نے ہم کو بھکا کر نشہ میں اقرار کرا لیا ہوگا جس کی ہمیں خبر نہیں ہے حالانکہ یہ غلط ہے اب نہ وہ ہندہ کو گھر لے جاتا ہے نہ طلاق دیتا ہے نہ نفقہ دیتا ہے لہذا اس صورت میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) نابالغہ کے ولی کی وساطت سے اگر بحالت صحت و عقل و ہوش شوہر دو گواہوں کے سامنے جنہوں نے ایجاب و قبول کو سنا ہو، نکاح ہوا ہے تو نکاح صحیح ہو گیا[2] انکار شوہر کا معتبر نہیں ہے اور بدون طلاق یا وفات شوہر کے اور کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے نفقہ عورت کا شوہر کے ذمہ واجب ہے۔ فقط

بلا گواہ نکاح کیا جائز ہوا یا نہیں اور اولاد کا کیا حکم ہے؟ اور اولاد کی امامت جائز ہے یا نہیں!

(سوال ۹۴) ایک شخص نے بیوہ بھاوج سے نکاح ہونا ظاہر کیا اور دو غیر قوم شخصوں کو دیوار کی آڑ میں سماعۃ سے یہ بیان کرا دیا کہ میرا نکاح فلاں سے ہو گیا ہے، نہ کوئی نکاح پڑھنے والا ہے نہ گواہ ہیں، تو نکاح جائز ہے یا ناجائز؟ اور اس ناکح سے جو اولاد ہو وہ صحیح سمجھی جاوے گی یا ولد الزنا۔ اور اولاد ذکور میں سے کسی کو امام بنانا درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) دو گواہ بوقت ایجاب و قبول ہونا ضروری ہے جو کہ ایجاب و قبول کو سنیں، اگر ایسا نہیں ہوا تو وہ

---

(۱) الدر المحتار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲. ط. س. ج۳ص ۲۱- ۱۲ ظفیر
(۲) ولا ينعقد نكاح المسلمين الا بحضور شاهدين الخ (هدايه كتاب النكاح ص ۲۸۶ ج ۲) ظفیر

نکاح منعقد نہیں ہوا[1] اور بلا گواہ کے نکاح سے جو اولاد ہوئی وہ ولد الزنا ہے[2] باقی ولد الزنا اگر صالح ہو تو امامت اس کی درست ہے۔ فقط

صرف ایک مرد اور ایک عورت کے سامنے ایجاب و قبول سے نکاح درست نہیں ہوا

(سوال ۹۵) ایک بالغہ لڑکی نے ایک مرد اور ایک عورت کے سامنے ایک بالغ لڑکے کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ بالعوض پانچ ہزار روپے کے آپ مجھ کو اپنی زوجیت میں قبول کر لو لڑکے نے قبول کر لیا' علاوہ ازیں اور کوئی احکام عقد کے ادانہ ہو سکے مثلاً خطبہ و گواہ وغیرہ کا ہونا یہ نکاح درست ہوا یا نہیں؟

(الجواب) درمختار میں ہے وشرط حضور شاھدین حرین اوحر و حرتین مکلفین سامعین قولھما معاً[3] الخ پس معلوم ہوا کہ بدون حاضر ہونے دو مرد آزاد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے جو کہ ایجاب و قبول کو سنیں نکاح منعقد نہیں ہوگا پس صورت مسئولہ میں کہ صرف ایک مرد اور ایک عورت موجود تھی نکاح منعقد نہ ہوگا۔ فقط

عورت کی وکالت سے نکاح درست ہے

(سوال ۹۶) اگر زنے' زنے رادر کردن نکاح خود یا شخصی وکیل کند و آں وکیل بعد ثبوت وکالت نفس موکلہ مذکورہ بہ شخص مذکور نکاح کرد' نکاح درست شود یا نہ

(الجواب) اگر بحضور شاہدین ایجاب و قبول نکاح شود نکاح صحیح است الحاصل وکالت زن معتبر است۔ فقط

بذریعہ خط ایجاب و قبول سے نکاح کب درست ہوگا

(سوال ۹۷) فاطمہ ایک عاقلہ بالغہ نوجوان خواندہ لڑکی ہے۔ مسائل شرعی سے بھی واقفیت رکھتی ہے راجپوت قوم سے ہے جس کے یہاں اب تک یہ رسم ہندوانہ چلی آتی ہے کہ وہ ایک گوت میں رشتہ ناتہ نہیں کرتے لڑکی خود ایک لڑکے سے جو انہیں کے گوت میں ہے اپنا نکاح کرانا چاہتی ہے گو یا برادری کی رو سے نکاح نہیں کر سکتی باقی دینی لحاظ سے لڑکا اس کا بالکل کفو ہے اب یہ لڑکی چاہتی ہے کہ میں پہلے اس کے ساتھ خفیہ نکاح کر لوں اور بعد میں اس کا اظہار کر دوں' بعد میں والدین مجبور ہو کر نکاح کو مان لیں گے اب یہ لڑکی گاؤں کے گواہاں تو برائے نکاح نہیں کر سکتی کیونکہ پہلے ہی راز افشاء ہونے کا خوف ہے اس لئے لڑکی خود اپنے

---

(۱) و شرط حضور شاھدین مکلفین الخ سامعین قولھما معاً (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۲۱) ظفیر (۲) والمراد بالنکاح الفاسد النکاح الذی لم تجتمع شرائطہ کتزوج الاختین معا والنکاح بغیر شھود الخ یجب علی القاضی التفریق بینھما الخ فظاھرہ انھما لا یحد ان وان النسب یثبت فیہ (البحر الرائق باب المھر ص ۱۸۱ ج ۳ ط.س. ج۳ ص ۱۶۹) ظفیر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایجاب و قبول بغیر گواہ ہوا ہے تو گو یہ باطل و فاسد ہے مگر نسب ثابت ہوگا۔ ظفیر (۳) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۲۱ - ۱۲ ظفیر

ہاتھ سے اپنا مکمل حال اور ایجاب لکھ کر دیتی ہے کہ لڑکا کہیں دوسری جگہ جا کر گواہوں کے روبرو ایجاب پڑھ کر سنائے اور وہ قبول کرے اور اسی کاغذ پر لکھ دے۔ آیا اس طور سے نکاح منعقد ہو جاوے گا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں اگر مرد اس ایجاب مکتوب از جانب عورت کو دو گواہوں کے سامنے پڑھ کر سنا دیوے اور انہیں گواہوں کے سامنے قبول کرے تو نکاح منعقد ہو جاوے گا[1] اور ایک صورت جواز کی یہ ہے کہ وہ عورت اس مرد کو وکیل اپنے نکاح کا بنا دیوے یعنی یہ کہہ دے یا لکھ دے کہ میں نے تجھ کو اختیار دیا کہ اپنا نکاح مجھ سے کرے اور مرد روبرو دو گواہوں کے اس کو ظاہر کر کے انہیں گواہوں کے سامنے قبول کرے یا یہ کہہ دے کہ میں نے اس عورت سے اپنا نکاح کر لیا تب بھی نکاح منعقد ہو جاوے گا کذا فی الشامی[2] وغیرہ۔ اور چونکہ یہ نکاح کفو میں ہے لہذا اس کی صحت کے لئے اجازت اولیاء کی ضرورت نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار۔[3] فقط

دو تین آدمیوں کے سامنے عورت نے ایجاب لکھ کر بھیج دیا اور مرد نے خط پڑھ کر قبول کیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۸) ایک عورت نے دو تین آدمیوں کے سامنے ایک شخص کو لکھ کر بھیج دیا کہ میں اپنی راضی سے بالعوض مہر شرعی تمہارے نکاح میں آچکی اس نے قبول کر لیا تو یہ نکاح ہو گیا یا نہیں؟

(الجواب) اس میں جواز نکاح کی صورت یہ لکھی ہے کہ جس مرد کو عورت نے ایسا لکھا ہے وہ دو گواہوں کے سامنے عورت کی تحریر کو سنا کر یہ کہے کہ میں نے قبول کیا غرض دو گواہوں کا ہونا اور اعادہ تحریر عورت کا کرنا اور اس کے بعد...... روبرو دو گواہ کے قبول کرنا شرط جواز ہے۔[4] فقط

دھوکہ سے تحریر کے ذریعہ نکاح ہوتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۹۹) اگر کوئی شخص فریب سے عورت کے سامنے یہ لفظ لکھ کر پیش کرے اور کہے کہ یہ تحریر پڑھ ازوجنی معك پھر اس کے جواب میں خود کہے زوجت معك یہ نکاح ہوا یا نہیں؟

---

(۱) وافا دا لمصنف ان انعقاد النكاح بكتاب احد هما يشترط فيه سماع الشاهدين قراءة الكتاب مع قبول الاخر (البحر الرائق كتاب النكاح ص ۹۵ ج ۳. ط.س. ج۳ص۸۹) ظفير

(۲) واذا اذنت المراة للرجل ان يزوجها من نفسه فعقد بحضرة شاهدين جاز (هدايه فصل فى الوكالة ص ۳۰۲ ج ۲) ظفير

(۳) فنفذ نكاح حرة مكلفة بلا رضا ولى الخ وله الاعتراض فى غير الكفؤ (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الولى ص ۴۰۷ ج ۲ ط.س. ج۳ص۵۵) ظفير

(٤) قال ينعقد النكاح بالكتاب كما ينعقد بالخطاب وصورته ان يكتب اليها يخطبها فاذا بلغها الكتاب احضرت الشهود و قرائه عليهم وقالت زوجت نفسى منه او تقول ان فلانا كتب الى يخطبنى فاشهد وانى زوجت نفسى منه اما لو لم تقل بحضرتهم سوى زوجت نفسى من فلان لا ينعقد لان سماع الشطرين شرط صحة النكاح و باسماعهم الكتاب او التعبير عنه منها قد سمعوا الشطرين (رد المحتار كتاب النكاح مطلب التزوج بارسال كتاب ص ۳٦٤ ج ۲ ط.س. ج۳ص۱۲) ظفير

(الجواب) ایسی صورت میں انعقاد نکاح میں اختلاف ہے[۱] علاوہ بریں حضور شاہدین فاہمین شرط جواز ہے۔[۲] فقط

جب دعا کے بہانے ایجاب کرایا اس طرح کہ گواہ نہ تھے تو نکاح درست نہیں ہوا

(سوال ۱۰۰) زید پڑھا لکھا اور درویش آدمی بکر کے مکان پر جایا آیا کرتا تھا اتفاق سے اس کا قصد حج بیت اللہ کا ہوا اس کی معیت میں خالد و ولید تھے وہ بکر کے مکان پر گیا دروازہ میں سے بکر کی زوجہ کو بلایا اور کہا کہ میرا قصور معاف کردو میں حج کو جاتا ہوں' بکر کی زوجہ نے کہا کہ تم نے ہمارا کیا قصور کیا ہے' اس پر زید نے بہت اصرار کیا کہ ہمارا قصور معاف کردو' زیادہ اصرار کی وجہ سے زوجہ بکر نے کہا کہ معاف کیا' اس کے بعد دختر بیوہ بکر کو آواز دی اور کہا کہ تم کچھ وظیفہ پڑھتی ہو' اس نے کہا کہ نماز پڑھتی ہوں اور جو دعا آپ نے بتائی تھی وہ پڑھتی ہوں وہ کیا دعا ہے اس نے کہا کہ یہ ہے نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم اس کے بعد زید نے کہا کہ یہ اور پڑھا کرو مقولہ یعنی دختر مذکورہ رب زدنی مولانا یارب زدنی مولانا جس وقت یہ الفاظ تعلیم کردیئے تب بیرونی دروازے سے علاوہ خالد و ولید کے ایک عربی خواں کو بھی بلایا' اس کا بیان ہے کہ یہ الفاظ تھے زوجنی للہ یا مولانا اس دختر سے یہ الفاظ صحیح ادا نہ ہوئے تو زید نے پھر بتلائے تب اس دختر نے زوجنی للہ یا مولانا کہا اور زید نے قبلت کہا' ایسی حالت میں کہ دختر مذکور اور موجودین میں سوائے عربی خواں کے یہ جانتے ہیں کہ یہ درویش دعاء تعلیم کررہے ہیں ان کو ہرگز خیال نہیں ہے کہ ایجاب و قبول ہورہا ہے اور نہ ہم لوگ گواہ ہیں بلکہ وہ یہ جانتے ہیں کہ دعاء تعلیم ہورہی ہے اور وہ دختر بھی یہی جان کر کلمات کہہ رہی ہے کہ میں دعا سیکھ رہی ہوں اس صورت میں کہ نہ عورت جانتی ہے کہ میں اپنا نکاح کرتی ہوں اور نہ گواہ جانتے ہیں کہ اس عورت کا نکاح ہورہا ہے سوائے عربی خواں کے ایسی حالت میں زوجنی للہ یا مولانا کہنے سے ایجاب ہوجائے گا یا نہ اور نکاح زید کا دختر مذکورہ سے صحیح ہوگا یا نہیں' نہ اس وقت مہر کا ذکر ہوا نہ اسکے بعد۔

(الجواب) اس صورت میں نکاح منعقد نہیں ہوا کیونکہ اس قدر جاننا عورت کا اور دو گواہوں کا ضروری ہے کہ ان الفاظ سے نکاح منعقد ہوجاتا ہے اور یہ نکاح کے الفاظ ہیں اور یہ مجلس نکاح ہے اگرچہ حقیقت معنی نہ جانتے ہوں چنانچہ شامی نے صاحب درمختار کے اس قول کی تشریح میں لکھا ہے ولا یشترط العلم بمعنی الا یجاب والقبول الخ لکن قید فی الدر وعدم الاشتراط بما اذا علما ان ھذا اللفظ ینعقد بہ النکاح ای وان لم یعلما حقیقة معناہ[۳] الخ فقط

---

(۱) قال فی الفتح لو لقنت المراة زوجت نفسی بالعربیة ولا تعلم معناہ و قبل والشھود یعلمون ذالک اولا یعلمون صح کالطلاق و قیل لا کالبیع کذافی الخلاصة و مثل ھذا فی جانب الرجل اذا لقنہ ولا یعلم معناہ (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۶۷ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۱۵) ظفیر

(۲) وشرط سماع کل من العاقدین لفظ الاخر لیتحقق رضاھما وشرط حضور شاھدین حرین او حرو حرتین الخ (ایضا ص ۳۷۳ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۲۱) ظفیر

(۳) ردالمحتار کتاب النکاح ص ۲۶۷ ج ۲ ط.س. ج۳ص۱۵ - ۱۲ ظفیر

خط کے ذریعہ نکاح

(سوال ۱۰۱) زید نے اپنی لڑکی کو بکر کو دیا اور اس سے یہ کہا کہ میں نے اپنی لڑکی تم کو دی' اس کے بعد زید نے بکر کو خط لکھا اور تین آدمیوں کے دستخط کرائے' تو خط پر نکاح جائز ہوا یا نہیں؟

(الجواب) اگر زید نے بکر کو خط اس مضمون کا بھیج دیا کہ میں نے اپنی دختر کا نکاح تم سے کیا اور مکتوب الیہ نے اس کے مضمون کو حاضرین کو سنایا اور قبول کیا تو نکاح منعقد ہو گیا۔ فقط

نکاح خط و کتابت کے ذریعہ

(سوال ۱۰۲) مثلاً ایک عورت نے ایک شخص کو لکھا کہ میں آپ سے نکاح کرنا چاہتی ہوں اتنے مہر پر' آپ منظور کریں' اور ادھر سے اس شخص نے اس کے جواب میں لکھا کہ مجھے منظور ہے اور وہ شخص دو شخصوں کے سامنے پڑھ کر اور اس کا جواب بھی ان کو سنا کر لکھ دیا تو کیا یہ نکاح ہو گیا مگر اس عورت نے خفیہ بلا دو شرعی گواہ کے خط لکھا ہو تو کیا یہ نکاح ہو جاوے گا یا ادھر سے بھی دو گواہ شرعی ہونے کی ضرورت ہو گی' اور ان دونوں خطوں پر دونوں فریق کے گواہان کے دستخط بھی ہونے چاہئیں یا نہیں؟

(الجواب) شامی میں خط پر جواز نکاح کی یہ صورت لکھی ہے کہ مثلاً مرد عورت کو خط لکھے کہ میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں اور عورت دو گواہوں کو بلا کر ان کے سامنے اس خط کو پڑھے اور کہہ دے کہ میں نے اپنا نکاح اس سے کیا الخ اس صورت کے موافق یہ بھی جائز ہے کہ عورت مرد کو خط لکھے اور مرد دو گواہوں کے سامنے اس کا خط پڑھے اور یہ کہہ دے کہ میں نے اس عورت سے نکاح کیا غرض یہ کہ اگر دو گواہوں کے سامنے شوہر نے اس خط کو پڑھ دیا اور قبول کر لیا تو نکاح ہو گیا۔[1] فقط

مذکورہ تحریر سے نکاح نہیں ہوا

(سوال ۱۰۳) ایک دختر ۱۸ سالہ نے اپنا عقد خلاف مرضی والدین اس طریقہ سے کیا ہے کہ جس سے وہ نکاح کرنا چاہتی تھی اس کو یہ تحریر لکھی کہ میں بہ صحت و ثبات عقل بلا اکراہ و اجبار برضائے خود اپنے نفس کو بالعوض پانچ سو روپے دین مہر مؤجل کے تمہاری زوجیت میں دیتی ہوں اور چھ گواہوں کے نام بھی یہ تحریر بھیج دی اس صورت میں نکاح منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) صورت جواز نکاح بذریعہ تحریر شامی میں فتح القدیر سے یہ نقل کی ہے کہ اگر کسی مرد نے عورت کو لکھا کہ مجھ سے نکاح کر لو اور اس عورت نے گواہوں کو بلا کر ان سے کہا کہ فلاں شخص مجھ سے نکاح

---

(۱) ينعقد النكاح بالكتاب كما ينعقد بالخطاب و صورته ان يكتب اليها يخطبها فاذا بلغها الكتاب احضرت الشهود و قرائه عليهم وقالت زوجت نفسى منه' او تقول ان فلانا كتب الى يخطبنى فاشهد وانى زوجت نفسى منه' اما لو لم تقل بحضرتهم سوى زوجت نفسى من فلان لاينعقد' لان سماع الشطرين شرط صحة النكاح سماعهم الكتاب او التعبير عنه منها (رد المحتار ' كتاب النكاح ص ٣٦٤ ج٢ . ط.س. ج٣ص ١٢ مطلب التزوج بارسال كتاب) ظفير مفتاحى

کرنا چاہتا ہے تو تم گواہ رہو کہ میں نے اس سے اپنا نکاح کر لیا ہے تو اس صورت میں نکاح منعقد ہو جاوے گا اور اگر عورت نے گواہوں کے سامنے مرد کی طرف سے کچھ کلام نقل نہ کی اور صرف یہ لکھا اور کہا کہ میں نے اپنا نکاح فلاں شخص سے کیا تو نکاح منعقد نہ ہوگا البتہ اگر عورت مرد کو یہ لکھے کہ تم مجھ سے اپنا نکاح کر لو اس پر مرد نے دو گواہوں کے سامنے عورت کے اس پیغام کو نقل کر کے کہا کہ تم گواہ رہو میں نے اس عورت سے اپنا نکاح کر لیا تو نکاح منعقد ہو جاوے گا الغرض جواز نکاح کے لئے اس صورت میں ضروری ہے کہ مرد روبرو دو گواہوں کے یہ نقل کرے کہ فلاں نے مجھ کو لکھا ہے اور وہ مجھ سے نکاح کرنا چاہتی ہے پس تم گواہ رہو کہ میں نے اس عورت سے نکاح کر لیا اور قبول کر لیا اس طرح اگر کیا جاوے گا تو نکاح منعقد ہو جاوے گا۔ شامی[1] فقط (صورت مسئولہ میں نکاح درست نہیں ہوا۔ ظفیر)

جب گواہوں کا ایجاب و قبول کو سننا محتمل ہے تو دوبارہ نکاح کیا جاوے

(سوال ۱۰٤) عمرو کہتا ہے کہ میری مناکحت اس طرح ہوئی تھی کہ میری منکوحہ کا چچا ولی مع دو شاہدوں کے ان کے پاس جا کر اجازت لے آیا مجلس نکاح میں آ کر میرے کان میں آہستہ سے ایجاب کیا میں نے بھی آہستہ سے قبول کیا اور مجھے یقین ہے کہ یہ الفاظ ایجاب و قبول کے ہم عاقدین کے سوا کسی نے بھی نہیں سنے ہوں گے اس صورت میں نکاح فسخ کر کے تجدید نکاح کیا جاوے یا کیا کرنا چاہئیے اگر وجوب فسخ دیانۃً ہے تو جو حقوق عباد عدم توریث اور مہر مثل وغیرہ فسخ پر قضاءً مرتب ہوتے ہیں اس پر بھی مرتب ہوں گے یا نہیں؟

(الجواب) یہ ظاہر ہے کہ سننا اور نہ سننا شاہدین کا ایجاب و قبول کو محتمل ہو گیا پس تجدید نکاح بلا فسخ نکاح کر لیا جاوے تجدید نکاح احتیاط کے لئے پہلے نکاح کو فسخ کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ کفر محتمل میں فقہاء نے تصریح کی ہے کہ تجدید نکاح بمہر جدید کر لی جاوے اور عدم توریث وغیرہ امور اس پر مرتب نہ ہوں گے اور مہر پہلا بھی لازم ہوگا اور دوسرا بھی۔[2] فقط

صرف ایک گواہ کی موجودگی میں نکاح درست نہیں ہے

(سوال ۱۰۵) اگر پدر نفس دختر نابالغہ خود بہ پسر شخص بہ نکاح بدہد آنشخص برائے پسر قبول کند گواہ صرف ملا صاحب وارد آں نکاح را چہ حکم است

(الجواب) اگر آں پسر ہم نابالغ است نکاح منعقد نہ شد کہ صرف یک گواہ ملا صاحب باقی ماند البتہ اگر پسر

---

(۱) قوله فتح فانه قال ينعقد النكاح بالكتاب كما ينعقد بالخطاب و صورته ان يكتب اليها يخطبها فاذا بلغها الكتاب احضرت الشهود قراته عليهم وقالت زوجت نفسي منه او تقول ان فلانا كتب الى يخطبني فاشهد واانى زوجت نفسي منه اما لو لم تقل بحضرتهم سوى زوجت نفسي من فلان لا ينعقد لان سماع الشطرين شرط صحة النكاح (ردالمحتار كتاب النكاح مطلب الزوج بارسال كتاب ص ٣٦٤ ج ٢ . ط.س. ج٣ص ١٢) ظفير

(۲) و شرط حضور شاهدين حرين او حرو حرتين مكلفين سامعين قولهما معا على الاصح (الدرالمختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ٣٧٣ ج ٢ . ط.س. ج٣ص ٢١) ظفير

بالغ باشد تعبیر پدر ش باو راجع شود و پدر ہم گواہ متصور شود پس نکاح منعقد شود۔ کما صرح به الفقهاء[1] فقط

بیوہ کا نکاح ایک مولوی صاحب نے دو عورتوں کی موجودگی میں ایک مرد سے کردیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۰۶) ایک مولوی صاحب نے ایک بیوہ بالغہ سے اذن لیکر روبرو دو گواہوں کے، یعنی دو عورتوں کے اس کا نکاح ایک مرد سے کردیا یہ نکاح صحیح ہولیا نہیں؟

(الجواب) اگر وہ بیوہ عورت اس مجلس نکاح میں موجود تھی تو وہ مولوی صاحب نکاح خواں گواہ سمجھے جاویں گے اور دو عورتیں مل کر ایک مرد اور یہ مولوی گواہ نکاح کے ہوجاویں گے اور انکا نکاح منعقد ہوجاوے گا۔ کما فی الدر المختار ولو زوج بنته البالغة العاقلة بمحضر شاهد جاز ان كانت ابنته حاضرة لانها تجعل عاقدة والا لا. الاصل ان الامر متى حضر جعل مباشراً[2] الخ درمختار فقط

ولی کی اجازت لیتے وقت گواہ بنانا ضروری نہیں لہذا نکاح ہوگیا

(سوال ۱۰۷) زید نے اپنی لڑکی باکرہ بالغہ سے تنہا کہا کہ میں تیرا نکاح محمود سے کرتا ہوں، زید کی لڑکی سنکر چپ رہی بعد میں زید نے مجمع عام میں آکر بکر سے کہا کہ میری لڑکی کا نکاح محمود سے پڑھ دے اور اس قدر مہر مقرر کردے بکر نے خطبہ پڑھ کر محمود سے کہا کہ زید نے اپنی لڑکی کا بمعاوضہ ڈیڑھ سو روپے کے تجھ سے نکاح کیا محمود نے کہا قبول کیا میں نے اور بکر نے عقد کے وقت زید کی لڑکی کا نام اس وجہ سے نہیں لیا کہ زید کے صرف ایک ہی لڑکی ہے تو صورت مسئولہ میں زید کی لڑکی کا نکاح محمود سے صحیح ہے یا نہیں اور اجازت لینے کے وقت اپنی لڑکی سے زید کا شہادت کو ترک کرنا یعنی دو گواہوں کو اپنے ہمراہ نہ لے جانا یا عقد کے وقت بکر کا ایجاب میں زید کی لڑکی کا نام نہ لینا نکاح میں فساد ڈالتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح محمود کا اس صورت میں زید کی دختر سے صحیح ہوگیا کیونکہ ولی کی لڑکی سے اجازت لینے کے وقت اشہاد ضروری نہیں ہے۔[3] صرف ایجاب و قبول کا سننا دو گواہوں کا شرط ہے۔ کمافی الدر المختار

---

(۱) ولو زوج بنته البالغة العاقلة بمحضر شاهد واحد جاز ان كانت ابنته حاضرة (درمختار) قيد بالبالغة لانها لو كانت صغيرة لا يكون الولي شاهد الان العقد لا يمكن نقله اليها بحر (رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۷۷ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۲۵) ظفير - سوال کا ماحصل یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح ایک دوسرے شخص کے لڑکے سے کیا مگر اس طرح کہ اس مجلس میں لڑکے لڑکی کے والد کے سوا صرف ایک قاضی صاحب تھے اور کوئی نہ تھا جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ نکاح جائز نہیں ہوا اس لئے کہ صرف ایک گواہ تھا البتہ اگر لڑکی بالغ ہوتا تو نکاح اس صورت میں درست ہوجاتا۔ ظفير

(۲) الدرالمختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۷۷ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۲۵ - ۱۲ ظفير

(۳) ولا يشترط الاشهاد على التوكيل (البحر الرائق كتاب النكاح ص ۹۵ ج ۳. ط.س. ج۳ ص ۸۹) فان استاذنها هو اى الولي هو السنة او وكيله او رسوله او زوجها و ليها الخ فسكتت عن رده مختارة او ضحكت غير مستهزئة او تبسمت او بكت بلا صوت الخ فهو اذن اى توكيل فى الاول (درمختار) اى فيما استاذنها قبل العقد حتى لو قالت بعد ذالك لا ارضى ولم يعلم به الولي فزوجها صح (ردالمحتار باب الولي ص ۴۱۱ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۵۸) ظفير

وشرط حضور شاھدین الخ سامعین قولھما معاً فاھمین انه نکاح [۱] اور جب کہ زید کے صرف ایک دختر ہے تو جہالت مرتفع ہے اور یہ امر جواز نکاح کے لئے کافی ہے جیسا کہ ردالمحتار شامی میں بہ شرح قول ماتن ولا المنکوحة مجھولة مذکور ہے فلو زوج بنته منه وله بنتان لا یصح الا اذا کانت احداھما متزوجة فینصرف الی الفارغة [۲] الخ فقط

بالغہ عورت موجود تھی اور اس کا نکاح صرف اس کے باپ کی موجودگی میں قاضی نے پڑھادیا تو نکاح ہو گیا

(سوال ۱۰۸) مسماۃ بگو کا نکاح علی زماں سے کیا گیا ہے جس میں مندرجہ ذیل وجوہات ہیں فریقین کے رہائشی مکانوں کے درمیان دس قدم کا فاصلہ ہے بوقت نکاح علی زماں کی والدہ اور مسمی مہندہ گواہ تھے اور ایک قاضی صاحب۔ مہر کا نام تک نہیں لیا گیا قاضی کو نکاح خوانی بھی نہیں دی وکیل کوئی نہیں تھا فریقین بالغ تھے نکاح کو عرصہ چھ سال ہوا آج تک آباد نہیں ہوئے نہ مسماۃ کو روٹی کپڑا دیا یہاں کے علماء اس نکاح کو فاسد کہتے ہیں آیا نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) اگر مسماۃ بگو بالغہ بھی مجلس نکاح میں موجود تھی تو قاضی صاحب پہلے گواہ شمار ہو کر نکاح صحیح ہو جاوے گا اصل یہ ہے کہ نکاح کے وقت دو گواہوں کا ہونا شرط ہے جو کہ ایجاب و قبول کو سنیں اور اگر ایک مرد اور دو عورتیں گواہ ہوں تب بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے [۳] اور یہ بھی مسئلہ ہے کہ اگر لڑکی بالغہ ہو اور اس نے نکاح خواں کو اجازت نکاح کی دی اور اس نے روبرو ایک مرد یا دو عورتوں کے نکاح پڑھادیا تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے کیونکہ وہ نکاح خواں بھی گواہ شمار ہو جاتا ہے جیسا کہ درمختار میں ہے ولو زوج بنته البالغة العاقلة بمحضر شاھد واحد جاز ان کانت ابنته حاضرةً لانھا تجعل عاقدةً [۴] الخ اور مہر کا ذکر نہ ہو تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور مہر مثل لازم آتا ہے [۵] اور نکاح خواں کو نکاح خوانی نہ دینا یا وکیل نہ ہونا کچھ خلل انداز انعقاد نکاح میں نہیں ہے اور ایک جگہ زوجین کا نہ رہنا یا نان و نفقہ نہ دینا موجب فسخ نکاح نہیں ہے لیکن شوہر اگر حقوق زوجہ ادا نہ کرے یا نفقہ نہ دیوے تو عاصی ہے اور نفقہ اس کے ذمہ لازم ہے۔ [۶] فقط

---

(۱) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار' کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۲۱. -۱۲ ظفیر

(۲) رد المحتار کتاب النکاح ص ۳٦۷ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۱۵- ۱۲ ظفیر

(۳) وشرط حضور شاھدین حرین او حروحرتین مکلفین سامعین قولھما معا (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار' کتاب النکاح ص ۳۷۷ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۲۳- ۱۲ ظفیر

(٤) رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۷ ج ۲ - ط.س ج ۳ ص ۲۳ ۱۲ ظفیر

(۵) وان لم یسمه او نفاه فلھا مھر مثلھا ان وطئ او مات عنھا لما روی فی السنن والجامع الترمذی عن عبدالله بن مسعود فی رجل تزوج امراة فمات عنھا ولم یدخل بھا ولم یفرض لھا الصداق فقال لھا الصداق کاملاً الخ (البحر الرائق باب المھر ص ۱۵٦ ج ۳. ط.س. ج۳ص ۱٤٦) ظفیر

(٦) فتجب (النفقة) للزوجة بنکاح صحیح علی زوجھا (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب النفقة ص ۸۸٦ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۵۷۲) ظفیر

عورت مرد کو وکیل بنادے کہ اپنے ساتھ نکاح کرلو تو اس کے کرنے سے نکاح ہولیا نہیں؟

(سوال ۱۰۹) مسماۃ زینب چاہتی ہے کہ میرا نکاح عمر کے ساتھ ہو جائے مگر خوف کی وجہ سے عمر کو بلاکر گھر پر نہیں کر سکتی لہذا عمر ہی کو اپنا وکیل مقرر کردے وہ اپنا نکاح زینب سے کرلیوے درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس طریق سے نکاح کرنا جائز اور صحیح ہے زینب و عمر کا نکاح اس طور سے منعقد ہو جاوے گا۔ در مختار میں ہے و یتولی طرفی النکاح واحد بایجاب یقوم مقام القبول فی خمس صور کان ولیا او وکیلا من الجانبین او اصیلا من جانب و وکیلا او ولیا من اخر او ولیا من جانب و وکیلا من اخر[1] فقط

مشروط نکاح درست ہے اگرچہ شرط پوری نہ کرے

(سوال ۱۱۰) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عمر نے زید سے درخواست کی کہ تو اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے کردے میں ہمیشہ تیری خدمت میں رہوں گا اور کسی امر میں نافرمانی نہ کروں گا زید نے اس کے جواب میں کہا کہ میری شرطیں یہ ہیں کہ تو اپنی جائے قیام کو چھوڑ کر میرے پاس رہے میرے خلاف نہ ہو اور اتنے میرے گھر کے آدمی وہاں رہیں اور ان کے خرچ کا متکفل ہو اور نکاح کے معاملہ کو فاش نہ کرے تو میں اس وقت تیرا نکاح کئے دیتا ہوں اور پھر جب میرے گھر کے آدمی آجائیں ان کی رضامندی لیکر تیرا دستور کے موافق پھر نکاح پڑھا کر رخصت کردوں گا یہ کہہ کر محض اس کے اطمینان کے لئے دو آدمیوں کے سامنے ایجاب و قبول کرایا یعنی نابالغ کی طرف سے زید نے خود ولی کی صورت نکاح کردیا اس کے بعد جب گھر کے آدمی زید کے آگئے تو نہ تو دختر کی ماں یعنی زید کی بیوی رضامند ہوئی نہ عمر نے شرائط مذکورہ میں سے کوئی شرط پوری کی، یعنی نکاح کا راز بھی فاش کردیا اور اپنی جائے مسکونہ چھوڑ کر زید کے پاس بھی نہ رہا اور اس کے خرچ کا متکفل بھی نہ ہوا اور باوجود اس کے اب مصر ہے کہ میری بیوی کو رخصت کردو اس صورت میں شرائط مذکورہ کا لحاظ ہو کر نکاح ناجائز قرار دیا جاوے گا یا یہ نکاح جائز قرار دیکر شرائط کا بالکل لحاظ نہ کیا جاوے گا؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح ہو گیا، شرائط کے پورا نہ کرنے سے نکاح میں، فرق نہیں آیا، اگرچہ شوہر کو دیانۃً پورا کرنا شرائط کا ضروری تھا مگر پورا نہ کرنے سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا۔[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم، کتبہ مفتی مدرسہ ہذا۔

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار مطلب فی [illegible] الفضولی بالنکاح ص ۴۴۸ ج ۲ ط.س.ج۳ص۹۵-۱۲ ظفیر

(۲) وللولی نکاح الصغیر والصغیرة جبرا [illegible] (الدرالمختار) ص ۱۹۲ ج ۱ ط.س.ج۳ص۶۵ باب الولی) ولا یثبت فی النکاح خیار الرویة والعیب والشرط (الی قوله) حتی انه اذا فعل ذلك فالنکاح جائز والشرط باطل الخ (عالمگیری مصری ص ۲۵۵ ج ۱ [illegible] ص۲۷۳) ظفیر

ایک مرد اور دو عورت کی موجودگی میں نکاح ہو جاتا ہے

(**سوال ۱۱۱**) ایک شخص کا ایک طوائف سے ایک سال تک ناجائز تعلق رہا بعد میں ایک مرد معمر پرہیزگار نے ان دونوں کا نکاح بلا موجودگی وکیل و گواہ کے کر دیا عورت مکان کے اندر موجود تھی اس کے پاس اس کی ماں اور بہن اور ان معمر شخص کی عورت اور وہ مرد معمر موجود تھے تو یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

(**الجواب**) نکاح میں شرط ہے کہ دو گواہ ایجاب و قبول کے سننے والے یا ایک مرد اور دو عورتیں ایجاب و قبول کی سننے والی موجود ہوں[1] پس اس صورت میں ایک مرد معمر اور ان کی زوجہ اور دو عورتیں اور بھی موجود تھیں لہذا اگر طوائف مذکور نے اس مرد معمر کو وکیل اپنے نکاح کا بنادیا تھا اور اس نے شوہر سے قبول کرایا اور ایک مرد معمر اور دو عورتوں نے سن لیا تو نکاح شرعاً صحیح و منعقد ہو گیا۔ درمختار وغیرہ[2] فقط

لڑکی کی موجودگی میں ایجاب و قبول ہوا اور باپ کا نام نہیں لیا گیا تو کیا حکم ہے؟

(**سوال ۱۱۲**) دولہا و دلہن کی طرف سے لوگوں نے حاضر ہو کر دلہن سے کہا کہ بعوض دو سو روپے مہر زید کو قبول کیا' ہندہ نے کہا میں نے قبول کیا حالانکہ وکیل نے دولہا کے باپ کا نام نہیں لیا' اس صورت میں نکاح درست ہو گیا نہیں؟

(**الجواب**) دولہا اگر حاضر مجلس نکاح ہے اور اس نے خود قبول کیا ہے تو اس کے باپ کا نام معلوم ہونے کی ضرورت نہیں ہے[3] اور اگر مجلس نکاح میں موجود نہ ہو لیکن گواہ وغیرہ اور دلہن اس کو جانتی ہو تب بھی نکاح صحیح ہو گیا۔[4] فقط

عبدالرحمٰن کی جگہ رحمٰن کی لڑکی کہا تو نکاح ہوا یا نہیں؟

(**سوال ۱۱۳**) عبدالرحیم کسی کا نام ہے یا عبدالرحمٰن اور عبداللہ اگر تنہا رحمان یا رحیم کہا جائے اور نکاح کے وقت یہ لفظ کہے جاویں کہ رحمان کا لڑکا' رحیم کی لڑکی اتنے مہر کے بالعوض' اس میں نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں؟

(**الجواب**) اس صورت میں نکاح ہو جاتا ہے[5] اور بہتر یہ ہے کہ نام پورا لے' اگرچہ بوجہ عرف کے گناہ اس کو نہیں ہوا۔ فقط

---

(۱) وشرط حضور شاهدين حرين او حرو حرتين مكلفين سامعين معاً (الدرالمختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۷۳ ج ۲۔ ط۔س۔ ج۳ص ۲۱) ظفير

(۲) والوكيل شاهد ان حضر موكله كالولي ان حضرت موليته بالغة ولانه لا فرق بين ان يكون المامور رجلا او امراة فان كان رجلاً اشترط ان يكون معه رجل اخر اوامراتان وان كان امراة اشترط ان يكون معها رجلان او رجل وامراة (البحر الرائق كتاب النكاح ص ۹۸ ج ۳۔ ط۔س۔ ج۳ص ۹ظفير)

(۳) ينعقد بايجاب من احدهما و قبول من الاخر الخ كزوجت نفسي الخ و يقول الاخر تزوجت (الدرالمختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ۳۶۱ ج ۲۔ط۔س۔ ج۳ص ۹) ظفير

(٤) ان كانت غائبة ولم يسمعوا كلا مهاباں عقد وكيلها فان كان الشهود يعرفونها كفى ذكر اسمها اذا اعلموا انه ارادها (رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۷٤ ج ۲۔ ط۔س۔ ج۳ص ۲۲)

(٥) لان المقصود من التسمية التعريف وقد حصل (ردالمحتار كتاب النكاح ص ۳۷٤ ج ۲۔ط۔س۔ ج۳ص ۲۲) ظفير

ولد الزنا لڑکی کے نکاح کی کیا صورت ہے؟

(سوال ۱۱٤) ایک ہندو نے ایک مسلمان عورت کو رکھا اس سے کوئی اولاد ہوئی بعد بلوغ اس نے ایک لڑکی کی شادی کسی ایک مسلمان سے کی، نکاح کے وقت لڑکی سے اجازت لینے کے بعد ایجاب و قبول کے وقت یہ کہا گیا کہ شیو پرشاد کی لڑکی مسماۃ فلاں اس سے نکاح میں کچھ خرابی تو نہیں ہوتی عاجز کا یہ خیال ہے کہ ایسی صورت میں اگر نام لیا جائے تو ماں کا بعد نکاح لوگوں کو کھانے کی دعوت دی گئی، اس پر یہ اعتراض ہوا کہ اجرت زانیہ حرام ہے اس لئے دعوت کھانا درست نہیں اس پر ہندو ننکورنے یہ کہا کہ میں دعوت دیتا ہوں اس کی ماں سے کوئی مطلب نہیں تب شرکاء جلسہ نے یہ خیال کر کے کہ ہندو کی دعوت درست ہے قبول کر لیا۔ یہ کھانا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ صحیح ہے کہ ولد الزنا کا نسب ماں سے ثابت ہوتا ہے اور وہ اولاد ماں کی طرف منسوب ہوتی ہے لہذا ایسی صورت میں ماں کا نام لینا چاہئے لیکن اگر گواہان نکاح اس کو جانتے ہیں کہ فلاں لڑکی مراد ہے تو اس کا نکاح بہ صورت مذکورہ صحیح ہو جاوے گا لما فی الشامی وظاهره انها لو جرت المقدمات ای مقدمات الخطبة علی معینة و تمیزت عند الشهود ایضاً یصح العقد وهی واقعة الفتویٰ لان المقصود نفی الجهالة وذلك حاصل تبعینها عند العاقدین والشهود وان لم یصرح باسمها کما اذا کانت احد اهما متزوجة ویؤیده ماسیاتی من انها لو کانت غائبة وزوجها وکیلها فان عرفها الشهود اعلموا انه ارادها کفی ذکر اسمها والا لابدمن ذکر الاب والجد ایضاً[1] الخ اور کھانا کھانا ہندو کی دعوت کا جائز ہے لہذا کھانا صورت مسئولہ میں جائز ہے[2] اگرچہ مقتداؤں کے لئے شرکت ایسی مجالس میں مناسب نہیں ہے۔

جس کا نکاح کر رہا تھا نام اس کی بہن کا لیا تو نکاح ہوا یا نہیں

(سوال ۱۱۵) مسماۃ حکیمن بیوہ بالغہ نے اپنے نکاح کا اذن اپنی زبان سے دو گواہوں کے روبرو دیدیا لیکن قاضی صاحب نے سہواً حکیمن کے بجائے اس کی چھوٹی بہن سلیمن کا نام لیکر ایجاب و قبول کرا دیا۔ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں حکیمن کا نکاح صحیح نہیں ہوا[3] اور سلیمن اگر بالغہ ہے تو اس کا نکاح اس کی اجازت پر موقوف ہے اور جو نابالغہ ہے تو اس کی ولی کی اجازت پر موقوف رہا۔[4] فقط

---

(۱) ردالمحتار کتاب النکاح، تحت قول الماتن ولا المنکوحة مجهولة ص ۳٦۷ ج ۲ .ط .س .ج۳ص۱۵) ظفیر
(۲) ولا باس بالذهاب الی ضیافة اهل الذمة (عالمگیری کتاب الکراهة الباب الرابع عشر ص ۳٤۷ ج ۵ .ط .ماجدیه ج۱ص۳۷۷) ظفیر (۳) غلط وکیلها بالنکاح فی اسم ابیها بغیر حضورها لم یصح للجهالة وکذا لو غلط فی اسم بنته الخ ولو له بنتان اراد ترویج الکبری فغلط فسما ها باسم الصغری صح للصغری (الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۸ ج ۲ .ط .س .ج۳ص۲٦) ظفیر (٤) کل عقد صدر من الفضولی وله قابل یقبل سواء کان القابل فضولیاً اخر ووکیلا اواصیلا انعقد موقوفاً (عالمگیری کتاب النکاح باب سادس ص ۲۹۹ ج ۱ .ط .ماجدیه ج۱ص۲۹۹ ظفیر

جب ولدیت اور عرفی نام درست ہے تو نکاح جائز ہے خواہ اصلی نام میں غلطی ہو جائے

(سوال ۱۱۶) خالد کا نکاح مسماۃ حیاۃ النساء عرف رضیہ بیگم بنت زید پردہ نشین سے قرار پایا حسب قاعدہ گواہان واسطے حصول اجازت واذن پاس مسماۃ مذکور کے گئے اور بعد حصول اجازت گواہان نے روبروئے قاضی مجلسہ عام شہادت اس صورت سے ادا کی کہ سعادت النساء بیگم عرف رضیہ بیگم بنت زید نے اپنے نکاح کا اختیار عمرو وکیل کو دیا چنانچہ قاضی نے باجازت عمرو وکیل بعد ادائی مہر مثل خالد کے ساتھ نکاح پڑھادیا آیا نکاح مسماۃ مذکورہ خالد مذکور کے ساتھ صحیح ہو لیا باطل کیونکہ گواہان نے حیاۃ النساء بیگم عرف رضیہ بیگم بنت زید کی غلطی سے سعادۃ النساء بیگم عرف رضیہ بیگم بنت زید شہادت میں ادا کیا اول یہ کہ سعادت النساء بیگم کی ولدیت زید نہیں ہے دوئم سعادۃ النساء کا عرف رضیہ بیگم نہیں ہے ایسی غلطی سے نکاح منعقد ہو لیا نہیں؟

(الجواب) نام معروف جو کہ رضیہ بیگم ہے چونکہ وہ صحیح لیا گیا اور نیز رضیہ بیگم کا دختر زید ہونا بھی صحیح ہے اس لئے اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا کیونکہ غلطی نام غیر معروف میں ہوئی ہے اور نام معروف میں غلطی نہیں ہوئی اور جب کہ عرف اس کا رضیہ بیگم ہے تو گویا نام معروف یہی ہے اور اس کی ولدیت بھی صحیح بیان کی گئی ہے لہذا یہ نکاح صحیح ہے کیونکہ مقصود رفع جہالت ہے اور وہ حاصل ہے۔[1] فقط

رفیقن کے بجائے رفاقن کے نام سے نکاح ہوا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۷) ایک لڑکی کا نکاح اس کے باپ کے گھر ہوا نکاح خواں نے لڑکی کا نام رفیقن کے بجائے رفاقن لیا اور رفاقن نام کی کوئی عورت اس مکان میں موجود نہیں اس وجہ سے نام قاضی کے رجسٹر میں غلط درج ہو گیا اس صورت میں رفیقن کا نکاح ہو گیا یا نہیں؟

(الجواب) رجسٹر میں نام لکھے جانے کا اعتبار نہیں، رجسٹر میں نام غلط درج ہونے سے نکاح میں کوئی فرق نہیں ہوتا شرعاً اس امر کا اعتبار ہے کہ نکاح خواں نے بوقت عقد کیا نام لیا اگر اس وقت صحیح نام لیا تھا تو نکاح منعقد ہو گیا ورنہ نہیں۔ کما فی الدر المختار غلط وکیلها بالنكاح في اسم ابيها بغير حضورها لم يصح للجهالة وكذا لو غلط في اسم بنته الا اذا كانت حاضرة او اشار اليها فيصح وفي الشامي وكذا يقال فيما لو غلط في اسمها[2] الخ ان عبارات سے واضح ہوا کہ غلط نام لینے سے نکاح مذکور

---

(۱) ويذكر اسمها واسم ابيها وجدها ولو كان الشهود يعرفونها وهي غائبة فذكر الزوج اسمها لاغير وعرف الشهود انه اراد به المرأة التي يعرفونها جاز النكاح (عالمگیری کشوری کتاب النکاح ص ۲۷۷ ج ۲. ط. ماجدیه ج۱ ص۲۶۸)

قال في البحر وان كانت غائبة ولم يسمعوا كلامها بان عقد لها وكيلها فان كان الشهود يعرفونها كفى ذكر اسمها اذا علموا انه ارادها (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۷٤ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۲۲) ظفیر

(۲) ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۷۸ ج ۲. ط.س. ج۳ ص۲۶ - ۱۲ ظفیر - خاکسار مرتب کے خیال میں نکاح ہو گیا اس لئے کہ حسب قاعدہ باپ کا نام لیا ہی گیا ہوگا اور رفاقن کی نام کی دوسری لڑکی نہیں تھی اس لئے رفیقن کو رفاقن کہہ دینے سے کوئی خاص فرق نہ ہوا بالخصوص جب کہ عوام میں نام کی یہ معمولی تبدیلی عموماً ہوتی رہتی ہے پھر گواہوں اور اہل مجلس میں یہ مسلم تھا کہ رفاقن سے رفیقن ہی مراد ہے وہ اچھی طرح جان رہے ہوں گے۔ لان المقصود نفي الجهالة وذالك حاصل بتعينها عند العاقدين والشهود (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳٦۷ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۲۲) ظفیر

نہیں ہوا یعنی رفیقن کا نکاح نہیں البتہ اگر سامنے ہوتی اور اشارہ بوقت نکاح اس کی طرف ہوتا مثلاً اس طرح کہ اس عورت کے ساتھ جو سامنے بیٹھی ہے تیرا نکاح کیا گیا تو نکاح ہو جاتا لیکن اگر منکوحہ سامنے نہ ہو بلکہ اندر گھر کے ہو اور نام غلط لیا گیا تو نکاح نہیں ہوا۔ فقط (دوبارہ نکاح پڑھایا جائے۔ ظفیر)

صورت مسئولہ میں نکاح باپ سے ہوا یا بیٹے سے!

(سوال ۱۱۸) زید کا نکاح بعمر ساڑھے تین سال مسماۃ ہندہ سے جس کی عمر گیارہ سال کی تھی ہوا جس کو تخمیناً عرصہ آٹھ سال کا ہوا، چونکہ زید بچہ تھا جب نکاح کے وقت جلسہ میں لایا گیا تو وہ رونے لگا قاضی صاحب نے اس کے باپ بکر سے کہا کہ تم الفاظ ایجاب و قبول اپنی زبان سے ادا کر دو یہ تو صرف ضابطہ پری ہے جب یہ دونوں زید و ہندہ بالغ ہوں گے تو ان کا نکاح اس وقت ہوگا پس قاضی صاحب نے حسب قاعدہ خطبہ پڑھنے کے بعد بکر سے کہا کہ مسماۃ فلاں بیٹی فلاں کو اس قدر زر مہر پر میں نے تیرے عقد نکاح میں دیا، تو نے اس کو قبول کیا؟ بکر نے اس کے جواب میں صرف یہ لفظ کہ میں نے قبول کیا، تین بار ادا کئے اس صورت میں مسماۃ ہندہ کا نکاح کس کے ساتھ ہوا؟

(الجواب) اس صورت میں حسب تصریحات فقہاء نکاح ہندہ کا بکر کے ساتھ منعقد ہو گیا زید کے ساتھ منعقد نہیں ہوا قاضی خواں اگر یہ کہتا کہ میں نے ولی ہندہ کی طرف سے وکیل ہو کر ہندہ کا نکاح تیرے بیٹے زید سے کیا اس پر بکر یہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے بیٹے زید کے لئے قبول کیا تو نکاح زید سے ہو جاتا، بر خلاف اس صورت کے جو واقع ہے اس میں نکاح ہندہ کا بکر کے ساتھ ہو گیا۔ قال فی الشامی و نظیر هذا ما فی البحر عن الظهيرية لو قال ابو الصغيرة لابی الصغير زوجت ابنتی ولم يزد عليه شيئاً فقال ابو الصغير قبلت يقع النكاح للاب هو الصحيح و يجب ان يحتاط فيه فيقول قبلت لا بنی اه وقال فی الفتح بعد ان ذكر المسئلة بالفارسية يجوز النكاح على الاب وان جرى بينهما مقدمات النكاح للابن هو المختار لان الاب اضافه الى نفسه[1] الخ فقط

فاسد شرط کے ساتھ بھی نکاح ہو جاتا ہے

(سوال ۱۱۹) کسی شرط پر اگر نکاح کیا جائے تو ہو جاتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) کسی شرط کے ساتھ نکاح کرنے سے نکاح ہو جاتا ہے اور شرط لغو ہو جاتی ہے۔[2] فقط

---

(۱) رد المحتار للشامی کتاب النکاح ص ۳۷۸ ج ۲ تحت قوله ولوله بنتان ۔ط.س. ج۳ص ۲۶ ۔ ۱۲ ظفیر

(۲) و لكن لا يبطل النكاح بالشرط الفاسد وانما يبطل الشرط (الدرالمختار علی هامش رد المحتار ص ٤٠٥ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۵۳) ۱۲ ظفیر

جان بوجھ کر باپ کا نام غلط بتایا جائے تو نکاح ہو گا یا نہیں

(سوال ۱۲۰) بوقت نکاح عمرو نے بوجہ عار حبیبہ کے والد کے نام بجائے بکر کے زید بتلایا حبیبہ مجلس نکاح میں حاضر نہ تھی گواہوں میں سے اکثر کو علم تھا کہ منکوحہ زید کی دختر نہیں بکر کی ہے اور ناکح کو مطلقاً علم نہ تھا کیا حکم ہے نکاح جائز ہوا یا نہیں؟

(الجواب) چونکہ شہود کے نزدیک حبیبہ مجہولہ نہیں ہے اور عمر کا باوجود علم کے حبیبہ کو بنت زید بتلانا قرینہ مجاز کا ہے اس لئے نکاح صحیح ہو گیا جیسا کہ شامی میں ہے **ولا المنکوحة** کی شرح میں لکھا ہے **فلو زوج بنته منه وله بنتان لا یصح الا اذا کانت احد هما متزوجه فینصرف الی الفارغة الخ و فی معناه ماذا کانت احد اهما محرمة علیه قلت و ظاهره انها لو جرت مقدمات الخطبة علی معینة و تمیزت عند الشهود ایضاً یصح العقد وهی واقعة الفتویٰ لان المقصود نفی الجهالة وذالك حاصل بتعینها عند العاقدین والشهود** [1] الخ فقط

نکاح میں لڑکی کے باپ کا نام غلط ہو گیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۱) ہندہ کی ولدیت نکاح میں اس کے سوتیلے باپ کی طرف سے نسبت کی گئی ہے اور حاضرین مجلس اور نکاح خواں اور ناکح بھی مطلقاً اس کے تشخصات سے ناواقف تھے بعد نکاح یہ امر ظاہر ہوا کہ اس کا حقیقی والد وہ نہ تھا دوسرا تھا تو اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) مسئلہ یہ ہے کہ اگر بدون حاضر ہونے لڑکی کے اس کے باپ کا نام غلط لیا جاوے تو نکاح اس کا درست نہیں ہوتا جیسا کہ درمختار میں ہے **غلط وکیلها بالنکاح فی اسم ابیها بغیر حضورها لم یصح** [2] الخ پس چاہئیے کہ دوبارہ تصحیح نام پدر کے ساتھ نکاح کیا جاوے۔ فقط

نکاح میں ولدیت غلط بتائی تو نکاح ہوا یا نہیں

(سوال ۱۲۲) ہندہ بالغہ کی طرف سے اس کی موجودگی میں (یعنی ہندہ مجلس نکاح سے علیحدہ مکان میں تھی ایک شخص کو وکیل بالنکاح کیا گیا جس کو اس کے حقیقی والد کی مطلقاً خبر نہیں تھی نیز اہل مجلس سے بھی اس امر سے کوئی واقف نہیں تھا کہ اس کا حقیقی والد کون ہے ہاں اس کے سوتیلے والد کو سب جانتے ہیں اسی واسطے وکیل بالنکاح نے نسبت بنیتہا اس کے سوتیلے والد کی طرف کردی چھ ماہ تک شوہر کے گھر آباد رہنے کے بعد یہ راز فاش ہوا کہ وکیل بالنکاح نے نسبت بنیت میں غلطی کی ہے اس صورت میں ہندہ کا نکاح درست ہوا یا نہیں۔ بصورت عدم جواز نکاح زنا کا گناہ کس کے ذمہ ہوا؟

(الجواب) عبارت درمختار اس بارے میں یہ ہے **غلط وکیلها بالنکاح فی اسم ابیها بغیر حضورها**

---

(۱) رد المحتار کتاب النکاح ص ۳٦۷ ج ۲. ط.س. ج۳ص۱۵ - ۱۲ ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۸ ج ۲. ط.س. ج۳ ج۳ص۲٦ - ۱۲ ظفیر

لم یصح للجہالۃ[1] الخ وھکذا حققہ فی الشامی[2] اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر لڑکی حاضر ہو اور اس کی طرف اشارہ کیا جائے تو ایسی غلطی سے نکاح ہو جاتا ہے اور اگر حاضر نہ ہو نکاح صحیح نہیں ہوتا اور شامی میں یہ بھی تحقیق فرمائی ہے کہ اگر گواہ منکوحہ کو جانتے ہوں تو بدون باپ کے نام لئے نکاح ہو جاتا ہے لیکن اگر باپ کی جگہ دوسرے شخص کا نام لیا جاوے اور بنت فلاں کہا جاوے تو اس صورت میں اگرچہ گواہ اس منکوحہ کو جانتے بھی ہوں تب بھی نکاح صحیح نہیں ہوتا[3] البتہ حاضر ہونے کی صورت میں جب کہ اس کی طرف اشارہ کیا جائے کہ اس عورت کا نکاح کیا جو کہ فلاں بنت فلاں ہے تو غلطی کی صورت میں بھی نکاح صحیح ہے[4] خواہ اس منکوحہ کا نام غلط لیا گیا ہو یا اس کے باپ کا فانھا لو کانت مشاراً الیھا و غلط فی اسم ابیھا او اسمھا لا یضر الخ شامی (مجتبائی ص ۲۵۷ ج ۲ فقط (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۸ ج ۳ ظفیر)

تعارف کے لئے لڑکی کا نام مع ولدیت کافی ہے

(سوال ۱۲۳) نکاح پڑھاتے وقت گواہوں اور حاضران مجلس کے سامنے زوجہ کا تعارف کرنے کے لئے نکاح خواں اس کے باپ دادا کا نام لیتا ہے اگر انکا نام لینے سے بھی تعارف نہ ہو تو کون سی صورت تعارف کی ہے عدم تعارف سے نکاح صحیح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) باپ کا نام لینا کافی ہے تعارف ہو یا نہ ہو لڑکی کا نام مع ولدیت کے لینا قائم مقام تعارف کے ہے فقط (والحاصل ان الغائبۃ لا بد من ذکر اسمھا واسم ابیھا وجدھا وان کانت معروفۃ عند الشھود علی قول ابن الفضل و علی قول غیرہ یکفی ذکر اسمھا ان کانت معروفۃ عند ھم والا فلاوبہ جزم صاحب الھدایۃ الخ لان المقصود من التسمیۃ التعریف وقد حصل . رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷٤ ج ۲ - ۱۲ ظفیر)

لڑکی کی بات چیت جس کی تھی نکاح کے وقت اس کو بدل دیا گیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲٤) ایک شخص نے شادی کا پیام دیا اور اس میں یہ اظہار کیا کہ لڑکا مہرپور کا ہے بعد نکاح ہو جانے کے وہ ہر گام کا نکلا مزید بر آں نوشہ کے تعین علم میں بھی اختلاف رہا لڑکی تو یہ کہتی ہے کہ میرا نکاح عبدالرحمن ابن کلو کے ساتھ پڑھا گیا اور قاضی کا بھی یہی قول ہے مگر گواہ لال محمد ابن منو بتلاتے ہیں اور

---

(۱) الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۸ ج ۲ . ط.س. ج۳ص۲٦ - ۱۲ ظفیر

(۲) دیکھیے شامی الموسوم بہ رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۸ ج ۲ . ط.س. ج۳ص۲٦ - ۱۲ ظفیر

(۳) لان الغائبۃ یشترط ذکر اسمھا واسم ابیھا وجد ھا و تقدم انہ اذا عرفھا الشھود یکفی ذکر اسمھا فقط الخ بخلاف ذکرہ الاسم منسوبا الی اب اخر فان فاطمۃ بنت احمد لا تصدق علی فاطمۃ بنت محمد تامل (ایضاً ط.س. ج۳ص۲٦)

(٤) وکذا لو غلط فی اسم بنتہ الا اذا کانت حاضرۃ او اشار الیھا فیصح (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۸ ج ۲ . ط.س. ج۳ص۲٦) ظفیر

وکیل لال محمد لن کلو کا مدعی ہے اور وہ لڑکا جو نوشہ بن کر آیا تھا وہ در اصل قصبہ ہر گام کا تھا اور اس کا نام لال محمد لن منو تھا اس صورت میں نکاح کس کے ساتھ ہوا اور لڑکی کے وارث اور اولیاء عبد الرحمٰن لن کلو کے ساتھ نکاح کرنا چاہتے تھے اور اسی کے ساتھ پیام بھی تھا، مگر لڑکے والوں نے فریب سے بجائے عبد الرحمٰن کے لال محمد لن منو کے ساتھ نکاح پڑھوایا صبح کو معلوم ہوا کہ یہ عبد الرحمٰن نہیں ہے، یہ نکاح ہوا یا نہیں اگر ہوا تو لڑکی لال محمد کو قبول نہیں کرتی اب تفریق کرادی جاوے تو کیا حکم ہے؟

(الجواب) اگر لال محمد ابن منو کا نام زوجہ کے سامنے نہیں لیا گیا اور ایجاب و قبول اس نام پر نہیں ہوا تو یہ نکاح لال محمد کے ساتھ منعقد نہیں ہوا غرض یہ ہے کہ جس کے نام پر ایجاب و قبول ہوا اس کا نکاح منعقد ہوا۔[1] فقط

نکاح شرطی باطل ہے

(سوال ۱۲۵) ایک شخص نے نکاح شرطی ایجاد کیا ہے، جس کی شرطیں یہ ہیں۔ ایک شخص ایک سال میں بارہ عقد کر سکتا ہے اور مہر دس بیس درم کر سکتا ہے، عورت نکاح شرطیہ کو بھی اختیار ہے کہ بلا اجازت مرد کے نکاح سے علیحدہ ہو سکتی ہے نکاح شرطی طوائفوں کے ساتھ جائز ہے موجد اس کا ثبوت در مختار اور عالمگیری وغیرہ سے دیتا ہے یہ صحیح ہے یا غلط؟

(الجواب) در مختار کی عبارت یہ ہے **والنکاح لا یصح تعلیقه بالشرط کتزوجتك ان رضی ابی لم ینعقد الخ شامی ص ۲۹٤**[2] ترجمہ یہ ہے "اور نکاح کو معلق کرنا شرط پر صحیح نہیں ہے، جیسا کہ یہ کہے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا، اگر میرا باپ راضی ہو، اس سے نکاح منعقد نہ ہوگا" پس معلوم نہیں کہ مجوز کا کیا منشا ہے اور کس دلیل سے وہ کہتا ہے اس کے قول کا بطلان عبارت در مختار مذکورہ سے ظاہر ہے اور نکاح متعہ اور موقت بھی باطل ہے کما فی الدر المختار، **و بطل نکاح متعة و موقت**[3] **الخ** اور باطل ہے نکاح متعہ اور موقت۔ فقط

صرف پانی پلانے سے نابالغ کا نکاح نہیں ہوتا

(سوال ۱۲٦) کیا نابالغان کا نکاح بلا ایجاب و قبول ان کے اولیاء کے صرف ان کو پانی پلا دینے سے ہو جاتا ہے؟

(الجواب) صرف پانی پلانے سے نکاح نہیں ہو سکتا، البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ نابالغان کی طرف سے ان کے والی ایجاب و قبول کریں۔

---

(۱) وکله ان یزوجه من قبیلته فزوجه من قبیلة اخری لم یجز کذافی الخلاصه (عالمگیری کتاب النکاح باب سادس ص ۲۳۲ ج ۱ . ط. ماجدیه ج ۱ ص ۲۹۲)
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ٤۰۵ ج ۲ . ط. س. ج۳ ص ۵۲۳) ظفیر
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ٤۰۳ ج ۲ . ط. س. ج۳ ص ۵۱ – ۱۲ ظفیر

قبول میں وکیل نے لڑکی کا نام بدل دیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۷) زید کی نسبت ساتھ ہندہ کے ہوئی اور ہندہ کی بہن مریم کے ساتھ بکر کی نسبت ہوئی بوقت نکاح موافق نسبت کے ایجاب کرایا گیا بعد ایجاب کے جب قاضی کے روبرو قبول کروایا وکیل نے بھول کر زید کے ساتھ ہندہ کی بہن مریم کا نام لیا اور بکر کے ساتھ ہندہ کا نام لیا اسی وقت ایک شخص بولا یہ خلاف نسبت نام لیتے ہو چنانچہ دوسری مرتبہ قاضی نے موافق نسبت کے قبول صحیح کرایا اس صورت میں پہلا ایجاب و قبول صحیح ہوا یا دوسرا؟

(الجواب) در مختار کتاب النکاح میں ہے ولو له بنتان اراد تزويج الكبرىٰ فغلط فسماها باسم الصغرى صح للصغرىٰ خانيه شامی میں اس کی شرح میں ہے ای بان كان باسم الكبرى مثلاً عائشه' والصغرى فاطمه' فقال زوجتك بنتي فاطمه و قيل صح العقد عليها [1] الخ اس عبارت سے واضح ہے کہ صورت مسئولہ میں پہلا نکاح صحیح ہوا' دوسرا نکاح درست نہیں ہوا۔ [2] فقط

صرف لڑکی کا نام لیکر نکاح کیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۸) ایک شخص نے ایک بالغہ غائبہ لڑکی کے نکاح کا ایجاب و قبول بذریعہ وکیل بالنکاح بدون ذکر نام پدر منکوحہ غائبہ کرادیا یہ نکاح شرعاً منعقد ہوا یا نہیں اور خطبہ نکاح میں اس طور سے درود شریف پڑھا اللهم صل على سيدنا ونبينا و حبيبنا و شفيعنا و مصطفانا و مجتبٰنا سيد عبدالقادر جيلانى' اس کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) اقول وبالله التوفيق – بے شک اس صورت میں بقول جمہور فقہاء سوائے قول خصاف نکاح غائبہ کا صحیح نہیں ہوا' کیونکہ صرف نام غائبہ کا لینا اور باپ کا نام نہ لینا صحت نکاح کے لئے کافی نہیں ہے جب کہ وہ مروفہ و معلومہ عند الشہود نہ ہو قال فى ردالمحتار' لان الغائبة يشترط ذكر اسمها واسم ابيها وجدها و تقدم انه اذا عرفها الشهود يكفي ذكر اسمها فقط خلافاً لابن الفضل و عند الخصاف يكفي مطلقاً [3] اور غیر نبی پر بالاستقلال درود شریف پڑھنا بھی جائز نہیں ہے۔ قال فی

---

(۱) ایضاً – ایضاً کتاب النکاح ص ۳۷۸ ج ۲ . ط.س. ج۳ص۲۶ – ۱۲ ظفیر

(۲) جواب میں تسامح ہے' اگر باپ نے ایسا کیا ہوتا تو بلاشبہ پہلا ہی نکاح صحیح ہوتا' مگر یہاں وکیل نے یہ ایجاب و قبول کرایا ہے اور وکیل کو خلاف وکالت نکاح کر دینے کا قطعاً اختیار نہیں ہے لہذا پہلا ایجاب اس نے جو کرایا وہ اس کے لئے جائز ہی نہیں تھا' اس لئے دوسرا نکاح درست ہوا' پہلا درست نہیں ہوا' خود مفتی علام کا جواب بھی اس سلسلہ کا آگے اسی طرح کا آرہا ہے ومن امر رجلا ان يزوجه امراة فزوجه اثنتين فى عقدة لم تلزمه واحد منهما لانه لاوجه الى تنفيذ هما للمخالفة (هدايه فصل فى الوكالة ص ۳۰۳ ج ۳) ظفير مفتاحى

(۳) رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۷۸ ج۲ – ط.س. ج۳ص۲۶ . ۱۲ ظفیر

الدرالمختار ولا یصلی علی غیر الانبیاء ولا علی الملائکة الا بطریق التبع [۱] الخ فقط

لڑکی کا نکاح غلط ولدیت کے ساتھ کیا، درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۹) ایک عورت نے بلااجازت شوہر کے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا اور بوقت نکاح لڑکی کے باپ کا نام غلط بتلایا، ایسی صورت میں نکاح جائز ہوا یا نہیں؟

(الجواب) ولدیت غلط بتلانے سے نکاح صحیح نہیں ہوتا البتہ اگر لڑکی کے سامنے ہو اور اشارہ اس کی طرف کیا جاوے تو نکاح صحیح ہے در مختار میں ہے غلط وکیلها بالنکاح فی اسم ابیها بغیر حضورها لم یصح للجهالة وکذا لو غلط فی اسم بنته الا اذا کانت حاضرةً واشاره الیها الخ درمختار [۲] فقط

قاضی وکیل نے بھول سے ایجاب میں لڑکی کا نام بدل دیا، نکاح کس کا ہوا؟

(سوال ۱۳۰) دو لڑکے بالغ زید و عمر دو لڑکیاں عائشہ و فاطمہ سے بایں تشریح منسوب ہوئیں کہ زید کا نکاح عائشہ سے اور عمر کا نکاح فاطمہ سے ہو، چنانچہ وقت نکاح جو ایک ہی وقت میں ہوا، عائشہ کے ایجاب قبول میں زید آیا لیکن قاضی صاحب نے غلطی سے زید کا نکاح فاطمہ سے عام مجمع میں معہ خطبہ کے پڑھا دیا اور یہ غلطی عمر کے عائشہ سے نکاح پڑھانے کے وقت معلوم ہوئی زید کے ایجاب و قبول میں فاطمہ آئی شرعاً نکاح مکرر ہونا چاہئے یا زید اور فاطمہ کا عقد مستقل ہو گیا؟

(الجواب) اگرچہ ظاہر عبارات کتب فقہ سے اس صورت میں واضح ہوتا ہے کہ نکاح زید کا فاطمہ کے ساتھ جس کا نام وقت ایجاب و قبول میں لیا گیا ہے منعقد ہو جائے گا مگر اس میں بحث یہ ہے کہ جب کہ قاضی سے پہلے یہ کہہ دیا گیا تھا کہ نکاح زید کا عائشہ سے کرے، اور نکاح عمر کا فاطمہ سے کرے تو قاضی چونکہ وکیل ہوتا ہے اور وکیل کو یہ اختیار نہیں ہوتا کہ خلاف وکالت کرے، لہٰذا اس صورت میں زید کا نکاح فاطمہ سے نہیں ہوا کیونکہ فاطمہ کا نکاح زید سے کرنے میں وکیل ہی نہیں ہے پس نکاح زید کا پھر عائشہ سے ہونا چاہئے اور نکاح عمر کا فاطمہ سے ہونا چاہئے، البتہ اگر قاضی نے جو نکاح زید کا فاطمہ سے کر دیا اور فاطمہ نے یا اس کے ولی نے اس کو سنکر جائز رکھا تو نکاح زید کا فاطمہ سے منعقد ہو گیا عبارت در مختار یہ ہے وکذا لو غلط فی اسم بنته الخ ولو له بنتان فغلط فسماها باسم الصغری صح للصغری [۳] الخ اور شامی میں ہے قولہ ولو له بنتان اراد تزویج الکبری بان کان اسم الکبری مثلاً عائشه والصغری فاطمه فقال زوجتک بنتی فاطمه، وقیل صح العقد علیها وانکانت عائشة هی المرادة [۴] الخ یہ عبارت مقتضی اس کو

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار و مسائل شتی ص ۶۵۸ ج ۵ ط.س. ج۳ص ۷۵۳ – ۱۲ ظفیر
(۲) ردالمحتار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۸ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۲۶ – ۱۲ ظفیر
(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۸ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۲۶ – ۱۲ ظفیر
(۴) ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۷۸ ج ۲ ط س ج۳ص ۲۶ – ۱۲ ظفیر

ہے کہ صورت مسئولہ میں نکاح زید کا فاطمہ کے ساتھ ہو جاوے لیکن اس میں بحث یہی ہے کہ در مختار کی صورت میں خود باپ نے عقد نکاح کیا ہے اور صورت مسئولہ میں قاضی نے نکاح پڑھا ہے جو کہ وکیل ہے اور وکیل اگر خلاف کرے تو وہ معتبر نہیں ہے۔ کما مر تفصیلہ

بانی پہچانی عورتوں کے باپ کا نام بدل بھی جائے تو نکاح ہو جاتا ہے

سوال ۱۳۱) ایک لڑکی کا باپ مر گیا اس کی ماں نے اپنے شوہر کے حقیقی بھائی سے نکاح کر لیا اس لڑکی کا نکاح اس کے چچا یعنی سوتیلے باپ کی اجازت سے ہوا اور بوقت نکاح بجائے نام اصل باپ کے سوتیلے باپ کا لیا گیا، پس اس صورت میں یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

الجواب) ظاہر یہ ہے کہ یہ نکاح صحیح ہو گیا، اگرچہ در مختار کی ایک عبارت سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ ایسی غلطی میں نکاح صحیح نہیں ہوتا وہ عبارت یہ ہے غلط وكيلها بالنكاح في اسم ابيها بغير حضورها لم يصح للجهالة[1] الخ اس پر علامہ شامی نے یہ لکھا ہے قوله لم يصح لان الغائبة يشترط ذكر اسمها واسم ابيها وجدها و تقدم انه اذا عرفها الشهود يكفي ذكر اسمها فقط خلافا لابن الفضل و عند الخصاف يكفي مطلقا والظاهر انه في مسئلتنا لا يصح عند الكل لان ذكر الاسم وحده لا يصرفها عن المراد الى غيره بخلاف ذكر الاسم منسوبا الى اب اخر فان فاطمة بنت احمد لا تصدق على فاطمة بنت محمد تامل وكذا يقال فيما لو غلط في اسمها[2] الخ شامی

لیکن جواب اس کا یہ ہے کہ اول تو در مختار کے اس قول للجہالۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ علت عدم جواز نکاح کی غلطی مذکور میں جہالت ہے جو صورت مسئولہ میں مفقود ہے دوسرے در مختار کا مسئلہ بصورت غلطی کے فرض کیا گیا ہے کہ وکیل نے غلطی سے نام بدل دیا اور صورت مسئولہ میں غلطی سے ایسا نہیں کیا گیا بلکہ بربناء علی المعروف والشہرۃ ایسا کیا گیا، کیونکہ عرف میں والدہ کے شوہر ثانی کو باپ کہا جاتا ہے غرض رفع جہالت ہے وہ اس صورت میں حاصل ہے، کیونکہ مطلب اس نسبت کا یہ ہے کہ فلاں لڑکی جو فلاں شخص کی تربیت میں ہے اور فلاں لڑکا جو فلاں شخص کی تربیت میں ہے ان کا عقد ہوا ہے بلکہ عجب نہیں کہ اصل باپ کی طرف نسبت کرنے میں وہ تعرف نہ ہو جو اس نسبت میں حاصل ہے اور مقصود اصلی رفع جہالت ہی ہے جیسا کہ شامی میں در مختار کے اس قول ولا المنكوحة مجهولة کے تحت میں ہے قلت و الظاهر انها لوجرت المقدمات على معينة و تميزت عند الشهود ايضا يصح العقد و هي واقعة الفتوى لان المقصود نفي الجهالة وذلك حاصل بتعينها عند العاقدين والشهود وان لم يصرح باسمها كما اذا كانت احد اهما متزوجة و يؤيده ما سياتي من انها لو كانت غائبة و زوجها وكيلها فان عرفها الشهود و علمه انه ارادها كفى ذكر اسمها والا لا بد من ذكر الاب والجد

---

۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۸ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۲۶ - ۱۲ ظفیر

۲) ایضاً ط.س. ج۳ ص ۱۵

ایضاً الخ شامی[1] الحاصل صورت مسئولہ میں نکاح منعقد ہو گیا۔ فقط

صورت مسئولہ میں نکاح درست ہو گیا

(سوال ۱۳۲) زید نے اپنی ہمشیرہ کی منگنی بکر کے بڑے لڑکے عمرو سے کر دی بعد ازاں بکر نے اپنے بڑے لڑکے عمرو کی شادی دوسری جگہ کر دی اور زید کو اس کا مطلق علم نہ ہوا' پھر بکر اپنے دوسرے لڑکے خالد کو لے کر جو کہ عمرو سے چھوٹا ہے زید کے یہاں نکاح کے لئے آیا' لیکن زید کو مطلق اس کا علم نہ ہوا کہ آیا لڑکا وہی عمرو ہے یا دوسرا لڑکا ہے اور زید کی لاعلمی میں رات کو نکاح ہو گیا بعد میں زید کو اس کا علم ہوا اب زید ناراض ہے آیا اس صورت میں یہ نکاح صحیح اور درست ہو لیا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح بکر کے چھوٹے لڑکے خالد سے منعقد ہو گیا ہے چونکہ جب وہ لڑکا خالد سامنے موجود تھا اور زید نے اس سے اپنی بہن کے نکاح کی اجازت دی اور ایجاب و قبول ہو گیا تو اس کا نکاح ہو گیا[2] اگرچہ زید اس کو بڑا لڑکا بکر سمجھتا رہا اور در حقیقت وہ چھوٹا لڑکا تھا۔[3] فقط

وعدہ سے نکاح نہیں ہوتا

(سوال ۱۳۳) ایک شخص اپنے لڑکے کی شادی کرنے ایک شخص کے پاس آیا اس کی دختر چھ ماہ کی تھی اس کے والد نے کہا کہ اگر یہ لڑکی زندہ رہی تو میں تم کو دیدوں گا اور انہوں نے منظور کر لیا جب لڑکی ۸'۹ برس کی ہوئی تو اس نے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ میں اس کے گھر ہرگز نہ رہوں گی لیکن والدین نے زبردستی اس کے خاوند کے پاس بھیج دیا اب لڑکی بالغ ہے' کہتی ہے کہ میں ہرگز نہ رہوں گی اور ہمبستری سے انکار کر دیا پھر وہ لڑکی ایک مسلمان کے پاس چلی گئی لیکن نکاح نہیں کیا' پھر ایک پنڈت کے پاس جا کر ہندو ہو گئی تا کہ نکاح ٹوٹ جاوے پھر ایک مولوی صاحب سے جا کر کہا کہ مجھے مسلمان کر کے فلاں شخص سے نکاح کر دو مولوی صاحب نے نکاح کر دیا اور ایک مولوی صاحب منع کرتے ہیں کیا لڑکی کے انکار کرنے سے وہ نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں؟

(الجواب) سوال سے نکاح کا ہونا کسی عبارت سے معلوم نہیں ہوا کیونکہ سوال میں یہ ہے کہ لڑکی کے باپ نے یہ کہا کہ اگر یہ لڑکی زندہ رہی تو میں تم کو دیدوں گا اور لڑکے کے والد نے منظور کر لیا تو اس سے نکاح منعقد نہیں ہوتا البتہ اگر اس کے بعد پھر ایجاب و قبول موافق قاعدہ نکاح کے ہوا ہو تو نکاح منعقد ہو گیا اور نکاح ہونے کے بعد مسئلہ یہ ہے کہ باپ کے نکاح کئے ہوئے کو لڑکی بعد بالغہ ہونے کے فسخ نہیں

---

(۱) رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۷ ج ۲ ۔ط.س. ج۳ص ۱۵ – ۱۲ ظفیر

(۲) وكذا لو غلط في اسم بنته الا اذا كانت حاضرة او اشار اليها فيصح (الدرالمختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۷۸ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۲۶) اس جزئیہ سے معلوم ہوا کہ جب لڑکا موجود تھا اور ایجاب و قبول پایا گیا تو نکاح درست ہے واللہ اعلم ۱۲ ظفیر

(۳) هل اعطيتنيها ان المجلس للنكاح وان للوعد فوعد الخ (الدرالمختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۳٦٤ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۱۲) پھر یہاں صیغہ مستقبل کا ہے' یہ ہی دلیل ہے مجلس وعدہ کی تھی نہ کہ نکاح کی واللہ اعلم ۱۲ ظفیر

کر سکتی [1] اور کتب فقہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی مسلمان عورت اس وجہ سے مرتدہ ہو جاوے کہ نکاح ٹوٹ جاوے اور وہ اپنے شوہر سے علیحدہ ہو جاوے تو اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو زبردستی مسلمان کر کے شوہر اول کے نکاح میں دی جاوے تھوڑے سے مہر کے ساتھ نکاح جدید شوہر اول سے کر دیا جاوے اور دوسرے شخص سے اس کا نکاح درست نہ ہوگا۔ [2] فقط

(یہ اس وقت ہے جب پہلا شوہر نکاح کا مطالبہ کرے، لیکن اگر وہ نکاح نہ کرے یا خاموشی اختیار کرے تو پھر وہ اس کے ساتھ نکاح پر مجبور نہ کی جائے گی بلکہ دوسرے سے شادی کر سکے گی اما لو سکت او ترکه صریحا فانها لا تجبر و تزوج من غیره لانه ترك حقه بحر و نهر (رد المحتار باب النکاح الکافر ص ۵٤۰ ج ۲ ظفیر مفتاحی)

نکاح کے وقت لڑکی کے ردوبدل کی صورت میں کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۳٤) ایک موضع میں ایک شخص کے یہاں دو لڑکیوں کی بارات آئی بوقت عقد ایک ہی قاضی دونوں کے وکیل بالنکاح مقرر ہوئے انہوں نے بڑی لڑکی کا عقد چھوٹے لڑکے سے اور چھوٹی لڑکی کا عقد بڑے لڑکے سے کر دیا رخصت نہیں ہوئی ایک گھنٹہ کے بعد پھر دوبارہ نکاح خواں آکر کہنے لگے پہلا عقد غلطی سے سہواً خلاف ترتیب ہو گیا، اب پھر عقد کیا جاوے چنانچہ دوبارہ ردوبدل کر کے عقد کر دیا اب چھوٹی لڑکی کا شوہر رخصت کر کے نہیں لاتا کہ آخر کا عقد غیر صحیح ہے اور بڑی لڑکی کا شوہر کہ وہ بھی جاہل مطلق ہے، رخصت کرا کے لے گیا ایک لڑکا بھی پیدا ہوا وہ لڑکا ولد الحلال ہے یا نہ آئندہ کے لئے کیا ہونا چاہئیے؟

(الجواب) اس صورت میں جس طرح پہلے نکاح ہو گیا یعنی بڑی لڑکی کا چھوٹے دولہا سے اور چھوٹی لڑکی کا بڑے دولہا سے وہی صحیح ہو گیا [3] پھر اگر ردوبدل کرنا ہے تو اسکی صورت یہ ہے کہ جب دونوں دولہا بالغ ہوں

---

(۱) لو فعل الاب اوالجد عند عدم الاب لا یکون للصغیر والصغیرة حق الفسخ بعد البلوغ وان فعل غیر هما فلهما ان یفسخا بعد البلوغ (رد المحتار باب الولی ص ٤۲۰ ج ۲ .ط.س. ج۱ ص۶۸) ظفیر

(۲) ولو ارتدت لمجی الفرقة الخ تجبر علی الاسلام و علی تجدید النکاح زجرا لها بمهر یسیر کدینا رد علیه الفتویٰ (درمختار) رضیت ام لا وتمنع من التزوج بغیره بعد اسلامها ولا یخفی ان محله ماذا طلب الزوج ذالك (رد المحتار باب النکاح الکافر ص ۵٤۰ ج ۲ .ط.س. ج۳ ص ۱۹٤) ظفیر

(۳) وله بنتان اراد تزویج الکبری فسما ها باسم الصغری صح للصغری (درمختار) ای بان کان اسم الکبری مثلا عائشة والصغری فاطمة فقال زوجتك بنتی فاطمة و قیل صح العقد علیها وان کانت عائشة هی المرادة وهذا اذا لم ینها بالکبریٰ (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۷۸ ج ۲ .ط.س. ج۳ ص ۲۶) اس عبارت میں صراحت ہے کہ خود لڑکی کے باپ نے اگر ایسا کیا ہو تو کرنے کے مطابق ہو جائے گا لیکن یہاں سوال میں یہ ہے کہ یہ الٹ پلٹ اور ردوبدل قاضی نے کیا جو وکیل ہے اور وکیل اس کو بنایا گیا تھا کہ بڑی کا بڑے لڑکے سے کرے اور چھوٹی کا چھوٹے سے، اور یہی وجہ ہے کہ جوں ہی اس کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو آکر کہا اور موافق ترتیب دوبارہ کیا اور یہ معلوم ہے کہ وکیل کو ردوبدل کا قطعاً اختیار نہیں ہے اگر اس نے ایسا کیا تو وہ نافذ نہیں ہوا اس لئے خاکسار کے خیال میں دوسرا نکاح موافق ترتیب صحیح ہوا پہلا صحیح نہیں ہوا فقہاء کی صراحت ہے وکله بان یزوجه فلانة یکذا فزاد الوکیل فی المهرلم ینفذ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۹ ج ۲ .ط.س. ج۳ ص ۲۷) معلوم ہوا کہ خلاف وکالت اگر وکیل کرے گا تو وہ نافذ نہیں ہوگا اسی طرح یہاں اس کا پہلا ایجاب و قبول چونکہ وکالت کے خلاف تھا اس لئے وہ نافذ ہی نہیں ہوا دوبارہ جو نکاح اس نے موافق اختیار وکالت کیا اور جس کو سب نے تسلیم بھی کیا وہی نافذ ہوا۔ واللہ اعلم ظفیر مفتاحی

اور خلوت وو طی نہ ہو اس وقت ہر ایک شوہر اپنی منکوحہ کو طلاق دے اور دوسرے سے عقد کرے ورنہ اسی طرح رہنے دیں جس طرح نکاح ہو گیا ہے اور نکاح خواں نے جو بعد ایک گھنٹہ کے ردوبدل کر دیا یہ صحیح نہیں ہوا اور بڑی لڑکی کا شوہر جو اس کو رخصت کرا لایا یہ درست نہیں ہوا اور وہ مرتکب زنا ہے اور نسب کے ثابت ہونے اور نہ ہونے میں اختلاف ہے پس اس کو چاہئیے کہ اپنی منکوحہ کو علیحدہ کر دے یا پہلی منکوحہ کو طلاق دیکر اس عورت سے پھر نکاح کرے فقط (تفصیل ص ۹۸ کے حاشیہ میں دیکھئے ظفیر)

اعتبار مجلس

(سوال ۱۳۵) فتاویٰ مولانا عبدالحئی جلد اول کتاب النکاح ص ۳۰۷ و ۳۰۸ مطبوعہ یوسفی پریس فرنگی محل کانپور کی عبارت استفتاء سے معلوم ہوتا ہے کہ مجلس کی وجہ سے نکاح اور منگنی میں فرق نہ ہوگا اور درمختار کی عبارت جو آپ نے تحریر فرمائی ہے اس کی توجیہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر الفاظ وعدہ کے بولے جاویں تو وعدہ پر محمول ہوں گے اور اگر الفاظ صریح نکاح کے بولے جاویں تو ان سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔

(الجواب) اس آپ کی تاویل کو عبارت ردالمحتار شامی صاف رد کرتی ہے چنانچہ عبارت شامی یہ ہے قوله ان المجلس للنكاح الخ اى لا نشاء عقده لانه يفهم منه التحقق فى الحال فاذا قال الاخر اعطيتكها او فعلت لزم و ليس للاولى ان لا يقبل الخ [1] دیکھئے اس عبارت میں صاف صیغہ ماضی موجود ہے صیغہ استقبال نہیں ہے بس معلوم ہوا کہ کنایات میں مجلس کا اعتبار ہوتا ہے کیونکہ اعطیت و دادم وغیرہ صریح نکاح کے الفاظ نہیں ہیں ان میں نکاح پر حمل کرنے کے لئے قرینہ کی ضرورت ہے اور مولانا عبدالحئی صاحب مرحوم نے مجلس کا ذکر جواب میں نفیاً و اثباتاً کچھ نہیں فرمایا بلکہ دوسرے اختلافات کو نقل فرمایا اور چونکہ قصداً مجلس نکاح و وعدہ کے فرق کا سوال بھی نہ تھا اس لئے اس سے کچھ تعرض نہ فرمایا اور صاحب درمختار نے صراحتہ اس فرق کو ثابت کیا اور علامہ شامی نے اس کو محقق رکھا تو حسب قاعدہ معروفه الصريح يفوق الدلالة عبارت درمختار و شامی کی تحقیق اس بارے میں لائق قبول ہوگی اور عرف بھی ایسا ہی ہے۔

مجمع میں ایجاب وقبول بہ لفظ "ناطہ" ہوا تو نکاح ہوا یا نہیں

(سوال ۱۳۶) لوگوں کا مجمع ہوا اور اس میں ایجاب وقبول بلفظ ناطہ ہوا نکاح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) درمختار میں ہے هل اعطيتنيها ان كان المجلس للنكاح وان للوعد فوعد الخ قوله ان المجلس للنكاح اى لا نشاء عقده لانه يفهم منه التحقق فى الحال فاذا قال الاخر اعطيتكها او فعلت لزم و ليس للاول ان لا يقبل [2] الخ حاصل یہ ہے کہ ایسی صورت میں دلالت حال کا اور مجلس کا اعتبار ہوتا ہے اگر اس وقت اجتماع لوگوں کا بغرض خطبہ و پختگی منگنی کے تھا تو الفاظ مذکورہ سے منگنی ہوتی ہے

---

(۱) رد المحتار كتاب النكاح ص ٣٦٤ ج ٢ ط.س. ج٣ص ١٢- ١٢ ظفير
(٢) رد المحتار كتاب النكاح ص ٣٦٤ ج ٢ ط.س. ج٣ص ١٢- ١٢ ظفير

نکاح نہیں ہوتا اور چونکہ لفظ ناطہ کے ساتھ ایجاب و قبول ہوا ہے یہ قرینہ ہے کہ خطبہ کے لئے اجتماع ہوا تھا' اس لئے اس صورت میں خطبہ (منگنی) ہوا ہے' نکاح نہیں ہوا ہے۔

ولی نے نکاح خواں سے کہا اجازت دی اس نے لڑکے سے قبول کرایا تو کیا حکم ہے

(سوال ۱۳۷) ایک شخص نے میانجی کو کہا کہ میں نے تجھ کو اجازت دی ہے' پھر میانجی نے مرد کو کہا کہ فلانی عورت تم نے قبول کی' اس نے کہا میں نے قبول کی' اس صورت میں نکاح منعقد ہوا یا نہیں یہاں ایجاب و قبول میں صرف ایک جزو موجود ہے۔

(الجواب) اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا' کیونکہ میانجی وکیل ہے ولی دختر کی طرف سے پس میانجی نے جو کلام شوہر سے کیا کہ فلانی عورت کو تم نے قبول کیا یہ ایجاب ہے اور جب شوہر نے کہا میں نے قبول کیا تو یہ قبول ہوا پس دونوں رکن یعنی ایجاب و قبول پائے گئے اور مطلب میانجی کے کلام کا یہ ہے کہ میں نے فلانی عورت دختر فلاں شخص کی تمہارے نکاح میں دی' تم نے اسکو قبول کی' اس پر شوہر نے کہا کہ میں نے قبول کی' پس ایجاب و قبول پورا ہوا اور مختار میں ہے وینعقد ملتبساً من احد هما و قبول من الاخر وضعاللماضی لان الماضی اول علی التحقیق کزوجت نفسی او بنتی او موکلتی منك و یقول الاخر تزوجت الخ درمختار او قبلت شامی [1] فقط (مگر یہ اس وقت صحیح ہوگا کہ اس وقت دو گواہ موجود رہے ہوں' ورنہ نہیں ظفیر)

نکاح کی مجلس اور منگنی کی مجلس میں ایجاب و قبول اور اس کا فرق

(سوال ۱۳۸) ایک مجلس میں زید کے کفو میں سے کسی شخص نے عمر کو کہا کہ تم اپنی لڑکی مسماۃ ہندہ زید کو دیتے ہو یا نہیں عمر نے اس کے جواب میں کہا کہ میں اپنی لڑکی زید کو دے چکا ہوں یا یہ کہا کہ میں نے اپنی لڑکی کو بکر جو زید کا باپ ہے اس کی بہو بنادی ہے پھر زید کے ولیوں میں سے کسی نے کہا اچھا' یا کہا' ہاں آیا جانبین کی اس گفتگو سے نکاح منعقد ہوتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدرالمختار وهل اعطیتنیها ان المجلس للنکاح ای فنکاح وان للوعد فوعد [2] الخ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر وہ مجلس انعقاد نکاح کے لئے منعقد ہوئی ہے اور دو شاہد ایجاب و قبول کو سننے والے موجود ہیں تو نکاح منعقد ہو جاوے گا اور اگر وہ مجلس خطبہ (منگنی) اور وعدہ کی ہے تو الفاظ مذکورہ سے نکاح منعقد نہ ہوگا بلکہ یہ وعدہ اور خطبہ (منگنی) ہے۔ فقط

---

(۱) دیکھئے رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ ط.س.ج۳ص۹، ۱۲ ظفیر

(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶٤ ج ۲ ط.س.ج۳ص ۱۲، ۱۲ ظفیر

منگنی میں لڑکی لڑکا دینے لینے کہنے سے نکاح نہیں ہوتا

(سوال ۱۳۹) ہماری قوم میں یہ رواج ہے کہ بوقت منگنی لڑکی والا لڑکے والے سے مخاطب کر کے کہتا ہے کہ میں نے اپنی فلاں لڑکی تمہارے فلاں لڑکے کو دی لڑکے والا کہتا ہے کہ میں نے اپنے لڑکے کے واسطے قبول کی اس صورت میں نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں بعض لوگ اس طرح منگنی کر کے لڑکی کو دور جگہ بیاہ دیتے ہیں۔

(الجواب) منگنی کے وقت الفاظ مذکورہ کہنے سے نکاح منعقد نہیں ہوتا بلکہ یہ وعدہ نکاح ہے اور اس سے منگنی ہوتی ہے جیسا کہ درمختار میں ہے وان للوعد فوعد [1] فقط

ناطہ دے دیا کہنے سے نکاح نہیں ہوتا ہے

(سوال ۱۴۰) گل زمان کی والدہ نے مسمی سمندر سے کہا کہ اپنی دختر کا ناطہ میرے فرزند گل زمان سے دیدو' سمندر نے روبرو گواہان اسی مجلس میں جواب دیا کہ میں نے اپنی دختر مذکورہ کا ناطہ گل زمان کے لئے دیدیا ہے کچھ عرصہ کے بعد سمندر فوت ہو گیا دختر مذکورہ کا برادر دوسری جگہ نکاح دختر کا کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اقول و باللہ التوفیق ۔ سوال کے مختلف پہلوؤں اور لفظوں میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سمندر کا کہنا محض وعدہ نکاح ہے عقد نہیں' ناطہ کا لفظ ہندوستان (اس وقت ہندوستان پورے ملک کو بولا جاتا تھا) اور پنجاب میں رشتہ کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے چنانچہ پنجاب میں ناطہ دار بمعنی رشتہ دار کے مستعمل ہوتا ہے' بلکہ گل زمان خود بھی اپنے سوال میں قریب اسی معنی میں ناطہ کے لفظ کو استعمال کرتا ہے چنانچہ کہتا ہے " میری والدہ میرے ناطہ کے لئے مسمی سمندر کے پاس جاتی تھی ظاہر ہے کہ اس عبارت میں ناطہ کو بمعنی نکاح کے سمجھنا کسی طرح چسپاں نہیں نیز یہ بھی واضح رہے کہ عقد نکاح یعنی ایجاب و قبول کے لئے مجلس منعقد نہ کی گئی تھی بلکہ گل زمان کی والدہ اپنی عادت مستمرہ کے طور پر درخواست اور خطبہ کے لئے آئی جس کو سمندر نے منظور کیا جو کہ محض وعدہ ہے چنانچہ گل زمان کی والدہ کا کوئی جواب بھی سمندر کے اس جملہ کے مقابلہ میں مذکور نہیں پھر اگر عقد بھی اس کو قرار دیا جائے تو اس کے لئے تاویلات بعیدہ کے ارتکاب کی ضرورت ہوگی مثلاً اگر گل زمان اس وقت بالغ تھا تو اس کی والدہ وکیل یا فضولی ہوگی اور اگر نابالغ تھا تو وکیل ولی یا فضولی اس کی ہوگی حالانکہ توکیل کا کوئی تذکرہ نہیں پس یہ ایسا ہے جیسے کہ کسی نے صاحب دختر سے کہا کہ میرے بیٹے کو اپنی بیٹی دیدو' اور اس نے کہا کہ دیدی' تو یہ نکاح نہ ہوا کما فی الظهيرية لو قال هب ابنتك لا بنى فقال وهبت لم يصح مالم يقل ابو الصبى قبلت [2] اه وفى الخلاصة لو قال الوكيل بالنكاح هب ابنتك لفلان فقال الاب و هبت لا ينعقد النكاح مالم يقل الوكيل بعده قبلت [3] علاوہ اس کے شامی میں ہے نقلاً عن شرح الطحاوی لو قال هل اعطيتنيها فقال

---

(۱) الدرالمختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳٦٤ ج ۲ ۔ط۔س۔ج۳ص ۱۲ - ۱۲ ظفیر
(۲) رد المحتار کتاب النکاح ص۳٦۳ ج ۲ ۔ط۔س۔ج۳ص ۱۱ - ۱۲ ظفیر
(۳) ایضاً ص ۳٦۲ ج ۲ ۔ط۔س۔ج۳ص ۱۱ - ۱۲ ظفیر

اعطیت ان کان المجلس للوعد فوعد وان کان للعقد فنکاح [1] اھ یہاں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گفتگو کی کیفیت کی رعایت ضروری ہے پس اگر مجلس وعدہ نکاح کی ہوگی تو الفاظ محتملہ کو وعدہ پر حمل کیا جائے گا اور اگر مجلس نکاح کی ہے تو نکاح ہوگا چنانچہ اسی عبارت کے تحت میں شامی میں نقل کیا ہے قال الرحمتی فعلمنا ان العبرة لما یظهر من کلامهما الا لنیتهما [2] الخ اور اذاقال احدهما ده وقال الاخر دادم او داد یکون نکاحاً وان لم یقل الاخر [3] پذیر فتم اعتبار وعدہ کی نفی نہیں کرتا بلکہ فقہاء کی مراد اس قول سے یہ ہے کہ امر توکیل ہے یا ایجاب ہے چونکہ اس میں بہت بڑا اختلاف ہے جس کا ثمرہ یہ ہے کہ مجیب کے جواب کے بعد آمر کے قبول کی ضرورت ہے یا نہیں اور چونکہ فقہاء کی ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ آمر کے قبول کے بغیر نکاح صحیح نہیں کما مر عن الخلاصه والظهیریه اور بعضوں کے یہاں پھر آمر کو پذیر فتم کے کہنے کی ضرورت نہیں' اسی کو عمدۃ الرعایہ میں اختیار بھی کیا گیا ہے اسی وجہ سے عمدۃ میں یہ کہا ہے وان لم یقل پذیر فتم [4] اھ وقصر عرفات مافیه اور اس سے یہ مراد نہیں کہ یہ عبارت وعدہ نہ ہو سکتی ہے پس جب کہ اس عبارت میں احتمال وعدہ کا بھی ہے اور مجلس کے لئے دو امر بھی یقینی ہیں ایک یہ کہ مجلس خطبہ اور وعدہ کی ہے دوم یہ کہ مجلس خطبہ نکاح اور ایجاب و قبول کی نہیں ہے پس ان الفاظ کو وعدہ پر حمل کرنا اقرب ہے کما فی الدرالمختار هل اعطیتنیها ان المجلس للنکاح (ای لانشاء عقده لانه یفهم منه التحقیق فی الحال فاذا قال الاخر اعطیتك او فعلت لزم الخ وان للوعد فوعد [5] انتهیٰ فقط

صرف وعدہ سے نکاح نہیں ہوتا

(سوال ۱۴۱) والدین نے اپنی لڑکی کے متعلق یہ الفاظ کہے تھے کہ اگر زندہ رہی تو فلاں کو دیدیں گے ایک شخص اس بالغہ لڑکی کو بھگا کر لے گیا دوسری جگہ لے گیا اور نکاح پڑھالیا' تو نکاح جائز ہوا یا نہیں لڑکی کے والدین نے جو الفاظ کہے تھے ان سے نکاح منعقد ہوا تھا یا نہیں؟

(الجواب) والدین نے جو کہا تھا کہ اگر زندہ رہے تو فلاں کو دیدیں گے یہ ایک وعدہ تھا' اس کہنے سے نکاح منعقد نہیں ہوا اور یہ ایجاب و قبول نکاح کا نہیں ہے [6] لہذا جو نکاح امام صاحب نے لڑکی بالغہ کے رضاء و اجازت سے کفو میں کیا وہ صحیح ہو گیا امام صاحب اس میں گناہ گار نہیں ہوئے اور ان پر کچھ کفارہ لازم نہیں ہے۔ فقط

ایک نے کہا لڑکی دیدی اور دوسرے نے کہا لے لی' کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۲/۱) زید نے بکر سے کہا کہ میں نے دختر صغیرہ تمہیں دیدی بکر نے کہا اچھا لے لی اس وقت نہ

---

(۱) ایضاً ص ۳۶۳ ط.س. ج۳ ص ۱۲ ظفیر (۲) ایضاً
(۳) عمدة الرعاية حاشیه شرح الوقایه کتاب النکاح ص ۷ ج ۲. ۱۲ ظفیر (٤) ایضاً
(۵) دیکھیے الدرالمختار کتاب النکاح ص ۳٦٤ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۱۲ - ۱۲ ظفیر
(٦) ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد (الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳٦٤ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۱۲) ظفیر

محفل شادی کی تھی نہ تزویج کی بلکہ غرض آخر کی محفل تھی نکاح منعقد ہوا یا نہیں؟

لے لیا کے بجائے قبضہ کر لیا کہنا

(سوال ۲ / ۱۴۳) اور اگر بکر نے بجائے لے لیا کے قبضہ کر لیا' یا قبول کر لیا کہا تو کس صورت میں نکاح منعقد ہوگا دختر بالغہ ہے والد فوت ہو گیا دادا زندہ ہے' تو دادا اس کا نکاح دوسری جگہ کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) (۱) اس صورت میں نکاح منعقد نہیں ہوا۔ کما فی الدر المختار ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد[1]

(۲) جب کہ مجلس نکاح نہیں ہے تو ان الفاظ مذکورہ سے بھی نکاح منعقد نہیں ہوا اور دادا کو اختیار ہے کہ وہ شخص دوسرے سے اس کا نکاح کر دے اور اگر لڑکی بالغہ ہو گئی ہے تو نکاح ثانی کے جواز کے لئے اس کی رضا کی بھی ضرورت ہے اور سکوت اس کا دادا کے اذن لینے پر بحکم رضا ہے۔ کما فی الدر المختار.[2] فقط

مندرجہ ذیل ایجاب و قبول سے نکاح ہوا یا نہیں؟

(سوال ۱۴۴) ایک عورت مسماۃ شریفا بیوہ عمر تخمیناً ۱۲۔۱۳ سال جس کی بابت دو عورتوں نے شہادت دی کہ ایک حیض ہمارے سامنے آچکا ہے شریفن مذکورہ کے مکان پر عبدالرحیم بمعہ عبدالرحمٰن اور دو مرد اور دو عورت کے پہنچا اور دریافت کیا کہ شریفن تیرے نکاح کے لئے کئی شخص خواہش مند ہیں تو کہاں رضا مند ہے جواب دیا کہ میں اپنے سابق بہنوئی عبدالرحمٰن سے رضا مند ہوں اور مہر سو روپے کے باندھنا۔ تب عبدالرحمٰن سے دریافت کیا کہ کیا تجھ کو نکاح منظور ہے اور مہر یک صد روپیہ کا منظور ہے جواب دیا کہ مجھ کو نکاح بھی منظور ہے اور مہر بھی خطبہ وغیرہ کچھ نہیں پڑھا گیا اس کے بعد عبدالرحیم نے شہرت کر دی کہ نکاح ہو گیا آیا شرعاً یہ نکاح ہوا یا نہیں شریفن کے تایا وغیرہ بھی موجود ہیں ان سے اجازت نہیں لی تو شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) حسب تصریح فقہاء اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا اور چونکہ شریفن بالغہ ہو چکی ہے تو خود اس کی رضا و اجازت کافی ہے' تایا وغیرہ کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔[3] فقط

پہلا نکاح صحیح ہے یا دوسرا

(سوال ۱۴۵) دعویٰ مدعی کا یہ ہے کہ میرے دادا نے میر اناطہ کرمان کی دختر مسماۃ فضل نور کے ساتھ کیا

---

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳٦٤ ج ۲ ط.س. ج۳ ص۱۲ – ۱۲ ظفیر

(۲) فان استاذنها هو ای الولی وهو السنة (درمختار) ای بان یقول لها قبل النکاح فلان یخطبك او یذکرك فسکتت وان زوجها بغیر استئمار فقد اخطأ السنة و توقف علی رضاها (ردالمحتار باب الولی ص ٤١٠ ج ۲ ط.س. ج۳ ص۵۸) ظفیر

(۳) فنفذ نکاح حرة مکلفة بلا رضا ولی (درمختار) اراد بالنفاذ الصحة و ترتب الاحکام من طلاق و توارث وغیرهما (ردالمحتار باب الولی ص ٤٠٧ ج ۲ ط.س. ج۳ ص۵۵) ظفیر

میری عمر اس وقت ۱۲ یا ۱۳ سال کی تھی' اور میری منکوحہ کی عمر ۱۰-۱۱ سال کی تھی اس کے والد نے اپنی دختر کا حق نکاح روبرو اہل جرگہ میرے ساتھ کیا اور میرے دادا نے میرے واسطے قبول کیا اس ایجاب وقبول کے بعد میں پانچ سال اپنی سسرال میں رہا' پھر میں نوکری پر چلا گیا چھ سال کے بعد آیا تو معلوم ہوا کہ میری منکوحہ کا نکاح دوسری جگہ کر دیا آیا پہلا نکاح جو میرے ساتھ ہوا تھا' وہ صحیح ہے یا دوسرا نکاح صحیح ہوا؟

(الجواب) پہلے اگر محض وعدہ نکاح کا تھا اور ایجاب وقبول بطریق نکاح مجلس نکاح میں روبرو شاہدین کے نہ ہوا تھا تو دوسری جگہ اس کا نکاح صحیح ہو گیا[1] اور اگر پہلے باقاعدہ نکاح ہوا تھا اور ایجاب وقبول بطریق نکاح شاہدین کے سامنے مجلس نکاح منعقد کر کے ہوا تھا تو دوسرا نکاح بدون طلاق دیئے شوہر اول کے صحیح نہیں ہوا عورت مذکورہ بدستور شوہر اول کی منکوحہ ہے۔[2] فقط

منگنی کے بعد دوسری جگہ نکاح کر سکتا ہے

(سوال ۱٤٦) ایک شخص نے اپنی نابالغہ لڑکی کی نسبت زید کے ساتھ پختہ طور پر کر دی تھی لیکن باقاعدہ نکاح کی نوبت نہیں آئی تھی کہ زید کو حبس دوام کی سزا ہو گئی اب وہ شخص اپنی دختر کا نکاح دوسری جگہ کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ نکاح زید کے ساتھ باقاعدہ نہ ہوا تھا' صرف نسبت ہوئی تھی تو وہ شخص اپنی دختر کا نکاح دوسرے شخص سے کر سکتا ہے فقط (گو وعدہ خلافی کوئی اچھی چیز نہیں ہے' لیکن اگر لڑکی کا فائدہ اسی میں ہے تو ایسا کرنا اس کے لئے جائز ہے۔ ظفیر)

منگنی کے بعد دوسرے لڑکے سے نکاح کر دے تو درست ہے

(سوال ۱٤٧) اگر کسی شخص نے اپنی دختر نابالغہ کی منگنی دوسرے شخص کے نابالغ لڑکے سے کر دی لیکن کچھ مدت کے بعد والد دختر نے اسی دختر کا نکاح دوسرے لڑکے سے کر دیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) منگنی ہماری اصطلاح میں وعدہ نکاح کو کہتے ہیں پس نکاح اس سے منعقد نہیں ہوتا لہذا دوسری جگہ جو والد دختر نے نکاح اس کا کیا صحیح کیا۔ کما فی الدر المختار وهل اعطيتنيها ان المجلس للنكاح وان للوعد فوعد[3] الخ فقط

منگنی کے بعد دوسری جگہ شادی جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱٤٨) ایک شخص کی دو لڑکیاں تھیں بڑی لڑکی کی شادی ایک ڈاکٹر سے ہوئی اور چھوٹی لڑکی کا خطبہ

---

(۱) هل اعطيتنيها ان المجلس للنكاح وان للوعد فوعد (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ٣٦٤ ج ٢. ط.س. ج٣ ص ١٢) ظفير (٢) اما نكاح منكوحة الغير الخ فلم يقل احد بجوازه اصلا (ردالمحتار باب المحرمات ص ٤٨٢ ج ٤. ط.س. ج٣ ص ١٣٢) ظفير (٣) الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب النكاح ص ٣٦٤ ج ٢). ط.س. ج٣ ص ١٢. ١٢ ظفير

(منگنی) عرصہ چار سال ہوئے معزز اشخاص کے روبرو ہوا مجلس خطبہ کے رسوم پورے کئے گئے اب اس شخص کی بڑی لڑکی فوت ہو گئی ہے والدین کا خیال ہوا کہ اس ڈاکٹر سے اس چھوٹی لڑکی کا نکاح کر دیا جائے (کارڈ کا مضمون منگنی کے وقت برائے شرع شریف ایجاب و قبول ہو چکا ہے جس کو لڑکی عرصہ تک قبول و تسلیم کرتی رہی سسرال کے گھر کے کپڑے وغیرہ پہنتی رہی آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) خطبہ اور منگنی وعدہ نکاح ہے اس سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اگرچہ مجلس خطبہ کی رسوم پوری ہو گئی ہوں البتہ وعدہ خلافی کرنا بدون کسی عذر کے مذموم ہے لیکن اگر مصلحت لڑکی کی دوسری جگہ نکاح کرنے میں ہے تو دوسری جگہ نکاح لڑکی مذکورہ کا جائز ہے' اس صورت میں نکاح چھوٹی لڑکی کا ڈاکٹر کے ساتھ کرنا جائز ہے اور کارڈ میں جو ایجاب و قبول کا ہونا مذکور ہے اس میں یہ نہیں لکھا ہے کہ ایجاب و قبول منگنی کا ہو چکا ہے یا ایجاب و قبول نکاح کا ہو چکا ہے' اگر اس ایجاب و قبول سے مراد منگنی ہے .... تو اس صورت میں نکاح چھوٹی لڑکی کا اس لڑکے سے منعقد نہیں ہوا اب ڈاکٹر سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے اور اگر ایجاب و قبول سے مراد نکاح کا ایجاب و قبول ہے تو نکاح لڑکی کا اس لڑکے کے ساتھ منعقد ہو گیا اب ڈاکٹر سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔[1] فقط

وکیل مؤکل کا نکاح کر سکتا ہے

(سوال ۱۴۹) کسی شخص سے عمر نے کہا کہ میں جاتا ہوں تم میرا نکاح فلاں عورت سے فلاں مہینہ میں کر دینا' دو گواہ بھی موجود تھے' تو وکیل میعاد مقررہ پر شخص مذکور کا نکاح عورت مذکورہ سے کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) کر سکتا ہے۔[2] فقط

فضولی کا نکاح اجازت پر موقوف رہے گا

(سوال ۱۵۰) ایک شخص نے زید کی لڑکی کا نکاح بلا اجازت ایک غیر شخص سے کر دیا' یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) غیر کے ساتھ نکاح کرنا موقوف ہے باپ کی اجازت پر' یا اگر لڑکی بالغہ ہے تو خود اس کی اجازت پر' اگر انہوں نے اجازت نہیں دی اور اس نکاح سے رضامندی ظاہر نہیں کی تو نکاح باطل ہوا۔[3] فقط

---

(۱) ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد (الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳٦٤ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۱۲) ظفیر (۲) یصح التوکیل بالنکاح وان لم یحضر الشهود (عالمگیری مصری کتاب النکاح باب سادس ص ۲۳۱ ج ۱ .ط.ماجدیه ج۱ص ۲۹٤) ظفیر

(۳) کل عقد صدر من الفضولی وله قابل الخ انعقد موقوفا (ایضاً ص ۲۳٤ ج ۱ ..ط.ماجدیه ج۱ص ۳۹۹)

ایک شخص اپنی طرف سے اصیل اور عورت کی طرف سے وکیل بنکر نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۱۵۱) زید اپنی طرف سے اصیل اور عورت کی طرف سے وکیل ہو کر نکاح اپنا اپنی مؤکلہ سے کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) زید ایک طرف سے اصیل اور ایک طرف سے وکیل ہو کر نکاح اپنا اپنی مؤکلہ سے کر سکتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ وکیل یعنی زید دو گواہوں کے روبرو یہ کہے کہ مسماۃ فلانہ نے مجھ کو اختیار اپنے نکاح کا دیا ہے اور وکیل بنایا ہے پس تم گواہ رہو کہ میں نے اپنا نکاح فلاں بنت فلاں سے کیا پس نکاح صحیح ہو جائے گا فی الشامی ولو صرح بالتوکیل وقال وکلتك بان تزوجی نفسك منی فقالت زوجت صح النکاح [1] وایضاً فیه و صورته ان یکتب الیها یخطبها فاذا بلغها الکتاب احضرت الشهود و قراته علیهم وقالت زوجت نفسی منه [2] الخ فقط

اجازت بذریعہ تار بر نکاح

(سوال ۱۵۲) دو شخص ایک ہی مرشد کے معتقد ہیں ان دونوں میں ایک نے اپنی لڑکی کا عقد دوسرے کے لڑکے سے کر دیا ہے اور تاریخ نکاح مرشد کے سامنے طے ہو گئی ایک فریق وقت مقررہ پر نہ آسکا اس نے بذریعہ تار مرشد کو اطلاع دی کہ میری عدم موجودگی میں نکاح پڑھ دیا جائے اس صورت میں مرشد نکاح پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) مرشد اس حالت میں نکاح پڑھا سکتا ہے اور ایجاب و قبول اس فریق کی طرف سے کر سکتا ہے جس نے بذریعہ خط یا تار کے اجازت دی ہے [3] فقط

ایجاب میں کہا گیا فلاں صغیر کو دی اس کے جواب میں ولی نے کہا میں نے قبول کیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۵۳) ولی صغیرہ نے پہلے کہا کہ میں نے اپنی صغیرہ کو فلاں صغیر سے نکاح کر دیا ولی صغیر نے جو کہ اپنے واسطے قبول کرنا چاہتا تھا کلمہ قبول بدیں طور کہا "میں نے قبول کیا" اس کلمہ قبول کو اس کلمہ قبول پر حمل کیا جاوے گا جس میں صریحاً کہتا ہے کہ میں نے اپنے واسطے قبول کیا یا اس کلمہ قبول پر حمل کیا جاوے گا جس میں اس لڑکی کے واسطے قبول کیا مگر صریحاً نہیں کہا بلکہ یہ کہا کہ قبول کیا اس صورت میں نکاح صغیرہ کا منعقد ہوا یا نہیں؟

(الجواب) ولی صغیر کا قبول اسی ایجاب کے ساتھ مقید ہو گا جو ولی صغیرہ نے کیا ہے پس صورت مسئولہ میں

---

(۱) رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۲ ج ۲ .ط.س.ج۳ص ۱۰ - ۱۲ ظفیر

(۲) رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶٤ ج ۲ .ط.س.ج۳ص ۱۲ (۳) یصح التوکیل بالنکاح وان لم یحضر الشهود کذافی التتارخانیه (عالمگیری کشوری ص ۳۰۳ ج ۲) .ط. ماجدیه ج ۱ ص ۲۹۷ - ۱۲ ظفیر

نکاح صغیر کا منعقد ہو گیا ہے کیونکہ ولی صغیرہ کی طرف سے ایجاب صغیر کے لئے ہوا ہے اس کے جواب میں ولی صغیر کا یہ کہنا کہ "میں نے قبول کیا" اسی ایجاب مذکور کے ساتھ متعلق ہے اور یہ کہنا ولی صغیر کا کہ میں نے اپنے لئے قبول کیا ہے لغو ہے کیونکہ وہ اپنے لئے قبول نہیں کر سکتا۔ قال فی الشامی . بخلاف ما لو قال ابو الصغیرۃ زوجت بنتی من ابنک فقال ابو الابن قبلت ولم یقل لا بنی یجوز للابن لاضافۃ المزوج النکاح الی الابن بیقین و قول القابل قبلت جواب له والجواب یتقید بالاول فصار کما لو قال قبلت لابنی [1] (اور الاشباہ والنظائر میں ہے السوال معاد فی الجواب [2] ظفیر)

مفقود کی طرف سے فضولی نے قبول کیا تو نکاح ہوا یا نہیں

(سوال ۱۵۴) ایک شخص نے اپنے مفقود الخبر لڑکے کے واسطے ایک نکاح کی قبولیت کی اور لڑکے کے مفقود ہونے کی وجہ سے لڑکے کی اجازت کی نوبت نہیں آئی تو یہ عقد منعقد ہو گیا یا مفقود کی اجازت پر موقوف رہا؟ یا امضاء نکاح پر مفقودیت پسر کے باعث عدم قدرت کی وجہ سے یہ عقد باطل ہو گیا؟ اگر منعقد ہو گیا تو کیا دلیل ہے؟ اور اگر موقوف ہے تو کب تک موقوف رہے گا اس کی مدت شریعت میں کیا مقرر ہے؟ کیا مفقود کے ہم عمروں کے معدوم ہو جانے تک یہ نکاح موقوف رہے گا یا اس سے پہلے ہی توقف جاتا رہے گا؟ اور اگر نکاح باطل ہوا تو اس کی کیا وجہ ہے نیز اس نکاح میں والد مفقود فضولی ہے یا ولی ہے؟

(الجواب) شرعاً مفقود وہ غائب ہے جس کی موت و حیات کچھ معلوم نہیں ہو پس جب کہ اس کی حیات معلوم و محقق نہیں ہے جیسا کہ مفقود کی تعریف سے ظاہر ہوا تو اس کی طرف سے قبول نکاح موقوف نہ رہے گا بلکہ باطل ہوگا کیونکہ فقہاء نے نکاح کے موقوف رہنے کی شرائط میں سے لکھا ہے کہ حالت عقد میں اجازت دینے والے کا وجود معلوم اور محقق ہو اور جب مفقود کے وجود کا علم نہیں ورنہ تو وہ مفقود نہیں تو عقد مذکور باطل ہوگا قال فی الدر المختار کنکاح الفضولی الخ ان لها مجیز حالۃ العقد والا یبطل [3] فقط واللہ اعلم

تار سے خبر دی کہ میرا نکاح فلاں سے کر دیجئے

(سوال ۱۵۵) ایک شخص نے بذریعہ تار اپنے مرشد کو اطلاع دی کہ میرا نکاح فلاں عورت کے ساتھ پڑھا دیا جائے اس صورت میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) مرشد اس حالت میں نکاح پڑھا سکتا ہے اور ایجاب و قبول اس فریق کی طرف سے کر سکتا ہے جس نے بذریعہ خط یا تار کے اجازت دی ہے۔ فقط

---

(۱) ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۷۸ ج ۲ ط.س. ج۳ص۲۶ - ۱۲ ظفیر مفتاحی (۲) دیکھئے الاشباہ والنظائر القاعدۃ الحادیہ عشر ص ۱۷۱ ط.س. ج۳ص۹۷ - ۱۲ ظفیر (۳) الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب الکفاءۃ مطلب فی الوکیل والفضولی فی النکاح ص ۴۴۹ ج ۲ قال فی الفتح وهذا یوجب ان یفسر المجیز هنا بمن یقدر علی امضاء العقد لا بالمقابل مطلقا (ردالمحتار ایضاً ط.س. ج۳ص۹۸) ظفیر

بلا گواہ کسی مجبوری کی وجہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۱۵۶) ہندہ بیوہ ہے اور نکاح ثانی کرنا چاہتی ہے لیکن اہل قرابت کے فساد کی وجہ سے کہ وہ لوگ جاہل ہیں علی الاعلان نہیں کہہ سکتی فی نفسہا اجازت دیتی ہے ایسی صورت میں ہندہ کا نکاح بغیر وکیل اور گواہوں کے صرف اس کے اذن پر ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) بغیر گواہوں کے نکاح منعقد نہیں ہوتا البتہ اگر ہندہ خود زبانی اجازت دے تو دو گواہوں کے سامنے بغیر وکیل کے بھی نکاح منعقد ہو سکتا ہے اور اگر ہندہ کا نکاح دو گواہوں کے سامنے ہندہ کی عدم موجودگی میں کیا جائے اور ہندہ نکاح کا علم ہونے کے بعد اس کی اجازت دیدے تو نکاح منعقد اور تام ہو جائے گا اور اگر اس نکاح کو ناپسند کرے تو باطل ہو جائے گا پس اگر ہندہ کسی شخص کو وکیل کر دے اور وہ وکیل دو گواہوں کے سامنے اس کا نکاح کر دے تو نکاح ہو جائے گا اور اگر بالغہ عورت کا بغیر وکالت یا اجازت کے نکاح کر دیا تو یہ نکاح فضولی ہو گا اور نکاح فضولی اجازت پر موقوف منعقد ہوتا ہے۔ کما فی الدرالمختار و نکاح عبد وامة بغیر اذن السید موقوف علی الاجازة کنکاح الفضولی[1] الخ قال الشامی وانما ینبغی ان یشهد علی الوکالة اذا خیف جحد المؤکل ایاها فتح شامی .[2] الغرض بغیر دو گواہوں کی موجودگی کے ایجاب و قبول کرنے سے نکاح منعقد نہیں ہوتا لیکن بغیر وکیل کے ہو سکتا ہے اس طرح کہ عورت سے خود اجازت لے لی جائے اور دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کرا لیا جائے پس اگر وہ عورت اور مرد جو نکاح کرتے ہوں موجود ہوں اور دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول ہو جائے تو نکاح صحیح ہو جائے گا۔[3] فقط

بلا گواہ ایجاب و قبول سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں

(سوال ۱۵۷) اگر کوئی شخص کسی رانڈ عورت سے بغیر حضور شواہد کے ایجاب و قبول کر کے اس کو اپنے گھر میں رکھ لے تو جائز ہے یا نہیں اور حلال ہے یا حرام؟ اور اگر دو شاہد کے روبرو ایجاب و قبول کر کے بغیر حضور ملا و نکاح کے خطبہ کے گھر میں رکھ لے تو ان صورتوں میں جماع اس عورت سے حلال ہے یا حرام؟

(الجواب) دو شاہدوں کا موجود ہونا اور ایجاب و قبول کو سننا جواز نکاح کے لئے ضروری ہے ملا اور خطیب نہ ہوں تو مضائقہ نہیں اگر کوئی گواہ نہ تھا تو نکاح ناجائز ہوا اور وطی حرام ہے اور اگر دو گواہ سننے والے ایجاب و قبول کے موجود تھے تو نکاح صحیح ہوا وطی حلال ہے۔ فقط

(قال فی الدرالمختار و شرط حضور شاهدین حرین او حر و حرتین مکلفین سامعین قولهما معا علی الاصح فاهمین انه نکاح علی المذهب بحر مسلمین لنکاح مسلمة الخ درمختار شامی ص ۳۷۳ ج ۲ ظفیر)

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار مطلب فی الوکیل والفضولی ص ۴۴۹ ج ۲ . ط.س. ج۳ ص۹۷ - ۱۲ ظفیر
(۲) رد المحتار باب الکفاءة مطلب فی الوکیل ص ۴۴۶ ج ۲ . ط.س. ج۳ ص۹۵ - ۱۲ ظفیر
(۳) ینعقد بایجاب من احدهما و قبول من الاخر الخ و شرط حضور شاهدین الخ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۱ ج ۲ و ص ۳۷۳ جلد ۲ . ط.س. ج۳ ص۹ ..... ۲۱) ظفیر صدیقی

مذکورہ ذیل صورت میں نکاح ہوا یا نہیں؟

(سوال ۱۵۸) صغریٰ نے ایک پرچہ لکھ کر زید کو دیا اس بات کا کہ میں اس بات کا اقرار کئے دیتی ہوں کہ میرا نکاح زید کے ساتھ ہو گیا آپ اس کو منظور کریں گے یا نہیں زید نے کہا کہ بسم اللہ میں ضرور منظور کرلوں گا جانبین سے مکرر سہ کرر اس بات کا اقرار ہو گیا اس کے بعد صغریٰ کے بھائی نے صغریٰ کے ایک چھڑی ماری صغریٰ کے چلانے سے مجمع زیادہ ہو گیا اسی مجمع میں صغریٰ نے اقرار کرلیا کہ میرا نکاح زید کے ساتھ ہو گیا ہے اس صورت میں نکاح منعقد ہوا یا نہیں؟

(الجواب) صورت مسئولہ میں جو پرچہ لکھ کر صغریٰ نے زید کو دیا اور زید نے اس کو منظور کیا اس سے منعقد نہیں ہوا کیونکہ شہود کے سامنے نہ وہ رقعہ پڑھا گیا نہ زید نے قبول کیا پس وہ لغو ہوا اب رہا صغریٰ کا اقرار نکاح پچیس تیس آدمیوں کے مواجہ میں کہ میرا نکاح زید سے ہو گیا اور زید نے اس سے کہا بسم اللہ مجھے منظور ہے اس میں روایت درمختار یہ ہے کہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر گواہوں کے سامنے اقرار ہوا تو وہ اقرار انشاء نکاح ہو جاوے گا اور نکاح صحیح ہو جاوے گا عبارت درمختار یہ ہے ولا بالا قرار علی المختار الخ لان الاقرار اظهار لما هو ثابت و ليس بانشاء او قيل انكان بمحضر من الشهود صح كما يصح بلفظ الجعل و جعل الاقر ر انشاءً وهو الاصح ذخيره [1] شامی نے ذخیرہ کی عبارت نقل فرما کر صاحب فتح القدیر علامہ ابن الہمام کا یہ فیصلہ قاضی خاں کے حوالے سے نقل فرمایا ہے کہ اگر اقرار روبرو دو گواہوں کے اس صیغہ سے ہو کہ عورت کہے یہ میرا شوہر ہے اور مرد کہے یہ میری بیوی ہے تو نکاح منعقد ہو جاوے گا اور اگر اقرار اس طریق سے ہو کہ عورت کہے میرا نکاح اس مرد سے ہو گیا ہے اور مرد بھی ایسا کہے تو نکاح منعقد نہ ہوگا کیونکہ یہ خبر کاذب ہے عبارت ذخیرہ و قول فتح القدیر یہ ہے وهذا الاقرار بمنزلة انشاء النكاح لانه مقرون بالعوض فهو عبارة عن تمليك مبتدء فى الحال فان كان بمحضر من الشهود صح النكاح والا فلانى الاصح انتهى ملخصاً [2] وقال فى الفتح قال قاضى خان و ينبغى ان يكون الجواب على التفصيل ان اقر بعقد ماض ولم يكن بينهما عقد لا يكون نكاحا وان اقرالرجل انه زوجها وهى انها زوجته يكون نكاحاً و يتضمن اقرار هما الانشاء بخلاف اقرار هما بما ض لا نه كذب وهو كما قال ابو حنيفةؒ اذا قال لامرء ته لست لى امراة و نوى به الطلاق يقع كانه قال لا نى طلقتك ولو قال لم اكن تزوجتها و نوى الطلاق لا يقع لانه كذب محض [3] الخ پس اس فیصلہ محقق کے موافق صورت مسئولہ میں نکاح نہیں ہوا کیونکہ یہاں اقرار بصیغہ ماضی مذکور ہے دونوں جگہ صغریٰ کا یہ لفظ مذکور ہے کہ میرا زید سے نکاح ہو گیا۔ فقط

---

(۱) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶۵ ج ۲ .ط.س. ج۳ص۱۳ – ۱۲ ظفیر
(۲) ایضاً ط.س. ج۳ص۱۳
(۳) ایضاً ط.س. ج۳ص۱۳

میاں بیوی میں دوری ہو تو کتابت کے ذریعہ نکاح ہو سکتا ہے

(سوال ۱۵۹) ایک شخص لاہور میں ہے اور عورت مثلاً پشاور میں ہے تو کیا بذریعہ خط و کتابت نکاح ان کا منعقد ہو سکتا ہے یا نہیں؟ خط بذریعہ رجسٹری یا دو پیسہ کا ٹکٹ لگا کر یا آدمی کے ہاتھ بھیجا جاوے؟

(الجواب) بذریعہ کتابت نکاح ہو سکتا ہے ایک صورت اس کی یہ بھی ہے کہ عورت مرد کو یا مرد عورت کو اپنے نکاح کا وکیل بذریعہ خط وغیرہ بنا دیوے پس اگر مکتوب الیہ روبرو دو گواہوں کے اس مضمون کو ادا کر کے نکاح اپنے سے کرے تو نکاح ہو جاوے گا ۔ فی الشامی . قوله لو حاضرين احترز به عن كتابة الغائب لما فى البحر عن المحيط الفرق بين الكتاب والخطاب ان فى الخطاب لو قال قبلت فى مجلس اخرلم يجز و فى الكتاب يجوز [1] وفيه ايضاً قال فى الفتح ومن اشتراط السماع ماقد مناه فى التزوج بالكتاب من انه لا بد من سماع الشهود ما فى الكتاب المشتمل على الخطبة بان تقرء المراة عليهم او سماعهم العبارة عنه بان يقول ان فلانا كتب الى يخطبنى ثم تشهد هم انها زوجته نفسها الخ لكن اذا كان الكتاب بلفظ الامر بان كتب زوجى نفسك منى لا يشترط سماع الشاهدين لما فيه بناء على ان صيغة الامر توكيل لانه لا يشترط الاشهاد على التوكيل [2] الخ پس جب کہ معلوم ہوا کہ بذریعہ خط و کتابت بھی نکاح ہو سکتا ہے تو خط جس طریق سے بھی بھیجا جاوے سب برابر ہے مگر یہ ضروری ہے کہ خط اسی کا ہو دھوکہ نہ ہو۔ فقط

نکاح میں فاسق کی گواہی معتبر ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۶۰) جو شخص تارک الصلوٰۃ ہو اور افعال قبیحہ کا اعلانیہ مرتکب ہو جیسے شرب خمر و تاڑی و زنا کا اور جھوٹی گواہی دیتا ہو ایسے شخص کی گواہی نکاح و طلاق کے معاملہ میں معتبر ہے یا نہیں؟

(الجواب) ایسے شخص کی گواہی سے نکاح تو منعقد ہو جاتا ہے لیکن بصورت انکار ایسے لوگوں کی گواہی سے نکاح ثابت نہ ہو گا اور طلاق کا ثبوت بھی ایسے لوگوں کی گواہی سے نہ ہو گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ عزیز الرحمٰن (وشرط حضور شاهدين حرين الى قوله ولو فاسقين او محدودين الخ وان لم يثبت (الدرالمختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۷۳ ج ۲)

گواہوں کے سننے سے نکاح ہو جاتا ہے

(سوال ۱۶۱) ایک لڑکی کا نکاح اس کے ولی نے کیا اور گواہ موقع پر موجود تھے اور تقریباً پچاس آدمیوں کا مجمع تھا مگر گواہوں سے اجازت نہیں لی یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) اگر دو آدمیوں نے اس مجمع میں سے ایجاب و قبول کو سنا ہے تو نکاح صحیح اور منعقد ہو گیا اور گواہوں

---

(۱) رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۶٦ ج ۲ . ط.س. ج۳ ص ۱۴ – ۱۲ ظفير

(۲) رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۷۵ ج ۲ . ط.س. ج۳ ص ۲۳ – ۱۲ ظفير

سے اجازت لینے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔[۱] فقط

ہنسی سے نکاح ہو جاتا ہے

(سوال ۱۶۲) اگر کوئی شخص ہنسی میں اپنی لڑکی کا نکاح پڑھ دے تو منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح ہو گیا حدیث شریف میں ہے۔ ثلث جدهن جد وهزلهن جد[۲] یعنی تین چیزیں ہیں جو ہنسی کرنے سے بھی ہو جاتی ہیں ان میں آنحضرت ﷺ نے نکاح کو بھی فرمایا ہے در مختار کتاب النکاح میں ہے ولا یشترط العلم بمعنی الا یجاب و القبول فیما یستوی فیه الجد فالهزل اذ لم یحتج لنیة به یفتی.[۳] فقط

---

(۱) و شرط حضور شاهدین حرین مکلفین سامعین قولهما معاً فاهمین مختصراً (الدرالمختار علی هامش رد المحتار ص ۳۷۵ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۲۱)

(۲) عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال ثلث جدهن جدوهزلهن جد النكاح والطلاق والرجعة رواه الترمذی وابوداؤد (مشكوٰة كتاب الطلاق ص ۲۸٤) ظفير

(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار مجتبائی ص ۱۸٦ ج ۱ ط.س. ج۳ص – ۱۲ ظفیر مفتاحی

دوسرا باب

مسائل متعلقات نکاح

جو ایمان مجمل و مفصل نہ جانے اس سے نکاح

(سوال ۱۶۳) ہندہ صفت ایمان واسلام سے ناواقف ہے حتی کہ کلمہ بھی نہیں جانتی اور ایمان مجمل اور مفصل بھی نہیں جانتی' اس سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) ایسے ناواقف لوگوں کو صرف یہ تعلیم کرادی جائے کہ کہو اللہ ایک ہے' محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں' اور اس کو دل سے سچا جانو پس اس سے آدمی مؤمن اور مسلمان ہو جاتا ہے اس اقرار لینے کے بعد اس سے نکاح درست ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بدون تصدیق قلبی کے ایمان حاصل نہیں ہوتا لیکن جاہلوں اور ناواقفوں سے صرف یہ کہلا لیا جاوے جو اوپر مذکور ہے ان سے یہ نہ پوچھا جاوے کہ ایمان کیا ہے اور تصدیق کیا ہے اور ایمان مفصل کون سا ہے اور ایمان مجمل کونسا۔ غرض یہ ہے کہ ایسی بات کی جاوے جس سے اس کو مسلمان بنایا جاوے نہ یہ کہ اس سے تحقیقات کر کے اس کو کافر بنایا جاوے۔ فقط

(بہر حال جب ہندہ اپنے کو مسلمان کہتی ہے اور درحقیقت ہے بھی مسلمان تو اس سے نکاح درست ہے' تعلیم کی کمی ہے لہذا کلمہ وغیرہ احتیاطاً پڑھا دیا جائے۔ ظفیر)

فاسق کا پڑھایا ہوا نکاح ہو جاتا ہے

(سوال ۱۶۴) جو شخص چرس گانجہ پئے' تعزیہ داری کرے' شیخ سدو کو مانے' اس کی نذر کھاوے' صدقہ کھاوے' مردہ نہلاوے' خالی جھوٹ سچ بول کر پیسہ ٹھگے' غیبت کرے' عورتوں کو بھگا کر دوسروں کی کرادے اس کا پڑھا ہوا نکاح معتبر ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح پڑھا ہوا اس کا صحیح ہے اور نکاح منعقد ہو جاتا ہے اگرچہ وہ شخص بوجہ ارتکاب افعال محرمہ کے فاسق و عاصی ہے۔[1] فقط

ایک مجلس میں چند لڑکوں لڑکیوں کے ایجاب و قبول کے لئے ایک خطبہ کافی ہے

(سوال ۱۶۵) اگر ایک ہی مجلس میں دوچار نوشاہ مجتمع ہوں تو صرف ایک مرتبہ خطبہ نکاح پڑھ کر سب سے ایجاب و قبول کرانا جائز ہے یا نہیں؟

---

(۱) جس طرح نماز ہر فاسق و فاجر کے پیچھے درست ہے صلوا خلف کل بر و فاجر الحدیث اسی طرح اس کا پڑھا ہوا نکاح بھی درست ہے گو بہتر یہ ہے کہ کسی عالم صالح سے یہ کام لیا جائے تاکہ سنت کے مطابق سارے کام انجام پائیں اور باعث برکت ہو۔ واللہ اعلم۔ ظفیر مفتاحی

(الجواب) درست ہے۔[1] فقط

بے نمازی کا پڑھا ہوا نکاح درست ہے

(سوال ۱۶۶) تارک الصلوٰۃ اگر نکاح پڑھاوے تو نکاح صحیح ہے یا نہیں اور اولاد کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) وہ نکاح صحیح ہے اور اولاد جو اس نکاح کے بعد پیدا ہو وہ ولد الحلال ہے اور ثابت النسب ہے۔[2] فقط

جو نکاح فاسق نے پڑھایا درست ہے

(سوال ۱۶۷) ایک موجودہ قاضی شراب خوار اور زناکار اور ہر قسم کی بے احتیاطی اور جھوٹی گواہی تغلب بے جا ستانی کا مرتکب ہے اس نے جھوٹے نکاح پڑھے اور دوسرے معاملات میں سزائیں بھی پائی ہیں اور ڈگریوں میں گرفتار بھی ہوا ہے اس کے اظہار بھی بار بار عدالت میں غلط ثابت ہوئے ہیں اس کا پڑھا ہوا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدر المختار کتاب النکاح و یندب اعلانه و تقدیم خطبة و کونه فی مسجد یوم جمعة بعاقدر شید وشهود عدول الخ و فی الشامی فلا ینبغی ان یعقد مع المراة بلا احد من عصابتها ولا مع عصبة فاسق ولا عند شهود غیر عدول[3] الخ اس عبارت سے واضح ہے کہ فاسق کا نکاح پڑھا ہوا اگرچہ منعقد ہو جاتا ہے لیکن فاسق سے نکاح پڑھانا اچھا نہیں ہے۔ فقط

عصر بعد نکاح پڑھانا غیر اولیٰ نہیں ہے

(سوال ۱۶۸) عصر اور مغرب کے درمیان عقد نکاح کرنا خلاف اولیٰ ہے یا نہیں؟

(الجواب) عصر اور مغرب کے درمیان نکاح غیر اولیٰ یا مکروہ نہیں ہے لعدم دلیل الکراهة فی الدرالمختار و یندب اعلانه و تقدیم خطبة و کونه فی مسجد یوم جمعة[4] الخ یوم جمعہ اپنے اطلاق کی وجہ سے تمام یوم کو شامل ہے بعد عصر کا وقت بھی اس میں داخل ہے۔ فقط

---

(۱) ویندب اعلانه و تقدیم خطبة و کونه فی مسجد یوم جمعة بعاقد رشید و شهود عدول (درمختار) واطلق الخطبة فافادانها لا تتعین بالفاظ مخصوصة وان خطب بما ورد فهو احسن (رد المحتار کتاب النکاح ۳۵۹ ج ۲. ط.س. ج۳ص۸) جب پہلے ایک دفعہ خطبہ پڑھ دیا تو وہ سب کے لئے کافی ہوگا ظفیر

(۲) اس لئے اس کا پڑھایا ہوا نکاح درست ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہوا جب نکاح درست ہے تو اولاد ثابت النسب اور حلال ہوگی۔ ظفیر

(۳) دیکھئے رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲ و ص ۳۶۰ ج ۲. ط.س. ج۳ص۸ – ۱۲ ظفیر

(٤) الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲. ط.س. ج۳ص۸– ۱۲ ظفیر

نکاح کا اعلان کرنا کیسا ہے

(سوال ۱۶۹) ماقولکم دام فضلکم و رحمکم ربکم در صورتیکہ در عدم اعلان بدہل اگر نکاح کردہ می شود نکاح چنداں مشتہر نمی گردد و عدم تشہیر آں باعث چند فسادات می گردد خویشاں و اقارب منکوحہ کہ عدم رضائے اوشاں در نکاح است در سرکار دعوئی باطلہ برائے نکاح خود میکنند وایں چنیں فسادات دریں دیار خیلے سرزدمی شود' آیا در صورت اعلان بطبل کہ آں باعث اجتماع ناس است' ہم چنیں فسادات کمتر می شود لہذا امر ایں چنیں حالت اگر در وقت نکاح اعلان بطبل بو جہی کردہ شود کہ اجتماع ناس ازاں حاصل آید شرعاً ممنوع است یانہ؟

(الجواب) اعلان نکاح مسنون و مستحب است کما فی الدرالمختار و یندب اعلانہ ای اظہارہ والضمیر راجع الی النکاح بمعنی العقد لحدیث الترمذی اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدفوف[1] الخ پس معلوم شد کہ اعلان بالدف در نکاح جائز است۔[2] فقط

دف بجا کر اعلان نکاح کا منشا کیا ہے اور کتنی دیر بجایا جائے

(سوال ۱۷۰) حدیث اعلنوا النکاح واضربوا علیہ بالدفوف ضمیر راجع بہ نکاح بمعنی عقد است آیا چندبار زدن دفوف جائز واز کدام زماں تابکدام حین واگر اعلان یعنی اظہار عقد بزدن دف چندبار باید گیر چیز شدہ بود پس دو مہار بزدن دف اعلان بعد اعلان نمودن جائز باشد یانہ؟

(الجواب) ہر گاہ در صریح حدیث ضرب دفوف علی الاطلاق وارد است پس بقید اعداد وازمان واحیان نخواہد شد بہر قدر کہ اعلان حاصل شود و ہر قدر کہ مروج است جائز است واگر اعلان باشیاء دیگر شود کافی است حاجت ضرب دفوف نیست' لیکن اگر باوجود حصول اعلان باشیاء دیگر ضرب دفوف کردہ شود ممنوع نخواہد شد لاطلاق الحدیث (ماحصل یہ ہے کہ جتنے سے اعلان ہو جائے' اتنی دیر دف بجانے میں مضائقہ نہیں)

سہرہ کنگنا باندھ کر نکاح کیا' کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۷۱) نوشاہ نے نکاح کرتے وقت سہرہ یا لگنا باندھا یا جلوہ کھیلا تو نکاح درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ افعال درست نہیں ہیں مگر نکاح ہو جاتا ہے (یہ افعال بدعت ہیں' ان سے بچنا ضروری ہے۔ ظفیر)

---

(۱) الدرالمختار علی ہامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲ و ص ۳۶۰ ج ۲ . ط.س. ج۳ص۸ - ۱۲ ظفیر

(۲) سوال جواب کا ماحصل یہ ہے کہ بذریعہ دف نکاح کا اعلان جائز ہے بلکہ اعلان کرنا چاہیئے جیسا کہ حدیث میں صراحت ہے مگر اس اعلان کو باجہ اور ڈھول ڈپا کا بہانہ ہرگز نہ بنانا چاہیئے و فی الذخیرۃ ضرب الدف فی العرس مختلف فیہ و محلہ مالا جلا جل اما لہ جلا جل فمکروہ (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۸۶ ج ۲ . ط.س. ج۳ص ۸۰) ظفیر

دور ہوتے ہوئے عقد نکاح کی کیا صورت ہے

(سوال ۱۷۲) میرے ایک عزیز نے جو کہ ولایت بغرض تعلیم گئے ہوئے ہیں، میرے ایک عزیزہ کی نسبت
پیغام شادی دیا ہے لیکن عزیزہ کے رشتہ دار بغرض اطمینان یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح یہ رشتہ عقد کے ذریعہ سے مستحکم ہو جاوے، ولایت سے یہاں آنے میں تعلیم کا سخت نقصان ہے، زیرباری کا خیال ہے، لڑکا و لڑکی دونوں بالغ ہیں کیا کسی صورت سے عقد ہو سکتا ہے؟

(الجواب) اس کی صورت جواز کی یہ ہے کہ لڑکے کا ولی یا کوئی رشتہ دار یا غیر رشتہ دار ولایت ان کو لکھیں کہ ہم تمہاری شادی فلاں شخص کی دختر سے اس قدر مہر پر کرنا چاہتے ہیں، تم اپنی اجازت لکھ بھیجو پس ان کی اجازت آنے پر جس کو وہ اجازت دیویں یہاں شاہدین کے سامنے ایجاب و قبول باضابطہ ان کی طرف سے کر لیا جاوے، نکاح منعقد ہو جاوے گا۔[1] فقط

جنیہ سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں ہے

(سوال ۱۷۳) انسان کا نکاح عورت جنیہ سے درست ہے یا نہیں، امام شافعیؒ کا اس صورت میں کیا مسلک ہے؟

(الجواب) انسان کی مناکحت جنات کے ساتھ درست ہے یا نہیں۔ اشباہ میں سراجیہ سے منقول ہے لا تجوز المناکحة بین بنی ادم والجن لاختلاف الجنس[2] اور زواہر الجواہر میں ہے الاصح انه لا یصح نکاح ادمی جنیة کعکسه لاختلاف الجنس فکانوا کبقیة الحیوانات شامی[3] اور اس میں ائمہ اربعہ میں سے کسی کا اختلاف نقل نہیں کیا، صرف حسن بصریؒ سے اس کا جواز در مختار میں نقل کیا ہے۔[4] فقط

جس کی بیوی جنیہ ہو اس سے صحبت جائز ہے یا نہیں

(سوال ۱۷٤) ہندہ پر ایک جنیہ آتی ہے اور شوہر ہندہ سے محبت کمال رکھتی ہے، کیا ایسی حالت میں جب کہ ہندہ پر جنیہ موجود ہو اور شوہر ہندہ، ہندہ سے صحبت کرے تو یہ صحبت جنیہ کے ساتھ زنا ہو گا یا نہیں اور اگر شوہر ہندہ بحالت مذکورہ جنیہ سے نکاح کرے تو نکاح ہو جاوے گا یا نہیں؟

---

(۱) یصح التوکیل بالنکاح وان لم یحضر الشهود (عالمگیری مصری ص ۲۳۱ ج ۱ .ط. ماجدیه ج۱ ص۲۹٤) ینعقد النکاح بالکتاب کما ینعقد بالخطاب (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳٦٤ ج ۲ .ط.س. ج۳ ص۱۲) ظفیر
(۲) رد المحتار کتاب النکاح ص ۳٥٦ ج ۲ .ط.س. ج۳ ص٥ - ۱۲ ظفیر
(۳) ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳٥۷ ج ۲ .ط.س. ج۳ ص٥ - ۱۲ ظفیر
(٤) فخرج الذکر والخنثی المشکل الخ والجنیة وانسان الماء لاختلاف الجنس واجاز الحسن نکاح الجنیة بشهود (درمختار) لاختلاف الجنس لان قوله تعالی والله جعل لکم من انفسکم ازواجا بین المراد من قوله تعالی فانکحوا ماطاب لکم من النساء وهو الانثی من بنات ادم فلا یثبت حل غیرها بلا دلیل ولان الجن یتشکلون بصور شتی فقد یکون ذکرا تشکل بشکل انثی الخ قوله اجاز الحسن ای البصری کما فی البحر (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳٥٦ ج ۲ .ط.س. ج۳ ص٥) ظفیر مفتاحی

(الجواب) حالت مذکورہ میں شوہر ہندہ، ہندہ سے صحبت کر سکتا ہے اور یہ صحبت جنیہ کے ساتھ زنانہ ہوگا اور نکاح انسان کا جنیہ کے ساتھ صحیح نہیں ہے۔[1] فقط

ایسی عورت جس کی پستان ابھری ہوئی نہ ہوں، نکاح درست ہے

(سوال ۱۷۵) عورت خنثی کی جو کل اعضاء قائم ہوں مگر پستان ابھری ہوئی نہیں آیا۔ اس کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) خنثی اگر مشکل ہو تو اس سے نکاح نہیں ہو سکتا اور اگر خنثی غیر مشکل ہے تو اگر وہ مرد ہے تو عورت سے اور اگر عورت ہے تو مرد سے اس کا نکاح صحیح ہے، درمختار میں ہے فخرج الذکر والخنثی المشکل.[2] کتاب النکاح فقط

جس عورت کی شرم گاہ میں دخول نہ ہو سکے اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۷۶) جس عورت کے رحم میں ہڈی ہو اور دخول نہ ہو سکتا ہو اس سے مرد کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح جائز ہے۔[3] فقط

جو عورت مرد کے قابل نہیں اس سے نکاح درست ہے

(سوال ۱۷۷) اگر لڑکی کے والدین نے ایک کن عورت جو مرد کے قابل نہیں ہے کا نکاح کسی شخص سے دانستہ یا نادانستہ کر دیا تو وہ نکاح جائز ہو گیا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا۔[4] کذافی الدر المختار. فقط

خنثی مرد سے شادی جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۷۸) ایک عورت جس کی شادی کو پندرہ سال ہوئے وہ پانچ برس خاوند کے گھر رہ کر اپنے والدین

---

(۱) الاصح انه لا یصح نکاح ادمی جنیة کعکسه لاختلاف الجنس کبقیة الحیوانات (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۷ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۵) ظفیر

(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵٦ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ٤ ای ان ایراد العقد علیها لا یفید ملك استمتاع الرجل بهما لعدم محلیتهما له و کذا الخنثی لامراة او لمثله الخ (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵٦ ج۲. ط.س. ج۳ ص ٤) ظفیر (۳) لا یتخیر احد الزوجین بعیب الاخرولو فاحشاً کجنون و جذام و برص ورتق وقرن (درمختار) قوله رتق بالتحریك انسداد مدخل الذکر قوله قرن کفلس لحم ینبت فی مدخل الذکر کالعدة وقد یکون عظما (ردالمحتار باب العنین وغیره ص ۸۲۲ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۵۰۱) معلوم ہوا یہ عورت ہے اور اس سے نکاح درست ہے ظفیر (٤) هو ای النکاح عندالفقهاء عقد یفید ملك المتعة ای حل استمتاع الرجل من امراة لم یمنع من نکاحها مانع شرعی (درمختار) قوله من امراة الخ المراد بها المحققة انوثها (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۵ ج ۲) و ص ۳۵٦ ج ۲). ط.س. ج۳ ص ٤ ظفیر

کے گھر آگئی، پھر خاوند کے گھر نہیں گئی عورت اپنے شوہر کو خنثی بتلاتی ہے ایک غیر مرد سے تعلق کر لیا ہے، اس سے دو بچے بھی ہو گئے، خاوند طلاق نہیں دیتا، اگر وہ واقعی خنثی ہے تو عورت کا نکاح اس سے صحیح ہو گیا یا نہیں؟ اور اس سے طلاق لینے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

(الجواب) شوہر اگر عنین ہو تو نکاح ہو جاتا ہے اور پھر حسب قاعدہ تاجیل و تفریق قاضی کے ذریعہ سے ہوتی ہے اور عورت کے دعویٰ پر شوہر کو مہلت ایک سال کی بغرض علاج دی جاتی ہے، پھر اگر کچھ نفع نہ ہوا تو عورت کے دوبارہ دعویٰ کرنے پر قاضی تفریق کرا دیتا ہے اور، ولن تفریق قاضی کے نکاح فسخ نہیں ہوتا[1] اور اگر شوہر خنثی مشکل ہو تو وہ نکاح موقوف رہتا ہے اس وقت تک کہ اس کا حال ظاہر ہو، پھر اگر ظاہر ہوا کہ وہ مرد ہے تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے یعنی جب کہ عورت اس سے نکاح کرے جیسا کہ اس صورت میں ہے، اور اگر ظاہر ہوا کہ عورت ہے تو نکاح باطل ہو جاتا ہے اور تاوقت یہ کہ اس کا حال ظاہر نہ ہو نکاح موقوف رہتا ہے جیسا کہ درمختار میں ہے۔ فخرج الذکر والخنثی المشکل الخ اور شامی میں ہے وکذا علی الخنثی لا مرء ة او لمثله ففی البحر عن الزیلعی لو زوجه ابوه او مولاه امراة[2] او رجلا لایحکم بصحة حتی یتبین حاله انه رجل اوإمرأة الخ و فی باب المهر منه اما المشکل فنکاحه موقوف الیٰ ان یتبین حاله الخ شامی[3] فقط

خنثی مشکل سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۷۹) ایک عورت مسماۃ عزت بی کے ایک جوان لڑکی ہے جو فتور عقل اور عارضہ جنون میں مبتلا ہے ہمیشہ بہکی بہکی باتیں کرتی ہے اور ماسوائے ازیں وہ مثل دیگر عورتوں کے نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اس کی پیشاب کی ضرورت پوری ہونے کے واسطے صرف مقام پیشاب گاہ میں ایک راستہ مثل سوراخ کے پیدا کر دیا ہے آدمی کے تعلق اور واسطہ دنیاداری کے لئے بالکل علامات عورات سے کوئی علامت اس دختر کے نہیں ہے مسماۃ عزت بی والدہ دختر نے اس راز اور بھید کو پوشیدہ رکھ کر ایک شخص محمد صالح سے ایک سو پچاس روپے لیکر اس دختر کا عقد نکاح کر دیا ایسی عورت کا نکاح شرعاً ہو سکتا ہے یا نہیں اور جس قدر فرائض مہر وغیرہ کے عمل میں لائے گئے ہیں وہ کہاں تک مضبوط اور مان لینے کے قابل ہیں؟

(الجواب) اگر وہ خنثی مشکل ہے کہ مرد ہونا اور عورت ہونا اسکا کچھ بھی محقق نہیں ہے اور علامات باہم متعارض ہیں یا کوئی بھی علامت مرد یا عورت کی نہیں ہے تو نکاح اس کا باطل ہے منعقد نہیں ہوا اور مہر وغیرہ واپس کیا جاوے گا کما فی الدر المختار کتاب النکاح هو عقد یفید ملك المتعة الخ من امراة لم یمنع من نکاحها مانع شرعی فخرج الذکر والخنثی المشکل[4] الخ اور اگر در حقیقت وہ عورت

---

(۱) واذا کان الزوج عنینا اجله الحاکم سنة فان وصل الیها فبها والا فرق بینهما اذا طلبت المراة ذالك (هدایه باب العنین وغیره ص ۴۰۰ ج ۲) ظفیر (۲) رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۶ ج ۲ .ط.س.ج۳ص ۴ - ۱۲ ظفیر

(۳) رد المحتار باب المهر ص ۴۶۸ ج ۲ .ط.س.ج۳ص ۱۱۷ - ۱۲ ظفیر

(۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۵ ج ۲ .ط.س.ج۳ص ۴۰۳ - ۱۲ ظفیر

ہے اور علامت عورت کی اس میں موجود ہیں لیکن بوجہ تنگی سوراخ مجامعت اس سے نہیں ہوسکتی تو نکاح منعقد ہو گیا[1] لیکن مرد کو اختیار ہے کہ بوجہ وطی نہ ہوسکنے کے اس کو طلاق دیدیوے اور طلاق قبل دخول و خلوۃ صحیحہ نصف مہر شوہر کے ذمہ لازم ہوتا ہے۔ کذافی الدر المختار[2] فقط

مخنث کی قسمیں اور اس کی شادی ہوسکتی ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۸۰) مخنث کی کتنی قسمیں ہیں اور اس کی شادی کس سے ہوسکتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) خنثی کی دو شکل ہیں (۱) مشکل اور غیر مشکل' غیر مشکل کا حکم ظاہر ہے کہ جب متعین ہو گیا کہ وہ مرد ہے یا عورت اور اشکال و اشتباہ جاتا رہا تو اس کے موافق حکم کیا جاوے گا' یعنی اگر مرد ہے تو مردوں کا حکم دیا جاوے گا اور اگر عورت ہے تو عورتوں کا حکم دیا جاوے گا' اور خنثی مشکل (جو کہ نہ مرد ہو اور نہ عورت ہو) کا حکم یہ ہے کہ وہ کسی سے نکاح نہیں کر سکتا' نہ مرد سے نہ عورت سے۔ در مختار کتاب النکاح میں ہے فخرج الذکر والخنثی المشکل لجواز ذکورته[3] الخ فقط

باجاوغیرہ سے نکاح میں فساد آتا ہے یا نہیں

(سوال ۱۸۱) جس نکاح میں باجاوغیرہ ہو وہ نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) نکاح ہو جاتا ہے۔ فقط (مگر باجاوغیرہ بجانا ناجائز اور گناہ ہے اور غیر مسلموں کی رسم ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔ ظفیر)

جو کلمہ سے ناواقف ہو اس کا نکاح رہتا ہے یا فاسد ہو جاتا ہے ؟

(سوال ۱۸۲) جس شخص کو صفت ایمان و کلمہ معلوم نہ ہو اور اپنی منکوحہ کو غیر آباد رکھے اور خلاف شریعت کام کرے ایسے شخص کا نکاح ثابت رہتا ہے یا نہیں ؟ اگر فاسد ہوتا ہے تو اس کی عورت پر کیا عدت ہے ؟

(الجواب) نکاح اس کا شرعاً ثابت و قائم ہے' فاسد نہیں ہوا بدون طلاق دینے شوہر کے اور بدون گزرنے عدت کے اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج نہ ہو گی (جب تک حکماً مسلمان ہے نکاح باقی ہے لیکن بیوی

---

(۱) ولا یتخیر احد الزوجین بعیب الاخر ولو فاحشا کجنون و جذام و برص و رتق (درمختار) قوله رتق انسداد مدخل الذکر و قوله قرن لحم ینبت فی مدخل الذکر کالغدة و قد یکون عظماً (رد المحتار باب العنین وغیره ص ۸۲۲ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۵۰۱) والخلوة بلا مانع حسی و طبعی و شرطی و من الحسی رتق التلاحم و قرن بالسکون عظم و عقل بفتحتین غدة قوله عظم فی البحر عن المغرب القرن فی الفرج مانع یمتع من سابك الذکر فیه اماعدة غلیظة او لحم اوعظم وامراة رتقا بها ذالك و قوله غدة فی خارج الفرج الخ (ردالمحتار باب المهر ص ۴۶۵ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۱۱۴) اس سب بحث سے معلوم ہوا کہ ایسی عورت سے نکاح جائز ہے اور حکماً یہ عورت ہے واللہ اعلم۔ ۱۲ ظفیر مفتاحی (۲) و یجب نصفه بطلاق قبل وطؤ اوخلوة (درمختار) قوله نصفه ای نصف المهر المذکور (رد المحتار باب المهر ص ۴۵۶ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۱۰۴) ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۶ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۵) ۱۲ ظفیر

کے حقوق نہ ادا کرنا یا خلاف شریعت کام کرنا گناہ ہے' اس سے توبہ کرنا ضروری ہے بیوی کو آباد کرنا فرض ہے اس کے ساتھ کلمہ وغیرہ سیکھنا بھی۔ ظفیر)

ذیقعدہ میں نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۸۳) زید اپنی دختر کا نکاح بکر سے ذیقعدہ میں کرنا چاہتا تھا' لوگ کہتے ہیں کہ دو عیدوں کے درمیان نکاح حرام ہے ؟

(الجواب) ماہ ذیقعدہ میں نکاح کرنا درست ہے مانعین کا قول بے اصل ہے شرعاً اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

سوائے قاضی شہر دوسرا نکاح پڑھاوے تو وہ بھی جائز ہے

(سوال ۱۸٤) سوائے قاضی شہر کے اور کوئی دوسرا نکاح پڑھ دے اور وہ نکاح رجسٹر قاضی میں درج نہ ہو تو نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) سوائے قاضی شہر کے اگر دوسرا شخص برضا طرفین نکاح پڑھ دے تو یہ صحیح ہے' نکاح ہو جاتا ہے۔

نکاح دن میں بہتر ہے یا رات میں

(سوال ۱۸۵) نکاح دن میں بہتر ہے یا شب میں ؟

(الجواب) درمختار میں ہے و یندب اعلانه و تقدیم خطبة و کونه فی مسجد یوم جمعة [1] الخ پس معلوم ہوا کہ جمعہ میں ہونا نکاح کا مستحب ہے (اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دن میں مستحب ہے۔ ظفیر)

بغیر ختنہ ہوئے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

(سوال ۱۸٦) سنا ہے کہ بدون ختنہ کے اگر لڑکے کا نکاح کر دیا جائے تو نکاح صحیح نہیں ہوتا' یہ بات صحیح ہے یا غلط ؟

(الجواب) یہ غلط ہے کہ بدون ختنہ کے نکاح درست نہیں ہے' یہ جاہلوں کی باتیں ہیں بدون ختنہ کے نکاح صحیح ہے کما هو مقتضی اطلاق النصوص . قال فی الدرالمختار وللولی الاتی بیانه نکاح الصغیر والصغیرة جبراً ولو ثیبا [2] الخ فقط

بدعتی سے نکاح کرنا درست ہے مگر مناسب نہیں

(سوال ۱۸۷) احمد رضا خان بریلوی کے معتقد سے کسی اہل سنت حنفی کو اپنی لڑکی کا نکاح کرنا جائز ہے یا

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲ ط.س. ج۳ ص۸ - ۱۲ ظفیر
(۲) ایضاً - باب الولی ص ٤۱۷ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ٦۵ - ۱۲ ظفیر مفتاحی

نہیں ؟

(الجواب) نکاح تو ہو جاوے گا کہ آخر وہ بھی مسلمان ہے اگرچہ مبتدع ہے مگر ایسے لوگوں سے رشتہ موانست و مناکحت درست نہیں (یعنی مناسب نہیں ہے۔ ظفیر) حدیث شریف میں آیا ہے ولا تجالسوهم ولا تناكحوهم[1] الحديث ترجمہ نہ ان کے ساتھ بیٹھو اور نہ ان سے نکاح کرو۔ فقط

نکاح میں اعلان کے لئے باجا بجانا کیسا ہے ؟

(سوال ۱۸۸) اعلان کے لئے نکاح میں باجے حلال ہیں یا نہیں ؟

(الجواب) اعلان نکاح کے لئے دف بجانا حلال ہے اور باقی باجے سب حرام ہیں۔[2] فقط

دف کتنی دیر تک بجانا درست ہے

(سوال ۱۸۹) نکاح میں دف بجانا کتنی دیر تک جائز ہے ؟

(الجواب) دف بجانا بقصد اعلان نکاح جائز رکھا ہے پس جس قدر ضرورت اعلان میں ہے وہاں تک مباح ہے (باقی اس کو بہانہ بنا کر ڈھول صبح سے شام تک پیٹنا درست نہیں یہ پھر اعلان کے بجائے باجا کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ ظفیر)

دف کی اجازت ہے مگر یہ کہنا کہ بغیر باجا نکاح حرام ہے بد دینی ہے اور کفر کا خوف ہے

(سوال ۱۹۰) تقویۃ الایمان کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ تبوک کی لڑائی کے بعد دف کو منع فرمادیا تھا اور جو شخص یہ کہے کہ جس نکاح میں باجہ نہ ہو وہ نکاح حرام ہے اس شخص کے لئے کیا حکم ہے ؟

(الجواب) فقہائے احناف نے دف کی اجازت نکاح میں دی ہے شامی میں ہے و يندب اعلانه اى اظهاره والضمير راجع الى النكاح بمعنى العقد[3] لحديث الترمذى اعلنوا هذا النكاح واجعلوه فى المساجد واضربوا عليه الدف فتح[4] جو شخص یہ کہے کہ جس بیاہ میں باجا وغیرہ نہ ہو وہ حرام ہے الخ وہ شخص فاسق ہے بلکہ اس کے کفر کا خوف ہے توبہ کرے۔ فقط

بغیر خطبہ نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں

(سوال ۱۹۱) بغیر خطبہ نکاح درست است یا نہ ؟

---

۱) و يندب اعلانه اى اظهاره والضمير راجع الى النكاح بمعنى العقد لحديث الترمذى اعلنوا هذا النكاح واجعلوه فى مساجد واضربوا عليه بالدفوف (ردالمحتار كتاب النكاح ص ۳۵۹ ج ۲ ، ط.س. ج۳ ص۸)

۲) هذا اذا لم يكن له جلاجل ولم يضرب على هيئة التطرب (ايضاً كتاب الحظر ص ۳۰۷ ج ۵ ، ط.س. ج۳ ص ۳۵۰)

۳) رد المحتار كتاب النكاح ص ۲۵۹ ج ۲ ، ط.س. ج۳ ص۸ – ۱۲ ظفير مفتاحى

٤) دیکھئے مشكوة باب اعلان النكاح ص ۲۷۲ – ۱۲ ظفير

(الجواب) خطبہ اگر نباشد نکاح منعقد می شود 'ارکان نکاح ایجاب و قبول است خطبہ شرط نیست 'بلکہ سنت است۔[1] فقط (یعنی بغیر خطبہ نکاح جائز ہے)

منگنی کے بعد جو دیا تھا نکاح نہ ہونے کی صورت میں واپس لے سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۹۲) جہاں منگنی ہوئی تھی وہاں نکاح نہیں ہوا' تو منسوبہ کو جو کچھ دیا گیا تھا اسے واپس لے سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدرالمختار خطب بنت رجل و بعث الیها اشیاء ولم یزوجها ابوها الخ یسترد عینه قائما الخ و کذا یسترد ما بعث هدیة . قائم دون الهالك والمستهلك[2] الخ معلوم ہوا کہ جب نکاح نہ ہوا تو جو کچھ اس نے اس وجہ سے دیا ہے اور وہ موجود ہے 'اس کو واپس لے سکتا ہے۔ فقط

جو دور دراز سے مجبوری کی وجہ سے نہ آسکتا ہو اس کی شادی کس طرح انجام دی جائے

(سوال ۱۹۳) ایک شخص دور دراز اپنے وطن سے رہتا ہے' گورنمنٹی ملازمت ہے' اس کی شادی کے دن قریب آگئے ہیں' رخصت منظور نہیں ہوتی تو بذریعہ خط اس کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) دور سے بذریعہ خط و کتابت بھی نکاح ہو سکتا ہے[3] اس کی صورت یہ ہے کہ وہ شخص جو نکاح کا ارادہ رکھتا ہے اپنی طرف سے کسی کو وکیل بنادے کہ میرا نکاح فلاں لڑکی سے کردو وہ شخص وکیل عورت کے سامنے یا اس کے وکیل کے سامنے جاکر روبرو دو گواہوں کے یہ کہے کہ میں نے فلاں مرد کا نکاح فلاں عورت سے بقدر اس قدر مہر کے کیا' اور عورت یا اس کا وکیل قبول کرلے یا عورت کی طرف سے ایجاب ہو اور مرد کا وکیل قبول کرے۔ بہر حال یہ صورت بھی جواز نکاح کی ہے۔[4] فقط

باندی کسے کہتے ہیں اور اس کے ساتھ وطی بلا نکاح جائز ہے یا نہیں......؟

(سوال ۱۹٤) باندی کس کو کہتے ہیں' باندی کے ساتھ بدون نکاح کے وطی درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) باندی مملوکہ کو کہتے ہیں' یہاں (ہندوستان میں) وہ نہیں ہے۔[5] فقط (جہاں شرعی باندی ہو اس کے

---

(۱) و یندب اعلانه و تقدیم خطبة (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۹ ج ۲ ط.س. ج۳ص۸) اس سوال و جواب کا ماحصل یہ ہے کہ اگر کوئی خطبہ نہ پڑھے اور ایجاب و قبول گواہوں کے سامنے ہو جائے تو بھی نکاح ہو جائے گا خطبہ رکن یا شرط نکاح نہیں ہے کہ اس پر نکاح موقوف ہو۔ ظفیر (۲) الدرالمختار علی هامش ردالمحتار باب المهر ص ۵۰۱ ج ۲ ط.س. ج۳ص۱۵۳ - ۱۲ ظفیر (۳) قال ینعقد النکاح بالکتاب کما ینعقد بالخطاب و صورته ان یکتب الیها یخطبها فاذا بلغها الکتاب احضرت الشهود و قرا ته علیهم الخ (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳٦٤ ج ۲ ط.س. ج۳ص۱۲) ظفیر (٤) واذا اذنت المراة للرجل ان یزوجها من نفسه فعقد بحضرة شاهدین ر الخ لنا ان الوکیل فی النکاح معبر و سفیر والتمانع فی الحقوق دون التعبیر ولا ترجع الحقوق الیه (هدایه فصل فی الوکالة بالنکاح ص ۳۰۲ ج ۲) ظفیر

(۵) وله التسری بماشاء من الاماء (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المحرمات ص ٤۰۰ ج ۲ ط.س. ج۳ص٤۸) ظفیر

ساتھ وطی بلا نکاح جائز ہے۔ظفیر)

بیوی پر اطاعت ضروری ہے

(سوال ۱۹۵) منکوحہ زید ' زید کے پاس رہنا نہیں چاہتی اور زید ہندہ کو چھوڑنا نہیں چاہتا' اس صورت میں کیا حکم ہے ؟

(الجواب) ہندہ کو ضرور ہے کہ زید کے پاس رہے اور اس کی اطاعت کرے [1] بدون طلاق دیئے زید کے یا خلع کرنے کے کوئی صورت زید سے علیحدگی کی نہیں ہے۔[2] فقط

منگنی کے بعد لڑکے کی صحت خراب ہو گئی دوسری جگہ لڑکی کی شادی جائز ہے یا نہیں

(سوال ۱۹۶) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ایسی صورت میں کہ زید نے اپنی دختر کا خطبہ (منگنی) عمر کے بیٹے سے صغر سنی میں کیا تھا اور موافق رسم ورواج کے لڑکے والوں کی جانب سے کچھ زیور اور کپڑے دیئے گئے تھے' آخر قضاء الٰہی سے دو تین سال یا زیادہ کے بعد اس لڑکے کی ٹانگ میں مرض گنبیر ہو گیا اس کی وجہ سے وہ لڑکا لنگڑا ہو گیا یہاں تک کہ اب وہ لڑکا بغیر لاٹھی کے سہارے کے چلنے سے محتاج ہے 'تب لڑکی کے والد نے خیال کیا کہ اس حالت میں یہ لڑکا نفقہ وغیرہ دینے سے بالکل معذور ولاچار ہے اور بغیر خرچ وغیرہ کے ربط وملاوٹ مشکل ہے لہذا زید نے وہ زیور وغیرہ جو خطبہ کی وجہ سے لڑکی کے لئے ملے تھے واپس کر دیئے اور انکار کر دیا کہ اس لڑکے سے اپنی لڑکی کا نکاح نہ کروں گا اور وہ لڑکی بھی راضی نہیں ہے تو اب اس خطبہ اور زیور اور کپڑوں کے متعلق شریعت کیا حکم دیتی ہے ؟ اور اگر زید لڑکے موصوف سے اپنی لڑکی کا نکاح نہ کرے اور دوسری جگہ اپنی لڑکی کا خطبہ اور نکاح کرنا چاہے تو اس کو شریعت اجازت دے گی یا نہیں ؟

(الجواب) شرعاً ولی کو ضروری ہے کہ اپنی دختر کے نکاح میں اس کی مصلحت کو پیش نظر رکھے ایسے شخص سے نکاح کرے جو ہر طرح دختر کا کفو ہو اور ناموافقت کا اندیشہ نہ ہو پس صورت مسئولہ میں جب کہ وہ شخص جس سے خطبہ ہوا تھا معذور ہو گیا اور قادر بالکسب والنفقہ نہ رہا تو نکاح اس دختر کا اس سے نہ کرنا چاہئیے' دوسرے شخص سے کرنا چاہئیے جو ہر طرح لڑکی کا کفو ہو۔ شامی میں ہے **ولا یزوج ابنته الشابة شیخاً کبیراً ولا رجلاً و دمیما و یزوجها کفواً الخ** [3] فقط

پس زید اس حالت میں اس معذور سے جس سے خطبہ ہوا تھا نکاح نہ کرے اور دوسرے عمدہ موقعہ کا خیال کرے' اس میں گناہ گار نہ ہو گا بلکہ اس معذور سے نکاح کرنے میں گناہ گار ہو گا اور خطاوار ہو گا۔ فقط واللہ اعلم
کتبہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ مفتی مدرسہ عربیہ دیوبند۔

---

(۱) ارشاد باری تعالیٰ ہے الرجال قوامون علی النساء (سورۃ النساء)
(۲) اما نکاح منکوحة الغیر و معتدته الخ فلم یقل احد بجوازہ (رد المحتار باب العدة ص ۸۳۵ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۵۱۶) ظفیر (۳) رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۶ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۹- ۱۲ ظفیر

الجواب صحیح۔بندہ محمود عفی عنہ (شیخ الہند وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند)
الجواب صحیح۔احقر گل محمد عفی عنہ

رتقاء عورت سے نکاح درست ہے

(سوال ۱۹۷) ایک عورت کا ایک شخص سے نکاح ہوا اس نے چند یوم کے بعد اس کو طلاق دیدی دوسرے شخص سے پھر نکاح ہوا تو اس وقت یہ بات معلوم ہوئی کہ مدخل ذکر بند ہے اور وطی اس سے کرنا بالکل محال ہے اور وہ یہ کہتی ہے کہ مجھ کو مرد کی خواہش ہی نہیں ہوتی ہے صرف یہ جی چاہتا ہے کہ مرد سامنے بیٹھا رہے غرض یہ عورت بمنزلہ مرد کے ہے اب یہ دوسرا شخص بھی اس کو علیحدہ کرنا چاہتا ہے تو اس میں یہ دریافت کرنا ہے کہ ایسی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں، وہ بعد چھوڑ دینے کے مہر کی مستحق ہے کہ نہیں نکاح کے وقت مہر کی کچھ تفصیل نہیں کی گئی کہ معجّل کس قدر ہے اور مؤجل کس قدر ہے صرف مقدار معین کردی تھی ایسی صورت میں وہ مہر کا دعویٰ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا اور بعد دخول مہر پورا واجب ہے اور مہر اگرچہ معجّل نہ ہو طلاق سے معجّل ہو جاتا ہے یعنی بعد طلاق کے فوراً مطالبہ مہر کا زوجہ کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ ولا یتخیر احد الزوجین بعیب الاخر ولو فاحشاً کجنون و جذام و برص ورتق و قرن (درمختار)[1] قوله ورتق بالتحریك انسداد مدخل الذکر[2] شامی ویتاکد عند وطئ او خلوة صحت من الزوج . درمختار وفی الخلاصة و بالطلاق یتعجل الموجل . شامی ص ۳۵۹ باب المهر — فقط

نکاح سب پڑھا سکتے ہیں

(سوال ۱ / ۱۹۸) مجسٹریٹ کا یہ فرمانا کہ نکاح پڑھنا ہر خاص وعام کا کام ہے، قاضی کی کوئی ضرورت نہیں، صحیح ہے یا نہیں؟

قاضی شہر کے ہوتے ہوئے فقیر نکاح پڑھا سکتا ہے

(سوال ۲ / ۱۹۹) بموجودگی قاضی شہر بلا اجازت قاضی، فقیر جو وکالت کرتا ہے نکاح پڑھا سکتا ہے یا نہیں

نکاح خوانی کسی خاندان سے مخصوص نہیں ہوتی

(سوال ۳ / ۲۰۰) جو قاضی عرصہ سے نکاح خوانی پر قابض ہے اور اس کے پاس سند بایں مضمون ہو کہ قضاء پر انہیں کا خاندان رہے، یا پشتہا پشت سے قبضہ چلا آتا ہو تو قابل لحاظ ہے یا نہیں؟

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین وغیرہ ص ۸۲۲ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۵۰۱ – ۱۲ ظفیر
(۲) رد المحتار کتاب العنین وغیرہ ص ۸۲۲ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۵۰۱ – ۱۲ ظفیر

(الجواب) (۱) صحیح ہے۔ فقط

(۲) پڑھ سکتا ہے۔ فقط

(۳) نکاح خوانی کسی خاص خاندان یا کسی خاص شخص کا حق شرعاً نہیں ہے جس سے نکاح پڑھوالیا جائے نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ انتظامی قضیہ جداگانہ ہے۔ جیسا حکام مصلحت سمجھیں انتظام کریں۔ فقط

نکاح خوانی کسی شخص واحد کی جاگیر نہیں ہے

(سوال ۲۰۱) نکاح خوانی کے متعلق کیا حکم ہے اور یہ کام حکماً کسی خاص شخص یا اشخاص کے لئے مخصوص کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اگر کوئی شخص جو سرکار سے اس کام کیلئے مقرر نہ کیا گیا ہو نکاح پڑھاوے تو وہ جائز ہو گا یا نہ؟ یا مناکحین کو کسی ایسے حکم کی پابندی پر مجبور کیا جانا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ اس زمانہ میں کوئی باقاعدہ نکاح کا رجسٹر رکھا جانا بہت خرابیوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے اور حقوق زن و شوہر کی حفاظت کے لئے ایک نہایت مستحکم اور مضبوط ذریعہ ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ تاوقتیکہ نکاح خوانی کی خدمت کی غرض سے خاص شخص یا اشخاص کو حکماً مقرر نہ کیا جاوے کسی رجسٹر یا کتاب نکاح کا باقاعدہ رکھنا ناممکن ہے قاضیوں کی درخواست میں جو نذرانہ سرکاری نسبت لکھا گیا ہے یہ درحقیقت ایک فضول امر ہے کسی سرکاری نذرانہ یا محصول کا مقرر کیا جانا کس قدر نامناسب ہے' اور گویا ریاست ہذا میں یہ پرانا قانون نکاح ثانی کی نسبت کسی زمانہ سابق سے جب کہ قانون کا رواج یہاں ایسا نہ تھا جیسا آج کل ہے چلا جاتا ہے مگر عدالت ہائے سرکار نے سرکاری نذرانہ کو عمداً نکاح ثانی کے لئے لازمی و ضروری خیال نہیں کیا۔

(الجواب) شرعاً نکاح ثانی کے لئے کوئی قید اور پابندی نہیں ہے خود زوجین بالغین روبرو دو گواہوں کے اپنا عقد کر سکتے ہیں اور ایجاب و قبول کے ساتھ نکاح کر سکتے ہیں اگر وہ خود نہ کریں تو ہر ایک ان میں سے جس کو وکیل نکاح بنادیوے صحیح ہے اور وکیل کا نکاح کیا ہوا معتبر ہے اور ولی شرع میں اسی لئے مقرر ہے کہ وہ اس کام کو کرے پس مخصوص کرنا عقد نکاح کا ساتھ خاص اشخاص کے کہ وہی عقد نکاح کریں تو معتبر ہو ورنہ نہیں مقید کرنا امر مطلق شارع کا ہے جو ناجائز ہے' پس ایسا حکم کرنا کہ سوائے خاص لوگوں کے اور کوئی نکاح خوانی نہ کر سکے اور کرے تو وہ معتبر نہ ہو اور گویا وہ نکاح نہ سمجھا جاوے بہت سے مفاسد پر مشتمل ہے اور احکام شرعیہ کا مبطل ہے مناسب بلکہ بقاعدہ شرعیہ لازم ہے کہ اس حکم کو عام ہی رکھا جاوے اور کسی کی رعایت سے مخلوق کو اپنے حوائج ضروریہ کے پورا کرنے میں مجبور نہ کیا جاوے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ عزیز الرحمٰن

سرکار کے مقرر کردہ آدمی کے واسطہ سے نکاح نہ ہو تو بھی جائز ہے

(سوال ۲۰۲) یہاں کی سرکار نے ایک قانون یہ بھی جاری کیا ہے کہ جو شخص نکاح کرنا چاہے وہ ایک خاص شخص کی معرفت جو اس کام کے لئے مقرر ہے کر سکتا ہے' وہی عورت جائز سمجھی جاتی ہے؟

(الجواب) جب کہ سرکار نے یہ قانون مقرر کر رکھا ہے تو مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کوئی نکاح بدون وساطت اس

شخص کے جس کو اس کام کے لئے سرکار نے مقرر کیا ہے کوئی نکاح نہ کریں' تاکہ ایسا نہ ہو کہ منکوحہ غیر منکوحہ اور اولاد صحیح النسب غیر صحیح النسب سمجھی جاوے فقط (لیکن یہ بغرض سہولت مشورہ دیا گیا ہے' اس قانون کا ماننا لازم نہیں ہے اور اب یہ قانون کہیں لازمی درجہ کا نافذ بھی نہیں ہے اور جیسا کہ پہلے گزرا اس پر پابندی عائد کرنا مفاسد کا پیش خیمہ ہے۔ واللہ اعلم۔ ظفیر)

اجرت نکاح جبراً لینا کیسا ہے ؟

(سوال ۱ / ۲۰۳) نکاح خوانی کی اجرت جبراً لینا جائز ہے یا نہیں ؟

نکاح خوانی کے لئے ایک آدمی کو مقرر کرنا درست ہے یا نہیں ؟

(سوال ۲ / ۲۰٤) نکاح خوانی کے لئے شرعاً ایک شخص کو مخصوص کرنا ضروری ہے یا نہیں ؟

(الجواب) (۱) جائز ہے اور جس قدر اجرت معروف ہے وہ موافق قاعدہ المعروف کالمشروط جبراً بھی لے سکتا ہے۔

(۲) ضروری نہیں ہے۔ انتظاماً اگر ایسا کیا جائے تو کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط

بہن کی شادی کی خاطر اپنی شادی کر لی تو درست ہے

(سوال ۲۰۵) میں غریب یتیم ہوں اور میری ہمشیرہ یتیمہ قریب البلوغ بلکہ بالغہ ہے' اگر میں اپنی ہمشیرہ کے عقد نکاح کے عوض اپنا نکاح کر لوں تو جائز ہے یا نہ ؟

(الجواب) شریعت اس میں کسی کو مجبور نہیں کرتی جہاں موقعہ ہو اور مناسب ہو اپنا عقد اور اپنی ہمشیرہ کا عقد کر دیا جاوے۔ فقط

نکاح شہرت سے بہتر ہے یا خفیہ طور پر

(سوال ۲۰٦) نکاح شرعاً شہرت کے ساتھ ہونا چاہئیے یا خفیہ طور پر ؟

(الجواب) بہتر یہ ہے کہ شہرت کے ساتھ ہونا چاہئیے اور دو گواہوں کے روبرو اگر خفیتہ بھی ایجاب و قبول ہو جاوے تو نکاح صحیح ہے۔

رافضی نکاح پڑھائے تو کیا حکم ہے ؟

(سوال ۲۰۷) رافضی نے اہل سنت کا نکاح پڑھا صحیح ہوا یا نہ ؟

(الجواب) نکاح صحیح ہو گیا کیونکہ ناکح اور منکوحہ دونوں سنی ہیں رافضی نے صرف ایجاب و قبول کرایا ہے تو اس سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا البتہ مناسب یہ ہے کہ رافضی کو قاضی نکاح خواں سنیوں کا نہ بنایا جاوے۔ فقط

مسجد میں نکاح پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۲۰۸) نکاح مسجد میں پڑھانا بالاتفاق درست ہے یا نہیں؟
(الجواب) درست ہے۔ فقط

نکاح مسجد میں مستحب ہے

(سوال ۲۰۹) زید کہتا ہے کہ مسلمانوں کا نکاح مسجد میں ہونا چاہئیے کیونکہ قرون ثلثہ میں نکاح مسجد میں ہی ہوتا تھا عمرو کہتا ہے کہ مسجد میں نکاح ہونا پہلے تو مشابہت بہ نصاریٰ ہے اس لئے کہ ان کے مذہب میں گرجا ہی نکاح ہوتا ہے اس کے علاوہ مسجد میں خاص اسی نکاح کے لئے روشنی بے حد ہمیشہ سے زیادہ کرنا اور فرش وغیرہ ہمیشہ سے زیادہ بچھانا اور ہزار ڈیڑھ ہزار آدمیوں کا مسجد میں گھس پڑنا جن میں بہت سے بے وضو اور بہت سے بے نمازی بھی ہوتے ہیں اور بعد نکاح کے اسی مسجد کے اندر لڑکے کا مبارکبادی گانا' پھر صحن مسجد میں شربت پلانا' شور و غل ہونا جس کے سبب سے کتنے ایک نمازیوں کی نماز میں خلل ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ' یہ سب خلاف آداب مساجد ہیں اس لئے مسجدوں میں نکاح نہیں ہونا چاہئیے سوال یہ ہے کہ ان دونوں میں کون حق پر ہے؟
(الجواب) درمختار میں ہے و يندب اعلانه و تقديم خطبة و كونه في مسجد يوم جمعة [1] الخ اس کا حاصل یہ ہے کہ نکاح میں یہ امور مستحب ہیں اعلان کرنا اور خطبہ پڑھنا اور مسجد میں ہونا' اور جمعہ کے دن ہونا وغیرہ پس حتی الوسع اگر ان امور کی رعایت رہے تو بہت اچھا ہے اور مبارک ہے اور شامی میں مسجد میں نکاح کے مستحب ہونے کی یہ وجہ لکھی ہے للامر به في الحديث یعنی حدیث شریف میں اس کا حکم وارد ہوا ہے کہ مسجد میں نکاح پڑھو الفاظ اس حدیث کے جس میں یہ حکم وارد ہوا ہے یہ ہیں وعن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ اعلنوا هذا النكاح واجعلوه في المساجد واضربوا عليه بالدفوف . رواه الترمذي [2] حاصل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اس نکاح کو اعلان کرو اور مسجد میں کرو اور دف سے اعلان کرو مرقات میں لکھا ہے قوله بالدفوف لكن خارج المسجد [3] یعنی اگر دف ہو تو خارج مسجد ہونا چاہئیے پس معلوم ہوا کہ قول زید کا صحیح ہے البتہ مسجد کے آداب کا بھی خیال رکھنا چاہئیے جیسا کہ مرقاۃ کی عبارت سے واضح ہوا کہ دف خارج عن المسجد ہونا چاہئیے اس طرح مسجد میں دیگر امور خلاف شرع بھی نہ ہونے چاہئیں۔ فقط

ولیمہ کا کھانا کب مسنون ہے

(سوال ۲۱۰) ولیمہ کا کھانا کب مسنون' ایک گروہ کہتا ہے کہ نکاح کی صبح کو اور ایک گروہ کہتا ہے کہ رخصت کے بعد صبح کو؟

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۵۹ ج ۲ . ط . س . ج۳ ص۸ - ۱۲ ظفير
(۲) رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۵۹ ج ۱ . ط . س . ج۳ ص۸ - ۱۲ ظفير
(۳) مرقات شرح مشكوة باب اعلان النكاح ص ۴۲۵ ج ۳ - ۱۲ ظفير

(الجواب) ولیمہ کا کھانا نکاح کے بعد ہر وقت جائز ہے اور ہر طرح سنت ادا ہو جاتی ہے خواہ نکاح سے اگلے دن کرے زفاف ہو یا نہ ہو اور خواہ بعد زفاف کے کرے اور بعض علما نے یہ بھی فرمایا ہے کہ نکاح کے بعد بھی کرے اور زفاف کے بعد بھی یعنی جب کہ زفاف کچھ بعد میں ہو۔ مرقات میں ہے قيل انها يكون بعد الدخول و قيل عند العقد و قيل عندهما.[1] فقط

نکاح پہلے ہو اور رخصتی کئی ماہ بعد تو ولیمہ کب کیا جائے

(سوال ۲۱۱) بعض نکاح ایسے ہوتے ہیں کہ چھ ماہ پہلے ہو جاتا ہے اور رخصت ۶ ماہ بعد ہوتی ہے آیا دعوت ولیمہ بعد نکاح ہونی چاہیے یا بعد شب زفاف؟

(الجواب) شرح شرعۃ الاسلام میں ہے وكذا الوليمة سنة الخ واختلفوا ايضاً في وقت الوليمة قال بعضهم بعد الدخول بها وقال بعضهم عند العقد وقال بعضهم عندهما جميعاً[2] الخ اس کا حاصل یہ ہے کہ بعض نے فرمایا کہ نکاح کے وقت ہے اور بعض نے فرمایا کہ دونوں وقتوں میں سے جس وقت چاہے کرے الغرض خواہ نکاح کے بعد ولیمہ کرے یا رخصت کے بعد کرے' سنت ولیمہ حاصل ہو جاوے گی۔ فقط

نکاح متعہ و موقت باطل ہے

(سوال ۲۱۲) قاضی حسن الدین نے ایک مرد کا ایک عورت سے چھ ماہ کے لئے نکاح متعہ پڑھادیا اور قاضی صاحب موصوف کو سرکار نظام سے دو نمبر معافی صرف حق الخدمت میں دیئے ہوئے ہیں اور قاضی موصوف ایک بالکل بے علم اور ناخواندہ آدمی ہیں ایسے شخص کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر ہماری سرکار نظام کے صدر الصدور امور مذہبی اس اراضی کو ضبط فرما کر کسی ایسے شخص کو دیدیں کہ جو مسجد کو آباد کر کے اشاعت اسلام کریں' ایسا کرنا کہاں تک جائز ہے؟

(الجواب) درمختار میں ہے وابطل نكاح متعة و موقت[3] پس معلوم ہوا کہ نکاح متعہ و موقت باطل ہے جس قاضی نے ایسا کیا وہ جاہل ہے و فاسق ہے' امامت اس کی مکروہ ہے' اس کو امام نہ بنایا جاوے اور اس کو اس عہدے سے معزول کرنا چاہیے اور جب کہ وہ اس عہدہ پر نہ رہا تو صدر الصدور امور مذہبی کو اختیار ہے کہ اس حق الخدمت کو دوسرے صاحب کو دیویں جو اس خدمت کو انجام دیویں۔ فقط

نکاح متعہ درست نہیں ہے' شیعوں کا دعویٰ غلط ہے

(سوال ۲۱۳) یہاں پر چند حضرات شیعہ ہیں' وہ کہتے ہیں کہ حلت متعہ آیات اور احادیث اور کتب اہل سنت

---

(۱) مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح باب الوليمه ص ۴۵۰ ج ۳

(۲) شرح شرعة الاسلام ص ۴۴۷ – ۱۲ ظفير

(۳) الدر المختار باب المحرمات ص ۱۹۰ ج ۱ ط س ج۳ص ۵۱ – ۱۲ ظفير

سے ثابت ہے آیت یہ پیش کرتے ہیں فما استمعتم الآیة اور کتب اہل سنت یہ پیش کرتے ہیں تفسیر درمنثور، تفسیر کبیر، تفسیر طبری، صحیح مسلم، صحیح بخاری، عینی شرح بخاری۔ یہ سب حوالجات صحیح ہیں یا نہیں اور قول حضرت عمرؓ کا پیش کرتے ہیں متعتان کانتا علی عهد رسول اللہ ﷺ وانا احرهما اس کا کیا مطلب ہے؟

(الجواب) معنی صحیح آیت فما استمتعتم به منهن کے یہ ہیں کہ جس عورت سے تم فائدہ اٹھاؤ نکاح کے ساتھ تو اس کو اس کا مہر دو۔ کما فی الجلالین . فما استمتعتم تمتعتم به منهن ممن تزوجتم بالوطی الخ ص ۷۲ وفی المدارك فما استمتعتم به منهن فما نكحتموه منهن [1] الخ وفی الخازن واما الاية فانها لم تتضمن جواز المتعة لانه تعالیٰ قال فیها ان تبتغوا باموالكم محصنين غيرمسافحين فدل ذلك على النكاح الصحيح [2] و فيه ايضاً برواية مسلم عن سبرة بن معبد الجهنی انه كان مع رسول الله ﷺ فقال ياايها الناس انی كنت اذنت لكم فی الاستمتا ع من النساء وان الله قد حرم ذلك الى يوم القيامة فمن كان عنده منهن شيئاً فليخل سبيله ولا تاخذوا مما اتيتموهن شيئاً والى هذا ذهب جمهور العلماء من الصحابة فمن بعدهم ای ان نكاح المتعة حرام الخ ص ٤٠٨ خازن — پس معلوم ہوا کہ حوالجات اس شیعی کے محض غلط اور افتراء ہیں۔

وروى سالم بن عبدالله بن عمران عمربن الخطابؓ صعد المنبر فحمد الله واثنى اليه ثم قال ما بال اقوام ينكحون هذه المتعة وقد نهى رسول الله ﷺ عنها لا اجد رجلاً نكحها الارجمته بالحجارة ص ٤٠٩ خازن

اس روایت سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ان کا یہ فرمانا احر مهما بتحريم رسول الله ﷺ جیسا کہ روایت سالم میں موجود ہے وقد نهى رسول الله ﷺ عنها الحديث وفی متعة الحج تفصيل لايليق بهذاالمقام. فقط

---

(۱) تفسیر مدارك ص ۱۷۰ – ۱۲ ظفیر

(۲) تفسیر خازن الموسوم لباب التاویل ص ۴۲۳ ج ۱) ۱۲ ظفیر

تیسرا باب

وہ عورتیں جن سے نکاح درست ہے

بیوی کے رہتے ہوئے بیوی کی غیر حقیقی بھتیجی سے نکاح درست ہے

(سوال ۲۱۴) عبدالکریم کی چچازاد ہمشیرہ کی شادی احمد حسن سے ہوئی اب ہمشیرہ مذکورہ بہ وجوہات چند اور دائم المریض رہنے کے اپنے شوہر کو اجازت نکاح ثانی کی دیتی ہے تو عبدالکریم کی لڑکی سے احمد حسن کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح احمد حسن مذکور کا اس صورت میں عبدالکریم کی دختر سے صحیح ہے۔ کذافی کتب الفقه[1] فقط

عورت جب کہے کہ شوہر نے مجھے طلاق دیدی ہے تو اس سے نکاح درست ہے

(سوال ۲۱۵) کسی عورت کا شوہر کا پتہ نہ ہو اور وہ یہ ظاہر کرتی ہو کہ میرا شوہر مجھے طلاق دے چکا ہے اس سے نکاح جائز ہے یا نہ؟

(الجواب) در مختار میں ہے لو قالت امراة لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا باس ان ینکحها الخ[2] یعنی اگر کسی عورت نے یہ بیان کیا کہ میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دیدی ہے اور میری عدت بھی گزر گئی ہے تو اس سے نکاح کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے اور شامی نے خانیہ سے یہ نقل کیا ہے کہ یہ اس وقت ہے کہ اس شخص کو یہ گمان ہو کہ یہ عورت سچ کہتی ہے اور وہ عورت معتبر معلوم ہوتی ہو۔[3] فقط

مطلقہ کا بعد عدت نکاح کرنا درست ہے

(سوال ۲۱۶) وزیر خاں نے اپنی زوجہ کو عرصہ تقریباً بارہ سال کا ہوا کہ گھر سے نکال دیا قاضی صاحب نے وزیر خاں کو ہدایت کی کہ تم اپنی عورت کو لے جاؤ وزیر خاں نے جواب دیا کہ میری طرف سے طلاق ہی ہے عورت نے محب اللہ سے نکاح کر لیا ہے آیا یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) جس وقت وزیر خاں نے یہ لفظ کہا کہ میری طرف سے طلاق ہی ہے اس وقت اس کی زوجہ پر

---

(۱) وحرم الجمع و طأ بملك يمين بين امراتين ايتهما فرضت ذكر الم تحل للاخرى ابدا الخ فجاز الجمع بين امراة و بنت زوجها الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ .ط.س.ج۳ص۳۸) ظفير

(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الحظر والا باحة فصل فى البيع ص ۳۷۱ ج ۵ .ط.س.ج۶ص۴۲۰-۱۲ ظفير

(۳) حاصله انه متى اخبرت بامر محتمل فانه ثقة او وقع فى قلبه صدقها لا باس يتزوجها (ايضاً) ط.س.ج۶ص۴۲۱ ظفير

طلاق واقع ہو گئی پس اگر نکاح اس کا محبّ اللہ سے بعد گزرنے عدت کے ہوا ہے جو کہ حائضہ کے لئے تین حیض ہیں تو یہ نکاح صحیح ہے کما قال اللہ تعالی والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثة قروء [1] فقط

نکاح میں شرط لگانا باطل ہے مگر نکاح ہو جاتا ہے

(سوال ۲۱۷) فی زماننا بعض اہل دختر معروف شرط قرار دیکر صاحب فرزند سے رشتہ یعنی سانٹا لیتا ہے شرعاً درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح دونوں صحیح ہو جاتے ہیں اور شرط باطل ہے اور مہر ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ واجب ہوتا ہے [2] فقط

چچازاد ہمشیرہ کے شوہر سے اپنی لڑکی کا نکاح درست ہے جب کہ ہمشیرہ فوت ہو چکی ہو

(سوال ۲۱۸) ہندہ کی چچازاد ہمشیرہ زبیدہ نے وفات پائی اب ہندہ اپنی لڑکی کا نکاح زبیدہ مرحوم کے خاوند سے کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) کر سکتی ہے۔ [3] فقط

بھانجہ کی بیوہ سے جو سالی بھی ہے بیوی کے مرنے کے بعد شادی درست ہے

(سوال ۲۱۹) زید عمر کا حقیقی بھانجہ تھا اور دونوں کی زوجہ آپس میں حقیقی بہنیں تھیں عمر کی زوجہ کا انتقال ہو گیا اور تھوڑی عرصہ بعد زید کا بھی انتقال ہو گیا۔ کیا ایسی صورت میں زید کی بیوہ سے عمر کا نکاح بعد عدت جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) عمر کا نکاح اس صورت میں زید کی بیوہ سے جو کہ عمر کی سالی بھی ہے اور بھانجہ متوفی کی زوجہ بھی تھی صحیح ہے۔ [4] فقط

ہر ایک دوسرے کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کرے تو یہ درست ہے

(سوال ۲۲۰) زید نے اپنی لڑکی عمر کے لڑکے سے اور عمر نے اپنی لڑکی زید کے لڑکے سے نکاح کر دیا اور مہر دونوں لڑکیوں کا شرعی طور پر مقرر و معین ہو گیا تو یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) دونوں نکاح شرعاً صحیح ہو گئے۔ [5] فقط

---

(۱) سورة البقرة ع ۲۸
(۲) ووجب مهر المثل فی نکاح الشغار هو ان یزوجه بنته علی ان یزوجه الاخر بنته او اخته مثلاً معاوضة بالعقدین وهو منهی عنه بخلوه عن المهر فاوجبنا فیه مهر المثل فلم یبق شغارا (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المهر مطلب نکاح الشغار ص ٤٥٧ ج ۲. ط.س. ج۳ص۱۰٦. ۱۲ ظفیر
(۳) کوئی وجہ حرمت کی نہیں واحل لکم ماوراء ذالکم (النساء : ٤) میں داخل ہے۔ ظفیر
(٤) قال اللہ تعالی واحل لکم ماوراء ذالکم (النساء : ٤)
(٥) ایضاً

شوہر کے انتقال کے بعد شوہر کے داماد سے نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۲۱) شوہر کا انتقال ہو گیا اس کے داماد سے یہ بیوہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں شوہر کا داماد مذکور پہلی بیوی سے جو لڑکی ہے اس سے نکاح ہو چکا تھا یہ سوتیلی ساس ہے۔

بیوی کا لڑکا مر جائے تو اس کی بیوہ سے شادی جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۲۲/۲) بیوی کی بہو جب کہ لڑکا بیوی کا جو سابق شوہر سے ہے مر جاوے بہو مذکور سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) (۱ و ۲) ان دونوں صورتوں میں نکاح صحیح ہے۔ کذافی الدر المختار[1] فقط

مطلقہ کا نکاح شوہر کے چچازاد چچا سے درست ہے

(سوال ۲۲۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی اس عورت مطلقہ کا نکاح پہلے شوہر کے چچازاد چچا یعنی شوہر کے باپ کے چچازاد بھائی سے ہو سکتا ہے یا نہیں اور عورت مطلقہ غیر مدخولہ ہے تو اس پر عدت لازم ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس عورت مطلقہ کا نکاح پہلے شوہر کے چچازاد چچا یعنی شوہر کے باپ کے چچازاد بھائی سے درست ہے بلکہ اگر شوہر کے حقیقی چچا سے بھی نکاح کیا جاتا تو درست ہوتا[2] اور چونکہ مطلقہ غیر مدخولہ ہے اس لئے اس پر عدت لازم نہیں ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ ثم طلقتمو هن من قبل ان تمسوهن فما لكم عليهن من عدة تعتدونها[3] الآیہ۔ فقط

ایک بہن کا لڑکا ہو اور دوسری بہن کی پوتی تو نکاح درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۲۴) بشیرا و میکن دونوں حقیقی بہنیں ہیں بشیرا کے دو لڑکے عبدالغفور و عبدالشکور ہیں اور میکن کے تین لڑکے بدلے سعد اللہ نصر اللہ اور ایک لڑکی ہے عبدالغفور کی شادی میکن کی لڑکی سے ہوئی ہے تو عبدالشکور کی شادی میکن کی پوتی یعنی بدلے کی لڑکی کے ساتھ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) مسماۃ بشیرا کے پسر عبدالشکور کا نکاح میکن کی پوتی یعنی بدلے کی دختر سے شرعاً درست ہے کہ وہ احل لكم ماوراء ذالكم الآیہ[4] میں داخل ہے۔ فقط

---

(۱) فجاز الجمع بين مراة و بنت زوجها او امراة ابنها (الدر المختار على هامش رد المحتار باب المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۳۹) ظفیر

(۲) واحل لكم ماوراء ذالكم (النساء ٤)

(۳) سورہ الاحزاب ع ٦ – ظفیر

(٤) النساء : ٤ – ظفیر

سالی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۲۵) بکر اپنی حقیقی سالی کی لڑکی سے عقد کرنا چاہتا ہے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر زوجہ بکر کی بکر کے نکاح میں نہ ہو تو اس کی بھانجی سے نکاح صحیح ہے اور اکٹھا کرنا خالہ بھانجی کو نکاح میں صحیح نہیں ہے۔(۱) فقط

طوائف سے نکاح درست ہے

(سوال ۲۲۶) ایک شخص نے طوائف سے نکاح کیا اور وہ طوائف علاوہ زنا کے اپنے پیشے رقص و سرور گانا بجانا کرتی رہے تو نکاح باقی رہا یا نہیں؟

(الجواب) نکاح باقی ہے۔(۲) فقط

بھتیجہ کی بیوہ سے نکاح درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۲۷) حقیقی بھتیجہ کی بیوی سے چچا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) بھتیجہ کے مرنے کے بعد اور اس کی زوجہ کی عدت گزرنے کے بعد نکاح مذکور جائز ہے اور یہی حکم طلاق دینے کی صورت میں ہے۔(۳) فقط

طوائف نے اس شرط پر نکاح کیا کہ رقص کا پیشہ باقی رکھے گی کیا حکم ہے؟

(سوال ۲۲۸) ایک طوائف نے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ اپنے پیشہ رقص و سرور کو جاری رکھے گی شرعاً وہ نکاح جائز ہوا یا نہیں، اور اگر وہ گانا بجانا کرتی رہے تو نکاح رہے گا یا نہیں؟

(الجواب) نکاح صحیح ہو گیا اور بعد میں بھی باقی رہا اگرچہ وہ دونوں عاصی و فاسق ہیں۔(۴) جب تک کہ تائب نہ ہوں۔ فقط

تایا، چچا اور بھتیجے کی بیوہ سے نکاح درست ہے

(سوال ۲۲۹) حقیقی تایا، چچا و بھتیجہ متوفی کی زوجات سے نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

---

(۱) و لا یجمع بین المراة عمتها او خالتها او ابنة اخیها او ابنته اختها (هدایه مجیدی فصل فی المحرمات ص ۲۷٦ ج ۲) ظفیر

(۲) وصح نکاح حبلی من زنا الخ وان حرم و طؤها و دواعیه حتی تضع الخ ولا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرة (الدر المختار علی هامش رد المحتار و فصل فی المحرمات ص ٤٠١ و ص ٤٠٢ ج ۲ ط.س. ج۳ ص٤٨) ظفیر

(۳) واحل لکم ما وراء ذالکم (النساء ٤)

(٤) لکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط الفاسد دونه (الدر المختار علی هامش رد المحتار و فصل فی المحرمات ص ٤٠٥ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ٥٣) ظفیر

(الجواب) تایا، چچا و بھتیجہ کے انتقال کے بعد مثلاً ان کی زوجہ بیوہ سے عدت کے بعد نکاح شرعاً جائز ہے۔[1]
فقط

بیوی کی پہلی لڑکی سے بھائی کا نکاح کرنا کیسا ہے

(سوال ۲۳۰) زید نے ایک عورت سے نکاح کیا اور ایک لڑکی پہلے خاوند سے اس کے ہمراہ آئی تو اب یہ شخص اس لڑکی کا نکاح اپنے حقیقی بھائی خورد سے کر سکتا ہے یا نہیں؟
(الجواب) اس لڑکی کا نکاح برادر خورد سے جائز ہے۔[2] فقط

غیر مقلد کی اولاد سے نکاح درست ہے

(سوال ۲۳۱) جو فرقہ غیر مقلد اپنے آپ کو اہل حدیث بتلاتے ہیں، ان سے بیٹا بیٹی کا بیاہ کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟
(الجواب) اگر نکاح کیا جاوے گا نکاح منعقد ہو جاوے گا[3] لیکن ایسے فرقوں اور ایسے متعصب لوگوں سے رسول اللہ ﷺ نے مناکحت و مواکلت و مشاربت وغیرہ کو منع فرمایا ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ ان لوگوں سے اس قسم کے تعلقات بیاہ شادی کے قائم نہ کئے جائیں۔ فقط (موجودہ دور میں پہلا سا تعصب بھی باقی نہ رہا۔ ظفیر)

بھائی کی مطلقہ متہمہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۳۲) ایک شخص نے اپنی منکوحہ عورت کو اپنے والد کے ساتھ زنا کی نسبت دیکر طلاق دیدی اور اس کا والد اور عورت ہر دو زنا سے منکر ہیں، ایک گواہ بھی موجود نہیں اب عورت مذکورہ کا نکاح خاوند اول کے بھائی سے جائز ہے یا نہیں؟
(الجواب) اس صورت میں عدت گزرنے کے بعد شوہر اول کے بھائی سے نکاح درست ہے۔[4] فقط

دو حقیقی بہنوں میں سے ایک کا نکاح باپ سے ہوا اور دوسرے کا اس کے بیٹے سے کیا حکم ہے

(سوال ۲۳۳) دو حقیقی بہنیں ہیں، ان میں سے اگر ایک باپ کے نکاح میں ہو اور دوسری بیٹے کے نکاح میں تو یہ جائز ہے یا نہیں؟
(الجواب) دو بہنیں حقیقی ان میں سے ایک باپ کے نکاح میں ہو اور دوسری بیٹے کے نکاح میں، یہ درست ہے

---

(۱) اس لئے کہ کوئی وجہ حرمت نہیں پائی جاتی ارشاد ہے واحل لکم ما وراء ذالکم (النساء : ٤)
(۲) ایضاً
(۳) وفی النهر تجوز مناكحة المعتزلة لانا لا نكفر احد امن اهل القبلة وان وقع الزاما فی المباحث (الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲ ط.س. ج۳ص ٤٥) ظفیر
(۴) کوئی وجہ حرمت نہیں واحل لکم ما وراء ذالکم میں داخل ہے۔ ظفیر

شرعاً اس میں کچھ حرج نہیں واحل لکم ما وراء ذلکم [1] میں داخل ہے اصل یہ ہے کہ دو بہنوں کا ایک شخص کے نکاح میں اکٹھا ہونا منع ہے باپ بیٹے کے نکاح میں ہونا ممنوع نہیں ہے۔ فقط

یہودی اور نصرانی عورت سے نکاح درست ہے

(سوال ۲۳۴) یہودی یا نصرانی عورت سے مسلمان کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) عورت یہودیہ یا نصرانیہ سے مسلمان مرد کا نکاح درست ہے در مختار میں ہے وصح نکاح کتابیة وان کرہ تنزیهاً [2] الخ فقط

بالغ شوہر اگر نابالغ بیوی کو طلاق دیدے اور پھر شادی کرنا چاہے تو دوبارہ نکاح کرے

(سوال ۲۳۵) اگر والدین جبراً نابالغہ کو شوہر سے طلاق لے کر علیحدہ کر دیں اور بعد بلوغ لڑکی اس شوہر سے نکاح کرنا چاہے تو از سر نو خطبہ وایجاب وقبول و مہر و گواہ چاہئیے یا بغیر ان امور کے لڑکی کو شوہر کی تحویل میں کر دیں۔

(الجواب) شوہر اگر بالغ ہے زوجہ اگرچہ نابالغہ ہو طلاق واقع ہو جاتی ہے [3] پھر اگر شوہر اول سے نکاح کرنا چاہیں تو مہر جدید و گواہ وغیرہ جملہ امور متعلق نکاح ہونے چاہئیں۔ فقط

صورت مذکورہ میں کیا حکم ہے؟

(سوال ۲۳۶) زید وبکر حقیقی بھائی ہیں زید گھر سے ناراض ہو کر چلا گیا ہے اور دس سال تک کچھ پتہ نہیں چلا لا پتہ ہو گیا اس کی زوجہ سے بکر نے نکاح کر لیا جب دس بارہ سال کے بعد زید واپس آیا تو بکر نے اس کو طلاق دیدی اور نکاح زید کے ساتھ کرا دیا زید کے ایک دختر ہے اور بکر کی پہلی زوجہ سے ایک لڑکا ہے زید کی دختر سے بکر کے لڑکے کا نکاح جائز ہے یا نہیں نکاح زید کا بعد گزرنے عدت کے ہوا یہ دختر بعد نکاح کے پیدا ہوئی اب اس کا نکاح اس لڑکے سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر زید کے نکاح کے بعد لڑکی چھ ماہ یا اس سے زیادہ میں پیدا ہوئی تو بکر کے پسر از زوجہ سابقہ سے اس کا نکاح درست ہے۔ [4] فقط

عورت کا یہ قول کہ میرے شوہر نے طلاق دیدی ہے ماننا درست ہے

(سوال ۲۳۷) ایک درزی ایک عورت لایا ہے اس عورت نے بیان کیا کہ مجھ کو میرے پہلے خاوند نے

---

(۱) النساء: ٤- ۱۲ ظفیر

(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۷ ج ۲. ط.س. ج۳ص ٤٥- ۱۲ ظفیر

(۳) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل (الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۲۳۵) ظفیر

(۴) کوئی وجہ حرمت نہیں ہے اور یہ واحل لکم ما وراء ذالکم میں داخل ہے۔ ۱۲ ظفیر

طلاق دیدی ہے اور عدت بھی گزر گئی ہے اس کے بعد امام مسجد نے اس عورت کا نکاح اس درزی سے پڑھادیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے ولو قالت امرأة لرجل طلقنی زوجی و مضت عدتی لاباس ان ینکحها[1] یعنی اگر کسی عورت نے بیان کیا کہ میرے شوہر سابق نے مجھ کو طلاق دیدی ہے اور عدت گزر گئی تو وہ شخص اس سے نکاح کر سکتا ہے پس معلوم ہوا کہ موافق بیان اس عورت کے اس کا دوسرا نکاح صحیح ہو گیا۔ فقط

بے عیب کہہ کر لڑکے کا نکاح کیا بعد میں عیب ظاہر ہوا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۲۳۸) ایک شخص نے اپنی لڑکی کا رشتہ چار آدمیوں کے سامنے اس شرط پر مقرر کیا کہ لڑکا بے عیب ہو، چنانچہ لڑکے کو جس کی عمر گیارہ بارہ برس کی ہے حکمت عملی سے نکاح کر کے لے گئے اور لڑکے میں جو عیب تھے وہ ظاہر نہ ہونے دیئے نکاح کے دوماہ بعد لڑکی والے کو معلوم ہوا کہ لڑکے کی ایک بازو اور ایک ٹانگ اصلی حالت پر نہیں ہے بازو پتلی سلائی سی ہے ماری ہوئی ہے اور ٹانگ میں تین ناسور ہیں اور پیشہ اس کا بڑھئی لوہار کا ہے اور نکاح رجسٹر میں درج نہیں ہے۔ یہ نکاح جائز رہا یا نہیں؟

(الجواب) یہ نکاح صحیح ہو گیا ہے[2] اب سوائے اس کے کوئی صورت نہیں ہے کہ شوہر جس وقت بالغ ہو اور بعد بلوغ کے وہ طلاق دیدے اس وقت طلاق واقع ہو سکتی ہے۔[3] فقط

پہلی غیر مدخولہ بہن کی طلاق کے بعد دوسری بہن سے فوراً شادی جائز ہے

(سوال ۲۳۹) صغیرن اور کبیرن دونوں حقیقی بہنیں ہیں زید کی شادی صغیرن سے مقرر ہوئی مگر نکاح غلطی سے کبیرن سے ہو گیا بعد ہ دوسرے دن صغیرن سے نکاح ہوا صغیرن کو شوہر اپنے گھر لایا ایک ماہ کے بعد کبیرن کو طلاق دیدی یا صغیرن اپنے گھر ہے ایسی صورت میں صغیرن کا نکاح درست ہوا یا نہیں، اگر صغیرن کا نکاح ناجائز ہوا تو جائز ہونے کی کیا صورت ہے؟

(الجواب) قال فی الشامی فلو علم فهو الصحیح والثانی باطل[4] الخ اس سے معلوم ہوا کہ صغیرن کا نکاح باطل ہوا بعد طلاق دینے کبیرن کے پھر صغیرن سے نکاح کرے اور چونکہ کبیرن سے خلوت و وطی نہیں ہوئی تو عدت لازم نہیں ہے بعد طلاق دینے کبیرن کے فوراً صغیرن سے نکاح کر سکتا ہے۔ فقط ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیهن من عدة تعتدونها (الاحزاب)

---

(۱) دیکھئے شامی باب العدة ص ۸۴۷ ج ۲ ط.س ج ۳ ص ۵۲۹ - ۱۲ ظفیر

(۲) لڑکی کا نسب کیا ہے یہ سوال میں مصرح نہیں ہے اگر کفاءت میں بھی دھوکہ دیا گیا ہے تو لڑکی کو اختیار ہے افاد البهنسی انه لو تزوجته علی انه حر او سنی او قادر علی النفقة فبان بخلافه او علی انه فلان بن فلان فاذا هو لقیط او ابن زنا کان لها الخیار (الدر المختار علی هامش رد المحتار قبیل باب العدة ۸۲۲ ج ۲ ط.س ج ۳ ص ۵۰۱) ظفیر (۳) ویقع طلاق کل زوج اذا کان عاقلاً بالغاً (هدایه کتاب الطلاق ص ۳۲۹ ج ۲ ط.س ج ۳ ص ۲۳۵) ظفیر (۴) ردالمحتار للشامی فصل فی المحرمات ص ۳۹۳ ج ۲ ط.س ج ۳ ص ۴۰ تحت قول الماتن وان تزوجهما معاً ای الاختین الخ - ۱۲ ظفیر

بھانجہ کی بیوہ یا مطلقہ سے نکاح درست ہے

(سوال ۲۴۰) بھانجہ کی بیوی سے ماموں نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) کر سکتا ہے[1] (یعنی بھانجہ کے طلاق دیدینے یا مر جانے کے بعد جب عدت گزر جائے۔ ظفیر)

پہلے شوہر سے جو لڑکی ہے اس کی شادی دوسرے شوہر کے لڑکے سے جائز ہے جب کہ وہ اس کی دوسری بیوی سے ہو ؟

(سوال ۲۴۱) جب کہ ایک مسماۃ نے پہلا خاوند کیا اور اس سے دختر یا فرزند تولد ہوئے اور اتفاق سے پہلا خاوند گزر گیا اور مسماۃ بیوہ نے دوسرا خاوند کر لیا اس صورت میں پہلے خاوند کی دختر سے دوسرے خاوند کے فرزند کا نکاح شرعاً جائز ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) دوسرے شوہر کا فرزند اگر اس کی دوسری زوجہ سے ہو یعنی اس بیوہ سے نہ ہو جس نے اب اس سے نکاح کیا ہے تو اس بیوہ منکوحہ کی دختر از شوہر سابق کا نکاح شوہر ثانی کے فرزند از زوجہ سابقہ سے صحیح ہے۔[2] فقط (اور اگر ایسا نہیں ہے بلکہ دونوں اسی ایک عورت سے ہیں ایک اس شوہر سے اور دوسرا دوسرے شوہر سے تو اس صورت میں نکاح درست نہیں ہے بلکہ باطل و حرام ہے۔ ظفیر)

سالے کی لڑکی سے نکاح درست ہے اور اس کی دوسری لڑکی سے اس کے لڑکے کا نکاح بھی درست ہے جو دوسری بیوی سے ہے

(سوال ۲۴۲) زید کے نکاح میں خالد کی بہن تھی جس کا انتقال ہو گیا اب زید کے سالے یعنی خالد کی دو لڑکیاں ہیں زید ایک لڑکی سے اپنا اور دوسری سے اپنے لڑکے کا نکاح کرنا چاہتا ہے زید کا لڑکا خالد کی ہمشیرہ سے نہیں ہے بلکہ دوسری عورت سے ہے کیا صورت مسئولہ میں دونوں کے نکاح جائز ہیں ؟

(الجواب) زید کا نکاح خالد کی دختر سے اور زید کے پسر کا نکاح خالد کی دوسری لڑکی سے شرعاً درست ہے۔[3]

پہلی بیوی کو طلاق دیدی اور عدت گزر گئی پھر سالی سے نکاح کیا تو کیا حکم ہے ؟

(سوال ۲۴۳) ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دیکر عدت طلاق گزر جانے کے بعد اپنی سالی حقیقی سے نکاح کر لیا ہے مگر چونکہ جملہ برادری اس فعل سے سخت خلاف اور معترض ہے کہ یہ فعل شرعاً ناجائز ہے اور مجبور کرتی

---

(۱) یہ بھی واحل لکم ما وراء ذالکم میں داخل ہے۔ ۱۲ ظفیر

(۲) دونوں لڑکا لڑکی کے ماں باپ علیحدہ علیحدہ ہیں کوئی وجہ حرمت نہیں واحل لکم ما وراء ذالکم میں داخل ہے۔ ۱۲ ظفیر

(۳) ایضاً ۱۲ ظفیر

ہے کہ زوجہ ثانی کو چھوڑ کر زوجہ اولی مطلقہ کو پھر نکاح میں لے لیا جاوے آیا جو نکاح کیا گیا ہے جائز ہے یا نہیں اور کیا زوجہ مطلقہ سے بغیر حلالہ کے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح جو زوجہ مطلقہ کی بہن سے بعد عدت کے ہوا شرعاً صحیح ہے[1] اب اگر زوجہ سابقہ سے نکاح کرنا چاہے تو دوسری زوجہ کو طلاق دیکر جب اس کی عدت گزر جائے (اگر وہ مدخولہ ہے) پہلی زوجہ سے نکاح کرے اور اگر اس کو تین طلاق دی تھی تو بلا حلالہ کے اس سے نکاح صحیح نہیں ہے۔[2] فقط

ایک بھائی سے صرف منگنی ہوئی اب دوسرے بھائی سے شادی درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۲۴۴) ایک شخص کی نسبت ایک عورت سے ہوئی اور صرف رسم منگنی ہوئی عقد نہیں ہوا بعد کو کسی وجہ سے رسم منگنی منقطع ہو گئی تو اس صورت میں اس عورت کا عقد اس شخص کے بڑے بھائی سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح اس عورت کا منگنی والے کے بھائی سے درست ہے کیونکہ منگنی عقد نکاح نہیں ہے بلکہ وعدہ ہے پس جب کہ کسی وجہ سے اس وعدہ کا ایفاء نہ کیا گیا اور عقد نکاح دوسرے سے کر دیا تو نکاح درست ہے اگر چہ بے وجہ خلاف وعدہ کرنا اور پہلی منگنی کو منقطع کرنا اچھا نہیں ہے۔[3] فقط

حاملہ سے نکاح کرنا درست ہے خواہ حمل دوسرے کا ہو

(سوال ۲۴۵) ایک عورت کو حمل ہے اس کا نکاح جائز ہو سکتا ہے یا نہیں نکاح کس طرح سے جائز ہے حمل دوسرے آدمی کا ہے اور نکاح دوسرے کے ساتھ ہے؟

(الجواب) حاملہ عن الزنا کا نکاح درست ہے خواہ اس سے ہو جس کا حمل ہے یا دوسرے شخص سے لیکن اگر دوسرے شخص سے نکاح ہو تو نکاح تو صحیح ہو گا لیکن جب تک وضع حمل نہ ہو صحبت و جماع کرنا درست نہیں ہے۔[4] فقط

باپ کے چچازاد بھائی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۴۶) ہندہ کو شرعاً اپنے باپ کے چچازاد بھائی سے پردہ کرنا واجب ہے یا نہیں اور ہندہ کا نکاح اس

---

(۱) وحرم الجمع بین المحارم نکاحا ای عقد اصحیحا و عدۃ ولو من طلاق بائن (درمختار) شمل العدۃ من الرجعی الخ واشار الی ان من طلق الاربع لا یجوز له ان یتزوج امراۃ قبل انقضاء عدتهن فان انقضت عدۃ الکل معاجازله تزوج اربع وان واحدۃ فواحدۃ بحر (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ .ط.س.ج۳ص۳۸) ظفیر

(۲) وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ الخ فلا تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ (هدایه باب الرجعة ص ۳۷۸ ج ۲) ظفیر

(۳) هل اعطیتنیها ان المجلس للنکاح وان للوعد فوعد (الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳٦٤ ج ۲ .ط.س.ج۳ص۸) ظفیر

(٤) وصح نکاح حبلی من زنا لا جعلی من غیرہ الخ وان حرم وطؤها ودواعیه حتی تضع وصح نکاح الموطوءۃ بملك او الموطوءۃ بزنا الخ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المحرمات ص ٤٠١ ج ۲ .ط.س.ج۳ص٤۸) ظفیر

سے درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) ہندہ کو بکر سے اس صورت میں پردہ کرنا لازم ہے اور ہندہ کا نکاح بکر سے موافق شجرہ نسب کے درست ہے۔[1] فقط

ایک بیوی سے پوتا ہے تو کیا اس کی شادی دوسری بیوی سے جو پوتا ہے اس کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۲٤۷) زید کے دو بیویوں سے دو لڑکے ہیں عمرو، بکر اور عمرو کا لڑکا خالد ہے، اور بکر کا لڑکا محمود ہے محمود کی لڑکی ہندہ ہے تو کیا خالد ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) خالد کا نکاح ہندہ سے اس صورت میں صحیح و جائز ہے۔[2] فقط

رشتہ کے سوتیلے ماموں سے نکاح درست ہے یا نہیں

(سوال ۲٤۸) زید کی پہلی زوجہ متوفیہ سے ایک لڑکی ہے تو دوسری زوجہ کے بھائی سے اس لڑکی کا عقد ہو سکتا ہے یا نہیں کیونکہ وہ اس لڑکی کا سوتیلا ماموں ہے؟

(الجواب) ہو سکتا ہے کہ در حقیقت زوجہ ثانیہ کا بھائی پہلی زوجہ کی دختر کا ماموں نہیں ہے۔[3] فقط

گو لٹا نکاح کا وعدہ ہوا، ایک ہوا ایک نہ ہوا تو کیا حکم ہے

(سوال ۲٤۹) دو شخص باہم عہد ساختند کہ دختر ہر ایک بافرزند دیگر نکاح کردہ شود از نکاحان مذکور یک نکاح نمودہ شد و یک نکاح باقی ماند، ہر دو شخص فوت شدند اولیاء دختر دیگر از نکاح دختر انکار می کنند پس نکاح اول منعقد شد یا نہ والیان پسر میگویند کہ نکاح اول باقی ماند و صحیح شدہ چہ حکم شریعت است؟

(الجواب) ایں صحیح است کہ یک نکاح منعقد شدہ و نکاح دیگر باختیار والیان دختر است اگر مصلحت بہ بینند نکاح دیگر ہم کنند والا لا۔[4] فقط

صورت مسئولہ میں نکاح درست ہے

(سوال ۲۵۰) حبیب پسر ڈوایہ، وبدھو پسر نوبت، مادر حبیب و بدھو کی ایک ہے اور ڈھ کہ بدھو کا پدری برادر

---

(۱) اس لئے کہ کوئی وجہ حرمت نہیں ہے اور یہ واحل لکم ماوراء ذالکم میں داخل ہے۔ ۱۲ ظفیر
(۲) چچا کی لڑکی سے جس طرح نکاح جائز ہے اس کی پوتی سے بھی نکاح درست ہے یہ محرمات میں نہیں ہے۔ ۱۲ ظفیر
(۳) وجہ حرمت کوئی نہیں ہے یہ بھی واحل لکم ماوراء ذالکم میں داخل ہے۔ ۱۲ ظفیر
(۴) سوال وجواب کا ماحصل یہ ہے کہ دو شخصوں میں یہ بات طے تھی کہ ہم دونوں ایک دوسرے کی لڑکی سے اپنے لڑکے کی شادی کریں گے ایک نے کی تھی کہ دونوں مر گئے دوسرے کے ولی اب تیار نہیں تو پہلا نکاح رہا یا نہیں جواب یہ ہے کہ پہلا درست رہا، دوسرا ولی کے اختیار میں ہے کرے تو جائز ہے نہ کرے تو مجبور نہیں کیا جائے گا۔ ۱۲ ظفیر

ہے حبیب کی دختر کو نکاح میں لا سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اگر ڈٹہ کی ماں دوسری ہے یعنی وہ نہیں جو حبیب اور بدھو کی ہے تو نکاح ڈٹہ کا دختر حبیب سے درست ہے کما فی الدرا لمختار و تحل اخت اخیه رضاعاً الخ و کذا نسباً بان یکون لاخ لا بیه اخت لام[1] پس نقشہ نسب صورت مسئولہ میں یہ ہوگا۔



اس نقشہ کے موافق نکاح ڈٹہ کا دختر حبیب سے صحیح ہے۔ فقط

تبرائی شیعہ عورت اگر مسلمان ہو جائے تو وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے

(سوال ۲۵۱) ایک عورت خاوند والی شیعہ مذہب ہے اور شوہر بھی شیعہ ہے لیکن اس کے شوہر نے عرصہ دراز سے چھوڑ رکھا ہے، اور وہ عورت اپنے باپ کے گھر رہتی ہے اور عورت نے مہروں کی نالش کر کے ڈگری بھی حاصل کر لی ہے اور اس کے شوہر نے نکاح ثانی کر لیا ہے اب وہ عورت اپنا نکاح اہل سنن۔ سے کرنا چاہتی ہے اور خود بھی اہل سنت ہونا چاہتی ہے اس صورت میں اس عورت سے اہل تسنن کو نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اگر شوہر اس کا شیعہ تبرائی ہے جو سب شیخین کرتا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کو تہمت لگاتا ہے اور افک کا قائل ہے تو وہ کافر ہے[2] عورت اگر سنی ہو جاوے تو عدت کے بعد دوسرا نکاح کرنا اس کو جائز ہے[3] فقط

آزاد عورت کی خرید و فروخت درست نہیں، نکاح کر سکتا ہے

(سوال ۲۵۲) ایک شخص مسمی عیسی نے ایک عورت مسمی عالم سے بہ نیت تزویج مبلغ ۲۰ عـہ کو خریدی اس عورت کی والدہ بھی ساتھ تھی وہ کہتی ہے کہ میری لڑکی کا خاوند ایک سال ہوا مر چکا ہے بائع عالم نے بھی خاوند کے مرنے کی شہادت دی عالم کا چھوٹا بھائی کہتا ہے کہ زندہ ہے کیا اب عیسی کا نکاح درست ہے یا نہ اگر پہلا خاوند موجود ہو تو عالم پر کیا تعزیر ہونی چاہیے ؟

---

(۱) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۲۱۷ - ۱۲ ظفیر

(۲) وبهذا ظهر ان الرافضى ان كان ممن يعتقد الالوهية فى على او ان جبريل غلط فى الوحى او كان ينكر صحبة الصديق او يقذف السيدة الصديقة فهو كافر لمخالفة القواطع المعلومة من الدين بالضرورة (ردالمحتار فصل فى المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۴۶) ظفير

(۳) ولو اسلم احدهما اى احد المجوسيين او امراة الكتابى ثمه اى فى دار الحرب الخ لم تبن حتى تحيض ثلاثا او تمضى ثلاثة اشهر (درمختار) اى ان كانت لا تحيض لصغر او كبر كما فى البحر وان كانت حاملا فحتى تضع حملها (رد المحتار باب نكاح الكافر ص ۵۳۶ و ص ۵۳۷ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۱۹۱) ظفير

(الجواب) خریدنا آزاد عورت کا باطل ہے[1] اور عیسیٰ کو اگر گمان غالب مسماۃ کی والدہ اور مسمی عالم کی صدق کا ہو تو ان کے قول اور بیان کے موافق نکاح اس عورت سے کر سکتا ہے اور موقع شبہ میں احتراز بہتر ہے لیکن از راہ فتویٰ نکاح کرنا درست ہے[2] پھر اگر بعد نکاح کے معلوم ہو کہ شوہر نہیں مرا اور نہ طلاق دی تو نکاح باطل ہے اور عالم وغیرہ نے عمداً جھوٹ بولا تو وہ گناہ گار اور فاسق ہوا' توبہ کرے اور روپیہ عیسیٰ کا ہر حال میں واپس کرے خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا

بیوی کے رہتے ہوئے بیوی کے فوت شدہ لڑکے کی بیوی سے نکاح کرنا کیسا ہے

(سوال ۲۵۳) زید فوت ہوا' زوجہ ہندہ اور پسر عمر چھوڑ کر ہندہ نے نکاح ثانی بکر سے کیا اور عمر مذکور کا نکاح مسماۃ حلیمہ سے کر دیا گیا' عمر فوت ہوا تو اس کی زوجہ حلیمہ سے بکر نکاح کر سکتا ہے یا نہیں جب کہ عمر کی والدہ بھی بکر کے نکاح میں موجود ہے؟

(الجواب) اپنی زوجہ کے پسر از شوہر ثانی کی زوجہ سے نکاح کرنا باوجود نکاح میں ہونے اس زوجہ کے درست ہے یعنی جمع کرنا درمیان ایک عورت کے اور اس کے پسر کی زوجہ کے شرعاً درست ہے لعموم قولہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذالکم الآیہ اور درمختار میں ہے فجاز الجمع بین امراۃ و بنت زوجها او امراۃ ابنها[3] الخ فقط

بیوی کے مرنے کے بعد شوہر اس بیوی کی بھانجی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۲۵۴) زینب و ہندہ دو حقیقی بہنیں ہیں بعد وفات ہندہ کے زینب کی دختر سے ہندہ کے شوہر کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت علیؓ نے بعد وفات حضرت فاطمہ کے حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی سے نکاح کیا تھا؟

(الجواب) ہندہ کے مرنے کے بعد اس کا شوہر ہندہ کی بھانجی سے یعنی زینب کی دختر سے نکاح کر سکتا ہے کما قال تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذالکم الآیۃ[4] اور حضرت علیؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی سے ہونا کہیں نظر سے نہیں گزرا۔ فقط

عیسائی عورت سے نکاح درست ہے خواہ وہ آنحضرت ﷺ کو نہ مانتی ہو

(سوال ۲۵۵) زید کہتا ہے کہ ایک مسلمان مرد عیسائی عورت سے جو رسول اللہ ﷺ کو رسول برحق نہیں مانتی

---

(۱) اذا کان احد العوضین او کلا هما محرماً فالبیع فاسد کالبیع بالمیتة والدم الخ وکذا اذا کانه غیر مملوك کالحر. (هدایه باب البیع الفاسد ص ۴۹ ج ۳. ط.س. ج۳ص ۵۲۹) ظفیر

(۲) و فیه عن الجوهره اخبر هاثقة ان زوجها الغائب مات او طلقها ثلاثا اواتا ها منه کتاب علی ید ثقة بالطلاق ان اکبر رائها انه حق فلا باس ان تعتد و تتزوج ولو قالت امراة لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی اناس ان ینکحها (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب العدة ص ۸۴۷ ج ۲) ظفیر

(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۳۹- ۱۲ ظفیر

(۴) سورة النساء : ۴

ہو نکاح کر سکتا ہے اور عمرو کہتا ہے کہ جب تک عیسائی عورت آنحضرت ﷺ کو رسول نہ مانے نکاح کرنا حرام ہے آیا زید حق پر ہے یا بکر حق پر ہے ؟

(الجواب) در مختار میں ہے وصح نکاح کتابیة وان کرہ تنزیھاً مومنة بنبی مرسل مقرة بکتاب منزل وان اعتقد والمسیح الٰھا الخ وفی الشامی قال البحر و حاصله ان المذهب الا طلاق لما ذکرہ شمس الائمة فی المبسوط من ان ذبیحة النصرانی حلال مطلقاً سواء قال بثالث ثلاثة اولا لا طلاق الکتاب [1] الخ پس قول زید اس بارے میں صحیح ہے۔ فقط

صورت مذکورہ میں نور الدین کا نکاح درست ہے اور مرزا کا درست نہیں

(سوال ۲۵۶) بکر نے اپنی دختر نوراں کا نکاح زید سے کر دیا کچھ دنوں بعد زید مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہوا اور بکر نے زید اور نوراں میں اتفاق کرا دیا لیکن تجدید نکاح نہیں ہوئی نوردین نے دو سو روپے زید کو دیکر طلاق نامہ حاصل کیا اور سو روپے بکر کو دیکر نوراں کو اپنے نکاح میں اس طرح لے لیا کہ جس روز طلاق نامہ لکھا گیا دوسرے دن نکاح و شادی کر لی اس وجہ سے کہ زید کے مرتد ہونے اور پھر مسلمان ہو کر بھی تجدید نکاح نہ کرنے کو چار پانچ ماہ سے زیادہ عرصہ گزر چکا تھا آیا نوردین کا نکاح نوراں سے ہوا یا نہ اور اس حالت میں کہ نوردین کا یہ نکاح نوراں سے قائم تھا زید کے طلاق نامہ کے ساڑھے چار ماہ بعد خالد اور مرزا نے اس بہانے کو اپنا ذریعہ بنایا کہ نوراں کے فسخ نکاح زید کی میعاد اب گزری ہے، مرزا نے نوراں کو اپنے نکاح میں لے لیا مرزا سے نکاح نوراں کا بکر اور خالد اور مرزا اور خالد کے فرزند دیگر کی امداد سے ہوا ہے تو ان لوگوں پر کوئی شرعی حکم واقع ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں نور الدین کا نکاح نوراں سے صحیح ہو گیا کیونکہ زید کا نکاح نوراں سے جس وقت سے زید مرتد ہوا تھا فسخ ہو گیا تھا [2] اگرچہ طلاق نامہ بعد میں لکھا گیا اس کا اعتبار نہیں ہے، پس مرزا کا نکاح نوراں سے منعقد نہیں ہوا اور نکاح کرنے والا اور معین و شرکاء آثم و عاصی ہوئے توبہ کریں اور مرزا سے نوراں کو علیحدہ کرا دیں۔ فقط

مسلمان لڑکی کی شادی جائز ہے اور اس کی ماں غیر مسلم کے پاس رہنے سے کافر نہیں ہوئی، توبہ کرے!

(سوال ۲۵۷) ایک عورت جو لاہن نے ایک شخص ڈھاری نیچ قوم سے ناجائز تعلق پیدا کر کے گھر بٹھائی ہے جس سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں بڑی لڑکی سے ایک مسلمان نے نکاح کر لیا ہے لڑکی کی آمد و رفت ماں کے یہاں رہنے سے جملہ مسلمانان قرب و جوار کے ناخوش ہو گئے ہیں اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج کیا ہے، آیا وہ شخص معہ عورت و خوش دامن کے کسی طرح مسلمان ہو سکتے ہیں، اور نکاح دوبارہ پڑھا جاوے گا یا نہیں ؟

---

(۱) ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۷ و ص ۳۹۸ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۴۵ – ظفیر

(۲) وارتد اد احدهما ای الزوجین فسخ (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۹ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۱۹۳) ظفیر

(الجواب) جب کہ وہ لڑکی مسلمان تھی تو مسلمان کا نکاح اس سے صحیح ہوگیا اس کی آمدورفت اس کی ماں کے پاس ہونے سے وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوئی اور وہ عورت جو لاہن بھی ناجائز تعلق کرنے سے کافر نہیں ہوئی بلکہ گناہ گار فاسق ہوئی اس گناہ سے توبہ کرلیوے پس دوبارہ نکاح پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے اور احتیاطاً تجدید اسلام و تجدید نکاح کرلیا جاوے تو اچھا ہے۔ فقط

نکاح کے بعد شوہر کے انکار سے نکاح میں خرابی نہیں آتی!

(سوال ۲۵۸) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح اس کی اجازت سے بکر کے ساتھ کیا روبرو گواہوں کے ہوا اور بکر نے قبول کیا بعد کو جو خبر مشہور ہوئی تو جس نے دریافت کیا کہ مبارکباد نکاح ہوگیا معاً جواب میں بکر نے کہا کہ قسم خدا اور رسول کی اور قرآن کی کس کا نکاح ہوا یا کس سور کا ہوا اس صورت میں شرعاً نکاح میں کوئی خرابی تو نہیں آئی؟

(الجواب) کچھ خلل اس نکاح میں نہیں آیا۔ فقط

زانی وغیرہ کے فروع کی شادی مزنیہ وغیرہا کے فروع سے درست ہے

(سوال ۲۵۹) تنکح فرع زانی وماس و ناظر وغیرہا با فرع مزنیہ و ممسوسہ و منظورۃ وغیرہا شرعاً جائز ست یا ممنوع و بمصاہرۃ بالزنا و دواعیہ بجز حرمات اربعہ کہ متحققہ فقہ فروعیہ و اصولیہ اند حرمتے دیگر مانند صورت مستطلبہ ہدا ثابت است یا نہ؟

(الجواب) قال فی الشامی قال فی البحر اراد بحرمة المصاهرة الحرمات الاربع حرمة المراة علی اصول الزانی و فروعه نسباً و رضاعاً و حرمة اصولها و فروعها علی الزانی نسباً و رضاعاً کما فی الوطئ الحلال و یحل لا صول الزانی و فروعه اصول المزنی بها و فروعها[1] الخ ازیں عبارت اخیرہ حلت صورت مذکورہ فی السوال ظاہر شد و قائل بحرمت لاریب محرم ما احل اللہ ہست اگرچہ تکفیرش مکروہ شود چراکہ تحریم حلال یا تحلیل حرام مطلقاً کفر نیست کما حققہ الشامی۔[2] فقط

پیر سے پردہ فرض ہے اور غیر حقیقی داماد سے نکاح درست ہے

(سوال ۲۶۰) ایک بیوہ جوان عورت غیر شرع پیر کے گھر جاتی ہے اس کے وارث چاہتے ہیں کہ کفو میں اس کا نکاح کردیں تاکہ اس بات سے باز آجاوے اب اگر وہ عورت خواہ مخواہ نکاح سے انکار کرے تو کیا حکم ہے غیر حقیقی داماد سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) پیر سے پردہ کرنا فرض ہے اور اگر کوئی شخص فاسق و فاجر ہو تو اس سے بیعت کرنا بھی درست نہیں

---

(۱) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٤ ج ۲ ط.س. ج۳ ص۳۲ - ۱۲ ظفیر

(۲) الحاصل انهم یصدق علیهم اسم الزندیق والمنافق والملحد ولا یخفی ان اقرارهم بالشهادتین مع هذا لا عتقاد الخبیث لا یجعلهم فی حکم المرتد (ردالمحتار باب المرتد ص ج ۳ ط.س. ج۳ ص ۲٤٤) ظفیر

ہے اور نکاح ثانی کرنا بیوہ کو سنت ہے اور ثواب ہے نکاح ثانی کو برا اور معیوب سمجھنا گناہ ہے اور خلاف شرع ہے پس عورت کو نکاح ثانی کر لینا چاہئے اور غیر حقیقی داماد سے نکاح درست ہے۔ (۱) فقط

مطلقہ کی شادی بعد عدت دوسرے سے درست ہے خواہ دوسرے نے پہلے زنا کیا ہو

(سوال ۲۶۱) زید خالد کا تقریباً ماموں زاد بھائی اور رشتہ دار ہے (ج) خالد کی منکوحہ ہے ج کی خالد سے خانگی معاملات میں کچھ ان بن رہی ہے ج خالد سے آزردہ خاطر اور کبیدہ دل رہتی تھی زید اس سے اختلاط کی باتیں کرتے کرتے مرتکب فعل قبیحہ ہو گیا اب خالد ج سے اگر کسی صورت میں قطع تعلق کرے یا ج ہی زید کے لئے علیحدگی اختیار کرائے تو دریں صورت زید اس سے نکاح کا مجاز ہو گا زید شرعاً کس سزا کا مستوجب ہے، قبل از عقد جن غلطیوں کا وہ مرتکب ہوا بعد از عقد وہ معاف ہو جائیں گی یا ان کا عذاب ہو گا چونکہ بظاہر زید خانہ ویرانی خالد کا موجب بنا ہے گو ج خالد سے بیزار رہتی تھی حقوق العباد کی رو سے وہ کس طرح خالد کو راضی کر سکتا ہے ؟

(الجواب) عورت ج اگر اپنے شوہر خالد کے نکاح سے علیحدہ ہو جاوے یعنی خالد اس کو طلاق دیدے خواہ کسی طریق سے اور کسی وجہ سے ہو تو زید کو ج کی عدت کے بعد ج سے نکاح کرنا درست ہے اور جو امور زید سے قبل نکاح خلاف شرع اور معصیت کے ہوئے ہوں ان سے توبہ کرے، توبہ سے معافی ہونے کی امید ہے اور چونکہ ج اور خالد میں پہلے سے ہی ناموافقت تھی پھر ج کا تعلق زید سے ہو گیا اور رغبت اس طرف ہوئی تو اس حالت میں ج اور خالد میں مفارقت ہی بہتر تھی اور زید سے کچھ زیادتی اس بارے میں ہوئی ہو یا ج کو خالد سے علیحدہ ہونے پر آمادہ کیا ہو یہ سخت گناہ ہے اس سے توبہ کرے اور اللہ سے معافی چاہے اور استغفار کرے اور خالد سے معاف کرانے کی صورت یہی ہے کہ بالاجمال اس سے معاف کرائے کہ مجھ سے جو کچھ تمہاری حق تلفی ہوئی ہو اس کو معاف کر دو۔ فقط

عورت کہے کہ میرا نکاح کسی سے نہیں ہوا ہے فلاں سے نکاح کردو تو یہ کرنا درست ہے

(سوال ۲۶۲) ایک مسلمان کسی غیر ملک سے جوان عورت لایا، قاضی نے بلا تحقیق نکاح سابقہ ایک دوسرے شخص سے نکاح کر دیا کیا حکم ہے ؟

(الجواب) اگر عورت نے یہ بیان کیا ہو کہ میں کسی کی منکوحہ نہیں تھی یا بیوہ ہو گئی تھی تو اس کے قول کے موافق اس کا نکاح کر دینا کتب فقہ میں درست لکھا ہے۔ (۲) فقط

حاملہ عن الغیر سے نکاح اور وطی کا کیا حکم ہے ؟

(سوال ۲۶۳) نکاح کے بعد اگر یہ ثابت ہو کہ عورت بدچلن ہے اور نکاح بقاعدہ شرعیہ ہوا تو ایسی حالت میں

---

(۱) اس سے نکاح حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے لہذا یہ احل لکم ما وراء ذالکم (النساء : ٤) میں داخل ہے۔ ۱۲ ظفیر

(۲) وحل نکاح من قالت طلقنی زوجی وانقضت عدتی الخ ان وقع فی قلبه صدقها (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار کتاب الحظر والاباحة ص ۳۷۱ ج ۵ ط.س. ج۳ ص ٤۲۰) ظفیر

یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت ہوگی یا نہیں عورت کو حمل حرام چھ ماہ کا بوقت نکاح ہے تا وضع حمل شوہر کو عورت سے ہم صحبت ہونا جائز ہے یا نہیں' اور جو اس سے اولاد ہوگی وہ ولد الحرام ہوگی یا نہیں ؟

(الجواب) اس حالت میں نکاح صحیح ہوگیا دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں ہے' البتہ تا وضع حمل اس عورت حاملہ سے صحبت نہ کرنی چاہئے' اور جو بچہ نکاح کے وقت سے چھ ماہ سے کم میں پیدا ہو وہ اس شوہر کا نہ ہوگا ولد الحرام ہوگا' اور جو بعد چھ ماہ کے ہو وہ اس شوہر کا ہوگا اور صحیح النسب ہوگا۔[1] فقط

زانیہ منکوحہ کی لڑکی سے زانی کے لڑکے کی شادی درست ہے

(سوال ۲۶٤) زید نے ہندہ منکوحہ عمر سے زنا کیا اس سے لڑکی پیدا ہوئی اب زید کا لڑکا ہندہ کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں حرمت مصاہرہ میں داخل ہے یا نہیں ؟

(الجواب) منکوحہ عمر کے دختر کا نسب شرعاً عمر سے ثابت ہے اور وہ لڑکی عمر کی ہے' پس پسر زید کا نکاح دختر عمر سے درست ہے۔ قال علیه الصلوٰة والسلام' الولد للفراش وللعاهر الحجر[2] فقط

بھائی کی بیوہ سے نکاح درست ہے اور اس کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کر سکتا ہے' دونوں میں سے جس کو چاہے پہلے کرلے

(سوال ۲٦٥) عبداللہ فوت ہوا اس کی زوجہ بیوہ اور ایک دختر موجود ہے نیز عبداللہ متوفی کا ایک بھائی حقیقی حبیب اللہ اور ایک اس کی لڑکی موجود ہے عبداللہ کی بیوہ اپنا عقد ثانی حبیب اللہ سے بعد ایام عدت کے کرنا چاہتی ہے دریافت طلب یہ امر ہے کہ اول عبداللہ کی دختر کا عقد حبیب اللہ کے فرزند سے ہونا چاہئے یا کہ اول عقد ثانی عبداللہ کی بیوہ کا حبیب اللہ سے ہونا چاہئے ؟

(الجواب) عبداللہ متوفی کی زوجہ کا نکاح اس کے بھائی حبیب اللہ سے اور عبداللہ کی دختر کا نکاح حبیب اللہ کے پسر سے درست ہے خواہ پہلے اس عورت کا نکاح ہو اور خواہ دختر کا ہر طرح درست ہے۔[3] فقط

زانی کا نکاح زانیہ سے درست ہے

(سوال ۲٦٦) زانی مرد یا زانیہ عورت کا نکاح زانی یا زانیہ سے یا محصن و محصنہ سے بغیر حد لگائے ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) جائز ہے کما فی الدر المختار او الموطوءة بزنا ای جاز نکاح من راها تزنی الخ واما

---

(۱) وصح نکاح حبلی من زنا لاحبلی من غیرہ ای الزنا لثبوت نسبه الخ وان حرم وطؤها ودواعیه حتی تضع لئلا یسقی ماؤہ زرع غیرہ الخ لو نکحها الزانی حل له وطؤ ها اتفاقا والو لدله (درمختار) ای ان جاء ت بعد النکاح به لستة اشهر فلولا قل من ستة اشهر من وقت النکاح لا یثبت النسب (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ٤٠١ ج ۲ .ط.س. ج۳ص٤٨ ..... ٤٩) ظفیر (۲) مشکوٰة باب اللعان فصل اول ص ۲۸۷ – ۱۲ ظفیر

(۳) یہ دونوں محرمات میں نہیں ہیں لهذا واحل لکم ما وراء ذالکم (النساء : ٤) کے تحت آئیں گی ولا باس ان یتزوج الرجل امراة ویتزوج ابنه امها وبنتها لانه لامانع (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۵ ج ۳ .ط.س. ج۳ص۹۸) ظفیر

قوله تعالی الزانیه لا ینکحها الازان او مشرك فمنسوخ بآیة فانکحوا ما طاب لکم من النساء . فقط

کافر کی منکوحہ مسلمان ہو جائے اور چھ مہینے گزر جائیں تو شادی کر سکتی ہے یا نہیں ؟

(سوال ۲۶۷) منکوحہ کافر اسلام قبول کرے اور شوہر کفر سے تائب نہ ہو اور وہ منکوحہ عرصہ چھ ماہ سے علیحدہ ہو تو وہ عورت فی الحال دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے یا بعد انقطاع عدت ؟

(الجواب) کسی کافر کی منکوحہ کو اسلام لانے کے بعد جس وقت تین حیض پورے ہو جاویں تو وہ عورت اپنے شوہر کافر کے نکاح سے خارج ہو جاتی ہے اور پھر اس کا نکاح کسی مسلمان سے امام صاحب کے قول کے موافق اس کی رضامندی سے صحیح ہے درمختار میں ہے ولو اسلم احدهما الخ ثمه الخ لم تبن حتی تحیض ثلثا او تمضی ثلثة اشهر الخ و لیست بعدة[۲] الخ لیکن شامی میں ہے کہ اس میں اختلاف ہے کہ بعد اس بینونت کے عدۃ اس پر لازم ہے یا نہیں، صاحبین وجوب عدۃ کے قائل ہیں کذافی الشامی و جزم به الطحاوی ان کی رائے کے موافق پھر تین حیض گزارنے کے بعد نکاح ثانی کر سکتی ہے اور یہی احوط ہے[۳] پس دیکھا جاوے کہ چھ ماہ میں اس کو کتنے حیض آتے ہیں اگر حیض پورے ہو گئے ہوں فبہا ورنہ باقیماندہ حیض پورے کرے اور یہ بصورت حیض آنے کے ہے اور اگر اس کو حیض نہ آتا ہو تو پھر چھ ماہ دونوں عدتوں کے لئے کافی ہے۔ فقط

ایک یا دو طلاق کے بعد بلا حلالہ نکاح درست ہے تین کے بعد حلالہ ضروری ہے

(سوال ۲۶۸) زید نے ہندہ قوم ہندو کو مسلمان کر کے اپنے ساتھ عقد کیا اور تین سال تک نکاح میں رکھ کر طلاق قطعی دیدی، ہندہ نے اپنا پیشہ طوائفوں کا اختیار کر کے سات آٹھ برس تک بازار میں بیٹھی رہی، اب ہندہ عقد مکرر اپنا زید سے کرنا چاہتی ہے آیا زید سے ہندہ کا نکاح درست ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اگر تین طلاق دیدی تھی تو بلا حلالہ کے زید اس سے نکاح نہیں کر سکتا اور اگر ایک یا دو طلاق دی تھی تو بلا حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے۔[۴] فقط

نامرد سے نکاح درست ہے یا نہیں اور بلا طلاق عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۲۶۹) نامرد شخص کا ایک عورت سے نکاح کر دیا گیا، جائز ہے یا نہیں، اور عورت بلا طلاق اس سے

---

(۱) الدالمختار علی هامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۵۰- ۱۲ ظفیر

(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۶ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۱۹۱- ۱۲ ظفیر

(۳) وهل تجب العدة بعد مضی هذه المدة ان کانت المراة حربية فلا، لانه لاعدة علی الحربية وان کانت هی المسلمة فخرجت الينا فتمت الحيض هنا فكذالك عند ابی حنيفة خلافا لهما الخ و جزم الطحاوی بوجوبها (ردالمحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۷ ج ۲). ط.س. ج۳ص ۱۹۲ ظفیر

(۴) و ينكح مبانته بما دون الثلاث فی العدة بعدها بالا جماع الخ ولا ينكح مطلقة من نكاح صحيح نافذ بها ای بالثلاث لوحرة الخ حتی يطاها غيره ولو الغير مراهقا يجامع مثله بنكاح نافذ (الدرالمختار هامش ردالمحتار باب الرجعة مطلب فی العقد علی المبانة ص ۷۳۸ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۴۰۹) ظفیر

علیحدہ ہو سکتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) نکاح صحیح ہے [۱] اور بلا طلاق شوہر کے دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔ کذافی الدرالمختار [۲] فقط

ایک بھائی کی پوتی سے دوسرے بھائی کے لڑکے کی شادی جائز ہے

(سوال ۲۷۰) الٰہی بخش و شبراتی حقیقی بھائی ہیں الٰہی بخش کی حقیقی پوتی کا نکاح شبراتی کے لڑکے سے صحیح ہے یا نہیں ؟

(الجواب) یہ نکاح جائز ہے کما قال اللہ تعالیٰ بعد ذکر المحرمات واحل لکم ماوراء ذالکم الایة [۳] فقط

نابالغی میں لڑکی نکاح ہونا بتاتی تھی، بالغ ہونے کے بعد انکار کرتی ہے، اس کا نکاح درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۷۱) ایک لڑکی نابالغہ آٹھ سال ایک شخص کو کہیں سے مل گئی اس کا کوئی رشتہ دار اور وطن معلوم نہیں جب وہ شخص لڑکی کو اپنے مکان میں لایا تھا وہ اپنی ہم سن لڑکیوں سے کہتی تھی کہ میری ایک شخص سے شادی ہوئی تھی مگر یہ نہیں بتلا سکتی تھی کہ کس سے ہوئی اور وہ کہاں ہے اب اس کی عمر پندرہ سولہ سال کی ہے، اور پہلی شادی سے انکار کرتی ہے اب وہ نکاح کی خواہش کرتی ہے آیا اس کا نکاح کسی شخص سے کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) جب کہ وہ لڑکی اس وقت بالغہ ہے اور پندرہ برس کی پوری ہو گئی ہے اور کسی کی منکوحہ ہونے کا اس وقت بعد بلوغ کے انکار کرتی ہے تو اس کی رضامندی جس شخص سے ہو اس کے ساتھ اس کا نکاح درست ہے۔ [۴] فقط

مرنے والی بیوی کی خالہ سے نکاح درست ہے

(سوال ۲۷۲) خوش دامن کی ہمشیرہ حقیقی سے نکاح جائز ہے یا نہیں جب کہ زوجہ کا انتقال ہو گیا ہے ؟

(الجواب) اس حالت میں کہ پہلی زوجہ کا انتقال ہو گیا ہے، اس کی خالہ سے یعنی خوش دامن حقیقی سابقہ کی بہن سے نکاح درست ہے۔ [۵] فقط

---

(۱) هو ای العنین من لا یقدر علی جماع فرج زوجته الخ اذا وجدت المراة زوجها مجبوبا او مقطوع الذکر فقط او صغیرة جداالخ فلیس لها الفرقة الخ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب العنین ص ۸۱۵ ج ۲ ط.س. ج۳ص۴۹۴) ظفیر (۲) واما منکوحة الغیر و معتدته الخ فلم یقل احد بجوازه (ردالمحتار ص ۴۸۲ ج ۲ ط.س. ج۳ص۱۳۲) ظفیر (۳) سورة النساء : ۴ (۴) فتنعقد نکاح حرة مکلفة بلا رضا ولی (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ص ۴۰۷ ج ۲) (۵) ولا یجمع بین المراة و عمتها او خالتها الخ هدایه فصل فی المحرمات ص ۲۷۶ ج ۲) بیوی کے مرجانے کے بعد جماع کی صورت باقی نہیں رہتی ماتت امراة له التزوج باختها بعد یوم من موتها کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ جلد ۲ ط.س. ج۳ص۳۸) ظفیر

بیوی کے انتقال کے بعد سالی سے نکاح درست ہے اگرچہ اس کے لڑکے نے اپنی نانی کا دودھ پیا ہو

(سوال ۲۷۳) ایک شخص کی زوجہ کا انتقال ہو گیا ایک لڑکا شیر خوار چھوڑا جو اپنی نانی کے دودھ سے پرورش ہوا پھر شیر خوار کے والد نے اپنی حقیقی سالی سے جو اس شیر خوار کی حقیقی خالہ ہوتی ہے اپنا عقد کیا یہ عقد جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اپنی زوجہ کے مرنے کے بعد اس کی حقیقی بہن سے نکاح درست ہے اور اس کے پسر نے اگر اپنی نانی کا دودھ پیا تو اس کا نکاح سالی سے حرام نہیں ہوا کیونکہ وہ سالی اس کے پسر کی بہن رضاعی اپنے پسر کی حرام بہن ہے کما مر عن العالمگیری ویجوز فی الرضاع الخ وفی الدرالمختار الا ام اخیه واخته الخ واخت ابنه و بنته الخ باب الرضاع[1] فقط

دوسری بیوی کے بھائی کا نکاح پہلی بیوی کی لڑکی سے درست ہے

(سوال ۲۷٤) ایک شخص کی دو زوجہ ہیں اور زوجہ اول سے تین لڑکیاں ہیں اور زوجہ ثانی لاولد ہے اب زوجہ ثانی کے ایک حقیقی بھائی سے زوجہ اول کی کسی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) زوجہ ثانیہ کے بھائی کا نکاح زوجہ اولیٰ کی کسی دختر سے درست ہے، اس میں کوئی وجہ حرمت کی نہیں ہے قال اللہ تعالیٰ بعد ذکر المحرمات واحل لکم ما وراء ذلکم الایة[2] فقط

بلا نکاح والی عورت دوسرے مرد سے شادی کر سکتی ہے

(سوال ۲۷۵) ایک شخص نے اپنے بڑے بھائی کے فوت ہونے پر اس کی منکوحہ کو اپنے گھر میں بطور رواج ڈال لیا نکاح کا ہونا نہ ہونا مشکوک ہے کچھ عرصہ بعد شخص مذکور نے اس عورت کو نکال دیا اور چار پانچ ماہ سے اس کے نان و نفقہ کو جواب دے چکا ہے اور اب اس کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے وہ لڑکی اپنے والدین کے گھر میں سخت مصیبت میں ہے اور اسی شخص سے اس کے چار ماہ کی لڑکی ہے نہ وہ شخص اس عورت کو روٹی کپڑا دیتا ہے اور نہ بلاتا ہے اور خود مفقود الخبر ہے آیا وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر اس شخص کا اس عورت سے نکاح نہیں ہوا تب تو اس کو جس سے چاہے نکاح کر لینا ضروری ہے اور بغیر نکاح نہ اس عورت کا اس مرد پر نان نفقہ ہے اور نہ وہ نکاح سے روک سکتا ہے اور اگر نکاح ہو چکا ہے تو[3] پھر شوہر جب تک طلاق نہ دے اور اس کے بعد عدت تین حیض نہ گزر جاویں دوسرا نکاح درست نہیں ہے۔ اور نفقہ نہ دینے سے تفریق نہیں ہو گی اور اگر شوہر مفقود الخبر ہو گیا ہے تو چار سال کے بعد عدت وفات گزار کر

---

(۱) الدرالمختار علی هامش ردالمحتار باب الرضاع ص ٥٥٨ ج ۲ و ص ٥٥٩ ط.س. ج۳ ص ۲۱٤ - ۱۲ ظفیر
(۲) سورة النساء : ٤ (۳) اما نکاح منکوحة الغیر الخ فلم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلاً (رد المحتار باب المهر ص ٤٨۲ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۱۳۲) ظفیر

دوسرا نکاح ہو سکتا ہے موافق مذہب امام مالکؒ کے جس پر حنفیہ نے بھی فتویٰ دیا ہے۔ (۱) کذافی الشامی فقط

دادا کے چچا کی نواسی سے نکاح درست ہے اور خلیری بہن سے بھی

(سوال ۲۷۶) عبدالرزاق کے دادا کے چچا کی نواسی مسماۃ رحیم النساء سے عبدالرزاق کا نکاح درست ہے یا نہیں اور عبدالرزاق ور حیم النساء میں خلیرے بھائی بہن کا رشتہ بھی بتلاتے ہیں' آیا ان دونوں صورتوں میں نکاح درست ہے یا نہیں ؟

(الجواب) نکاح عبدالرزاق کا مسماۃ رحیم النساء کے ساتھ جائز اور صحیح ہے۔ دونوں رشتوں سے نکاح درست ہے' کیونکہ رحیم النساء عبدالرزاق کے محرمات میں سے کسی رشتہ سے نہیں ہے لہذا واحل لکم ما وراء ذلکم (۲) میں داخل ہے۔ فقط

مرنے والی بیوی کی بہن سے نکاح درست ہے مگر مطلقہ کی بہن سے عدت کے بعد درست ہوگا

(سوال ۲۷۷) زید کی زوجہ ہندہ کا انتقال ہو گیا یا طلاق دیدی' دونوں صورتوں میں زید ہندہ کی حقیقی بہن سے بلا ایام عدت گزارے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اپنی زوجہ کے انتقال کے ہو جانے پر اس کی بہن سے فوراً نکاح کر سکتا کیونکہ مرد پر عدت نہیں ہوتی اور اس کو طلاق دینے کی صورت میں جب تک اس کی عدت نہ گزر جاوے اس وقت تک اس کی بہن سے نکاح درست نہیں ہے چنانچہ یہ دونوں صورتیں کتب فقہ میں مصرح ہیں در مختار میں ہے وحرم الجمع بین المحارم نکاحاً وعدة ولو من طلاق بائن (۳) الخ اور شامی میں ہے ماتت امراة له التزوج اختها بعد یوم من موتها (۴) الخ فقط

نصرانی جو مسلمان ہو گیا اس کا نصرانی بیوی سے نکاح قائم ہے

(سوال ۲۷۸) ایک نصرانی نے اسلام قبول کیا' اس کی نصرانیہ بیوی انگلستان میں موجود ہے' وہ اس نو مسلم کو کافر سمجھتی ہے' اس کے ساتھ بیوی کی طرح زندگی بسر کرنا نہیں چاہتی اس نصرانیہ کا نکاح اس نو مسلم سے قائم ہے یا نہیں اور نو مسلم پر شرعاً اس نصرانیہ بیوی کا نفقہ واجب ہے یا نہیں ؟

---

(۱) فلا ینکح عرسه ای المفقود غیره الخ ولا یفرق بینه و بینها ولو بعد مضی اربع سنین خلافا للمالك (درمختار) فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضی اربع سنین الخ لوافتی به فی موضع الضرورة لا باس به علی ما اظن الخ وقدقال فی البزازیة الفتوی فی زماننا علی قول مالك الخ (ردالمحتار کتاب المفقود ص ٤٥٦ ج ۳. ط.س. ج ٤ ص ۲۹۳......). ط.س. ج۳ص۳۸ ظفیر

(۲) سورة النساء : ٤ (۳) ایضاً فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ .ط.س. ج۳ص۳۸ – ۱۲ ظفیر

(٤) ردالمحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ – ۱۲ ظفیر

پہلی نصرانی بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری عورت سے نکاح درست ہے

(سوال ۲/ ۲۷۹) ایک دوسری نصرانیہ نے اسی وقت اسلام قبول کیا جس وقت اس نصرانی نے اسلام قبول کیا دونوں کا نکاح ہو گیا یہ نکاح اس نو مسلم کا نصرانیہ بیوی کی حیات میں جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) (او ۲) نصرانیہ کے ساتھ مسلمان کا نکاح صحیح ہے' پس اگر شوہر نصرانیہ کا مسلمان ہو گیا تو نکاح باقی ہے' در مختار میں ہے ولو اسلم زوج الکتابیة ولو معالاً فھی له [1] الخ اور جب کہ نکاح باقی ہے نفقہ بھی لازم ہے زوجہ کتابیہ کے اوپر کسی نو مسلمہ نصرانیہ سے نکاح کرنا درست ہے بشرطیکہ شرائط جواز نکاح موجود ہوں مثلاً یہ کہ وہ نصرانیہ نو مسلمہ کسی نصرانی کی زوجہ نہ ہو کیونکہ اگر وہ کسی کی زوجہ تھی تو اگرچہ بعد اسلام لانے کے وہ شوہر اول نصرانی کے نکاح میں نہیں رہی لیکن تین حیض یا تین ماہ کا گزارنا دوسرے نکاح کے جواز کے لئے شرط ہے اور پوری بینونت شوہر اول سے بعد تین حیض کے ہوتی ہے کما فی الدرالمختار ولو اسلم احدھما ای المجوسین او امراة الکتابی ثمه الخ لم تبن حتی تحیض ثلاثا او تمضی ثلاثة اشھر [2] الخ فقط

شوہر اول کی خبر موت کے بعد نکاح درست ہے مگر جب وہ پھر آجائے تو بیوی اسی کی ہو گی

(سوال ۲۸۰) مساۃ کنیز فاطمہ بنت کریم الدین متوفی کا نکاح اس کے چچا امام الدین نے بحالت نابالغی عبدالرزاق سے کر دیا تھا لیکن رخصتی نہیں ہوئی تھی' وہ نکاح کر کے کہیں نوکری کے لئے چلا گیا تھا جانے کے ایک ماہ بعد تک اس کا خط آتا رہا بعد کو خط وکتابت بند کر دی چار سال تک کوئی خبر اس کے مرنے جینے کی نہیں آئی اس کے بعد عبدالرزاق کے مرنے کا خط آیا' خط آنے کے ایک سال بعد مساۃ کنیز فاطمہ نے نکاح کر لیا اب دو تین ماہ بعد عبدالرزاق آ گیا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ مساۃ مذکورہ مجھ کو مل جاوے اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے اور کون سا نکاح جائز ہے؟

(الجواب) موت شوہر اول کی خبر پر جو نکاح کیا گیا تھا وہ صحیح ہو گیا تھا' اسی لئے جو اولاد اس سے ہو وہ صحیح النسب ہو گی اور شوہر ثانی کی ہو گی لیکن جب کہ شوہر اول واپس آ گیا اور موت کی خبر غلط نکلی تو وہ اپنی زوجہ کو لے سکتا ہے' اس کا نکاح قائم ہے اور اس کے آنے پر نکاح ثانی کو فسخ کا حکم ہو جاوے گا۔ کما فی الشامی لکن لو عاد حیاً بعد الحکم بموت اقرانه قال الظاھر انه کالمیت اذا احی والمرتد اذا اسلم الخ ثم قال بعد رقمه رایت المرحوم ابا السعود نقله عن الشیخ شاھین و نقل ان زوجته له والاولاد للثانی [3] الخ فقط

بیوی کے رہتے ہوئے اس کے باپ کی دوسری بیوی سے شادی کرنا کیسا ہے......؟

(سوال ۲۸۱) زید کے دو بیویاں ہیں فاطمہ اور زینب فاطمہ سے زید کے ایک لڑکی ہے وہ لڑکی خالد کو بیاہ کر کے دینا ہے کچھ عرصہ بعد زید مر گیا اس صورت میں خالد زینب کے ساتھ جو اس کی ماموں زاد بہن بھی ہے

---

(۱) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۷ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۱۹۲ – ۱۲ ظفیر
(۲) ایضاً ص ۵۳۶ و ص ۵۳۷ ج ۲. ط.س. ج۳ ص۱۹۲ – ۱۲ ظفیر
(۳) رد المحتار کتاب المفقود ص ۴۵۸ ج ۳. ط.س. ج۳ ص ۲۹۷ – ۱۲ ظفیر

نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) خالد کا نکاح اس صورت میں زینب سے درست ہے۔ کما فی الدرالمختار فجاز الجمع بین امراۃ و بنت زوجھا[۱] الخ فقط

بیوہ سے نکاح کیا چھ ماہ بعد بچہ ہوا، نکاح جائز رہا یا نہیں ؟

(سوال ۲۸۲) ایک عورت عرصہ دراز سے بیوہ تھی زید نے اس سے نکاح کیا اور وہ عورت حاملہ تھی بعد چھ ماہ کے بچہ پیدا ہوا زید کی برادری نے اس عورت سے زید کو علیحدہ کر دیا جس کو عرصہ ایک سال کا ہوا اب وہ عورت زید کے گھر میں رہنا چاہتی ہے اور زید بھی رکھنا چاہتا ہے وہ پہلا نکاح جائز رہا یا دوبارہ نکاح کرنا چاہیے ؟

(الجواب) پہلا نکاح صحیح ہے دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں ہے۔[۲] فقط

مطلقہ بیوی بدو طلاق سے بلا حلالہ نکاح جائز ہے

(سوال ۲۸۳) ایک شخص نے اول اپنی زوجہ کو طلاق رجعی دی پانچ چھ مہینے بعد اس سے نکاح کر لیا، کچھ مدت کے بعد پھر بوجہ عدم موافقت زوجہ کو یہ کہہ دیا کہ تجھ کو میں نے اول طلاق رجعی دی تھی اس وقت ایک طلاق اور دیتا ہوں دو طلاق بائنہ ہوئی تم چلی جاؤ اب بعد نو دس ماہ کے پھر اس کو نکاح میں لانا چاہتا ہے آیا وہ زوجہ شوہر اول کے لئے بدون تحلیل حلال ہے یا کیا ؟

(الجواب) بدون حلالہ کے شوہر اول اس مطلقہ سے نکاح کر سکتا ہے۔ کذا فی الدرالمختار وغیرہ۔[۳] فقط

لڑکی کا نکاح بیوی کے لڑکے سے کرنا کیسا ہے

(سوال ۲۸۴) زید عقد نکاح دختر خود را کہ از بطن زوجہ اولی است بہ پسریکہ از بطن زوجہ ثانیہ است از زوج اول کہ قبل زید تحت اوبود بستن میخواہد شرعاً روا است یا نہ ؟

(الجواب) جائز است بقولہ تعالیٰ واحل لکم ماوراء ذلکم الایۃ[۴] فقط

---

(۱) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ .ط.س.ج۳ص۳۹ – ۱۲ ظفیر

(۲) وصح نکاح حبلی من زنا الخ وان حرم و طؤھا ودواعیہ حتی تضع (الدرالمختار علی ھاش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۱ ج ۲) ط.س.ج ۳ ص۴۸

(۳) واذا کان الطلاق بائنا دون الثلث فلہ ان یتزوجھا فی العدۃ و بعد انقضائھا (ھدایہ باب الرجعۃ فصل فیما تحل بہ المطلقہ ص ۳۷۸ ج ۲ .ط.س.ج۳ص۴۸) ظفیر

(۴) سورۃ النساء : ۴. ولا باس ان یتزوج الرجل امراۃ و یتزوج ابنہ امھا او بنتھا لانہ لا مانع (البحر الرائق کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۱۰۵ ج ۳ .ط.س.ج۳ص۹۸) ظفیر

بیوی کی بھانجی سے بیوی کی موت کے بعد نکاح کرنا جائز ہے

(سوال ۲۸۵) کیا حضرت علیؓ کا حضرت فاطمہؓ کی بھانجی کو عقد میں لانا بعد انتقال حضرت فاطمہؓ کے ایک تاریخی واقعہ ہے شرعاً جائز ہے یا نہیں کیا زوجہ کی بھانجی محرمات ابدیہ میں سے ہے یا نہیں؟

(الجواب) اپنی زوجہ کے انتقال کے بعد زوجہ کی بھانجی سے نکاح کرنا شرعاً درست ہے اور وہ محرمات ابدیہ میں سے نہیں ہے، صرف جمع کرنا خالہ بھانجی کو نکاح میں ناجائز ہے[1] اور ایک ان میں سے باقی نہ رہے تو دوسری سے نکاح صحیح ہے، پس اگر حضرت علیؓ نے ایسا کیا ہو تو شرعاً کچھ حرج نہیں ہے اور واحل لکم ماوراء ذلکم میں داخل ہے۔[2] فقط

عورت کہے کہ میرا نکاح نہیں ہوا ہے تو اس سے نکاح درست ہے

(سوال ۲۸۶) اگر عورت بیان کرے کہ میرا آج تک کسی سے نکاح نہیں ہوا مگر یہ عورت پردیس سے آئی ہے جس کی وجہ سے قاضی کو کوئی حال معلوم نہیں ہو سکتا تو اب اس عورت کا کسی سے نکاح کر دینا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جائز ہے۔[3] فقط

شوہر کی موت ثابت ہو جانے کے بعد عورت دوسری شادی کر سکتی ہے

(سوال ۲۸۷) مسماۃ کریما بنت علی محمد جس کی شادی ننھے سے ہوئی تھی عرصہ سات سال سے وہ گم ہے اور وہ میرا حقیقی ہمشیر زادہ ہے اب لڑکی کی عمر اٹھارہ سال ہے آیا عقد ثانی ہو سکتا ہے یا نہیں الٰہی بخش ہمشیر زادہ حقیقی سالی سے و نیز اہل محلہ ہندو مسلمان کی زبانی و تحریر سے واضح ہے کہ ننھا مذکورہ دریا میں ڈوب کر بقضائے الٰہی فوت ہو گیا اور مدعی محمد الٰہی بخش مذکور کو اپنی تحریر سے اجازت عقد دیتا ہے؟

(الجواب) اگر ننھے مذکور کی موت ثابت ہو گئی ہے تو مرنے کے بعد اس کی زوجہ عدت وفات یعنی دس دن چار ماہ پورے کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔[4] فقط

---

(۱) ولا يجمع بين المراة و عمتها او خالتها الخ (هدايه فصل فى المحرمات ص ۲۸۸ ج ۳) ظفير

(۲) سورة النساء ركوع ٤- ۱۲ ظفير

(۳) قالت امراة لرجل طلقنى زوجى وانقضت عدتى لا باس ان ينكحها (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب العدة ص ۸٤۷ ج ۲ .ط.س. ج۳ ص ۵۲۹) لہذا جب شادی نہ ہونے کی خبر دے تو بدرجہ اولی اس کی بات مانی جائے گی۔ ظفیر

(٤) اخبرها ثقة ان زوجها الغائب مات او طلقها ثلاثا او اتاها منه كتاب على يد ثقة بالطلاق ان اكبر رائها انه حق فلا باس ان تعتد وابتزوج (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب العدة ص ۸٤۷ ج ۲ .ط.س. ج۳ ص ۵۲۹) ظفير

زانیہ کی لڑکی کا فلاں سے پیدا ہونا ثابت نہیں ہے تو اس کے پوتے سے زانیہ کی لڑکی کی شادی درست ہے

(سوال ۲۸۸) ادھار سنگھ ٹھاکر کا ناجائز تعلق ایک طوائف سے تھا اور اس طوائف کے کئی لڑکیاں ہیں لیکن یہ معلوم نہیں کہ وہ ادھار سنگھ سے ہیں یا کسی دوسرے سے بعد مرنے ادھار سنگھ کے ادھار سنگھ کے پوتے اور طوائف مذکور کی لڑکی کا ناجائز تعلق ہو گیا اب دونوں راہ راست پر ہیں طوائف کی لڑکی نے توبہ کر لی ہے اور ادھار سنگھ کا پوتا بھی مسلمان ہونے کو کہتا ہے' ان دونوں کا نکاح باہم درست ہے یا نہیں ؟

(الجواب) جب کہ اس لڑکی طوائف کا ادھار سنگھ کے نطفہ سے پیدا ہونا محقق نہیں ہے تو ادھار سنگھ کے پوتے کا نکاح اس طوائف کی دختر سے دونوں کے مسلمان ہونے کے بعد درست ہے۔[1] فقط

شرمگاہ بنوا کر جو مرد نکاح کرے اس کا کیا حکم ہے

(سوال ۲۸۹) اس وقت زید کی عمر ساٹھ سال سے کچھ اوپر ہے اور تیس برس سے زیادہ پیروں سے اپاہج ہے اور شہوت بھی جاتی رہی لیکن زید کو اپنی تندرستی کی حالت میں خوئے بد زناکاری کی بھی تھی' باوجود شہوت نہ ہونے کو اپنی عادت بد کو نہیں چھوڑا اور ایک دوسری صورت کا پیشاب گاہ بنا کر اس سے بدکاری کرتا رہا چند سال بعد ایسی حالت بیماری میں ایک عورت سے نکاح کر لیا' یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں ؟

(الجواب) نکاح ہو جاوے گا لیکن یہ حرکت زید کی حرام اور ناجائز ہے اور وہ گناہ کبیرہ کے ارتکاب کی وجہ سے فاسق و مردود الشہادۃ ہے۔[2] فقط

عورت کے بیان پر شادی درست ہے یا نہیں

(سوال ۲۹۰) ایک عورت بیان کرتی ہے کہ میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دیدی ہے اور اس عورت کے والدین بھی یہی بیان کرتے ہیں لیکن اس عورت کے شوہر کا کچھ پتہ اور خبر نہیں کہ وہ کہاں کس جگہ ہے تاکہ اس سے تصدیق کی جاوے ایسی صورت میں اس عورت سے موافق اس کے بیان کرنے کے نکاح کرنا جائز ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) ایسی صورت میں کہ وہ عورت اور اس کے والدین اس کے شوہر سابق کا طلاق دینا بیان کرتے ہیں اور شوہر کا کہیں پتہ نہیں ہے تاکہ اس سے اس کی تصدیق یا تکذیب ہو سکے تو اس حالت میں فقہاء نے لکھا ہے کہ ایسی عورت سے نکاح کر لینا اس کے اعتبار پر درست ہے' دیگر گاؤں والوں کو اس میں کچھ تعارض اور انکار

---

(۱) ویحل لاصول الزانی و فروعه اصول المزنی بها و فروعها (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٤ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۳۲) ظفیر

(۲) اگر نکاح دو گواہوں کی موجودگی میں ہوا ہے اور عورت کی رضا سے تو چوں کہ ایجاب و قبول اور شرط پائی گئی اس لئے نکاح ہو گیا و ینعقد بایجاب من احد هما و قبول من الآخر الخ و شرط سماع کل واحد من العاقدین و شرط حضور شاهدین الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳٦۱ و ص ۳۷۳ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۲۱) ظفیر

نہ کرنا چاہئیے۔[1] فقط

نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکی کو ناجائز حمل تھا' نکاح ہوا یا نہیں

(سوال ۲۹۱) ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا بعد پانچ یا چار ماہ کے ایک لڑکی تولد ہوئی مگر وہ لڑکی نو مہینہ سے کم نہ تھی اس کا نکاح جائز رہا یا نہیں اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں' وہ شخص کہتا ہے کہ یہ نطفہ میرا ہے مگر معلوم ہوا وہ عورت پردہ نشین نہ تھی اس کے متعلق حکم شرعی کیا ہے؟

(الجواب) نکاح اس شخص کا عورت مذکورہ سے صحیح ہو گیا اور اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے اور نسب اس لڑکی کا اس سے شرعاً ثابت نہیں ہے در مختار میں ہے کہ حاملہ عن الزنا سے نکاح صحیح ہے پھر اگر وہ حمل اسی ناکح کا ہے تو اس کو بعد نکاح کے وطی درست ہے اور اگر حمل کسی دوسرے شخص کا ہے تو شوہر کو تا وضع حمل وطی کرنا درست نہیں ہے لئلا یسقی ماء ہ زرع غیرہ[2] درمختار پس اگر وہ شخص مقر ہے زنا کرنے کا ساتھ اس عورت کے نکاح سے پہلے تو حسب اقرار وہ خود فاسق ہے اس حالت میں اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے لیکن اگر اس گناہ سے توبہ کرلے گا تو یہ کراہت مرتفع ہو جاوے گی۔ فقط

غیر مدخولہ نابالغہ کو طلاق دینے کے بعد پھر اس سے شادی کرنا کیسا ہے!

(سوال ۲۹۲) مسمی موجہ ذات بھٹیارہ نے اپنی عورت نابالغہ غیر مدخولہ کو طلاق دیدی ہے' اب عورت بالغہ ہو گئی ہے اور پھر اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے آیا بغیر حلالہ کے شرعاً نکاح جائز ہے یا نہیں طلاق نامہ میں رجعی بائن مغلظہ کا کوئی بیان نہیں ہے؟

(الجواب) غیر مدخولہ کو اگر تین طلاق متفرق طور سے دی جاویں تو غیر مدخولہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے[3] اس صورت میں اس سے بدون حلالہ کے شوہر اول نکاح کر سکتا ہے اور اگر ایک طلاق دی ہو تو بدرجہ اولیٰ شوہر اول اس سے بلا حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے۔[4] فقط

---

(۱) لو قالت امراۃ لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا باس ان ینکحھا (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ ص ۸٤۷ ج ۲ ط.س. ج۳ص۵۲۹) ظفیر

(۲) وصح نکاح حبلی من زنا الخ و حرم وطؤھا ودواعیہ حتی تضع لئلا یسقی ماء ہ زرع غیرہ الخ لو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا اتفاقا والولد لہ (درمختار) ای ان جاء ت بعد النکاح بہ لستۃ اشھر فلو لا قل من ستۃ اشھر من وقت النکاح لا یثبت النسب ولا یرث منہ الا ان یقول ھذا الولد منی ولا یقول من الزنا الخ (ردالمحتار فصل المحرمات ص ٤۰۱ ج ۲ ط.س. ج۳ص٤۸) ظفیر

(۳) قال لزوجتہ غیر المدخول بھا انت طالق ثلاثا وقعن الخ وان فرق بوصف اوخبر او جمل بعطف او غیرہ بانت بالاولی لا الی عدۃ ولذا لم یقع الثانیۃ الخ (الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار باب طلاق غیر المدخول بھا ص ٦۲٤ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۲۸٤ ۔۔۔ ۲۸٦) ظفیر

(٤) وینکح مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ و بعدھا بالا جماع و منع غیرہ فیھا لاشتباہ النسب (ایضاً باب الرجعۃ مطلب فی العقد علی المبانۃ ص ۷۳۸ ج۲ ط.س. ج۳ص ٤۰۹) ظفیر

بیوہ سے نکاح درست ہے

(**سوال ۲۹۳**) زید نے ایک پانچ سال کی بیوہ کا نکاح ایک شخص سے پڑھایا مگر یہ معلوم نہ ہوا کہ وہ بیوہ حاملہ ہے آیا نکاح درست ہے یا نہیں اور زید کے ذمہ کچھ مواخذہ تو نہیں ؟

(**الجواب**) نکاح درست ہو گیا' مگر جب حمل ناکح کا نہ ہو تو اس کو تا وضع حمل مجامعت کرنا حرام ہے اور زید کے ذمہ کچھ مواخذہ نہیں۔[۱] فقط

بیوہ بھاوج سے نکاح درست ہے

(**سوال ۲۹۴**) ایک شخص نے اپنی بھاوج بیوہ سے جو اس کی سمدھن بھی ہوتی ہے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس عورت سے اس مرد کا نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

(**الجواب**) اس مرد کا نکاح مسماۃ مذکور سے جائز ہے' کیونکہ وہ **واحل لکم ما وراء ذلکم**[۲] میں داخل ہے۔ فقط

ایک بیوی کے رہتے ہوئے دوسرا نکاح کرنا درست ہے

(**سوال ۲۹۵**) کلن کی ایک بیوی ہے اور وہ اکثر پردیس میں ٹھیکہ کا کام کرتا ہے اسی وجہ سے وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے جس کو سفر میں ساتھ رکھے' اور وہ دونوں زوجہ کا خرچ اٹھا سکتا ہے تو نکاح ثانی کر سکتا ہے یا نہیں ؟

(**الجواب**) جب کہ حقوق شرعیہ ہر دو زوجہ کے کلن ادا کرے تو دوسرا نکاح بلا تردد کر سکتا ہے' بلکہ اچھا ہے کہ اس کو سفر میں تکلیف نہ ہو۔[۳] فقط

اس کہنے سے کہ چھوڑ دیا اور وہ طلاق میں ہے طلاق ہو گئی اور اس کے بعد نکاح درست ہے

(**سوال ۲۹۶**) زید نے اپنی زوجہ منکوحہ کی نسبت یہ کہا کہ ہم نے اس کو عرصہ ڈیڑھ دو سال سے چھوڑ دیا ہے اور اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور وہ طلاق ہی میں داخل ہے اس کہنے سے ڈیڑھ دو سال بعد منکوحہ زید نے بکر سے نکاح کر لیا بعد میں طلاق تحریری بھی دیدی اس صورت میں طلاق واقع ہوئی تو عدت کب سے شمار ہو گی اور بکر سے جو نکاح ہوا صحیح ہے یا نہ ؟

(**الجواب**) زید کا یہ کہنا کہ ہم نے اس کو عرصہ ڈیڑھ دو سال سے چھوڑ دیا ہے اور اس سے کوئی واسطہ نہیں

---

(۱) اخبر ھا ثقة ان زوجه الغائب مات او طلقها ثلاثا الخ وكذا لو قالت امراة لرجل طلقني زوجي وانقضت عدتي لا باس ان ينكحها (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب العدة ص ۸٤۷ ج ۲. ط.س. ج۳ص۵۲۹ وصح نكاح حبلى من زنا الخ وان حرم وطؤها حتى تضع الخ ولو نكحها الزانى حل له وطؤ ها ايضاً فصل فى المحرمات ص ٤۰۱ ج ۲. ط.س. ج۳ص٤۸- ظفير

(۲) سورة النساء : ٤

(۳) فانكحوا ما طاب لكم من النساء مثنى و ثلث و ربع الخ فان خفتم الا تعدلو افواحدة (سورة النساء) ظفير

ہے اور وہ طلاق ہی میں داخل ہے موجب وقوع طلاق ہے شرعاً اس سے طلاق بائنہ منکوحہ زید پر واقع ہو گئی اور اسی وقت سے عدت شمار ہو گی عدت کے بعد جو نکاح بکر سے ہوا صحیح ہوا۔[1] فقط

نکاح کے پانچ ماہ چھ دن بعد عورت کو بچہ ہوا تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۹۷) ایک عورت کا نکاح ہوا اور نکاح سے پانچ ماہ چھ دن بعد اس عورت کے لڑکی پیدا ہوئی یہ نکاح اس صورت میں قائم رہا یا ٹوٹ گیا اور مرد کو وطی درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح ہو گیا حاملہ عن الزنا کا نکاح صحیح ہو گیا ہے اور اب کہ وضع حمل ہو گیا ہے شوہر کو وطی درست ہے اگرچہ نکاح غیر زانی سے ہو۔[2] فقط

بھانجہ اور بھتیجہ کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۹۸) بنت بھانجہ و بھتیجہ جو کہ ماموں اور چچا کی محرمات شرعیہ سے نہیں مثلاً بھانجہ اور بھتیجہ نے ماموں اور چچا کی غیر محرمات میں سے نکاح کیا ہے تو اس بھانجہ و بھتیجے کی بنت جو غیر محارم سے متولد ہے ماموں اور چچا کو نکاح میں لانا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) چچازاد بھائی کی دختر یا دختر دختر سے نکاح درست ہے' اسی طرح ماموں زاد بھائی کی دختر اور دختر دختر سے نکاح درست ہے غرض یہ ہے کہ حقیقی بھائی و بہن کی اولاد سے تو نکاح جائز نہیں ہے وان سفلوا اور ابناء العم و ابناء الاخول کی اولاد سے یا اولاد اولاد سے نکاح درست ہے لقوله تعالیٰ واحل لكم ماوراء ذلكم[3] . الآية فقط

زید کی لڑکی کی شادی اس کے حقیقی بھائی کے پوتے سے درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۲۹۹) زید' عمر' بکر' تینوں قرابت دار ہیں زید و عمر دونوں کے آباء حقیقی بھائی تھے زید کی شادی عمر کی ہمشیرہ حقیقی سے ہوئی اور بکر زید کے حقیقی بھائی کا حقیقی لڑکا ہے بکر کی شادی عمر کی لڑکی سے ہوئی عمر کی ہمشیرہ کے بطن سے ایک لڑکی ہے یعنی بنت زید اور عمر کی لڑکی کے بطن سے لڑکا ہے یعنی ابن بکر' ابن بکر اور بنت زید کا باہم نکاح درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) ابن بکر اور بنت زید کا صورت مذکورہ میں باہم نکاح درست ہے۔[4] فقط و تحل بنات

---

(۱) سرحتك وفار قتك و جعلهما الشافعي من الصريح لورودهما في القرآن للطلاق قلت المعتبر تعارفهما في العرف العام في الطلاق لا ستعما لهما شرعا مراد اهو بهما الخ (البحرالرائق كتاب الطلاق باب الكنايات ص ۵۲۵ ج ۳. ط.س. ج۳ص۳۰۱) ظفير(۲) دخل تزوج الحبلى من الزنا و لا يجوز تزوج الحبلى من غير الزانى اما الاول الوطؤ كيلا يسقى ماء ه زرع غيره فان قيل فم الرحم ينسد بالحبل فكيف يكون سقى زرع غيره قلنا شعره ينبت من ماء الغير كذافي المعراج و حكما لدواعى على قولهما كالوطؤ كما في النهاية (البحر الرائق فصل في المحرمات ص ۱۱۳ ج ۲. ط.س. ج۳ص۱۰۶) ظفير (۳) سورة النساء : ٤ و تحل بنات العمات والا عمام والخالات والا خوال فتح القدير

(٤) واحل لكم ماوراء ذلكم (النساء : ٤)

العمات والا عمام الخ فتح القدیر ص ۱۱۷ ج ۳

شوہر کے مرنے کے بعد حاملہ کا نکاح وضع حمل کے بعد درست ہے

(سوال ۳۰۰) ایک نوجوان لڑکی اپنے خاوند کے گھر سے نکل کر دوسرے شخص کے گھر میں آباد ہو گئی اب اس عورت کا خاوند اول فوت ہو گیا اور وہ عورت سات آٹھ ماہ سے زنا سے حاملہ ہے بعد وضع حمل اگر دونوں زانی توبہ کریں تو نکاح درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر عورت مذکورہ خاوند سابق کے فوت ہونے سے پہلے ہی حاملہ تھی اور بعد فوت ہونے اس شوہر کے وضع حمل ہوا تو بموجب اس آیۃ کریمہ واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن [1] بعد وضع حمل عدت اس کی ختم ہو گئی، لہذا نکاح کرنا اس کو صحیح ہوا [2] اور اگر وہ عورت بعد فوت ہونے شوہر سابق کے حاملہ ہوئی اور حمل اس کا زنا سے ہونا محقق ہوا تو پھر قبل وضع حمل بھی اس کا نکاح صحیح ہو سکتا تھا اور بعد وضع حمل تو صحت نکاح میں کچھ شبہ ہی نہیں ہے جیسا کہ در مختار وغیرہ میں ہے۔وصح نکاح حبلی من زنا [3] اور صحیح ہے نکاح حاملہ عن الزنا کا۔ فقط

عورت کے باپ اور عورت کے بیان پر اعتماد کر کے نکاح کرنا درست ہے

(سوال ۳۰۱) ایک عورت حاملہ اور اس کا حقیقی باپ دونوں مراد آباد سے چل کر شہر پھلور میں آئے اور یہ بیان کیا کہ عورت کے خاوند نے عورت کو طلاق دیدی اب ہم کسی دیندار آدمی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں، اس صورت میں محض عورت اور اس کے باپ کے بیان پر اعتماد کر کے بعد وضع حمل اس عورت سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں موافق بیان عورت اور اس کے باپ کے بیان پر اعتماد کر کے بعد وضع حمل نکاح اسکا شرعاً صحیح ہے۔ کذافی الدر المختار والشامی [4] فقط

اپنی لڑکی کا دوسرے کے لڑکے سے اور اسی دوسرے کے لڑکے کا اپنی لڑکی سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۳۰۲) بہت سے غریب آدمی ایسا کرتے ہیں کہ اپنی دختر دوسرے کے لڑکے کو دیدیتے ہیں اور اس

---

(۱) سورة الطلاق : ۱

(۲) و فی حق الحامل الخ وضع جمیع حملها الخ ولو كان زوجها الميت صغيرا (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب العدة ص ۸۳۱ ج ۲ ط.س ج۳ص ۵۱۱) ظفير

(۳) ایضاً فصل في المحرمات ص ۴۰۱ ج ۲ ط.س ج۳ص ۴۸ – ظفير

(۴) وكذا لوقالت منكوحة رجل الاخر طلقنى زوجى وانقضت عدتى جاز تصديقها اذا وقع فى ظنه عدلة كانت ام لا(ردالمحتار باب الرجعة ص ۷۴۷ ج ۲ ط.س ج۳ص ۴۱۸) ظفير

کی دختر اپنے لڑکے کے لئے لے لیتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر مہر علیحدہ علیحدہ ہر ایک کا مقرر کیا جاوے تو کچھ حرج اس میں نہیں۔[1] فقط

حقیقی چچی سے نکاح کب درست ہے

(سوال ۳۰۳) اپنی حقیقی چچی کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو کب؟

(الجواب) بعد انتقال چچا کے جب چچی کی عدت دس دن چار ماہ گزر جاویں اس وقت اس کا نکاح چچی کے ساتھ درست ہے۔[2] فقط

کوئی اپنی بہن کا نکاح کسی سے اس شرط پر کرے وہ اپنی بہن کا نکاح مجھ سے کر دے یہ کیسا ہے؟

(سوال ۳۰٤) زید نے اپنی بہن کا نکاح بکر سے اس شرط پر کیا کہ بکر اپنی بہن کا نکاح زید سے کر دے یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر مہر ہر ایک کا علیحدہ مقرر ہو تو نکاح دونوں کا صحیح ہے اور یہ شغار نہیں ہے جو منہی عنہ ہے کیونکہ شغار میں مہر علیحدہ نہیں ہوتا بلکہ دوسرے کا اپنی بہن وغیرہ سے نکاح کر دینا یہی مہر ہے پہلے نکاح کا اور برعکس اور حنفیہ نکاح شغار میں بھی نکاح کو صحیح کہتے ہیں اور مہر مثل واجب فرماتے ہیں۔ **کما فی الدر المختار ووجب مهر المثل فی الشغار هو ان یزوجه بنته علی ان یزوجه الآخر بنته او اخته مثلاً معاوضته بالعقدین وهو منهی عنه لخلوه عن لامهر فاوجبنا فیه المهر المثل فلم یبق شغاراً[3] الخ** فقط

نکاح کے بعد فساد کے خوف سے تجدید نکاح کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۳۰۵) کسی شخص نے ایک عورت بالغہ سے نکاح کیا لیکن اس شخص کے عزیز و اقارب جب آئے تو اس دفع شر و فساد کے لئے کہ یہ ناراض ہوں گے کہ ہماری عدم موجودگی میں کیوں نکاح ہوا تجدید نکاح کر لی اس میں کچھ حرج تو نہیں ہے؟

(الجواب) اگر وہ ناکح کفو اس عورت کا ہے تو نکاح صحیح ہو گیا اور خوف فساد اگر اولیاء کے سامنے پھر تجدید نکاح کر لی گئی اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے اور نکاح سابق صحیح ہے۔[4] فقط

---

(۱) ووجب مهر المثل فی الشغار الخ وهم منهی عنه لخلوة عن المهر فاوجبنا فیه مهر المثل فلم یبق شغارا (درمختار) قوله فی الشغار الخ ای علی ان یکون بضع کل صداقا عن الاخر وهذا القید لا بد منه فی مسمی الشغار حتی لو لم یقل ذالك ولا معناه بل قال زوجتك بنتی علی ان تزوجنی بنتك فقبل الخ لم یكن شغار ابل نکاحا صحیحا اتفاقا(رد المحتار باب المهر ص ٤٥٧ ج ۲) مطلب نکاح الشغار. ط.س. ج۳ص۱۰٦) ظفیر (۲) اما منکوحة الغیرو معتدته الخ فلم یقل احدبجوازه اصلا(ردالمحتار باب المهر ص ٤٨٢ ج ۲. ط.س. ج۳ص۱۳۲) ظفیر (۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المهر مطلب نکاح الشغار ص ٤٥٧ ج ۲ – ظفیر (٤) فنفذ نکاح حرة مکلفة بلا رضا ولی والا صل ان کل من تصرف فی ماله تصرف فی نفسه وما لا فلا ولہ ای للولی اذا کان عصبة الخ الاعتراض فی غیر الکفوء (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ص ٤٠٧ ج ۲ و ص ٤٠٨ ج ۲. ط.س. ج۳ص٥٥) ظفیر

شوہر اپنے لڑکے کی شادی اپنی بیوی کی لڑکی سے کر سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۳۰۶) ایک عورت کے دو نکاح ہوئے پہلے شوہر متوفی سے ایک لڑکی ہے اب عورت مذکورہ نے ایک ایسے شخص سے نکاح کیا ہے جس کے ایک لڑکا زوجہ اولیٰ سے ہے تو اس لڑکے اور لڑکی کا باہم نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) ان میں باہم نکاح درست ہے۔ (۱) فقط

فارغ خطی کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۳۰۷) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو فارغ خطی دیدی تھی تو اب ہندہ کا نکاح زید سے عدت کے اندر یا بعد عدت کے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ صورت فارغ خطی کی در حقیقت خلع ہے اور خلع میں طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور طلاق بائنہ کا حکم یہ ہے کہ عدت میں اور بعد عدت کے شوہر اول سے نکاح ہو سکتا ہے حلالہ کی ضرورت اس صورت میں نہیں ہے۔ (۲) فقط

بھتیجہ کی مطلقہ سے نکاح درست ہے یا نہیں ؟

(سوال ۳۰۸) بھتیجہ کی بیوی مطلقہ سے بعد عدت کے نکاح درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) درست ہے (یہ بھی واحل لکم ماوراء ذلکم (۳) میں داخل ہے۔ظفیر)

زمانہ حمل میں بعد عدت نکاح ہوا وہ درست ہے

(سوال ۳۰۹) ہندہ نے ایام عدت گزرنے کے قبل زید سے نکاح کر لیا دو ماہ بعد اس کو معلوم ہوا کہ نکاح درست نہیں ہوا تو مکرر نکاح اس نے زید سے کر لیا مگر دوسرے نکاح کے وقت وہ زید سے حاملہ ہو چکی تھی، دوسرا نکاح صحیح ہوا یا نہیں، اور اب ہندہ کو کیا کرنا چاہئے؟

(الجواب) دوسرا نکاح جو بعد عدت ہوا صحیح ہو گیا اور حمل چونکہ زید کا ہے، اس لئے زید کو اس سے حالت حمل میں وطی بھی درست ہے۔ (۴) فقط

---

(۱) اس لئے کہ ان دونوں میں کوئی وجہ حرمت نہیں ہے ارشاد ربانی ہے واحل لکم ماوراء ذلکم (النساء : ٤) ولا باس ان یتزوج الرجل امراۃ ویتزوج ابنہ امتها او بنتها لانہ لا مانع (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ١٠٥ ج ٣ .ط.س. ج٣ص٩٨)
(٢) واذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدۃ و بعد انقضائها (هدایه باب الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة ص ٣٧٨ ج ٢) ظفیر (٣) سورۃ النساء : ٤
(٤) وصح نکاح حبلیٰ من زنا الخ لو نکحها الزانی حل له وطؤ ها اتفاقا والولد له ولزمه النفقة (درمختار) قوله والولد له ای ان جاء ت بعد النکاح به لستة اشهر الخ فلو لا قل من ستة اشهر من وقت النکاح لا یثبت النکاح الا ان یقول هذا الولد منی ولا یقول من الزنا خانیه (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ٤٠١ ج ٢ .ط.س. ج٣ص٤٨ ... ٤٩) ظفیر

بیوی کے لڑکے کی بیوہ سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۳۱۰) زوجہ کے ساتھ پسر شوہر اول سے ہے اس پسر کی زوجہ بیوہ سے اس شخص کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) درست ہے قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم الآیة[1] فقط

بدعتی عقیدہ کی عورت کا نکاح درست ہے یا نہیں

(سوال ۳۱۱) ایک عورت کا یہ عقیدہ ہے کہ پیران پیر و دیگر بندگان دین و آنحضرت ﷺ کو اگر کوئی شخص پکارے ہر جگہ سے دور و نزدیک وہ سب سن لیتے ہیں ایسے عقیدہ سے اگر عورت توبہ کرے تو پہلا نکاح جائز رہا یا مکرر نکاح کرنا چاہیے؟
(۲) اگر خاوند کا بھی یہی عقیدہ ہو تو کیا نکاح فسخ ہو گیا اور عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) (۱) مکرر نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔[2]

(۲) پہلا نکاح فسخ نہیں ہوا دوسرے مرد سے اس عورت کو نکاح درست نہیں ہے۔[3] فقط

فاسق کا نکاح درست ہے

(سوال ۳۱۲) جو بڑے مرد یا بچے سونے چاندی اور ریشم کا استعمال کرتے ہوں اور داڑھی کترواتے ہوں اور مونچھ بڑھاتے ہوں اور گناہ معلوم ہونے پر توبہ نہ کریں ایسے لوگوں کا نکاح صحیح رہ سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ایسے لوگ فاسق و گناہ گار ہیں ان کو کافر نہ کہا جائے اور نکاح ان کا صحیح ہے۔[4] فقط

زانی کے لڑکے کی شادی مزنیہ کی لڑکی سے درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۳۱۳) ایک شخص ایک عورت سے زنا کرتا ہے زانی کا لڑکا جو زانی کی زوجہ سے ہے اس کا نکاح مزنیہ کی لڑکی سے جو کہ مزنیہ کے اصلی خاوند سے ہے، جائز ہے یا نہیں؟

---

(۱) سورۃ النساء : ٤ فجاز الجمع بين امراة و بنت زوجها اوامراة ابنها (الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ط.س. ج۳ص۳۹) ظفير

(۲) وفى النهر تجوز مناكحة المعتزلة لانا لا نكفر احدا من اهل القبلة وان وقع الزاما فى المباحث (الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲ ط.س. ج۳ص٤٥) بدعتی کی بھی علماء تکفیر نہیں کرتے لہذا نکاح درست ہے ظفیر

(۳) اما نكاح منكوحة الغير الخ فلم يقل احد بجوازه (ردالمحتار باب المهر ص ٤٨٢ ج ۲ ط.س. ج۳ص۱۳۲) ظفير

(٤) حلق الشارب بدعة و قيل سنة ولا باس بنتف الشيب واخذ اطراف اللحية والسنة فيها القبضة الخ ولهذا قال يحرم على الرجل قطع لحيته (الدرالمختار على هامش رد المحتار كتاب الحظر والاباحة ص ۳۵۹ ج ٥ ط.س. ج٦ص٤٠٧) ظفير

(الجواب) زانی کے پسر کا نکاح جو کہ زانی کی زوجہ اولیٰ سے ہے اس لڑکی کے ساتھ درست ہے جو کہ مزنیہ کے شوہر سے ہے۔[۱] فقط

فارغ خطی کے بعد نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۳۱۴) کسی فاحشہ عورت سے ایک آدمی نے نکاح کر لیا پھر کسی وجہ سے اس کو فارغ خطی دیدی، پھر چار پانچ ماہ کے بعد اس سے دوبارہ نکاح کر لیا، نکاح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) بہ نیت طلاق فارغ خطی دید ینے سے اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ رجعت بلا نکاح درست نہیں ہے اور نکاح بدون حلالہ کے اس سے جائز ہے کما فی الدر المختار باب الخلع هو از الة ملك النكاح بلفظ الخلع او ما فی معناه ليدخل لفظ المباراة فانه مسقط[۲] الخ وفيه ايضاً ويسقط الخلع الخ والمباراة كل حق لكل واحد منهما على الاخر الخ و حكمه ان الواقع به الخ طلاق بائن[۳] الخ الغرض دوبارہ نکاح اس عورت کا شوہر اول سے درست ہے۔ فقط

پہلا شوہر اگر مر گیا یا اس نے طلاق دیدی، تب نکاح درست ہوگا

(سوال ۳۱۵) زید کی عمر اسی برس کی ہے ہندہ بعد عقد کے پندرہ برس کی عمر میں ڈیپو کے ساتھ دوسرے ملک میں چلی گئی اور وہاں جا کر ایک کافر کے ساتھ اوقات بسر کی تین چار اولاد پیدا ہوئی بعد اس کے ہندہ نے توبہ کی اور ہندہ کی عمر تقریباً ساٹھ برس کی ہے زید نے بایں خیال کہ ضعیفی میں آرام کا باعث ہوگا ہندہ سے شادی کی، آرام کے لئے شادی کرنا جائز ہے یا نہیں؟ زید کی اولاد کو ناگوار ہے

(الجواب) یہ نہ معلوم ہوا کہ ہندہ جو بعد عقد کے دوسرے ملک میں چلی گئی تھی اور وہاں کافر کے پاس رہی اور پھر توبہ کی تو جس مرد سے اول اس کا عقد ہوا تھا وہ کہاں گیا اس نے طلاق دی یا نہیں، یا وہ فوت ہو گیا یا زندہ ہے اگر زندہ ہے اور اس نے طلاق بھی نہیں دی تب تو اس عورت کا نکاح کسی مرد سے درست ہی نہیں[۴] اور اگر وہ مر گیا یا اس نے طلاق دیدی تھی تو زید کا نکاح کرنا اس سے صحیح ہے، محض آرام کے لئے نکاح کرنا بھی جائز ہے زید کی اولاد کو اس میں کچھ ناگواری نہ کرنی چاہئے۔[۵] فقط

---

(۱) وحرم ايضاً بالصهرية اصل مزنية (درمختار) ويحل لا صول الزانی و فروعه اصول المزنی بها و فروعها (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٤ ج ۲ . ط.س.ج۳ص ۳۲) ظفير

(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ص ۷٦٦ ج ۲ .ط.س.ج۳ص ٤۳۹) ظفير

(۳) ايضاً ص ۷۷۰ ج ۲ – ظفير

(٤) اما نكاح منكوحة الغير و معتدته الخ لم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلاً (ردالمحتار باب المهر ص ٤۸۲ ج ۲ . ط.س.ج۳ص ۱۳۲) ظفير

(۵) فانكحوا ما طاب لكم من النساء مثنى و ثلث و ربع (سورة النساء: ركوع ۱) ظفير

بلوغ کے بعد اور خلوت سے پہلے کی طلاق درست ہے اور اس سے بلا عدت نکاح درست ہے

(سوال ۳۱۶) زید کا نکاح ہندہ سے ہوا چونکہ زید نابالغ تھا زید کے والد نے ایجاب و قبول کیا عرصہ چھ سال کے بعد بھی زید قابل بلوغ نہ ہوا اور کمزور رہا اور خلوت صحیحہ بھی نہیں ہوئی یعنی وطی نہ ہوئی زید اور ہندہ کے والدین نے ہندہ کا نکاح دوسری جگہ کر دیا اور طلاق نامہ بھی لکھوادیا۔ بعد تحریر طلاق نامہ پانچ چھ یوم بعد ہندہ کا نکاح دوسری جگہ کر دیا اس صورت میں یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور قاضی ناکح جس کو علم نہ تھا گناہ گار ہوا یا نہیں؟

(الجواب) زید نے اگر طلاق بعد بالغ ہونے کے دی ہے تو ہندہ پر طلاق واقع ہو گئی اور اگر خلوت صحیحہ اور وطی نہیں ہوئی تو ہندہ پر عدت واجب نہیں ہوئی بعد طلاق دینے زید کے فوراً دوسرا نکاح ہندہ کا صحیح ہے' نکاح خوان وغیرہ کو کچھ گناہ نہیں ہوا۔ کما قال اللہ تعالیٰ وان طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا[1] الآیہ۔ فقط

شوہر کا حقیقی چچا جو عورت کا حقیقی خالو ہے مگر خالہ مر چکی ہے'
کیا طلاق کے بعد اس سے نکاح درست ہے؟

(سوال ۳۱۷) محمد بخش مسماۃ بھوری کا حقیقی خالو ہے اور مسماۃ بھوری کے خاوند کا نام شادی ہے شادی مذکور کا محمد بخش چچا حقیقی ہے اگر شادی مسماۃ بھوری کو طلاق دے اور مسماۃ بھوری محمد بخش سے نکاح کر لے تو جائز ہے یا نہیں جب کہ مسماۃ بھوری کی خالہ حقیقی فوت ہو گئی ہے اور کچھ اولاد نہیں ہے؟

(الجواب) محمد بخش کا نکاح اس صورت میں اپنی بیوی متوفیہ کی بھانجی مسماۃ بھوری سے درست ہے اور بھتیجہ کی مطلقہ سے بھی بعد عدت کے نکاح درست ہے پس محمد بخش کا نکاح مسماۃ بھوری سے اس صورت میں دووجہ سے صحیح ہے کما قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم[2] الآیۃ فقط

بیوی کے مرنے کے بعد بیوی کی بھانجی سے نکاح درست ہے یا نہیں

(سوال ۳۱۸) ہندہ زید کے عقد میں تھی' وہ فوت ہوئی اب بعد وفات ہندہ کے زید کو اس کی حقیقی بھانجی سے عقد کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) ہندہ کے مرنے کے بعد' زید ہندہ کی بھانجی سے نکاح کر سکتا ہے۔[3] فقط

---

(۱) بقرۃ ۳۲

(۲) سورۃ النساء : ٤

(۳) اس لئے جمع کی صورت پیدا نہیں ہوئی جو ناجائز ہے ولا یجمع بین المراۃ و عمتھا او خالتھا اوابنۃ اخیھا اوابنۃ اختھا (ھدایۃ مجیدی فصل فی المحرمات ص ۲۷٦ ج ۲) ظفیر

نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکی باکرہ نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۳۱۹) بعض لڑکیاں اپنی اپنی سوء اعمالی سے اپنی اور اپنے اہل خاندان کی روسیاہی کا باعث ہوتی ہیں اور ماں باپ کو اس کا علم ہوتا ہے تو اس کو پوشیدہ رکھ کر لڑکی کی شادی بھاری دین مہر پر کسی جگہ کر دیتے ہیں خاوند کو جب اپنی بیوی کی بداعمالی کا علم ہوتا ہے مثلاً بیوی کی ناجائز خط و کتابت ما قبل نکاح کی اس کے ہاتھ آجاتی ہے چونکہ اس نے اپنی بیوی کو باکرہ بھی نہیں پایا تھا اس لئے شبہ قوی اور بیچارہ مرد عجب مشکل میں مبتلا ہو جاتا ہے نہ تو یہ چاہتا ہے کہ اس کو اپنے نکاح میں رکھے اور نہ اتنی استطاعت ہے کہ مہر ادا کر سکے ایسا نکاح جو صریح دھوکہ ہے جائز ہوا یا نہیں کیونکہ ناکح تو لڑکی کو باکرہ سمجھ کر نکاح پر راضی ہوا اور وہاں معاملہ اس کے خلاف ہے؟

(الجواب) نکاح اس صورت میں منعقد ہو جاتا ہے اور مہر جو کچھ مقرر کیا گیا وہ کل لازم ہو جاتا ہے در مختار میں ہے ولوشرط البكارة فوجد هاثيباً لزمه الكل [1] الخ فقط

عورت نکاح سے انکار کرے اور گواہوں میں اختلاف ہو تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۳۲۰) زید نے ہندہ سے نکاح کیا دو تین سال بعد شوہر اور اولیاء زوجہ میں اختلاف ہو گیا اور اولیاء زوجہ نے زوجہ کو شوہر کے گھر جانے سے روک دیا اور زید نے حاکم وقت مسلمان سے محاکمہ کیا اولیاء زوجہ نے نکاح سے انکار کیا بغرض شہادت عقد شوہر نے چند گواہ قائم کئے اور زوجہ کے اولیاء نے گواہوں کو رشوت دیکر زید سے منحرف اور دروغ شہادت پر آمادہ کیا چنانچہ گواہوں نے شہادت کے وقت کسی نے کہارات کو کسی نے دن کو کسی نے رمضان میں اور کسی نے غیر رمضان میں نکاح ہونا بیان کیا مگر نفس نکاح کا کسی نے انکار نہیں کیا حاکم وقت نے گواہوں کو جھوٹا سمجھ کر مقدمہ کو خارج کر دیا اس صورت میں نکاح ثابت ہوا یا نہیں؟

(الجواب) قال فى الدرالمختار وكذا تجب مطابقة الشهادتين لفظاً و معناً الخ بطريق الوضع الخ ولو شهد احدهما بالنكاح والاخر بالتزويج قبلت لاتحاد معنا هما الخ وفى الشامى قوله بطريق الوضع اى بمعناه المطابقى وهذا جعله الزيلعى تفسير ا للمرافقة فى اللفظ حيث قال والمراد بالا تفاق فى اللفظ تطابق اللفظين علىٰ افادة المعنى بطريق الوضع لا بطريق التضمن [2] الخ شامى ص ۳۸۹ ج ٤ - وايضاً فى الدرالمختار . و شرط حضور شاهدين الى ان قال ولو فاسقين الخ قوله ولو فاسقين اعلم ان النكاح له حكمان حكم الانعقاد و حكم الاظهار فالاول ماذكره والثانى انما يكون عند التجاحد فلا يقبل فى الاظهار الاشهادة من تقبل شهادته فى سائر الاحكام الخ (شامى) ص ۱۷۳ ج ۲ عبارت اولیٰ سے معلوم ہوا کہ اختلاف شہود کی صورت میں شہادت معتبر نہیں ہے اور عورت کے انکار کی حالت میں ایسی شہادت سے نکاح ثابت نہ ہوگا اور روایات ثانیہ سے معلوم ہوا کہ شہود

(۱) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب المهر ص ٤٧٦ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۱۲٦ - ظفير
(۲) رد المحتار كتاب الشهادات' باب الاختلاف فى الشهادة ص ۵۳٦ ج ٤ و ص ٥٤٠ ج ٤ .ط.س. ج۳ص ٤٩٣

فسقاء اور غیر مقبول والشہادۃ کے حاضر ہونے سے اور ایجاب وقبول سننے سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے لیکن بصورت تجاحد ایسے گواہوں سے نکاح ثابت نہ ہوگا الحاصل یہ صورت فسخ نکاح کی نہیں ہے جو یہ کہا جاوے کہ حاکم غیر مسلم کے حکم سے نکاح فسخ نہ ہوگا بلکہ اس حالت میں جب کہ عورت نکاح سے منکر ہے اور شوہر کے گواہوں میں اختلاف لفظی و معنوی ہے نکاح ثابت ہی نہیں ہوگا اور چونکہ فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کما فی الدرالمختار والشامی والمراۃ کالقاضی لہٰذا عورت جب کہ نکاح ثابت نہ ہوا اس مرد سے علیحدہ رہے گی اور منکوحہ اس کی نہ ہوگی ہاں اگر عورت مقر ہے نکاح کی تو نکاح ثابت ہے گواہوں کی اول تو ضرورت ہی نہیں اور اگر گواہوں نے اختلاف کیا تو ان کے اختلاف سے نکاح ثابت بصادق الزوجین باطل نہ ہوگا اور ان کی گواہی پر کوئی اثر مرتب نہ ہوگا۔ فقط

جبراً نکاح ہوا مگر دو گواہ گواہی دیتے ہیں کہ عورت کی رضا سے ہوا کیا حکم ہے؟

(سوال ۳۲۱) ہندہ بیوہ کا نکاح جبراً زید سے کیا گیا اب ہندہ کہتی ہے کہ میرا نکاح جبراً کیا گیا میری رضا نہ تھی اور نہ ہے اور شوہر کی جانب سے چند شاہد بناوٹی جو کہ شوہر کے قرابت دار ہیں، شہادت دیتے ہیں کہ نکاح منکوحہ کی رضا سے ہوا نیز چند گواہ عورت کی جانب سے اس کے عدم رضاء پر شہادت دیتے ہیں اور عورت بدستور واویلا کرتی ہے بعد نکاح مدخولہ نہیں ہوئی نکاح ثابت ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) اگر دو گواہ معتبر سے شوہر رضامندی عورت کی ثابت کردے گا تو نکاح صحیح ثابت ہو جائے گا، عورت کا اظہار نارضامندی معتبر نہ ہوگا اور اس کے گواہ دوبارہ عدم رضا مسموع نہ ہوں گے۔[1] فقط

بیٹے کی بیوی کی حقیقی بہن سے باپ کی شادی درست ہے

(سوال ۳۲۲) محمود زید کا لڑکا ہے اور محمود کی شادی بسم اللہ کے ساتھ ہوئی، بسم اللہ کی بڑی بہن حقیقی زینب ہے وہ چاہتی ہے کہ اپنا نکاح محمود کے والد زید کے ساتھ کرے یہ جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح زید کا مسماۃ زینب سے جو حقیقی بہن اس کے بیٹے کی زوجہ کی ہے کماقال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم[2] الآیۃ فقط

ایک ناجائز شرط کے ساتھ نکاح کرنا کیسا ہے

(سوال ۳۲۳) ایک عورت ایک شخص سے اس شرط پر نکاح کرنا چاہتی ہے کہ تین ماہ تک پردہ نہ کروں گی اور

---

(۱) قال الزوج للبکر البالغۃ بلغک النکاح فسکت وقالت رددت النکاح ولا بینۃ لھما علی ذالک ولم دخل بھا طوعا فی الاصح فالقول قولھا الخ و تقبل بینتہ علی سکوتھا الخ ولو برھنا فبینتھا اولی ..... الا ان یبرھن علی رضا ھا او اجازتھا (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب الولی ص ۴۱۶ ج۲. ط.س. ج۳ ص ۶۳) ظفیر

(۲) سورۃ النساء : ۴. فلا تحرم بنت زوجۃ الا بن (البحر الرائق فی المحرمات ص ۱۰۰ ج۳. ط.س ج۳ ص ۹۴) جب لڑکے کی بیوی کی لڑکی حرام نہیں تو اس کی بہن تو بدرجہ اولیٰ حرام نہ ہوگی۔ ظفیر

اس وقت اپنا روپیہ وغیرہ وصول کرلوں گی اس صورت میں نکاح اس عورت سے کیا جاوے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح کرنا اس عورت سے جائز ہے نکاح کرلینا چاہیئے بعد نکاح کے جس طرح ہو اس کے روپے کے وصول کرنے کا انتظام کیا جاوے اور پردہ شرعی کرانا چاہیئے عورت کی اس شرط پر کہ تین ماہ تک پردہ نہ کروں گی عمل نہ کیا جاوے بعد نکاح کے وہ عورت شوہر کی محکوم ہو جاوے گی اس کا کچھ اختیار نہ ہوگا۔[1] فقط

خالہ زاد بھانجی سے نکاح درست ہے یا نہیں اور حرمت رضاعت کی عمر

(سوال ۳۲۴) زید اپنی خالہ زاد بھانجی سے نکاح کرنا چاہتا ہے جائز ہے یا نہیں خالہ زاد بھانجی نے جب کہ نسبی بہن زید کی شیر خوار تھی اس کے ساتھ ایک دو دفعہ زید کی ماں کی چھاتی سے دودھ پیا تھا اس وقت بھانجی کی عمر تخمیناً دو سال چھ ماہ سے زائد تھی ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح زید کا اس کی خالہ زاد بھانجی سے صحیح ہے کیونکہ خالہ زاد بہن سے بھی شرعاً نکاح درست ہے لہٰذا خالہ زاد بہن کی دختر سے بھی نکاح جائز ہے کیونکہ وہ محرمات میں مذکور نہیں ہے[2] اور دودھ پینا بعد مدت رضاعت کے جو کہ دو برس یا اڑھائی برس ہے (علی اختلاف القولین) حرمت رضاعت ثابت نہیں کرتا۔ کما فی الدر المختار و یثبت التحریم فی المدۃ[3] الخ فقط

اندام نہانی میں ایک پھوڑا تھا جس نے نشتر لگایا اس سے اس کا نکاح جائز ہے اور دوسرے سے بھی

(سوال ۳۲۵) ایک کنواری جوان لڑکی کے اندام نہانی میں پھوڑا نکل آیا ہو اور اس کے ولی نے نامحرم مرد سے نشتر دلوایا ہو تو اس لڑکی کی بے حرمتی ہوئی یا نہیں اور وہ لڑکی کسی نامحرم کے نکاح میں جائز ہو سکتی ہے یا نہیں آیا صرف نشتر لگانے والے پر یا اور نامحرم پر؟

(الجواب) بضرورت ایسا جائز ہے اور اس میں شرعاً کچھ بے حرمتی نہیں ہے کیونکہ طبیب کا دیکھنا ایسے موقع کو بضرورت علاج فقہاء نے جائز لکھا ہے[4] پس نکاح ہر ایک سے ہو سکتا ہے نشتر لگانے والا ہو یا کوئی غیر۔ فقط

---

(۱) ولكن لا يبطل النكاح بالشرط الفاسد وانما يبطل الشرط دونه يعني لو عقد مع شرط فاسد لم يبطل النكاح بل الشرط (الدرالمختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح فصل في المحرمات ص ۴۰۵ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۵۳) ظفير

(۲) وحالة خالة ابيه فحلال كبنت عمه و عمته و خاله و خالته لقوله تعالى واحل لكم ما وراء ذلكم (الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل في المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲ .ط.س.ج۳ص ۳۰) ظفير

(۳) الدرالمختار على هامش ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ ج ۲ .ط.س.ج۳ص ۲۱۱) ظفير

(۴) وكذا مريد نكاحها و شرائها و مداواتها ينظر الطبيب الى موضع مرضها بقدر الضرورة اذا لضرورة تتقدر بقدرها الخ و ينبغي ان يعلم امراة تداويها (درمختار) قوله ينبغي قال في الجوهرة اذا كان المرض في سائر بدنها غير الفرج يجوز النظر اليه عند الدواء لانه موضع ضرورة وان كان في موضع الفرج فينبغي ان يعلم امراة تداويها فان لم توجد و خافوا عليها ان تهلك او يصيبها وجع لا تحتمله يستروا منها كل شئ الا موضع العلة ثم يداويها الرجل و يغض بصره ما استطاع الا عن موضع الجرح اه (ردالمحتار كتاب الحظر والا باحة فصل في النظر والمس ص ۳۲۵ ج۵ و ص ۳۲۶ ج ۵ .ط.س.ج۳ص ۳۷۰) ظفير

شوہر کے طلاق کے بعد والا نکاح درست ہے پہلا نہیں

(سوال ۳۲۶) ایک لڑکی بالغہ جس کی عمر سترہ سال کی ہے اس کے چچا حقیقی نے اپنے لڑکے سے جس کی عمر گیارہ بارہ سال کی ہے نکاح کر دیا لیکن عورت و مرد میں باہم ناسازش رہی بعدہ شوہر کے والد نے اپنے بیٹے کی منکوحہ کو بوجہ بد چلنی کے طلاق دیدی اور کچھ روپیہ لیکر دوسری ریاست میں چھوڑ آیا انہوں نے عدت میں نکاح کر لیا وہاں سے عورت کا بھائی اس کو لے آیا اور عورت نے یہاں آ کر خاوند سابق کے گھر جانا منظور کر لیا لیکن خاوند سابق نے آباد کرنے سے صاف انکار کر دیا کہ میں طلاق دے چکا ہوں پھر عورت کے بھائی نے عورت کا نکاح دوسری جگہ کر دیا عورت کی رضامندی سے یہ نکاح جائز ہو لیا نہیں؟

(الجواب) باپ کی طلاق بیٹے کی زوجہ پر واقع نہیں ہوئی[1] لہذا وہ طلاق اور نکاح جو اس کے بعد کیا گیا ناجائز اور باطل ہے البتہ شوہر سابق نے خود جب یہ کہا کہ میں طلاق دے چکا ہوں اس وقت طلاق واقع ہو گئی عدت کے بعد وہ مطلقہ دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے اور یہ نکاح جو تیسرے شخص سے ہوا اگر عدت کے بعد ہوا تو صحیح اور درست ہوا اور عدت بھی اس وقت لازم ہے کہ وہ عورت مدخولہ ہو ورنہ عدت اس پر نہیں کما قال اللہ تعالیٰ ثم طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا[2] الآیۃ فقط

فضولی کا نکاح موقوف ہے

(سوال ۳۲۷) زینب نے بلا اجازت باپ کے زید کے ساتھ نکاح کر لیا ہے اور زینب کے ساتھ اس کا چھوٹا بھائی عمر تھا جس کی عمر تخمیناً چھ سال ہو گی زید کے بھائی بکر نے اپنی لڑکی فاطمہ کا نکاح عمر کے ساتھ کر دیا جب کہ عمر کا والد موجود نہ تھا دس روز کی مسافت پر تھا، بغیر اس کی اجازت کے کیا گیا عمر کی جانب سے خالد نے قبول کیا جو کہ عمر کا رشتہ دار نہیں بلکہ اجنبی شخص ہے دس گیارہ سال کا عرصہ گزر چکا ہے اب نکاح عمر کا فاطمہ کے ساتھ ہے یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے کل تصرف صدر منه وله مجيز حال وقوعه انعقد موقوفاً[3] اور علامہ شامی مجیز کے بیان میں لکھتے ہیں من مالك او ولى كاب وجد ووصى وقاض[4] پس اس سے ثابت ہوا کہ صورت مسئولہ میں جب کہ عمرو کا والد مجیز وقت عقد موجود نہیں ہے تو یہ تصرف فضولی کا اس کی اجازت پر موقوف رہے گا باطل نہ ہوگا اور جب عمر قبل اجازت اپنے والد کے بالغ ہو گیا تو اب عقد اس کی اجازت پر موقوف رہے گا جیسا کہ اس جزئیہ سے مستنبط ہوتا ہے ای تصرف تصرفاً يجوز عليه لو فعله وليه فى صغره كبيع و شراء و تزوج و تزويج امته و كتابة قنه و نحوه فاذا فعله الصبى بنفسه يتوقف على

---

(۱) ولا يقع طلاق المولى على امراة عبده لحديث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ بالساق (الدرالمختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ص ۵۹۵ ج ۲. ط.س. ج۳ص۲۴۲) ظفير

(۲) سورة الاحزاب ۶ – ظفير

(۳) الدالمختار على هامش رد المحتار كتاب البيوع فصل فى الفضولى ص ۱۸۷ ج ۴. ط.س. ج۳ص۱۰۶ – ظفير

(۴) رد المحتار كتاب و فصل ايضاً ص ۱۸۷ ج ۴. ط.س. ج۳ص۱۰۶ – ظفير

اجازة وليه مادام صبياً و لو بلغ قبل اجازة وليه فاجاز بنفسه جاز ولم يجز بنفس البلوغ بلا اجازة (۱) رد المحتار جلد رابع ص ۱۵۲ غرض یہ نکاح موقوف ہے جب تک مجیز کی طرف سے اجازت یا انکار نہ ہو جاوے موقوف رہے گا۔ فقط

سوتیلی ماں کی سگی بہن سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۳۲۸) زید کا ایک بیٹا بکر ہے بکر کی ماں کے مرنے کے بعد زید نے دوسری عورت سے نکاح کر لیا اب بکر اپنی سوتیلی ماں کی سگی بہن سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) بکر کا نکاح زید کی دوسری زوجہ کی بہن سے صحیح ہے۔ (۲) فقط

بیوی کی جس بہن سے زنا کیا اس کے لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی کر سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۳۲۹) رجل زنا باخت زوجة هل يجوز نكاح بنته بولد المزنية بالا دلة القاطعة؟

(الجواب) يجوز نكاح بنت الزانى بابن المزنية كما قال فى رد المحتار ويحل لا صول الزانى وفروعه اصول المزنى بها و فروعها (۳) اه شامى ص ۲۷۹ ج ۲ مصرى

اگر بالغ لڑکے نے اپنی بالغہ بیوی کو طلاق دیدی تو پھر اس سے وہ نکاح کر سکتا ہے

(سوال ۳۳۰) ایک لڑکے بالغ کا نکاح نابالغہ لڑکی سے ہو گیا تھا اس لڑکے نے اس نابالغہ کو طلاق دیکر دوسری جگہ اپنا نکاح کر لیا تھا اب وہ لڑکی بالغہ ہو گئی لڑکا اور لڑکی دوبارہ نکاح کرنا چاہتے ہیں اور اب تک ان کو خلوت کی نوبت نہیں ہوئی اس صورت میں ان دونوں کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں دوبارہ ان کا نکاح صحیح ہے۔ هكذا فى كتب الفقه. (۴) فقط

بیوی کے رہتے ہوئے اپنی سوتیلی ساس سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۳۳۱) زید نے دو عورتوں سے عقد کیا دوسری عورت کے عقد کے وقت ایک لڑکی چار سالہ زید کے نطفہ سے موجود تھی جسے بالغہ ہونے پر بکر اپنے عقد میں لے آیا زید مرض طاعون سے فوت ہو گیا اب زید کی پہلی بیوی کو بکر اپنے نکاح میں لانا چاہتا ہے نکاح کے پہلے بکر کا رشتہ زید کے ساتھ کسی قسم کا نہ تھا پس اس حالت

---

(۱) ردالمحتار كتاب البيوع فصل فى الفضولى تحت قوله بيانه صبى باع مثلاً ص ۱۸۷ ج ٤. ط.س. ج۳ ص ۱۰٦۔

(۲) واما بنت زوجة ابيه و ابنه فحلال (درمختار) وكذا بنت ابنها ولا تحرم بنت زوج الام ولا امه ولا ام زوجة الاب ولا بنتها الخ (ردالمحتار فصل فى المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۳۱) ظفير

(۳) رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۸٤ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۳۲ . سوال وجواب کا حاصل ہے کہ زانی کی لڑکی کا نکاح مزنیہ کے لڑکے سے درست ہے (٤) واذا كان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان يتزوجها فى العدة و بعد انقضائها (فصل فيما تحل به المطلقة ص ۳۷۸ ج ۲) ظفير

میں زید کی پہلی بیوی جو بکر کی سوتیلی ساس ہوتی ہے، بکر کے ازدواج میں شرعاً آسکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر وہ لڑکی جو بکر کے عقد میں آئی زید کی پہلی زوجہ کے شکم سے نہیں ہے اور زید کی پہلی زوجہ بکر کی ساس حقیقی نہیں ہے تو نکاح بکر کا اس سے درست ہے درمختار میں ہے فجاز الجمع بین امراة و بنت زوجها الخ درمختار [1] فقط

بیوی کی اجازت کے بغیر مرد کو دوسری شادی کرنا درست ہے

(سوال ۳۳۲) بلا اجازت زوجہ کے شوہر کو نکاح ثانی کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) شوہر کو دوسرا نکاح کرنا بدون اجازت زوجہ اولیٰ کے درست ہے، زوجہ سے اجازت لینے کی شرعاً ضرورت نہیں ہے نکاح ہو جاتا ہے [2] لیکن اگر مصلحت کی وجہ سے کہ ان میں نااتفاقی نہ ہو اس سے اجازت لیکر اور اس کو راضی کر کے دوسرا نکاح کرے تو یہ بہتر ہے۔ فقط

بیوی کے مرنے کے بعد اس کی سوتیلی نانی سے نکاح درست ہے یا نہیں

(سوال ۳۳۳) زید نے ہندہ سے نکاح کیا تھوڑے عرصہ بعد ہندہ فوت ہو گئی اب زید ہندہ کی سوتیلی نانی یعنی ہندہ کے حقیقی نانا کی منکوحہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں زید اپنی زوجہ سابقہ ہندہ متوفیہ کے نانا کی منکوحہ بیوہ سے نکاح کر سکتا ہے کذافی کتب الفقه وقد قال الله تعالیٰ واحل لکم ماوراء ذالکم [3] الآیة ولیس فیه الجمع بین المحارم الخ فقط

منگنی کے بعد زنا کیا پھر نکاح کر لیا کیا حکم ہے؟

(سوال ٤٣٤) زید کی منگنی عمر کی لڑکی سے ہوئی زید نے قبل از نکاح اس سے زنا کیا اس کے چند روز بعد نکاح ہو گیا، یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور قبل نکاح جو زنا ہوا اس کا کیا کفارہ ہے؟

(الجواب) وہ نکاح صحیح ہے [4] اور پہلے جو زنا ہوا اس سے توبہ واستغفار کرے یہی اس کا کفارہ ہے۔ [5] فقط

---

(۱) الدالمختار علی هامش رد المحتار، فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲. ط.س. ج۳ص۳۹ - ۱۲ ظفیر

(۲) قرآن میں ہے فانکحوا ما طاب لکم من النسآء مثنی و ثلث و ربع (النساء ۱) شوہر مختار ہے اس لئے بیوی کی اجازت کی شرعاً ضرورت نہیں ہاں یہ شرط البتہ ہے کہ وہ عدل و مساوات کی قدرت رکھتا ہو کیونکہ ارشاد ربانی ہے فان خفتم الا تعدلوا فواحدة (النساء ۱) ظفیر

(۳) سورة النساء : ٤

(٤) لونکحها الزانی حل له وطؤها اتفاقا (الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ٤٠١ ج ۲. ط.س. ج۳ص٤٩) ظفیر

(۵) کیونکہ دار الحرب میں باوجود ثبوت یا اقرار حد نہیں ہے لانه لاحد بالزنا فی دارالحرب (الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب الحدود ص ۱۹۵ ج ۳. ط.س. ج۳ص۵) ظفیر

جس بیوہ کا بوسہ لیا اس سے نکاح درست ہے

(سوال ۳۳۵) ایک شخص نے ایک عورت بیوہ کا بوسہ لیا اور چھاتی پکڑی شخص مذکور کا نکاح بیوہ مذکور سے درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس عورت بیوہ سے شخص مذکور کا نکاح شرعاً درست ہے فقط (جب اس عورت سے نکاح جائز ہے جس سے اس نے زنا کیا ہے تو اس سے بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا لو نکحها الزانی حل له وطؤها . درمختار ظفیر

جوان عورت کا نکاح نابالغ لڑکے سے درست ہے

(سوال ۳۳۶) عورت بیوہ پندرہ سالہ عمر کا نکاح ایک لڑکے سے ہوا جس کی عمر چھ سال ہے' ایسی حالت میں نکاح صحیح ہو گیا یا نہیں؟

(الجواب) اگر نابالغ کے ولی نے اس کا نکاح کیا ہے تو نکاح صحیح ہو گیا عورت پندرہ سالہ یا اس سے زیادہ عمر کی اپنا نکاح نابالغ لڑکے سے کرے' اور نابالغ کی طرف سے اس کا ولی اجازت دے تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے۔[1] فقط

بالغہ لڑکی کے قول پر اعتماد کر کے اس کی شادی جائز ہے

(سوال ۳۳۷) ایک لڑکی جوان العمر ایک ریلوے اسٹیشن کے پاس ملی اور باوجود تلاش کے اور کسی وارث کا پتہ نہیں چلا اور یہ کہتی ہے کہ میرا نکاح نہیں ہوا اس کے نکاح کی فکر ہے اس لئے کہ جوان العمر ہے آیا اس کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) ایسی حالت میں کہ لڑکی خود بالغہ ہے کیونکہ تحریر سوال کے موافق اب وہ پندرہ برس کی ہو گئی ہے تو موافق اس کے بیان کے کہ اس کا نکاح ابھی نہیں ہوا اگر اس کی رضامندی سے اس کا نکاح کفو میں کر دیا جاوے تو بقاعدہ شرعیہ درست ہے۔[2] فقط

بیوی کے طلاق یا موت کے بعد اس کی بہن سے شادی

(سوال ۳۳۸) اگر کسی شخص کی زوجہ فوت ہو جائے تو وہ شخص فوت شدہ زوجہ کی ہمشیرہ کے ساتھ فی الحال نکاح کر سکتا ہے یا نہیں' بعض علماء اس کے قائل ہیں کہ چار ماہ دس یوم تک نکاح نہیں کر سکتا اور درمختار کی اس عبارت سے استدلال کرتے ہیں ومواضع تربصه عشرون کنکاح اختها الخ یہ استدلال مطلقہ و متوفیہ دونوں کے حق میں صحیح ہے یا صرف مطلقہ کے حق میں بعض علماء فی الحال نکاح صحیح بتلاتے ہیں کس کا قول صحیح ہے۔؟

(الجواب) یہ استدلال مطلقہ کے بارے میں صحیح ہے اور متوفیہ کے حق میں نہیں ہے کیونکہ زوجہ متوفیہ کی بہن سے فوراً بعد موت زوجہ متوفیہ کا نکاح صحیح ہے کمافی ردالمحتار فرع ماتت امراته له التزوج

---

(۱) وهو ای الولی شرط صحة نكاح صغير و مجنون (ایضاً باب الولی ص ۴۰۷ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۵۵) ظفیر
(۲) فنفذ نكاح حرة مكلفة بلا رضا ولی (ایضاً باب الولی ص ۴۰۷ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۵۵) ظفیر

باختها بعد يوم من موتها كما في الخلاصة عن الاصل وكذافي المبسوط لصد ر الاسلام والمحيط للسرخسي والبحر والتتارخانية وغيره من الكتب المعتمدة الخ شامی [1] جلد ۲ ص ۲۸٤ باب المحرمات فقط

اسمعیل کی شادی اپنے دادا کے بھائی کی لڑکی سے درست ہے یا نہیں جو اس کے چچا کی بیوہ ہے

(سوال ۳۳۹) سردار خاں کے تین بیٹے وزیر خاں، منور خاں، دلاور خاں، وزیر خاں کا ایک لڑکا واحد خاں، منور خاں کی ایک لڑکی ظہورا اور ایک لڑکا عظیم اللہ خاں دلاور خاں کی ایک لڑکی صغری، واحد خاں کی شادی ظہورا کے ساتھ ہوئی ان سے ایک لڑکا اسماعیل خاں پیدا ہوا عظیم اللہ کی شادی صغری کے ساتھ ہوئی عظیم اللہ خاں فوت ہو گیا اسمعیل خاں کی شادی صغری کے ساتھ ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں اسمعیل خاں کا نکاح صغری سے شرعاً صحیح ہے عدت گزرنے کے بعد نکاح صغری کا اسمعیل خاں کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ هكذا في كتب الفقه فقط

(فيحرم على الانسان فروعه الخ و اصوله و هم امها ته وامهات امهاته وابائه وان علون و فروع ابويه وان نزلن فتحرم بنات الاخوة والا خوات و بنات اولاد الا خوة والا خوات وان نزلن و فروع اجداده وجداته لبطن واحد فلهذا تحرم العمات والخالات و تحل بنات العمات والا عمام والخالات والا حوال فتح القدير فصل في المحرمات ص ۱۱۷ ج ۳. ظفیر)

عدت میں شادی کر دی پھر علیحدگی ہو گئی اب عدت بعد نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۳٤۰) ایک عورت بیوہ نے عدت وفات کے اندر نکاح ثانی کر لیا، بعد اطلاع ان میں تفریق و علیحدگی کر دی گئی اب نزاع اس میں ہے کہ بعض عالم کہتے ہیں کہ ان کا نکاح آپس میں بعد عدت کے جائز ہے اور قاضی صاحب نے یہ حکم دیا ہے کہ تمہارا نکاح اب بعد انقضاء عدت کے بھی ناجائز ہے، ہرگز آپس میں نکاح نہ کرنا یہ صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ حکم قاضی صاحب کا کہ ان میں کبھی نکاح نہ ہو سکے گا غلط ہے، عدت گزرنے کے بعد ان میں پھر نکاح ہو سکتا ہے پس عدت میں نکاح کرنے کی وجہ سے جو گناہ ہوا اس سے توبہ کریں اور عدت گزرنے کے بعد نکاح کر لیویں اس میں شرعاً کچھ ممانعت نہیں ہے۔ [2] فقط

جبراً اجازت دیدے تو بھی نکاح ہو جاتا ہے

(سوال ۳٤۱) ایک عورت بیوہ اپنا نکاح زید سے کرنا چاہتی تھی مگر اس کے بھائی اور دادا نے جبراً اس سے اجازت لیکر بکر سے اس کا نکاح کر دیا بعد کو عورت نے عدالت میں درخواست دیدی کہ میرا نکاح جبراً کیا گیا لہذا

---

(۱) ردالمحتار فصل في المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ط.س. ج۳ ص۳۸ - ظفیر
(۲) اما نكاح منكوحة الغير و معتدته الخ لم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (رد المحتار ص ٤٨۲ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۱۳۲)

میں اس کے یہاں نہ رہوں گی غرض مقدمہ پنچایت میں آیا اور بکر سے فارغ خطی لی گئی اور عورت نے زید سے
نکاح کر لیا جو نکاح بکر سے ہوا تھا وہ جائز تھا یا نہیں ؟
(الجواب) نکاح اس بیوہ کا جو بکر سے ہوا تھا صحیح ہو گیا تھا کیونکہ نکاح اکراہ سے بھی ہو جاتا ہے کما
استدل علیه الفقهاء [1] بقوله علیه السلام ثلث جدهن جد وهزلهن جد الحدیث [2] . و عد ﷺ
منها النکاح پھر جب کہ بکر سے فارغ خطی لی گئی تو وہ عورت اس کے نکاح سے خارج ہو گئی اب اگر اس
کا نکاح زید سے عدت گزرنے کے بعد ہوا ہے تو صحیح ہے اور اگر عدت کے اندر ہو تو باطل ہے۔ الا ان تکون
غیر مدخولة فقط

عمر کا نکاح اس کے بھائی کی بیوی کی لڑکی سے درست ہے یا نہیں

(سوال ۳٤۲) کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید و عمر دونوں حقیقی بھائی ہیں اور
ہندہ زید کی منکوحہ ہے 'زینب کو اپنے ہمراہ لائی جو خالد کی لڑکی ہے ہندہ کے بطن سے زید کا بھائی عمرو زینب
سے عقد کرنا چاہتا ہے' تو یہ عقد جائز ہے یا نہیں ؟ بینوا توجروا
(الجواب) عمر کا نکاح زینب ربیبہ زید سے صحیح ہے کیونکہ زینب صرف زید پر حرام ہے کیونکہ وہ اس کی ربیبہ
ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ و ربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بهن الخ کما قال
تعالی واحل لکم ما وراء ذلکم [3] الخ فقط

مزنیہ کے لڑکے سے زانی کی ہمشیرہ کا نکاح درست ہے یا نہیں

(سوال ۳٤۳) ایک مرد زانی دوسرے شخص کی عورت منکوحہ کے ساتھ زنا کرتا رہا کیا زانی کی ہمشیرہ اور
مزنیہ کے لڑکے کا باہم نکاح ہو سکتا ہے ؟
(الجواب) زانی کی ہمشیرہ کا نکاح مزنیہ منکوحۃ الغیر کے پسر سے شرعاً جائز ہے۔ لقوله تعالیٰ واحل لکم
ماوراء ذلکم [4] الآیة فقط

غیر شادی شدہ کافرہ مسلمان ہوئی تو اس کا نکاح درست ہے

(سوال ۳٤٤) ایک عورت مسلمان ہوئی حالت کفر میں اس کا نکاح نہیں ہوا مسلمان ہوتے ہی اس کا نکاح
جائز ہو گیا یا نہیں ؟

---

(۱) اذ حقیقة الرضا غیر مشروطة فی النکاح لصحته مع الاکراه والهزل رحمتی (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج
۲. ط.س. ج۳ص ۲۱) ظفیر
(۲) مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸٤ ظفیر
(۳) سورة النساء ٤
(٤) ایضاً

فقط (۱) کذافی الدر المختار
(الجواب) اس نو مسلمہ کا نکاح بعد اسلام کے فوراً کسی مسلمان سے درست ہے۔

خالہ زاد بھانجی سے شادی درست ہے

(سوال ۳۴۵) خالہ زاد بھانجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟
(الجواب) جائز ہے۔(۲) فقط

سوتیلی ماں کے لڑکے سے لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۳۴۶) زید کی سوتیلی ماں بیوہ کا جب دوسری جگہ نکاح کرے اور اس سے لڑکا تولد ہو تو زید اس
لڑکے سے اپنی دختر کا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟
(الجواب) یہ نکاح درست ہے۔(۳) فقط

ہندہ مسلمان ہوگئی زید نے شادی کر لی مگر ہندہ ہندوانہ طرز پر رہتی ہے کیا حکم ہے؟

تعلق ہندہ کو جو اہل ہنود سے
(سوال ۳۴۷) زید اور ہندہ بیوہ کا ناجائز تعلق ایک عرصہ سے تھا زید نے بوجہ بدنامی اہل برادری اسلام
تھی دو شخصوں کے روبرو مسلمان کر کے انہیں کے سامنے نکاح پڑھ لیا اب ہندہ بوجہ
کو پوشیدہ رکھ کر اپنی قدیمی وضع کی پابند ہے آیا ہندہ کا اسلام لانا شرعاً قابل قبول ہے اور ایسا نکاح جائز ہے؟
(الجواب) ہندہ کا اسلام معتبر اور صحیح ہے اور نکاح اس کا زید کے ساتھ بھی جائز ہے(۴) فقط (باقی ہندہ کا
فرض ہے کہ وہ اپنا پرانا ہندوانہ طریقہ چھوڑ دے اور اسلام کا طریقہ اختیار کر لے۔ ظفیر)

دو سگی بہنوں سے نکاح کیا ان سے اولاد ہوئی ان اولاد کا آپس میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۳۴۸) ایک شخص کے نکاح میں دو سگی بہنیں تھیں ان کی اولاد کا نکاح آپس میں صحیح ہے یا نہیں؟
(الجواب) دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا حرام ہے اور ان میں سے پہلی کا نکاح صحیح ہے اور دوسری بہن کا نکاح
صحیح نہیں ہوا(۵) اور اولاد اس شخص کی جو پہلی عورت سے ہوئی اس کا نسب ثابت ہے اور
جو بعد میں ہوا وہ

---

(۱) ومن هاجرت الینا مسلمة الخ فیحل تزوجها (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب النکاح ص ۵۳۸ ج
۲ ط.س. ج۳ص ۱۹۳) ظفیر
(۲) وتحل بنات العمات والاعمام والخالات والاخوال (فتح القدیر فصل فی المحرمات ص ۱۱۷ ج ۳) ظفیر
(۳) فلا تحرم بنت زوجة الابن الخ ولا بنت زوجة الاب (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۰ ج
۳ ط.س. ج۳ص ۹۷) جب خود اس کے لئے حرام نہیں ہے تو اس کے لڑکے کے لئے بدرجہ اولیٰ حرام نہ ہوگی بلکہ جائز ہوگی۔ ظفیر
(۴) ینعقد النکاح بالا یجاب والقبول الخ عند حرین بالغین او حر و حرتین عاقلین بالغین مسلمین (البحر الرائق کتاب
النکاح ص ۸۷ ج ۳ ط.س. ج۳ص ۸۱) ظفیر
(۵) ولا یجمع بین اختین نکاحا ولا بملك یمین وطیا (هدایه فصل فی المحرمات ص ۲۷۶ ج ۲) و حرم الجمع بین
المحارم نکاحا ای عقدا صحیحا وعدة ولو من طلاق بائن (درمختار) اذا تزوجهما فی عقد واحد فانه لا یکون صحیحا
قطعا ولا فیما اذا تزوجهما علی التعاقب وکان نکاح الاولی صحیح فان نکاح الثانیة والحالة هذه باطل قطعاً (ردالمحتار
فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۳۸) ظفیر

دوسری عورت سے جو اولاد ہوئی اس کا نسب ثابت نہیں، اور دونوں کی اولاد کا نکاح حسب شرائط نکاح صحیح ہو جاوے گا۔[1] فقط

ماموں کی بیوہ ممانی سے نکاح

(سوال ۳۴۹) ہندہ بیوہ بکر کی ایک رشتہ سے یعنی اس کے باپ کی ماموں زاد بہن کی وجہ سے پھوپھی بھی ہے اور حقیقی ممانی بھی اور بکر کی زوجہ متوفیہ کی خالہ بھی ہے، آیا بکر ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) بکر کا ماموں جب کہ فوت ہو چکا ہے یا اس نے طلاق دیدی ہے اور عدت گزر گئی تو بکر کا نکاح بصورت مذکورہ ہندہ سے درست ہے لقوله تعالیٰ واحل لكم ماوراء ذلكم (النساء : ٤) فقط

بیوی کے مرنے کے بعد اس کے بھائی کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۳۵۰) زید کی بیوی کا انتقال ہو گیا اب زید کا نکاح مرحومہ کی برادرزادی سے درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) زوجہ متوفیہ کی برادرزادی سے زید کا نکاح جائز ہے کیونکہ پھوپھی اور بھتیجی کا ایک وقت میں نکاح میں جمع کرنا حرام ہے اور جب کہ پھوپھی کا انتقال ہو گیا اور وہ زید کے نکاح میں نہ رہی تو اس مرحومہ کی بھتیجی سے نکاح زید کا جائز ہے۔ فقط (ولا يجمع بين المراة و عمتها– هدايه باب المحرمات. ظفیر)

خلوت سے پہلے طلاق دیدے تو بلا عدت نکاح درست ہے

(سوال ۳۵۱) ہندہ نابالغہ نے زید سے بولایت ولی عقد نکاح کیا تھا اور اسی حالت نابالغیت میں چھوڑ کر زید پردیس چلا گیا تھا، جب ہندہ بالغہ ہوئی تو زید کے چھوٹے بھائی حقیقی عمرو سے تعلق ناجائز کر لیا اور زید نے نکاح سے اس وقت تک کوئی سروکار ہندہ موصوفہ سے نہیں کیا بہت سمجھانے پر اب طلاق دینے پر مستعد ہے آیا ہندہ بعد طلاق بلا گزرے عدت کے عمرو مذکور سے عقد کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر زید اب ہندہ کو طلاق دیوے اور زید نے ہندہ سے وطی اور خلوت نہ کی تھی تو بلا گزارے عدت کے ہندہ کا نکاح عمرو کے ساتھ درست ہے اور اگر زید خلوت کر چکا تھا تو عدت کے بعد نکاح ہو سکتا ہے۔[2] فقط

---

(۱) اگر یہ نکاح یکے بعد دیگرے ہوا ہے تب تو جواب وہی ہے جو مفتی علام نے لکھا لیکن اگر دونوں بہنوں سے ایک ساتھ ہوا ہے تو دونوں کی اولاد کا نسب ثابت ہوگا اور ان کے مابین شادی کسی حال میں درست نہیں ہوگی بلکہ پہلی صورت میں بھی احتیاط کے خلاف ہے۔ وعدة المنكوحة نكاحا فاسد افلا عدة فى باطل و كذا موقوف قبل الاجازة احتياج لكن الصواب ثبوت العدة والنسب بحر (درمختار) قوله نكاحا فاسداً هي المنكوحة بغير شهود و نكاح امراة الغير بلا علم بانها متزوجة لنكاح المحارم مع العلم لعدم الحل فاسد عند الامام خلافاً لهما فتح الخ قلت و يشكل عليه ان نكاح المحارم مع العلم بعدم الحل فاسد كما علمت مع انه لم يقل احد من المسلمين بجوازه و تقدم فى باب المهر ان الدخول فى النكاح موجب للعدة و ثبوت النسب و مثل له فى البحر (ردالمحتار باب العدة ص ۸۳۵ ج ۲ . ط.س. ج۳ ص ۵۱٦)

(۲) قال لزوجته غير المدخول بها انت طالق ثلاثاً و قعن وان فرق بانت بالا ولى لا الى عدة (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب طلاق غير المدخول بها ص ٦٢٣ ج ۲ . ط.س. ج۳ ص ۲۸٤ ..... ۲۸٦)

چچا کے لڑکے کی شادی بھتیجے کی لڑکی سے درست ہے

(سوال ۳۵۲) دو بہنیں ہیں ایک چچا کے نکاح میں ہے اور دوسری بھتیجے کے نکاح میں ایک بہن کے لڑکی پیدا ہوئی اور دوسری کے لڑکا ان دونوں میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ہو سکتا ہے' کما قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم. الآیة[۱] فقط

بیہودہ شرائط کے ساتھ جو نکاح کیا جائے وہ درست ہے یا نہیں

(سوال ۳۵۳) اگر کوئی عورت اپنا نکاح کسی کے ساتھ ایسی شرائط کے ساتھ کرے جن میں یہ راز پوشیدہ ہو کہ اس کے تعلقات ناجائز جو کسی ایک کے ساتھ وہ قبل نکاح کے رکھتی ہے بعد نکاح کے بھی رہیں گے اور اس راز کو شوہر سے پوشیدہ رکھ کر فقرات مہمل میں اقرار لکھائے تو اس قسم کا نکاح جس کی بناء اور غرض ایک شخص کو دام تزویر میں پھنسا کر روپیہ یا مال حاصل کرنا مقصود ہو' شرعاً جائز ہوگا یا نہیں اور بعد معلوم ہو جانے اس راز کے شوہر کو کیا کرنا چاہئیے؟

(الجواب) نکاح صحیح ہو گیا[۲] باقی جو وعدے اس نے اس سے دھوکہ دیکر لئے گئے بعد اطلاع کے اس پر کاربند نہ ہو۔ فقط

جبراً جو نکاح ہوا اس کا کیا حکم ہے

(سوال ۳۵۴) زید کی دختر کو عمر بھگا کر لے گیا اور کسی دوسرے موضع میں نکاح کرالیا زید کی فریاد پر اس موضع والوں نے والد عمر پر اور ہمشیرہ بالغہ عمر پر جبر اور زبردستی کر کے دونوں سے اجازت نکاح لیکر عمر کی ہمشیرہ کا نکاح زید کے فرزند سے کر دیا اس صورت میں نکاح مکرہ درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ نکاح اکراہ کے ساتھ درست ہے خواہ مرد مکرہ ہو یا عورت' اور یہی صحیح ہے لہذا صورت مسئولہ میں نکاح عند الحنفیہ صحیح ہو گیا' کما فی الشامی بل عبار اتہم مطلقة فی ان نکاح المکرہ صحیح کطلاقه و عتقه مما یصح مع الهزل و لفظ المکره شامل للرجل والمراة الخ شامی[۳] ص ۲۷۱ ج ۲ اقول وفی الحدیث ثلاث جد ھن جدو ھزلھن جد الحدیث و عد ﷺ فیھن النکاح. فقط[۴] فقط

---

(۱) سورة النساء : ٤

(۲) ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط دونه یعنی لو عقدمع شرط فاسد لم یبطل النکاح بل الشرط (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ٤٠٥ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۵۳) ظفیر

(۳) رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۲۱ ظفیر

(٤) مشکوة باب الطلاق ص ۲۸٤

غائب سے نکاح کیا گیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۳۵۵) زید نے ہندہ کا نکاح اپنے بیٹے بکر عاقل بالغ غائب سے کر دیا جو کہیں دور دراز ملازم ہے دو تین ماہ سے خط و تنخواہ بھی نہیں آئی تو کیا نکاح موقوف مذکور قبل رد و قبول قولاً یا فعلاً ہندہ رجوع کر سکتی ہے اگر دوسری جگہ نکاح کرے تو کیا نکاح ثانی نکاح موقوف کو باطل کر دے گا والملك بات اذا ورد على الموقوف ابطله شامی جلد رابع ص ۱۴۶ نیز عند العقد زندگی و موت بکر مشکوک تھی نکاح کے بعد بھی ایک ماہ گزر گیا کوئی خبر نہیں تو ایسی صورت میں بکر عند العقد مجیز ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ہندہ اپنے ایجاب سے قبل قبول آخر جب تک بکر کے قبول و رد کا علم نہ ہو رجوع نہیں کر سکتی اور نہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے قال علیه الصلوة والسلام ثلث جد هن جدو هزلهن جد الحديث[1] ولعدم جريان المساونة فى النكاح بخلاف البيع اور بکر کی موت جب تک محقق نہ ہو یا حسب قاعدہ مفقود حکم اس کی موت کا نہ کیا جاوے اس وقت تک وہ مجیز ہو سکتا ہے۔

بیوی شوہر کے لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۳۵۶) ایک شخص نے ایک بیوہ سے نکاح کیا اس کے ساتھ پہلے خاوند سے ایک لڑکی ہے اب وہ شخص مر گیا اس کا ایک لڑکا ہے اگر وہ لڑکا اس لڑکی کے ساتھ نکاح کرے تو درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر اس مرد کا لڑکا پہلی زوجہ سے یعنی اس عورت بیوہ سے نہیں ہے جس کے بطن سے پہلے شوہر سے وہ دختر ہے تو نکاح ان دونوں میں درست ہے[2] اور اگر وہ لڑکا اس مرد کا اسی بیوہ کے بطن سے ہے جس کی وہ لڑکی ہے تو ان میں نکاح درست نہیں ہے۔[3] فقط

ایک دو طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۳۵۷) ایک حافظ نے ایک لونڈی سے نکاح کیا اور اس کا زیور فروخت کر کے حج کو لے گیا واپس آکر اس کو طلاق دیکر گھر سے نکال دیا اب چند روز بعد پھر اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) دوبارہ نکاح کرنا اس سے جائز ہے۔[4] فقط (اگر اس نے تین طلاق نہیں دی تھی۔ ظفیر)

---

(۱) مشکوۃ باب الطلاق ص ۲۸۴

(۲) واما بنت زوجة ابيه اوابنه فحلال (الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۳۱) ظفیر

(۳) اس لئے کہ اس صورت میں دونوں حقیقی بھائی بہن ہوئے اور بہن سے نکاح حرام ہے حرمت علیكم امها تكم وبنا تكم واخواتكم (سورة النساء ٤) ظفیر

(٤) وینکح مبانته بما دون الثلاث فى العدة و بعد ها بالا جماع الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الرجعة مطلب فى العقد على المبانته ص ۷۳۸ ج۲. ط.س. ج۳ص ۴۰۹) ظفیر

یہ کہا کہ فلاں سے نکاح کروں تو اپنی بیٹی سے کروں، پھر نکاح کر لیا، درست ہے یا نہیں

(سوال ۳۵۹) زید نے عمر کو کہا کہ اگر تو ہندہ کے ساتھ عقد کرے گا تو گویا اپنی بیٹی کے ساتھ عقد کرے گا زید نے اس کو قبول کیا چند روز کے بعد ہندہ سے عقد کر لیا تو عمر پر کیا کفارہ ہوا؟

(الجواب) عمر کا یہ قول لغو ہے شرعاً اس کا کچھ اثر حرمت نکاح ہندہ پر نہیں ہوگا پس اگر عمر نے ہندہ سے نکاح کر لیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور عمر پر کچھ اثر نہیں ہے۔ فقط

تعلیق نکاح بالشرط کا مفہوم

(سوال ۳۶۰) فقہاء لکھتے ہیں کہ تعلیق نکاح بالشرط میں شرط لغو ہوتی ہے اور نکاح صحیح، اس کے کیا معنی ہیں زید نے اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر کی کہ ناکح بعد النکاح دوسری شادی یا فلاں کام کرنے پر طلاق۔ کیا اس شرط کی وقوع سے طلاق پڑے گی یا نہیں اگر پڑتی ہے تو شرط لغو ہونے کے کیا معنی؟

(الجواب) تعلیق نکاح بالشرط کے یہ معنی ہیں کہ نکاح کو کسی شرط پر معلق کرے مثلاً یہ کہ اگر میرا باپ راضی ہو تو میں نے نکاح کر دیا، یہ لغو ہے نکاح نہ ہوگا اور اگر شوہر نکاح کے بعد کسی شرط پر طلاق کو معلق کرے تو وہ تعلیق طلاق بالشرط ہے نہ تعلیق نکاح۔ **کما هو ظاهر فی الدر المختار والنکاح لا یصح تعلیقه بالشرط کتزوجتك ان رضی ابی لم ینعقد**۔[1] فقط

بھائی کی بالغہ بیوہ سے فوراً نکاح کرے یا عدت ختم ہونے کے بعد

(سوال ۳۶۱) زید کا نکاح ایک لڑکی نابالغہ سے ہوا، بیس روز بعد زید فوت ہو گیا زید کا بھائی اس سے فوراً عقد کر سکتا ہے یا عدت گزارنے کی ضرورت ہوگی؟

(الجواب) عدت موت دس دن چار ماہ گزارنا ضروری ہے، اس کے بعد نکاح ہو سکتا ہے، عدت میں نکاح درست نہیں ہے۔ درمختار میں ہے **والعدة للموت اربعة اشهر الخ و عشر مطلقاً و طئت اولا ولو صغيرةً الخ**[2] فقط

کہا اگر فلاں سے نکاح کروں تو ماں سے کروں کیا اس کے بعد اس سے نکاح جائز ہے

(سوال ۳۶۲) زید کا نکاح اس کی ماموں زاد بہن جمیلہ سے ہونے والا ہے مگر کسی وجہ سے زید نے قسم کھائی کہ اگر میں جمیلہ سے نکاح کروں تو گویا اپنی والدہ سے نکاح کروں زید کا نکاح جمیلہ سے ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) اس قسم کی وجہ سے زید کا نکاح اس کی ماموں زاد بہن بی بی جمیلہ سے حرام نہیں ہوا بلکہ نکاح مذکور

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۵ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۵۳. ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدت مطلب فی عدت الموت ص ۸۳۰ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۵۱۰ واما نکاح منکوحة الغیر و معتدته لم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب العدة ص ۸۳۵ ج۲ ط.س. ج۳ ص ۵۱۶) ظفیر

شرعاً جائز ہے۔ فقط

مرتد ہونے کے بعد پھر عورت اسلام لائے تو نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۳۶۳) ایک عورت اسلام ترک کر کے عیسائی ہوئی اور چند سال بعد پھر اسلام لائی اس عورت کو اپنے شوہر سے نکاح جدید کے واسطے طلاق لینے کی ضرورت ہے یا بلا طلاق نکاح کر سکتی ہے ؟

(الجواب) اس حالت میں بلا طلاق شوہر اول کے دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے (مگر اس وقت جب تین حیض گزر جائیں۔ ظفیر)

تین سالہ بیوہ کا نکاح سات سالہ لڑکے سے درست ہے یا نہیں

سوال ۳۶٤) ایک بیوہ تیس سالہ کا نکاح اس کی رضامندی سے ایک لڑکے نابالغ سات سالہ سے کر دیا' جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب) اگر اس عورت بالغہ کی اجازت و رضامندی سے لڑکے نابالغ کے ولی نے نابالغ کی طرف سے اس نکاح کو قبول کا تو پھر نکاح صحیح ہو گیا۔[۲] فقط (گوایسا بے جوڑ موجودہ زمانے میں نکاح مناسب نہیں۔ ظفیر)

بیوی کی بہن سے لڑکے کا نکاح درست ہے یا نہیں

سوال ۳٦۵) زید نے کلثوم سے نکاح کیا خلیل اور عمر دو لڑکے پیدا ہوئے کلثوم کا انتقال ہو گیا پھر زید نے خیر النساء سے نکاح کیا خیر النساء کی ہمشیرہ حقیقی رابعہ سے خلیل کا نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب) خلیل کا نکاح اس صورت میں رابعہ سے درست ہے۔[۳] فقط

اجنبیہ کو سگی بیٹی کہنے کے بعد بھی اس سے نکاح کر سکتا ہے ؟

سوال ۳٦٦) زید کا ناجائز تعلق ایک عورت سے ہو گیا اس پر زید رسوا ہوا اور خدا سے پختہ وعدہ کیا کہ یہ عورت میری سگی بیٹی کی مانند ہے' اگر میں اس سے عقد کروں تو گویا سگی بیٹی سے کروں چار ماہ ہوئے کہ عورت مذکور کا خاوند فوت ہو گیا تو زید اسی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ؟

---

۱) ولو اسلم احد هما ای احد المجوسيين اوامراة الكتابی ثمه ای فی دار الحرب لم تبن حتی تحيض ثلاثا و تمضی ثلاثة اشهر قبل اسلام الاخر اقامة بشرط الفرقة مقام السبب و ليست بعدة لدخول غير المدخول بها (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النكاح الكافر ص ۵۳٦ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۱۹۱) ظفیر

۲) اس لئے کہ عمر میں تفاوت کی کوئی قید نہیں ہے مسلمان مرد عورت ہو اور ایجاب و قبول اور گواہ پائے جائیں ظفیر

۳) واما بنت زوجة ابيه اوابنه فحلال (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب فی المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۳۱) جب باپ کی بیوی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے' اس کی بہن سے بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا دوسرے کوئی وجہ حرمت نہیں پائی جاتی واحل لكم ماوراء ذلكم (سورة النساء: ٤) ظفیر

(الجواب) زید اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے شرعاً یہ امر درست ہے' اس عورت پر بعد نکاح کے طلاق عائد نہ ہوگی۔ فقط

نکاح کے بعد عورت کا انکار

(سوال ۳٦٧) ایک عورت کا نکاح ایک شخص کے ساتھ پڑھ دیا گیا' دوسرے روز لوگوں کے بھکانے سے وہ عورت منکر ہو کر کہتی ہے کہ میرا نکاح بلا میری مرضی کے جبراً کیا گیا ہے نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا کیونکہ زبردستی واکراہ سے ایجاب و قبول کرنے سے بھی نکاح ہو جاتا ہے۔[1] فقط

(مگر یہ اس صورت میں ہے جب کہ عورت نے ایجاب و قبول کیا ہو لیکن اگر ایسا نہیں ہوا بلکہ اس کی مرضی معلوم کئے بغیر کسی نے از روئے ولی یا فضولی نکاح کر دیا اور عورت نے انکار کر دیا تو نکاح نہیں ہوا۔ ظفیر)

کافرہ جو مسلمان ہوگئی اس سے نکاح

(سوال ۳٦٨) ایک کافرہ عورت مسلمان ہوئی پہلے سے ناجائز تعلق رکھنے والی تھی اس کا نکاح ایام عدت میں جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر اس عورت کا خاوند بحالت کفر موجود نہ تھا تو بعد اسلام کے نکاح اس کا بلا عدۃ کے صحیح ہے۔[2] فقط

جس عورت کا بوسہ لیا اس کی لڑکی سے شادی درست ہے یا نہیں

(سوال ۳٦٩) رحیم بخش کو کچھ خیال ہے کہ اس نے اپنی ممانی بی بی صغریٰ کا ایک مرتبہ بوسہ لیا' از روئے شہوت کے ہو یا مذاق کے مگر یقین نہیں احتمال ہے' صغریٰ کہتی ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا تو رحیم بخش کا نکاح بی بی صغریٰ کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں رحیم بخش کا نکاح بی بی صغریٰ کی دختر سے جائز ہے۔[3] فقط

لڑکی سے روپیہ لیکر نکاح کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۳۷۰) ایک شخص نے نکاح کی تجویز کی بعد کو معلوم ہوا کہ لڑکی چھوٹی ہے' پھر اس لڑکی کے عوض

---

(۱) ان نکاح المکرہ صحیح کطلاقه و عتقه مما یصح مع الهزل ولفظ المکرہ شامل للرجل والمراۃ (ردالمحتار کتاب النکاح ص ۳۷۳ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۲۱) ظفیر

(۲) ولو اسلم احدهما ثم لم تبن حتی تحیض ثلاثة اشهر قبل اسلام الاخر (الدرالمختار علی هامش رد المحتار' باب نکاح الکافر ص ۵۳٦ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۱۹۱) لیکن اگر شوہر تھا ہی نہیں تو اس مدت گزارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ۱۲ ظفیر

(۳) اس لئے کہ احتمال سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا ان الیقین لا یزول بالشك . ظفیر

دوسری لڑکی تجویز کی، اور لڑکی کے ہمراہ دو سو روپے دیئے یہ صورت جائز ہے یا نہیں، یعنی لڑکی بھی دی اور دو سو روپے بھی۔

(الجواب) اگر دوسری لڑکی کے اولیاء راضی ہیں تو نکاح درست ہے اور دو سو روپے لینا حرام ہے یہ رشوت ہے اس کو واپس کرنا چاہئے اور پہلی لڑکی کے جو اولیاء ہیں ان کو اس کے نکاح کا اختیار ہے جہاں مرضی ہو نکاح کریں اور جس سے اس کے نکاح کی تجویز ہوئی تھی اور پھر نکاح نہ ہوا تو اس کو اختیار اس لڑکی پر نہیں ہے اور نہ وہ معاوضہ میں دی جا سکتی ہے یہ جہالت ہے۔[1] فقط

استاذ یا پیر کی بیوہ سے نکاح درست ہے

(سوال ۳۷۱) اپنے استاذ یا پیر کی بیوہ سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں، زید اس کو ناجائز کہتا ہے، زید مصیب ہے یا مخطی؟

(الجواب) استاذ یا پیر متوفی کی بیوہ سے شاگرد اور مرید کو نکاح کرنا درست ہے، لقوله تعالیٰ بعد بیان المحرمات واحل لکم ما وراء ذلکم[2] پس زید کا قول غلط ہے اور زید اس بارے میں خطا پر ہے

منکوحہ کے باپ کی بیوہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں جو منکوحہ کی ماں نہیں

(سوال ۳۷۲) شیر محمد نے اپنی دختر کا نکاح اپنے بھتیجہ محمد مراد سے کر دیا حالانکہ شیر محمد کی دو منکوحہ تھی، شیر محمد فوت ہو گیا آیا مراد اپنے خسر کی زوجہ سے جو اس کی حقیقی ساس نہیں ہے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) محمد مراد کا نکاح، زوجہ شیر محمد سے جو کہ اس کی حقیقی ساس نہیں ہے، نکاح کرنا درست ہے۔[3] فقط

حلالہ کی نیت سے مطلقہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۳۷۳) حلالہ کے واسطے اگر زید بکر کی مطلقہ سے اس نیت سے نکاح کرے کہ بعد مباشرت طلاق دیدوں گا ایسی حالت میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح جائز ہے۔[4] فقط (مگر اس نیت سے نکاح کرنے کو حدیث میں برا کہا گیا ہے۔[5] ظفیر)

---

(۱) اذا کان احد العوضین او کلاهما محرمان لبیع فاسد الخ وكذا اذا كان غير مملوك كالحر (هدايه ص ٤٩ ج ٣)

(۲) سورة النساء : ٤ . ظفير

(۳) واحل لکم ما وراء ذلکم (سورة النساء : ٤)

(٤) وكره التزوج للثانی تحریما لحدیث لعن المحل والمحلل له بشرط التحلیل الخ وان حلت للاول لصحة النكاح و بطلان الشرط الخ اما اذا اضمر ذالك لا يكره و كان الرجل ماجوراً لقصد الاصلاح و تاویل اللعن (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ص ٧٤٣ ج ٢ ط.س. ج٣ ص ٤١٤)

(٥) فلفظ الحدیث كما فی الفتح لعن الله المحلل والمحلل له (ردالمحتار ص ٧٤٣ ج ٢ ط.س. ج٣ ص ٤١٤) ظفیر

غیر مدخولہ سے تین طلاق کے بعد دوبارہ نکاح

(سوال ۳۷۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دیدی لیکن وہ شخص کہتا ہے کہ خلوت صحیحہ نہیں ہوئی اور وہ اس سے دوبارہ عقد کرنا چاہتا ہے وہ عورت اس کے لئے حلال ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر وطی و خلوت صحیحہ نہیں ہوئی تو بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح کر سکتا ہے[1] کیونکہ غیر مدخولہ کو اگر متفرق طور سے تین طلاق دی جاویں تو اس پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے باقی دو واقع نہیں ہوتیں۔ کذافی کتب الفقه[2] فقط

عورت اور اس کے خاوند کی لڑکی کو ایک نکاح میں جمع کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۳۷۵) ایک شخص ایک عورت کو اور اس کے خاوند کی بیٹی کو جو دوسری عورت سے ہے دونوں کو نکاح میں جمع کر سکتا ہے یا نہ؟

(الجواب) کر سکتا ہے۔ کذا صرح به فی الدر المختار لعدم علته الحرمة[3] فقط

نکاح فسخ ہونے کے بعد فوراً نکاح کب جائز ہے

(سوال ۳۷۶) ایک امام مسجد نے ایک نکاح پڑھایا قبل رخصت طرفین میں تکرار ہوئی اسی روز بعد مغرب پنچایت میں نکاح فسخ ہو گیا پھر اسی عورت کا نکاح دوسرے شخص سے موافق شرع کے ہو گیا کیا وہ نکاح جائز ہے اور کیا ایسا نکاح خواں امام مسجد بن سکتا ہے؟

(الجواب) اگر شوہر نے طلاق دیدی ہے اور قبل دخول و خلوت طلاق ہوئی ہے تو بدون عدت کے دوسرا نکاح اس عورت کا صحیح ہے اور اگر شوہر اول نے طلاق نہ دی تھی اور پنچایت نے از خود طلاق دیدی ہے تو وہ طلاق واقع نہیں ہوئی، اس صورت میں دوسرا نکاح اس عورت کا درست نہیں ہے اور جس نے باوجود علم کے اس کا نکاح کیا وہ لائق امام بنانے کے نہیں ہے۔[4] فقط

ماموں کی مطلقہ سے شادی جائز ہے یا نہیں

(سوال ۳۷۷) عیدو نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، عبداللہ کا جو کہ عبداللہ کا رشتہ میں ماموں ہوتا ہے نکاح

---

(۱) من طلق امراته قبل الدخول بها ثلاثا فله ان يتزوجها بلا تحليل قوله ثلاثا اى ثلاث طلقات متفرقات (ر دالمحتار ص ۷۳۹ ج ۲ ۔ط.س. ج۳ص ۴۱۰ باب الرجعة) ظفير

(۲) قال لزوجته غيرالمدخول بها انت طالق وقعن الخ وان فرق بانت بالاولى ولم تقع الثانية الخ (باب طلاق غير المدخول بها ص ۶۲۲ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۲۸۴ ...... ۲۸۶) ظفير

(۳) فجاز الجمع بين امراة و بنت زوجها (الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۳۹) ظفير (۴) اما نكاح منكوحة الغير و معتدته الخ فلم يقل احد بجوازه اصلا (ردالمحتار باب العدة ص ۸۳۵ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۵۱۶ مطلب فى نكاح الفاسد والباطل) ظفير

عیدو کی زوجہ مطلقہ سے جائز ہے یا نہیں ؟
(الجواب) عبداللہ کا نکاح اس صورت میں عیدو پسر رمضانی کی زوجہ مطلقہ سے بعد گزرنے عدت طلاق کے جو کہ تین حیض ہیں درست اور جائز ہے۔[1] فقط

متبنی بھتیجا کا چچا کی بیوہ سے نکاح درست ہے یا نہیں ؟

(سوال ۳۷۸) زید لاولد فوت ہوا اور اس نے اپنے برادرزادے کو اپنا پسر متبنی کر لیا۔ اب زید متوفی کی زوجہ کریمہ زید کے پسر متبنی سے نکاح کرنا چاہتی ہے' جائز ہے یا نہیں ؟
(الجواب) زید کی بیوہ زوجہ کا نکاح زید کے متبنی سے شرعاً صحیح ہے کیونکہ بموجب نص قطعی زید کا متبنی زید کا بیٹا نہیں ہوا کما قال اللہ تعالی وما جعل ادعیاء کم ابناء کم (سورہ احزاب)
(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے متبناؤں کو تمہارا بیٹا نہیں بنایا یعنی متبنی بیٹے کے حکم میں نہیں ہے۔
لہٰذا بموجب نص واحل لکم ما وراء ذلکم[2] نکاح مابین متبنی زید و مابین زوجہ زید متوفی صحیح ہے۔ فقط

نصرانی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۳۷۹) اس زمانہ کی اہل کتاب مثلاً نصرانی عورتوں سے نکاح درست ہے یا نہیں ؟
(الجواب) درست ہے' کما قال فی الدرالمختار و صح نکاح کتابیة وان کرہ تنزیھاً مومنیةٍ بنبی مرسل مقرة بکتاب منزل وان اعتقدوا والمسیح الھاً[3] وفی الشامی ولکن بالنظر الی الدلیل ینبغی ان یجوز الا کل والتزوج الخ قال فی البحر وحاصله ان المذهب الا طلاق لماذکر شمس الائمة فی المبسوط من ان ذبیحة النصرانی حلال مطلقاً سواء قال بثالث ثلاثة اولا لا طلاق الکتاب ھھنا الخ باب المحرمات[4] جلد ۲ – فقط

مندرجہ شرائط لغو ہیں اور نکاح درست ہے

(سوال ۳۸۰) زید حسب ذیل مضمون کی دستاویز لکھنے کے لئے بکر کو کہتا ہے (۱) مہر بخشنے کا حق لڑکی کو نہ ہوگا بلکہ والدین کو ہوگا (۲) زوج کے دور رشتہ دار دس روپے اپنے ذمہ لیں کیا نکاح ان شرائط کے ساتھ صحیح ہے اور کیا ایسے شرائط واجب العمل ہیں
(الجواب) (۱) یہ شرط باطل اور لغو ہے' والدین کو مہر بخشنے کا اختیار حاصل نہ ہوگا' لڑکی کو اختیار رہے گا۔

---

(۱) واحل لکم ما وراء ذلکم (سورة النساء : ٤)
(۲) سورة النساء : ٤ ظفیر
(۳) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار' فصل فی المحرمات ص ۳۹۷ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۳۰ – ۱۲ ظفیر
(٤) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۳۵

(۴) یہ شرط بھی باطل اور لغو ہے' زوج کے ذمہ نفقہ لازم ہوگا جس قدر ضروریات خوراک وپوشاک زوجہ کا خرچ ہے وہ بذمہ شوہر ہوگا زوج کے اقرباء کے ذمہ دس روپے ماہوار مقرر کرنا شرط باطل اور لغو ہے اور نکاح صحیح ہو جائے گا مگر یہ شرائط باطل ہوں گی۔[1] فقط

فاحشہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۳۸۱) ہندہ غیر منکوحہ فاحشہ عورت ہے' اس کے ساتھ زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح صحیح ہے۔ کذافی الدر المختار[2] فقط

باپ کی بیوی کی بہن سے نکاح درست ہے

(سوال ۳۸۲) ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی عورت مذکور سے ایک لڑکا پیدا ہوا' پھر شخص مذکور نے دوسری شادی کی' دوسری زوجہ کی بہن سے لڑکے مذکور کا نکاح جائز ہے یا نہ اور وہ لڑکے مذکور سے بدکاری سے حاملہ بھی ہے؟

(الجواب) اس لڑکے کا نکاح اس کے باپ کی دوسری زوجہ کی بہن سے جائز ہے کیونکہ وہ محرمات میں سے نہیں ہے بلکہ واحل لکم ما وراء ذلکم[3] میں داخل ہے' اور جب کہ وہ عورت اسی لڑکے سے حاملہ عن الزنا ہے تو اس لڑکے کا اس حاملہ سے بحالت حمل نکاح اور جماع درست ہے۔ کذافی الدر المختار[4] فقط

پردہ کی شرط کے ساتھ نکاح کیا اب پردہ توڑ دیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۳۸۳) زید نے اپنی لڑکی کی شادی عمر سے کی اس وقت یہ شرط کی تھی کہ اس کو پردہ میں رکھنا' جب شادی کرتا ہوں اس پر عمر راضی ہو گیا اور شادی کر لی اب بعد ایک زمانے کے عمر نے اپنے باپ کے کہنے سے اس لڑکی کا پردہ توڑ دیا تو وہ نکاح باقی ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح باقی ہے' خلاف شرط کرنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا در مختار میں ہے ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط دونہ[5] البتہ پردہ کرنا چونکہ فرض ہے تو یہ بلا شرط کرنے کے بھی

---

(۱) والنکاح لا یصح تعلیقه بالشرط الخ ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط دونه یعنی لو عقد مع شرط فاسد لم یبطل النکاح بل الشرط (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۵ ج۲ ط.س. ج۳ص۵۳) ظفیر

(۲) وصح نکاح الموطوءة بزنا ای جاز نکاح من راها تزنی وله وطؤ ها بلا استبراء اما قوله تعالی والزانیه لا ینکحها الآزان فمنسوخ بایة فانکحوا ما طاب لکم من النساء (الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲ ج ۲ ط.س. ج۳ص۴۸) ظفیر (۳) سورة النساء : ۴

(۴) وصح نکاح حبلی من زناالخ لو نکحها الزانی حل له وطؤها اتفاقا (الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۱ ج ۲ ط.س. ج۳ص۵۰) ظفیر

(۵) ایضاً ص ۴۰۵ ج۲ . ظفیر

ضروری ہے اور بعد شرط کے بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔ لہذا شوہر کو اس کے خلاف نہ کرنا چاہئے لیکن اگر اس کے خلاف کیا تو چونکہ طلاق کو اس پر معلق نہیں کیا اس لئے خلاف شرط کرنے سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے احق الشروط ان توفوابه ما استحللتم به الفروج [1] لہذا ایسی شرط کو ضرور پوری کرنا چاہئے۔ فقط

لڑکی کا نکاح روپیہ لیکر کرنا کیسا ہے

(سوال ۳۸٤) زید اپنی لڑکی کی شادی بکر کے لڑکے سے اس شرط پر کرتا ہے کہ مجھ کو قبل شادی کے تم پانچ سو روپیہ علاوہ دین مہر کے دو تاکہ میں اس روپے سے مہمانوں کی ضیافت کروں پس اس روپے کا لینا اور اس شرط پر نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) زید اپنی لڑکی کا نکاح بعوض ہزار روپے مہر کے اس شرط پر کرنا چاہتا ہے کہ ہزار روپیہ دین مہر میں سے پانچ سو روپے پہلے معجّل دیدو اور اس روپے کو ہم باراتیوں اور مہمانوں کو کھانا کھلانے میں خرچ کریں گے اس شرط پر نکاح کرنا اور لینا دینا کیسا ہے؟

(الجواب) (اور ۲) یہ رشوت ہے اور لینا دینا جائز نہیں ہے اخذ اهل المرء ة شيئاً عند التسليم فللزوج ان يسترده لانه رشوة [2] اور نکاح صحیح ہے۔

(۲) اس صورت میں نکاح صحیح ہے باقی اگر لڑکی صغیرہ ہے تو ہر چند کہ باپ کو اس کے مہر معجّل کے وصول کرنے کا حق ہے لیکن امور مذکورہ میں صرف کرنا اس کا جائز نہیں ہے اور اسی لئے لینا اس کو درست نہیں ہے۔ در مختار میں ہے لاب الصغيره المطالبة بالمهر وللزوج المطالبة تسليمها [3] و فی الشامی ادركت و طلبت المهر من الزوج فادعى الزوج انه دفعه الى الاب فى صغرها واقر الاب به لا يصح اقراره عليها لانه يملك القبض فى هذه الحالة فلا يملك الاقر اربه وتاخذ من الزوج. [4] فقط

اگر وہ لڑکی بالغہ ہے تو بدون اس کی اجازت کے باپ کو اس کے مہر وصول کرنے کا اختیار نہیں ہے جیسا کہ روایت مذکورہ شامی سے ظاہر ہے۔ فقط

ایک بہن کا لڑکا اور دوسری بہن کی پوتی میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۳۸۵) مسماۃ مریم و مسماۃ خدیجہ حقیقی بہنیں ہیں مریم کی دختر کلثوم، کلثوم کی حقیقی لڑکی مسماۃ مجید النساء ہے اور خدیجہ کا لڑکا اصغر علی ہے، تو اصغر علی کا عقد مسماۃ مجیدا سے درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) اصغر علی کا نکاح مسماۃ مجیدا سے اس صورت میں صحیح ہے، هكذا فی كتب الفقه فقط (واحل

---

(۱)
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ص ۵۰۳ ج ۳) ظفیر
(۳) ایضاً ص ۵۰۸ ج ۲- ظفیر
(٤) رد المحتار باب المهر ص ۵۰۸ ج ۲ ظفیر

لکم ما وراء ذلکم – سورة النساء : ٤)[۱]

منکوحہ غیر جس سے ملوث ہے اس کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح کرے کیا حکم ہے ؟

(سوال ۳۸٦) ایک شخص نے عورت حاملہ منکوحہ غیر کو اپنے گھر میں بلا نکاح رکھا بعد وضع حمل لڑکی پیدا ہوئی اور اس شخص کا پہلی زوجہ سے لڑکا تھا' اب ان دونوں لڑکے و لڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) دونوں کا نکاح درست ہے یعنی عورت مذکورہ کی جو کہ اس کے شوہر کے نطفہ سے ہے اور ثابت النسب ہے اور شخص مذکور کا لڑکا جو اس کی زوجہ سے ہے ان دونوں میں نکاح درست ہے قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم[۲] الآیۃ لیکن منکوحہ غیر کو بلا طلاق شوہر کے گھر میں رکھنا حرام ہے' اس کو علیحدہ کر دینا چاہئے۔[۳] فقط

سوتیلی ساس سے نکاح کرنا جائز ہے

(سوال ۱ / ۳۸۷) زید نے اپنی سوتیلی ساس سے نکاح کیا' جائز ہے یا نہیں ؟

دادا کے سوتیلے بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

(سوال ۲ / ۳۸۸) زید کے دادا دو بھائی تھے ایک سوتیلا اور ایک اپنا زید نے سوتیلے دادا کی لڑکی سے نکاح کیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں ؟ فقط

(الجواب) (۱) سوتیلی ساس سے نکاح درست ہے کما فی الدرالمختار فجاز الجمع بین امراۃ و بنت زوجھا الخ[۴] فقط

(۲) دادا کے بھائی کی دختر سے نکاح صحیح ہے(۵)

بیوی کے مرنے کے بعد اس کی بھتیجی سے نکاح صحیح ہے

(سوال ۳۸۹) زید نے ایک عورت سے نکاح کیا' اس سے وطی ہوئی' دو بچے بھی ہوئے جو زندہ موجود ہیں' بعد انتقال زوجہ زید نے اس عورت مرحومہ کی حقیقی بھتیجی سے نکاح کیا یہ نکاح جائز ہوا یا حرام' شرح وقایہ در مختار میں عورت کی بھانجی و بھتیجی سے نکاح حرام لکھا ہے ؟

(الجواب) بعد مرنے زوجہ کے اس کی بھتیجی اور بھانجی سے نکاح درست ہے شرح وقایہ میں جو یہ لکھا ہے کہ زوجہ کی بھتیجی و بھانجی سے نکاح حرام ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زوجہ کی موجودگی میں اور بحالت اس کے نکاح میں ہونے کے اس کی بھتیجی و بھانجی سے نکاح حرام ہے' کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ پھوپھی بھتیجی کو نکاح

---

(۱) و یحل لاصول الزانی و فروعہ اصول المزنی بھا و فروعھا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٤ ج ۲ .ط.س.ج۳ص۳۲) ظفیر (۲) سورۃ النساء : ٤ (۳) لا تقربوا الزنا فانہ کان فاحشۃ وساء سبیلا (بنی اسرائیل : ٤) (٤) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ .ط.س.ج۳ص۳۹) ظفیر
(۵) واحل لکم ما وراء ذالکم (النساء ٤)

میں جمع کرنا حرام ہے اسی طرح خالہ بھانجی کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے اور جب کہ پھوپھی نکاح میں نہ رہی یا خالہ نکاح میں نہ رہے تو اس کی بھتیجی اور بھانجی سے نکاح درست ہے، هکذا فی کتب الفقه[1] فقط

شیعہ تفضیلیہ سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۳۹۰) فرقہ شیعہ تفضیلیہ اور اہل سنت والجماعت میں باہم مناکحت جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) فرقہ شیعہ تفضیلیہ جو کہ تبرا گو نہ ہو وہ فرقہ کافر نہیں ہے اگرچہ اہل سنت والجماعت میں داخل نہیں ہے مناکحت اس کی اہلسنت وجماعت کے ساتھ درست ہے۔[2] فقط

بیوہ سے زنا کیا پھر نکاح کیا درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۳۹۱) محمود ابیوہ اور زید کنوارا ان دونوں میں آشنائی ہو کر فعل زنا کے مرتکب ہوئے، حمل رہ گیا بعدہ ایام حمل میں زید اپنے نکاح میں لایا، یہ نکاح جائز ہو لیا نہیں؟

(الجواب) نکاح زید کا محمودن سے اس حالت میں صحیح ہو گیا کیونکہ حاملہ عن الزنا سے حالت حمل میں نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور جب کہ خود زانی سے ہی نکاح ہو تو اس کو قبل وضع حمل وطی کرنا بھی درست ہے۔ کذافی کتب الفقه[3] فقط

بھائی کی بیوہ سے نکاح درست ہے

(سوال ۳۹۲) غفور و شکور دونوں حقیقی بھائی ہیں، دونوں کی شادی ہو گئی شکور مر گیا تو غفور اس کی بیوہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) شکور کے مرنے کے بعد غفور اس کی بیوہ سے بعد عدت وفات دس دن چار ماہ کے نکاح کر سکتا ہے۔ فقط (واحل لکم ما وراء ذلکم سورة النساء : ٤)

عورت کو طلاق دینا جب معلوم ہے تو عدت کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے

(سوال ۳۹۳) ایک عورت کو اس کے شوہر نے چند مرتبہ طلاق دی مگر بوجہ نہ ہونے شہادت عدالت تسلیم نہیں کر سکتی آیا اس صورت میں مسماۃ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

---

(۱) حرم الجمع بين الامرأتين ايتهما فرضت ذكر الم تحل للاخرى (ايضاً ص ٣٩٠ ج ٢ . ط.س. ج٣ص٣٨)
(۲) و تجوز مناكحة المعتزلة لانا لا نكفر احدا من اهل القبلة وان وقع الزاما فى المباحث (درمختار) بخلاف ما اذا كان يفضل عليا او يسب الصحابة فانه مبتدع لا كافر (ردالمحتار فى المحرمات ص ٣٩٨ ج ٢ . ط.س. ج٣ص٤٥) ظفير
(۳) لو نكحها الزانى حل له وطؤها اتفاقا (الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ص ٤٠١ ج ٢ . ط.س. ج٣ص٥٠) ظفير

(الجواب) جب کہ عورت کو یقیناً معلوم ہے کہ طلاق ہو چکی ہے تو عدت کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور عدت اسی وقت سے شمار ہوگی جس وقت شوہر نے طلاق دی تھی۔ فقط

غیر مدخولہ کو متعدد بار طلاق دی پھر نکاح کر لیا کیا حکم ہے

(سوال ۳۹٤) ایک شخص کے ساتھ ایک عورت کا نکاح ہوا اس نے رخصت سے پہلے بذریعہ خط طلاق دینی شروع کی اور اکثر کئی مرتبہ اس نے زبان سے بھی کہا کہ میں طلاق دے چکا۔ اب اس کے عزیزوں نے دوبارہ اس کا نکاح اسی شخص کے ساتھ کر دیا یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) چونکہ غیر مدخولہ کو ایک طلاق بائنہ ہو جاتی ہے اس لئے دوسری یا تیسری یا زائد طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی[1] پس نکاح اس عورت کا شوہر اول سے بلا حلالہ کے صحیح ہے۔[2] فقط

بیوی کی سوتیلی ماں اور اپنی چچی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۳۹۵) زید کی زوجیت میں خالدہ ہے اور ہندہ خالدہ کی سوتیلی ماں ہے اور زید کی حقیقی چچی بھی ہے بیوہ ہو گئی ہے تو کیا زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ خالدہ کی موجودگی میں جائز ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) زید کا نکاح مساۃ ہندہ کے ساتھ بحالت موجودگی خالدہ کے نکاح زید میں صحیح ہے۔ درمختار میں ہے فجاز الجمع بین امراۃ و بنت زوجھا[3] . الخ فقط

مطلقہ بائنہ سے نکاح درست ہے یا نہیں

(سوال ۳۹٦) زید اپنی بیوی مطلقہ حبلی بائنہ سے اندر عدت کے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر وہ مطلقہ ثلثہ نہیں ہے تو نکاح عدت میں کر سکتا ہے۔[4] فقط

سالہ کی دختر سے نکاح درست ہے

(سوال ۳۹۷) زید کی بیوی فوت ہو چکی ہے اب زید اپنے سالہ کی دختر سے نکاح کرنا چاہتا ہے جو کہ بیوہ ہے اور زید کے بھانجہ متوفی کی منکوحہ رہ چکی ہے اب زید کا بھانجہ اور سالہ و زوجہ ہر سہ فوت ہو چکی ہے زید کا اس بیوہ سے شرعاً نکاح جائز ہے یا نہیں؟

---

(۱) قال لزوجته غیر المدخول بها انت طالق ثلثا وقعن الخ وان فرق بانت بالا ولی فلذا لم تقع الثانیة (الدرالمختار علی هامش رد المحتار، باب طلاق غیر المدخول بها ص ٦٢٤ ج ٢ . ط.س. ج۳ص ۲۸٤ ...... ۲۸٦) ظفیر

(۲) و ینکح مبانته بها دون الثلاث فی العدة و بعد ها بالا جماع (ایضاً، باب الرجعة ص ۷۳۸ ج ۲) ظفیر ط.س. ج۳ص۹ ٤ . ظفیر

(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج۲ . ط.س. ج۳ص۹ ٤۰

(٤) و ینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة و بعدها بالا جماع (ایضاً باب الرجعة ص ۷۳۸ ج۲ . ط.س. ج۳ص۹ ٤۰) ظفیر

(الجواب) نکاح زید کا اس بیوہ سے شرعاً درست ہے۔ کذافی کتب الفقه ۔[1] فقط

ایک یا دو بائنہ طلاق کے بعد شوہر اسی سے شادی کر سکتا ہے

(سوال ۳۹۸) زید ایک معمر شخص تھا اور اس کی زوجہ آمنہ ہے' نہایت ہی کمسن ہے' چنانچہ اس کے پوتے ہم عمر ہیں زید اب عرصہ چار سال سے فوت ہو چکا ہے اور اب آمنہ بیوہ ہے زید کی حیات میں آمنہ اور اس کی ہم عمر بکر میں محبت صادق ہو گئی جو عرصہ سولہ سال یعنی آمنہ کے بیوہ ہونے تک وہ عشق صادق اور محبت دلوں میں رہی بعد بیوہ ہونے کے فریقین یعنی آمنہ و بکر نے رضامند ہو کر اپنی سوتیلی اولاد کے خوف سے خفیہ طور پر آپس میں عقد شرعی کر لیا' درمیان میں جب کہ بکر اپنی ملازمت پر چلا گیا تو اس کی سوتیلی اولاد میں سے ایک نے اس پر بہت زبردستی کی اور اس سے تعلق ناجائز چاہا آمنہ کی نیت خدا کے فضل سے راہ راست پر رہی اور اپنے شوہر کو خفیہ مطلع کر کے آزادی چاہی بکر نے نہایت مجبور ہو کر طوعاً و کرہاً اس کو طلاق دیدی اور تحریر میں اس کو آزادی دی گئی' اب بکر اور آمنہ پھر وہی تعلقات پیدا کرنا چاہتے ہیں' شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) بکر اگر کوئی غیر شخص ہے' زید کا پوتہ نہیں ہے تو آمنہ کا نکاح جو دو گواہوں کے روبرو بکر سے ہوا وہ صحیح ہو گیا پھر جو بکر نے جو طلاق دی تو طلاق بھی واقع ہو گئی اب اگر وہ دونوں دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو اگر بکر نے تین طلاق صریح نہ دی تھی بلکہ ایک یا دو طلاق دی تھی یا کنایات کے الفاظ میں طلاق دی تھی جیسے آزادی وغیرہ کا لفظ تو اس صورت میں بدون حلالہ کے بکر اس سے یعنی آمنہ سے نکاح کر سکتا ہے۔[2] اور اگر تین طلاق صریح الفاظ میں دی تھی تو بدون حلالہ کے نکاح نہیں ہو سکتا۔[3] فقط

صرف اس کہنے سے کہ تو سگی بہن ہے یا سگا بھائی ہے' نکاح حرام نہیں ہوتا

(سوال ۳۹۹) اگر کسی لڑکی کو جو نہ حقیقی بہن ہے نہ رضاعی' اس کو اگر بہن کے لقب سے یاد کیا جائے کہ تو میری سگی بہن ہے اور تو مجھے اپنا سگا بھائی سمجھا کر تو کیا یہ عہد اور قول کرنے کے بعد اس سے شادی کی جا سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس کہنے سے کہ تو میری حقیقی بہن ہے یا مجھ کو اپنا سگا بھائی سمجھ وہ عورت درحقیقت بہن نہیں ہوئی اور نہ وہ محرمات میں داخل ہوئی پس نکاح اس کے ساتھ درست ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے محرمات کو بیان فرما کر واحل لکم ما وراء ذلکم الآیة[4] اور ارشاد ہے ما هن امهاتهم ان امهاتهم الا اللائی ولدنهم ۔[5] فقط

---

(۱) فجاز الجمع بین امراة و بنت زوجها او امراة ابنها الخ (ایضاً فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ – ظفیر
(۲) وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة و بعدها بالا جماع (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار باب الرجعة ص ۷۳۸ ج ۲) ظفیر
(۳) ولا ینکح مطلقة من نکاح صحیح نافذ بها ای بالثلاث الخ حتی یطاها غیره الخ (ایضاً ص ۷۳۹ ج ۲) ظفیر
(٤) سورة النساء : ٤
(٥) سورة المجادله : ١

روپیہ دیکر بیوہ کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۴۰۰) قوم آہنگر میں یہ رواج ہے کہ بدون روپیہ دیئے نکاح بیوہ کا نہیں کرتے' نکاح جائز ہو گیا نہیں؟

(الجواب) نکاح صحیح ہو جاوے گا لیکن روپیہ لینے اور دینے کا گناہ ہوگا۔ (۱) فقط

اپنے چچا کے نواسہ کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں

(سوال ۴۰۱) یعقوب جی اور مشائخ دونوں حقیقی بھائی ہیں' یعقوب جی کا لڑکا اسحٰق ہے' اور مشائخ کی دختر امینہ بی ہے اور امینہ بی کا لڑکا داؤد ہے' اس کی دختر حبیب بی ہے تو اسحٰق ولد یعقوب جی کا نکاح حبیب بی دختر داؤد سے درست ہے یا نہیں؟ حبیب بی اسحٰق کی بھتیجی ہوتی ہے۔

(الجواب) مسماۃ حبیب بی یعقوب جی کے بھائی کی نواسہ کی دختر ہوتی ہے یا یہ کہا جاوے کہ حبیب بی یعقوب جی کی بھتیجی کی پوتی ہے اور محرمات میں سے نہیں ہے لہذا نکاح یعقوب جی کے لڑکے اسحٰق کا حبیب بی کے ساتھ درست ہے اور اسحٰق کی حبیب بی حقیقی بھتیجی نہیں ہے۔ (۲) فقط

عورت کے دعویٰ طلاق کے بعد نکاح درست ہے

(سوال ۴۰۲) خاوند کے غائب ہونے کے بعد اگر عورت قاضی کے پاس طلاق کا دعویٰ کرے اور بیان کرے کہ میری عدت گزر گئی ہے کیا قاضی اس کو دوسری جگہ نکاح کرنے کا فتویٰ بحوالہ درمختار لو قالت امرأة لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا باس ان ینکحها (۳) دے سکتا ہے یا نہیں' نیز دوسری روایت اس کے مخالف ہے امراۃ اذا ادعت علی الزوج انه طلقها فهی للزوج مالم یثبت الطلاق نهایه

(الجواب) صورت مذکورہ میں دوسرے شخص سے نکاح کی اجازت ہے اور روایۃ ثانیہ کا محل یہ ہے کہ شوہر طلاق سے انکار کرے۔ فقط

نادرست نکاح کے بعد طلاق نہیں پڑتی لہذا دوبارہ نکاح درست ہے

(سوال ۴۰۳) زید نے ہندہ سے نکاح اور صحبت بھی کی لیکن علماء نے یہ فرمایا کہ یہ نکاح صحیح نہیں ہوا' زید نے ہندہ کو تین طلاق دیدی' اب زید ہندہ سے دوبارہ نکاح کرنا چاہتا ہے' بلا حلالہ کے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر نکاح اول صحیح نہ ہوا تھا بلکہ فاسد تھا بوجہ نہ ہونے بعض شروط صحت کے مثل نہ ہونے شہود کے مثلاً تو ایسے نکاح فاسد کے بعد اگر شوہر تین طلاق دیدیوے تو وہ کالعدم ہیں اور بلا حلالہ کے اس سے

---

(۱) اخذ اهل المراة شيئا عند التسليم فللزوج ان يسترده لانه رشوة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ص ۵۰۳ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۱۵۶) ظفیر

(۲) واحل لکم ما وراء ذلکم (سورة النساء ٤) ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ص ۸٤۷ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۵۲۹ .ظفیر

نکاح درست ہے جیسا کہ شامی نے درمختار کے اس قول کی شرح میں لا ینکح مطلقة من نکاح صحیح نافذ[1] الخ لکھا ہے قوله من نکاح صحیح نافذ) احترز بالصحیح عن الفاسد وهو ما عدم بعض شروط الصحت ککونه بغیر شهود فانه لاحکم له قبل الوطی و بعده یجب مهر المثل والطلاق فیه لا ینقص عدداً لانه متارکة فلو طلقها ثلاثاً لا یقع شئ وله تزوجها بلا محلل[2] الخ ص ۵۳۷ ج ۲ شامی لیکن سائل نے چونکہ سوال و جواب کے ساتھ نقل نہیں کیا جس سے معلوم ہوتا کہ کیا وجہ فساد نکاح کی اس صورت میں ہے اور درحقیقت نکاح فاسد ہے یا نہیں اس لئے قطعی طور سے کچھ جواب نہیں لکھا جاسکتا کہ بلا حلالہ کے نکاح درست ہے یا نہیں؟ فقط

جس لڑکے سے خود ملوث ہے اس سے اپنی لڑکی کی شادی کردی کیا حکم ہے؟

(سوال ۴۰۴) زید ایک لڑکے پر عاشق ہو کر مدت دراز تک اپنی ہمراہ رکھا اور لواطت کرتا رہا جب لواطت صراحتہً آدمیوں کی نظر سے گزری مثلاً سلائی سرمہ دانی اور دو چار دفعہ عین لواطت میں پکڑا گیا اور جگہ جگہ حتی کہ غیر ملک تک بدنامی پھیل گئی زید کا بدنامی کے سبب سے چلنا پھرنا مشکل ہو گیا تو لاچاری کی حالت میں اپنے کو آدمیوں کی نظر میں صاف اور بدنامی کو دفع کرنے کے واسطے اس لڑکے کے ساتھ اپنی لڑکی کو نکاح میں دیدیا اب یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ نکاح شرعاً درست ہے اور صحیح ہے کما فی الشامی بیان المحرمات اتی رجل رجلا له ان یتزوج ابنته[3] ص ۲۸۱ ج ۲

تبادلہ میں بیاہ کروں تو اپنی بہن سے کروں کہنے کے بعد شادی کی تو کیا حکم ہے

(سوال ۴۰۵) زید نے کہا تھا کہ اگر میں اپنی بہن دیکر اس کے تبادلہ میں اپنا بیاہ کروں تو گویا اپنی بہن سے بیاہ کروں اب زید اپنی بہن کا رشتہ دیکر اس کے تبادلہ میں ایک عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) زید کے اس کہنے سے کچھ نہیں ہوتا نکاح دونوں درست ہوں گے۔ فقط

ایجاب و قبول کے بعد عورت انکار کرتی ہے کیا حکم ہے؟

(سوال ۴۰۶) ایک شخص نے روبرو دو گواہ کے ثیبہ عورت سے کہا کہ میرے لڑکے سے نکاح کر اور اس کو منظور کر اس کے جواب میں عورت نے کہا کہ تیرا لڑکا مجھے قبول و منظور ہے مگر اب عورت اس سے انکار کرتی ہے کہ میں نے یوں نہیں کہا اور گواہ گواہی دیتے ہیں کہ عورت نے الفاظ مذکورہ کہے ہیں۔ بینوا توجروا؟

---

(۱) ایضاً باب الرجعة ص ۷۳۹ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۴۰۹

(۲) رد المحتار باب الرجعة ص ۷۳۹ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۴۰۹ ظفیر

(۳) رد المحتار فصل فی المحرمات تحت قوله کوطئ دبر مطلقا ص ۳۸۷ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۳۴ ظفیر

(الجواب) اگر دو گواہ عادل الفاظ مذکورہ کی گواہی دیتے ہیں تو صورت مذکورہ میں نکاح منعقد ہو گیا عورت کا انکار موجودگی گواہان عادل کے معتبر نہیں ہے۔ درمختار میں ہے کزوجنی الخ فاذا قال فی المجلس زوجت او قبلت الخ قام مقام الطرفین[1] ویصح النکاح الخ فقط

مسلمان عورت مرتد ہونے کے بعد پھر مسلمان ہو جائے تو دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۴۰۷) جو مسلمہ مرتدہ ہو جاوے اور اس پر کسی طرح جبر نہیں ہو سکتا اگر مسلمہ مرتدہ کو کسی طریقہ سے پھر مسلمان کیا جاوے اور وہ اپنے پہلے شوہر کے پاس جانے سے انکار کرے، ایسی حالت میں کسی دوسرے مسلمان سے نکاح جائز ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) چونکہ ہندوستان میں جبر نہیں ہو سکتا اس لئے جبراً مسلمان کرنے کا حکم یہاں جاری نہیں ہو سکتا لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ اس عورت سے کوئی دوسرا شخص مسلمان نکاح نہ کرے تاکہ وہ مجبور ہو کر پہلے شوہر سے پھر نکاح کرے[2] فقط (یعنی جب وہ مسلمان ہو جائے گی تو پہلے شوہر کی خواہش پر اسی سے نکاح ہوگا، دوسرے سے نہیں لیکن اگر پہلا شوہر خاموشی اختیار کرے یا وہ نہ کرے تو دوسرے سے نکاح جائز ہے۔ ظفیر)

زانی کی اولاد کی شادی مزنیہ کی اولاد سے درست ہے یا نہیں

(سوال ۴۰۸) زاہد خاں نے شکورا بیگم سے زنا کیا، کچھ عرصہ کے بعد زاہد خاں کا نکاح جمالو بیگم سے ہوا اور جمالو بیگم کے بطن سے کالے خاں ایک لڑکا پیدا ہوا شکورا کا نکاح جنگی خاں سے ہو گیا شکورن کے بطن سے جنگی خاں کے ایک لڑکی سفیدہ بیگم ہوئی، تو کالے خاں کا نکاح سفیدہ بیگم سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) کالے خاں کا نکاح سفیدہ بیگم سے شرعاً صحیح ہے علامہ شامی نے اس کی تشریح کی ہے کہ زانی اور مزنیہ کی اولاد میں مناکحت صحیح ہے۔[3] فقط

دو علاتی بہنوں کا نکاح دو علاتی بھائیوں سے درست ہے

(سوال ۴۰۹) ایک ماں سے دو بہنیں ہیں باپ جدا ہے اور ایک ماں سے دو بھائی ہیں باپ جدا ہے اگر بڑے بھائی کے ساتھ بڑی بہن کی شادی جو دوسرے

---

(۱) الدرالمختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۶۲ ج ۲ . ط.س. ج۳ص۹ . ظفير

(۲) ولو ارتدت لمجئ الفرقة الخ و تجبر على الاسلام و على تجديد النكاح زجرالها مهر يسير كدينار و عليه الفتوى وافتى مشائخ بلخ بعدم الفرقة بردتها زجراً و تيسيرا (درمختار) قوله و على تجديد النكاح فلكل قاض ان يجدده بمهر يسير ولو بدينا رضيت ام لا . و تمنع من التزوج بغيره بعد اسلامها ولا يخفى ان محله ما اذا طلب الزوج ذالك اما لو سكت او تركه صريحا فانها لا تجبر و تزوج من غيره لانه ترك حقه بحر نهر (رد المحتار باب نكاح الكافر ص ۵۴۰ ج ۲ . ط.س. ج۳ص۱۹۴)

(۳) و يحل لاصول الزاني وفروعه اصول المزنى بها وفروعها (ردالمحتار باب المحرمات ص ۳۸۴ . ط.س. ج۳ص۳۲) ظفير

ماں باپ سے ہے کر دی جائے، اور چھوٹی بہن کی شادی چھوٹے بھائی سے جو دوسری ماں باپ سے ہے کر دی جائے تو جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) دو بہنوں کا نکاح دو بھائیوں سے اس طرح کر دینا کہ ایک بھائی کا نکاح ایک بہن سے ہو اور دوسرے بھائی کا دوسری بہن سے ہو تو یہ درست ہے مثلاً زید اور عمر دو بھائی ہیں خواہ عینی یا علاتی یا اخیافی اور ہندہ و خالدہ آپس میں بہنیں ہیں اور زید و عمر سے غیر ہیں تو اگر زید کا نکاح ہندہ سے اور عمر کا خالدہ سے ہو تو شرعاً اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط

جس سوتیلی ساس سے زنا کیا اس سے نکاح درست ہے یا نہیں ؟

(سوال ۴۱۰) سوتیلی ساس جب کہ پانچ سال سے بیوہ ہو اور حاملہ ہو، اس کے ساتھ شرعاً نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں، سنا ہے کہ وہ حمل بھی اس سوتیلے داماد کا ہے ؟

(الجواب) یہ سوتیلی ساس یعنی اپنی زوجہ کی باپ کی دوسری زوجہ سے نکاح صحیح ہے اور چونکہ وہ حاملہ عن الزنا ہے اور حاملہ عن الزنا سے شرعاً نکاح صحیح ہے لہٰذا اس سوتیلی ساس حاملہ عن الزنا سے نکاح درست ہے کما فی الدرالمختار و صح نکاح حبلی عن الزنا انتھی ملخصاً اور جب کہ حمل بھی اس سوتیلے داماد کا ہے، اس لئے اس کو بعد نکاح کے صحبت بھی اس سے درست ہے ۔ کذا فی الدر المختار۔[1] فقط

دیور سے بیوہ کا نکاح درست ہے

(سوال ۴۱۱) ایک عورت نے شوہر کے فوت ہونے پر تین سال بعد اپنے دیور سے نکاح کر لیا جائز ہے یا نہیں ؟ برادری نے مرد عورت پر یک صد روپیہ جرمانہ کیا، شرعاً کیا حکم ہے ؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح اس عورت بیوہ کا اپنے دیور سے شرعاً صحیح اور درست ہے، اس پر کچھ الزام شرعاً نہیں ہے بلکہ یہ کار ثواب ہے۔[2] فقط

پیر سے نکاح درست ہے

(سوال ۴۱۲) اگر کوئی عورت اپنے پیر سے نکاح کرنا چاہے، تو نکاح مریدنی کا پیر سے درست ہے یا نہیں ؟

(الجواب) نکاح مریدنی کا پیر سے شرعاً درست ہے۔[3] فقط

---

(۱) لو نکحها الزانی حل له وطؤ ها اتفاقا (الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۱ ج ۲. ط.س.ج۳ص۴۹) ظفیر

(۲) واحل لکم ما وراء ذلکم (سورة النساء ۔ ۴)

(۳) ایضاً

یہ کہنا کہ نکاح کروں تو ماں بہن ہوگی پھر نکاح کر لیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۴۱۳) زید اگر چند مردماں کے سامنے قرآن شریف کو ہاتھ لگا کر اور جناب پیر محبوب سبحانی کو ضامن دیکر زبان سے یہ کہے کہ اگر میں ہندہ سے نکاح کروں تو وہ میری ماں اور بہن ہوگی اور پھر اس سے وہ نکاح کر لیوے تو کیا شرعاً جائز ہوگا علاقہ کے کسی عالم نے نکاح نہیں پڑھا زید نے مولوی صاحب امام مسجد کو فحش گالیاں دیں حالانکہ وہ زید کے استاد بھی ہیں اس صورت میں زید کے لئے کیا حکم ہے؟

(الجواب) در مختار میں ہے کہ اگر حرف تشبیہ کو ایسی صورت میں حذف کیا جاوے تو وہ لغو ہے یعنی ظہار وغیرہ کچھ نہیں ہوتا کما قال او حذف الکاف لغا[1] الخ درمختار پس ایسی صورت میں اگر زید اس عورت سے نکاح کرے گا تو طلاق اور ظہار کچھ نہ ہوگا اور نکاح صحیح ہو جاوے گا علاقہ کے مولوی صاحب کا نکاح نہ پڑھنا غالباً بوجہ اس مسئلہ کے نہ جاننے کے ہوا ہے لیکن زید کا ان کو گالیاں دینا اور برا کہنا جائز نہیں ہے خصوصاً جب کہ وہ زید کے استاد بھی ہیں' ایسی حالت میں گستاخی کرنا زید کو درست نہ تھا' یہ زید سے سخت غلطی ہوئی اور گناہ ہوا اور اس سے توبہ کرے اور اپنا قصور اپنے استاد سے معاف کراوے۔ فقط

عیسائی عورت سے نکاح درست ہے یا نہیں

(سوال ۴۱۴) اس وقت عیسائی عورت سے جو انگریز ہو' ولایتی ہو شادی کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جائز نہیں ہے' یہی احوط ہے اور اس زمانے میں یہی حسب روایات فقہ راجح ہے۔[2] فقط (جائز ہے جیسا کہ پہلے خود مفتی علام لکھ چکے ہیں' ہاں احتیاط کے خلاف ہے' واللہ اعلم۔ ظفیر)

ایک بہن سے اپنے لڑکے کا نکاح کر دیا تو اب اس کی دوسری بہن سے خود شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۴۱۵) زید نے اپنے لڑکے کا عقد اپنے ماموں کی لڑکی ہندہ سے کر دیا تو اب زید کا نکاح ہندہ کی حقیقی بہن سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس میں کچھ حرج نہیں ہے' یہ نکاح صحیح ہے۔ فقط

بیوی کے رہتے ہوئے اس کی سوتیلی ماں سے نکاح درست ہے

(سوال ۴۱۶) زید نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا اور اس سے صحبت بھی کر لی' اب اس نے اس عورت

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الظهار ص ۷۵۴ ج ۲ ۔ ۴۷۰ ظفیر

(۲) وصح نكاح كتابية وان كره تنزيها مومنة بنبى مرسل مقرة بكتاب منزل وان اعتقد واالمسيح الها (درمختار) ففى الفتح و يجوز تزوج الكتابيات والا ولي ان لا يفعل الخ و تكره الكتابية الحربية اجماعاً لا فتتاح باب الفتنة الخ (ردالمحتار' فصل فى المحرمات ص ۳۹۷ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۴۵) ظفير

کی سوتیلی ماں سے نکاح کیا' آیت حرمت علیکم امھاتکم سے اصول حرام ہیں لوطوئہ آبِ وَجدِّ اصول میں
داخل ہیں کیا لڑکی کے نکاح میں موجود ہونے کی حالت میں سوتیلی ساس سے نکاح جائز ہے۔ فتاوی قاضی
خاں جلد اول باب النکاح ص ۱۶۷ میں حسب ذیل صورت لکھی ہے قالوا کل امراتین لو کانت احدا ھما
ذکراً والاخریٰ انثی حرم النکاح بینھما لا یجوز ان یجمع بینھما الا فی مسئلۃ اذا جمع بین امراۃ
و بین بنت زوج کان لھا قبل ذلک فانہ یجوز ذلک' اس صورت میں جمع امرء تین ہو گئی لیکن جب
عورت سے نکاح کر لیا اور پھر دوسری زوجہ کی لڑکی کے ساتھ نکاح کر لیا تو یہ لڑکی اس صورت کی اصول میں
نہیں ہے کیونکہ شوہر کی دوسری زوجہ کی لڑکی اس عورت کے اصول میں (سوتیلی ساس) داخل ہے۔
(الجواب) جمع کرنا درمیان ایک عورت کے اور اس کی سوتیلی ماں کے نکاح میں درست ہے کیونکہ وہ قاعدہ
حرمت کا ایتھما فرضت ذکرا لم یحل للاخریٰ یہاں موجود نہیں ہے' کیونکہ ایک طرف سے تو حرمت
ہے یعنی اگر عورت منکوحہ سابقہ کو مرد فرض کیا جاوے تو اس کے باپ کی موطوءہ اس پر حرام ہے لیکن اگر اس کی
سوتیلی ماں کو مرد فرض کیا جاوے تو حرمت باقی نہیں رہتی' اور در مختار میں اس صورت میں جواز کی تصریح ہے
فجاز الجمع بین امراۃ و بنت زوجھا[1] الخ پس ظاہر ہے کہ عورت منکوحہ سابقہ دوسری عورت یعنی اس
کی سوتیلی ماں کے شوہر کی دختر ہے۔ فقط

آزاد عورت مملوکہ نہیں نکاح کر سکتی ہے

(سوال ۴۱۷) اگر کوئی بیوہ عورت بوجہ اولاد کے نکاح کرنے سے عار سمجھتی ہے مگر گزارہ کی تنگی کے سبب
سے روبرو گواہان اپنے آپ کو بلا معاوضہ کسی شخص کی ملک کر کے خود مملوکہ بنا دیتی ہے تو عورت مذکورہ پر
ماملکت کے معنی جاری ہوں گے یا نہیں؟
(الجواب) ماملکت ایمانھم سے مراد باندیاں ہیں' آزاد عورت کسی کی مملوکہ نہیں ہو سکتی' اس سے اگر
حسب قاعدہ دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول ہو تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے' اور مہر کا نام لیا جاوے یا نہ لیا جاوے'
مہر لازم ہو جاتا ہے اگر مہر کی مقدار معین کی گئی تو وہ مقدار لازم ہوتی ہے ورنہ مہر مثل لازم ہوتا ہے۔ فقط

اپنی علاتی بہن کے شوہر کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں

(سوال ۴۱۸) چاند محمد کا نکاح اپنی علاتی ہمشیرہ مسماۃ سکونت کے شوہر کی دختر زینب سے جو شوہر کی پہلی
زوجہ سے ہے جائز ہے یا نہیں' اور مسماۃ سکونت نے اپنے برادر علاتی چاند محمد کو دودھ پلایا جب کہ وہ دوسرے شوہر
کے نکاح میں تھی اور اس سے دودھ تھا۔
(الجواب) اس صورت میں زینب کا نکاح چاند میاں سے صحیح ہے۔

---

(۱) الدرالمختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۶۱ ج ۲ ط.س. ج۳ ص۸ . ظفیر

بیوہ سے خود اور اس کی لڑکیوں سے اپنے لڑکوں کی شادی جائز ہے یا نہیں

(سوال ۴۱۸) خدا بخش فوت ہوا اس کی بیوہ اور اسی بیوہ سے دو تین لڑکیاں خدا بخش کی موجود ہیں اب مسمی عبد الهادی چاہتا ہے کہ میں خدا بخش کی بیوہ سے اپنا نکاح کروں اور لڑکیوں کو اپنے لڑکوں سے شادی کروں یہ صورت نکاح کی جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ صورت جو سوال میں مذکور ہے بلا تردد جائز اور درست ہے باپ کا نکاح جس عورت سے ہو اس کے پہلے شوہر کی دختران سے اس جدید شوہر کے پسران کا نکاح صحیح ہے [1] اور یہ صورت آیت واحل لکم ما وراء ذلکم [2] میں داخل ہے۔ فقط

مرد نے کہا کہ اس بیوی کی زندگی میں دوسرا نکاح حرام ہے پھر کر لیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۴۱۹) زید نے اپنی عورت کے حق میں اقرار کیا کہ تمہاری زندگی میں مجھے کسی عورت سے نکاح کرنا حرام ہے اگر زید نکاح ثانی کرے تو کیا حکم ہے، کوئی صورت جواز کی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) زید کا یہ قول شرعاً غلط ہے اور لغو ہے کیونکہ در حقیقت شریعت میں اس کو دوسرا نکاح کرنا پہلی زوجہ کی موجودگی میں حرام نہیں ہے بلکہ جائز ہے کما قال اللہ تعالیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی و ثلث و رباع [3] پس زید کو نکاح ثانی کرنا درست ہے، غایۃ یہ ہے کہ اگر اس کو یمین کہا جاوے کیونکہ حلال کو حرام کرنا اپنے نفس پر یمین ہوتی ہے تو اس صورت میں اگر وہ نکاح کرے گا تو اس کو کفارہ قسم کا دینا ہوگا اور کفارہ قسم کا دس مسکینوں کو کھانا دونوں وقت کھلانا ہے، یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزے متواتر رکھنا لازم ہے اور طلاق کسی عورت پر نہ پڑے گی۔ فقط

روپیہ لیکر لڑکی کا نکاح کیا تو ہوا یا نہیں؟

(سوال ۴۲۰) زید اپنی دختر کا نکاح سو دو سو روپے لیکر خالد سے کر دے تو جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) ایسی رقم کو لینے کو فقہاء نے رشوت قرار دیکر واجب الرد قرار دیا ہے کما فی الدر المختار اخذ اهل المرءة شیئاً عند التسلیم فللزوج ان یسترده لانه رشوة [4] الخ و فی ردالمحتار و کذا لو ابی ان یزوجها الخ ای حتی یاخذ شیئاً [5] الخ شامی جلد ۲ ص ۳۶۶ فقط

---

(۱) ولا باس بان یتزوج الرجل امرأة ویتزوج ابنه بنتها او امها (عالمگیری ص ۲۹۴ ج ۱ ط. ماجدیه ج ص ۲۷۷)
(۲) سورة النساء: ٤ ظفیر
(۳) سورة النساء: ٤
(٤) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ص ۵۰۳ ج ۲ ط.س. ج۳ ص۱۵۶ ظفیر
(۵) رد المحتار باب المهر ص ۵۰۳ ج ۲ ط.س. ج۳ ص۱۵۶ ظفیر

دور کے رشتہ سے جو پھوپھا ہو اس سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۴۲۱) مسماۃ وحیدن دختر سینی چار پانچ برس سے بیوہ ہے' ایک شخص عیدو ہے جسکو وحیدن دور کے رشتہ سے پھوپھا کہتی تھی کیونکہ عیدو کا پہلا نکاح مسماۃ اللہ دی سے ہوا تھا جو کہ وحیدن کی ہجد تھی اور وحیدن کی پھوپھی رشتہ کی تھی اس کا انتقال ہو گیا' اب عیدو کا دوسرا نکاح مسماۃ وحیدن سے درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح عیدو کا مسماۃ وحیدن سے درست ہے کیونکہ مسماۃ وحیدن عیدو کی ان محرمات سے نہیں ہے جن سے نکاح حرام ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واحل لکم ما وراء ذلکم [1] الآیۃ پس نکاح مسماۃ وحیدن کا عیدو سے درست اور صحیح ہے اس میں کچھ شبہ اور تردد نہ کرنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رنڈی سے نکاح کر کے فوراً وطی جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۴۲۲) کوئی شخص بازار سے ایک رنڈی لایا اور اسی روز اس سے نکاح کر کے وطی کی نکاح درست ہوا یا نہیں اور عدت کرنی پڑے گی یا نہیں؟

(الجواب) نکاح اس کا صحیح ہے اور عدت یا استبراء اس پر لازم نہیں ہے قال فی الدر المختار اوالموطوئۃ بزنا . ای جاز نکاح من رأھا تزنی ولہ وطؤھا بلا استبراء [2] الخ فقط

سمدھن سے شادی جائز ہے

(سوال ۴۲۳) ایک شخص اپنی سمدھن سے خواہ اس کے لڑکے کی بیوی زندہ ہو یا فوت ہو چکی ہو' دونوں صورتوں میں نکاح درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) دونوں صورتوں میں نکاح درست ہے۔ [3] فقط

میاں بیوی میں اختلاف ہوا' میاں نے متعدد بار کہا چھوڑ دیا' تو اب نکاح کیسے ہو سکتا ہے؟

(سوال ۴۲۴) زوجین میں باہم تکرار ہو گیا خاوند نے جھوٹے بہتان لگائے اور عورت کو بہت مارا اور یہ کہا کہ تمہارا نکاح فسخ ہو چکا ہے' عورت نے کہا کہ طلاق نامہ دیدو اور میرا مہر دیدو' اور خاوند نے متعدد مرتبہ یہ کہا کہ میں نے چھوڑ دی اب ان دونوں کا دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

---

(۱) سورۃ النساء : ٤

(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲ ج ۲ .ط.س.ج۳ص ٤٩ ظفیر

(۳) ولا تحرم بنت زوج الام ولا امه ولا ام زوجة الاب ولا بنتها ولا ام زوجة الا بن ولا بنتها (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲ .ط.س.ج۳ص ۳۱) ولا باس بان يتزوج الرجل امراة و يتزوج ابنه بنتها او امها كذا فی محيط السرخسی (عالمگیری كتاب النكاح باب المحرمات ص ۲۹٤ ج ۱ .ط.ماجديه ص ۲۷۷) ظفير

(الجواب) ان میں دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے، دوبارہ نکاح کیا جاوے۔[1] فقط

مرتد ہونے کے بعد مسلمان ہو کر جو نکاح کیا وہ درست ہے

(سوال ۴۲۵) مسماۃ مریم کا خاوند مولا بخش زندہ ہے یہ عورت بارہ برس ہوئے ایک ہندو سکھ جگت سنگھ کے ہمراہ اس خاوند کے بغیر طلاق دیئے بھاگ کر چلی آئی اور سکھ مذہب میں رہ کر تین سال کے بعد دونوں مسلمان ہو گئے، جگت سنگھ کا اسلامی نام محمد عثمان رکھا گیا اور مسماۃ مریم کا نکاح اس سے کر دیا گیا ڈیڑھ سال ہوا کہ محمد عثمان فوت ہو گیا، مریم نے نکاح ثانی کرم دین سے کر لیا، آیا یہ نکاح درست ہو لیا نہیں؟

(الجواب) وہ عورت بوجہ مرتد ہو جانے کے اور مذہب سکھ میں داخل ہونے کے پہلے شوہر مولیٰ بخش کے نکاح سے خارج ہو گئی[2] اس لئے بعد اسلام لانے مسماۃ مذکورہ کے اور محمد عثمان مذکور کے ان کا نکاح صحیح ہو گیا پھر بعد مرنے محمد عثمان کے اور گزرنے عدت وفات کے جو کہ چار ماہ دس یوم ہے کرم دین کے ساتھ نکاح اس کا درست ہے۔[3] فقط

عیسائی عورت حاملہ ہونے کے بعد مسلمان ہو کر اسی سے نکاح کرے تو درست ہے

(سوال ۴۲۶) زید ایک عیسائی عورت سے جماع کرتا ہے جس سے وہ عورت حاملہ ہو جاتی ہے، جب تیسرا مہینہ گزرتا ہے تو وہ عورت اسلام قبول کر کے زید سے نکاح اعلان کے ساتھ کر لیتی ہے، یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

حمل کا نسب

(سوال ۴۲۷/۲) بچہ کی بابت کیا حکم ہے؟

(الجواب) (۱) یہ نکاح صحیح ہے۔[4]

(۲) بچے کا حمل جب کہ نکاح سے پہلے کا ہے اور نکاح کے بعد چھ ماہ سے کم میں بچہ پیدا ہوا ہے تو اس کا نسب شوہر سے ثابت نہیں ہے۔[5] فقط

---

(۱) مفتی علام نے "چھوڑ دیا" کو کنایہ قرار دیا جس سے پہلی دفعہ ایک طلاق بائن واقع ہو گئی جب دوبارہ کہا تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ لایلحق البائن البائن (درمختار) المراد بالبائن الذی لا یلحق ہو ما کان بلفظ الکنایۃ (ردالمحتار باب الکنایات ص ۶۴۶ ج ۲ ط.س. ج۳ص۳۰۸) اور جب ایک ہی بائن طلاق ہوئی تو اب دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے و ینکح مبانتہ بما دون الثلاث فی العدۃ و بعدھا بالا جماع (الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ص ۷۳۸ ج ۲ ط.س. ج۳ص۴۰۹) ظفیر (۲) وارتداد احدھما ای الزوجین فسخ عاجل (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۵ ج ۲ ط.س. ج۳ص۱۹۳) ظفیر (۳) والعدۃ للموت اربعۃ اشھر بالا ہلۃ و عشر من الایام بشرط بقاء النکاح صحیحا الی الموت مطلقا (ایضاً باب العدۃ ص ۸۳۰ ج ۲ ط.س. ج۳ص۵۱۰) ظفیر (۴ و ۵) وصح نکاح حبلی من زنا الخ لو نکحھا الزانی حل لہ وطؤھا والولد لہ ولزمہ النفقۃ (درمختار) قولہ والولد لہ ای ان جاء ت بعد النکاح بہ لستۃ اشھر فلو قل من ستۃ اشھر من وقت النکاح لایثبت النکاح ولایرث منہ الا ان یقول ھذا الولد منی ولا یقول من الزنا الخ (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۱ ج ۲ ط.س. ج۳ص۴۸۔۔۔۔۔۴۹) ظفیر

بیوہ عیسائی مسلمان ہوئی کیا فوراً شادی جائز نہیں

(سوال ۴۲۸) ایک عورت عیسائی عرصہ ڈیڑھ سال سے بیوہ تھی مشرف باسلام ہوئی اور نکاح کرنا چاہتی ہے زید کہتا ہے کہ تاوقتیکہ تین حیض کی مدت نہ گزر جائے نکاح صحیح نہ ہوگا بکر کہتا ہے نومسلمہ کی کوئی عدت نہیں مسلمان ہوتے ہی فوراً نکاح کر لینا جائز ہے اس بارے میں کس کا قول صحیح ہے؟

(الجواب) اس صورت میں جب کہ وہ پہلے سے بیوہ تھی بعد اسلام کے فوراً اس سے نکاح درست ہے عدت اس پر نہیں ہے' البتہ جو عورت کافر خاوند والی مسلمان ہو اس کے لئے تین حیض گزارنا قبل از نکاح ضروری ہے[1] فقط

جس لڑکے سے اپنی لڑکی کی شادی کی اس کی بہن سے خود شادی کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۴۲۹) زید کے ایک دختر اور بکر کے ایک پسر اور ایک دختر ہے زید اپنی دختر کی شادی بکر کے پسر سے اور بکر کی دختر سے زید خود اپنا نکاح کرنا چاہتا ہے' یہ درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) زید کی دختر کا نکاح بکر کے پسر سے اور بکر کی دختر کا نکاح خود زید سے درست ہے۔ فقط (واحل لکم ما وراء ذلکم . سورۃ النساء : ٤)

جس کی موت کا ظن غالب ہو اس کی بیوہ شادی کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۴۳۰) زاہد ریل میں تھا جب ریل امروہہ سے چلی تو ایک ڈیڑھ میل چل کر پل ٹوٹ جانے کی وجہ سے انجن مع چند گاڑیوں (ڈبوں) کے ڈوب گیا' اس کے بعد بہت تلاش کی گئی کوئی پتہ نہیں چلا' اس کی عورت حاملہ تھی جس کے بچہ پیدا ہو چکا ہے' آیا زاہد مذکور کی زوجہ کا عقد ثانی کر دیا جاوے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں چونکہ موت زاہد کی بظن غالب ثابت ہے اس لئے اس کی زوجہ اب بعد گزرنے عدت وفات کے نکاح کر سکتی ہے۔[2] فقط

منکوحہ غیر مدخولہ مطلقہ کی لڑکی سے اپنے لڑکے کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۴۳۱) زید نے ہندہ سے نکاح کر کے بلا خلوت صحیحہ طلاق دیدی اور زبیدہ سے نکاح کر لیا اور زبیدہ کے بھائی بکر نے ہندہ سے نکاح کر لیا زبیدہ کے زید سے لڑکا پیدا ہوا اور ہندہ کے بکر سے لڑکی پیدا ہوئی ان دونوں میں نکاح درست ہے یا نہیں؟

---

(۱) ولو اسلم احد هما ای احد المجوسیین اوامرأة الکتابی الخ لم تبن حتی تحیض ثلاثا او تمضی ثلاثة اشهر قبل اسلام الآخر اقامة لشرط الفرقة مقام السبب ولیست بعدة لدخول غیر المدخول بها (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۶ ج۲. ط.س. ج۳ص ۱۹۱) ظفیر

(۲) اخبر ثقة ان زوجها الغائب مات او طلقها ثلاثا او اتاها منه کتاب علی یده ثقة بالطلاق ان اکبر رأیها انه حق فلا باس ان تعتد وتتزوج (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب العدة ص ۸٤۸ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۵۲۹) ظفیر

(الجواب) اس صورت میں زبیدہ کے پسر کا نکاح ہندہ کی دختر سے درست ہے۔[1] فقط

ایک بھائی کا لڑکا ہے دوسرے کی نواسی دونوں میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۴۳۲) ایک بھائی کا لڑکا دوسرے بھائی کی نواسی، دونوں میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) ان دونوں میں نکاح درست ہے۔[2] فقط

طوائف کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں اور اس کی ناجائز کمائی کا لینا کیسا ہے؟

(سوال ۴۳۳) اگر کوئی شخص کسی طوائف کی لڑکی سے نکاح کرے تو درست ہے یا نہیں اور روپیہ جو وہ دیوے، جو بظاہر حلال کمائی کا معلوم نہیں ہوتا اس کا لینا اور استعمال کرنا درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) طوائف کی دختر سے نکاح درست ہے[3] اور آمدنی اس کی جو حرام کی ہو اس کو کام میں نہ لاوے، اس کا حکم یہ ہے کہ بصورت نہ معلوم ہونے مالکوں کے اس کو فقراء پر صدقہ کردے۔ فقط

اپنی بیوی سے زنا کرتے ہوئے جس کو دیکھا اس سے لڑکی کی شادی جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۴۳۴) ایک شخص نے اپنی عورت کے ساتھ کسی کو زنا کرتے دیکھا مگر کسی کو گواہ نہیں بنا سکا زانی و مزنیہ دونوں منکر ہیں کیا ایسی صورت میں اپنی لڑکی کا نکاح یہ شخص اس زانی کے ساتھ کر سکتا ہے؟

(الجواب) یہ ظاہر ہے کہ صرف زوج کا دیکھنا اور بیان کرنا مثبت نکاح نہیں ہے، پس جب تک کہ چار دیکھنے والے زنا کے حسب شرائط نہ ہوں، زنا شرعاً ثابت نہیں ہوتا۔ کما قال اللہ تعالیٰ فلو لا جاؤ ا علیه باربعة شهداء فاذ لم یاتوا بالشهداء فاولئك عند الله هم الکاذبون[4] وفی الشامی الا اذا شهدا ثلاثة بالزنا والرابع بالا قرار له فتحد الثلاثة لان شهادة الواحد بالاقرار لا تعتبر فبقی کلام الثلاثة قذفاً[5] البحر ص ۱۴۲ کتاب الحدود شامی ج ۳ پس ہر گاہ کلام شوہر محض قذف ہے تو اس پر کوئی حکم حرمت مصاہرت وغیرہ کا مرتب نہ ہوگا اور اس عورت کی دختر کا مرد مذکور سے نکاح صحیح ہوگا۔ فقط

شیعہ لڑکی سے شادی ہوئی پھر سنی بنا لیا اور دوبارہ نکاح کیا، کیا حکم ہے

(سوال ۴۳۵) زید کو اس کے والدین شیعہ نے بعمر دس سال استاد کے پاس پڑھنے بٹھایا، استاد کے کہنے سے زید سنی ہو گیا، والدین نے اس کی شادی شیعہ لڑکی سے کردی زید نے بعد شادی اس کو بھی سنی کر لیا تو تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں، اور امامت کرنا زید کو درست ہے یا نہیں؟

---

(۱) واحل لکم ما وراء ذلکم (سورة النساء : ۴) (۲) ایضاً
(۳) کوئی وجہ حرمت نہیں ہے واحل لکم ما وراء ذلکم (سورة النساء : ۴) ظفیر
(۴) سورة النور (۵) رد المحتار کتاب الحدود ج ۳ . ظفیر

(الجواب) زید کو اس صورت میں زوجہ کو سنیہ کر لینے کے بعد تجدید نکاح کر لینے کی ضرورت ہے اور امامت زید کی درست ہے۔ فقط

نان نفقہ کی بنیاد پر قاضی نے نکاح کردیا اب دوسرا نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۴۳۶) ایک بارہ سالہ عورت کا نکاح اس کے باپ نے کفو میں کردیا بعد بالغ ہونے کے عورت نے ایک دعویٰ اس قسم کا شوہر کے نام دائر کیا کہ گو میری شادی بچپن میں ہوئی لیکن میل جول نہ ہوا حقوق زوجیت بھی ادا نہ کئے گئے نان و نفقہ میں خبر گیری نہ کی وغیرہ وغیرہ حاکم منصف نے نکاح فسخ کردیا اس کی بناء پر وہاں کے شافعی المذہب قاضی نے شوہر مذکور کی غیر حاضری میں ہی دو گواہوں کے سامنے اس عورت کا نکاح فسخ کردیا کچھ عرصہ بعد دوسرے شخص کے ساتھ عورت مذکورہ کا نکاح کردیا آیا پہلا نکاح فسخ ہوا یا نہیں اور دوسرا نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) پہلا نکاح فسخ ہو گیا اور دوسرا نکاح اس عورت کا صحیح ہو گیا اور تفصیل اس کی مع الاختلاف کتب فقہ میں مبسوط ہے۔ من شاء فلیراجع الیھا فقط

شیعہ تبرائی سے نکاح درست نہیں ہوا دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے

(سوال ۴۳۷) ایک عورت کا نکاح ایک شخص مذہب شیعہ جس کو رافضی کہتے ہیں اس کے ساتھ ہوا عورت اہل سنت والجماعت ہے اس کو اس کے شوہر نے مراسم روافض ادا کرنے میں مجبور کیا یہاں تک کہ برا بھی کہلوانا چاہا جب وہ عورت والدین کے یہاں آئی پھر شوہر کے مکان پر نہیں گئی اس وقت تک جس کو عرصہ بارہ سال کا ہو گیا اب بھی اسکو شوہر کے مکان پر جانے سے انکار ہے اور اس کے شوہر کا خاندان سب تبرائی ہے اور عورت کو بھی مجبور کرتے ہیں پس ازروئے شرع شریف اس عورت کا نکاح جائز ہوا یا نہیں اور اب بغیر طلاق شوہر مذکور کے دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) رافضی تبرائی کو بہت سے فقہاء نے کافر لکھا ہے لیکن محققین فقہاء کی یہ تحقیق ہے کہ اگر حضرت عائشہؓ کے افک کا قائل ہے یا حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہے یا حضرت جبرائیل کی طرف وحی میں غلطی ہونے کا معتقد ہے تو یہ جملہ امور موجب کفر اور ارتداد باتفاق ہیں پس ایسے رافضی کے ساتھ سنیہ عورت کا نکاح منعقد نہیں ہوتا بدون طلاق کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ ھکذا فی الدر المختار [1] فقط

---

(۱) ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الوھیة علی او ان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبة الصدیق او یقذف السیدة الصدیقة فھو کافر لمخالفته القواطع المعلومة من الدین بالضرورة (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۴۶) ظفیر

خاندان سادات سے شادی جائز ہے

(سوال ٤٣٨) آیا خاندان سادات میں شادی جائز ہے؟

بزرگ کی لڑکی سے نکاح جائز ہے

(سوال ٢/ ٤٣٩) کسی بزرگ کی لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہے؟

بیوہ بانو سے نکاح جائز ہے اگر اس کے ولی کو خبر نہ ہو

(سوال ٣/ ٤٤٠) آیا بیوہ سے بھی بغیر مشورہ اولیاء کے دو گواہوں کے روبرو نکاح جائز ہے؟

(الجواب) (اور ٢)[1] جائز ہے[2] (٣) یہ نکاح جائز ہے بشرطیکہ کفو میں ہو۔ فقط

دکھایا کسی کو اور شادی کردی کسی سے اب عورت انکار کردے تو نکاح درست ہوگا یا نہیں؟

(سوال ٤٤١) ہندہ بالغہ مطلقہ کو لوگوں نے ایک شخص کو دکھلا کر نکاح پر آمادہ کیا، پھر اس کی لاعلمی میں دوسرے آدمی سے نکاح کردیا بحالت خلوت ہندہ نے شور مچایا کہ یہ وہ شخص نہیں ہے جو ہم کو دکھلایا گیا تھا آیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) دوسرے شخص سے وہ عورت راضی نہیں ہے، نکاح منعقد نہیں ہوا۔[3] فقط

قادیانی سے جس عورت نے نکاح کیا وہ بغیر طلاق دوسرے مسلمان سے شادی کرسکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ٤٤٢) مسماۃ ہندہ زید مرزائی کے نکاح میں عرصہ سے ہے مگر ہندہ زید کے گھر سے دو سال سے چلی گئی ہے اب ایک مسلمان اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے کیا مرزائی سے طلاق لینے کی ضرورت ہے؟

(الجواب) مرزائی چونکہ کافر ہے اس لئے ہندہ کا نکاح اس سے منعقد نہ ہوا تھا لہذا مرزائی کی طلاق کی ضرورت نہیں ہے ہندہ کو دوسرے مسلمان سے نکاح کرنا درست ہے۔[4] فقط

(اور ٢) اگر لڑکی سادات خاندان کی ہے تو ہم کفو قریش لڑکے کی شادی خواہ صدیقی ہو یا فاروقی، عثمانی ہو یا علوی، درست ہے اور اگر لڑکا سادات خاندان سے ہے تو اس سے ہر ایک لڑکی کی شادی جائز ہے خواہ ہم کفو ہو یا نہ ہو الکفاءۃ معتبرۃ من جانبہ ای الرجل لان الشریفۃ تابی ان تکون فراشا للدنی ولذا لاتعتبر من جانبها لان الزوج مستفرش وهذا عند الکل فلا تغيظه دناء الفراش وهذا عند الکل (درمختار) فان حاصله ان المراۃ اذا زوجت نفسها من کفو لزم علی الاولیاء وان زوجت من غیر کفو لا یلزم اولا یصح بخلاف جانب الرجل فانه اذا تزوج بنفسه مکافئة له اولا فان صحیح لازم الخ (ردالمحتار ص ٤٣٦ ج ٣) باب الکفاءۃ ط.س. ج٣ص ٨٤)

(٣) لو استاذ نهافی معین فردت ثم زوجها منه فسکتت صح فی الاصح بخلاف مالو بلغها فردت الخ لم یجز لبطلانه بالرد (درمختار) لان نفاذ التزویج کان موقوفا علی الاجازۃ و قد بطل بالرد (رد المحتار باب الولی ص ٤١٢ ج ٣ ط.س. ج٣ص ٦٠) ظفیر

(٤) و حرم نکاح الوثنیة بالا جماع (درمختار) ویدخل فی عبدۃ الاوثان الخ کل مذهب یکفربه معتقده (ایضاً باب المحرمات ص ٣٩٧ ج ٢ ط.س. ج٣ص ٤٥) ظفیر

شوہر والی عورت کے اس لڑکے کی شادی جو زنا سے ہے زانی کی لڑکی سے جائز ہے

(سوال ۴۴۳) زید کا تعلق ناجائز مسماۃ لاڈو سے تھا جب کہ لاڈو کا شوہر بھی زندہ موجود تھا اسی حالت میں مسماۃ لاڈو کے زید کے نطفہ سے لڑکا پیدا ہوا جب یہ لڑکا پیدا ہو کر بالغ ہوا تو زید نے اپنی لڑکی سے جو کہ منکوحہ بی بی سے ہے اس لڑکے کا نکاح کر دیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں بعد رخصت کے مسماۃ لاڈو نے اپنی بہو سے قسمیہ بیان کیا کہ تیرا شوہر بھی تیرے باپ کے نطفہ سے ہے تو الگ ہو جا۔ اس صورت میں لڑکی عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) حدیث شریف میں ہے الولد للفراش وللعاهر الحجر [1] اس حدیث سے ثابت ہے اور یہی حنفیہ کا مذہب ہے کہ لاڈو کے جو لڑکا پیدا ہوا خواہ وہ زنا سے ہو اور خواہ زید ہی کے نطفہ سے ہو مگر شریعت میں وہ لاڈو کے شوہر کا ہے اور اسی سے اس لڑکے کا نسب ثابت ہے وہ لڑکا شریعت میں زید کا شمار نہ ہوگا۔ لہٰذا نکاح زید کی دختر کا لاڈو کے پسر مذکور سے صحیح ہے [2] اور لاڈو کا قول شرعاً معتبر نہیں ہے اور بدون طلاق کے زید کی دختر دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی۔ فقط

لڑکے کی شادی باپ کی بیوی کی لڑکی سے درست ہے

(سوال ۴۴۴) زید و بکر حقیقی بھائی ہیں زید نے ایک دختر و بیوی چھوڑی بکر نے بھاوج بیوہ سے نکاح کر لیا اولاد نرینہ پیدا نہ ہونے سے بکر نے دوسری شادی کی اس سے اولاد نرینہ ہوئی تو اس صورت میں بکر کے پسر کا نکاح جو کہ دوسری زوجہ سے ہے اس کی یعنی بکر کی ربیبہ یعنی زید کی دختر کی دختر سے صحیح ہے یا نہیں ؟ ایک شخص ناجائز کہتا ہے اور دوسرا جائز، کس کا قول صحیح ہے ؟

(الجواب) اس میں دوسرا قول صحیح ہے بکر کے پسر کا نکاح اس کی ربیبہ کی دختر سے صحیح ہے واحل لكم ما وراء ذلكم [3] فقط

بیوہ بھاوج سے نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۴۴۵) بھاوج سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں ایک شخص کہتا ہے کہ بھاوج بڑی ماں کے درجہ میں ہے اور چھوٹی بھاوج بیٹی کے درجہ میں ہے اور ماں و بیٹی سے نکاح کرنا حرام ہے قاضی صاحب نے اس کے رد میں یہ دلیل قرآن مجید پیش کی واحل لكم ما وراء ذلكم وہ شخص کہتا ہے کہ بھاوج کے نکاح کی حرمت حرمت علیکم امهاتكم میں داخل ہے اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اگر ایسا نہیں ہے یعنی بھاوج کی حرمت حرمت علیکم امهاتكم میں داخل نہیں ہے تو دادی و نانی و پوتی، نواسی کی حرمت بھی قرآن میں صاف مذکور نہیں ہے تو چاہئے کہ دادی و نانی وغیرہ سے بھی نکاح درست ہو اور

---

(۱) مشکوة باب اللعان ص ۲۸۷ ظفیر

(۲) ویحل لا صول الزانی وفروعه اصول المزنی بها و فروعها (رد المحتار باب المحرمات ص ۳٤٤ ج ۲ ط.س.ج۳ص۳۲) (۳) سورة النساء : ٤

قاضی صاحب نے دیگر کتب احادیث وفقہ سے بھی استدلالات پیش کئے، مگر ان سب کو رد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسا صاف قرآن سے ثابت کرو جس سے بھاوج کی حرمت ثابت ہو، مثلاً ایسی آیت ہونی چاہئے لحل لکم زوجة الاخ بعد العدة . اب جو کچھ عندالشرع حکم ہو تحریر فرمادیں؟

(الجواب) وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ بھاوج کی حرمت آیت حرمت علیکم امھاتکم میں داخل ہے یہ غلط ہے لان زوجة الاخ لیست بداخلة فی الامھات عند احد[1] اور یہ دونوں دعوے بھی غلط ہیں کہ بھاوج بڑی ماں کے درجے میں اور چھوٹی بھاوج بیٹی کے درجے میں ہے اور یہ بھی اس شخص کا دعویٰ غلط ہے کہ دادی، نانی، پوتی، نواسی کا صاف حکم قرآن میں نہیں ہے لہٰذا دادی نانی، ماں کی حرمت میں اور پوتی نواسی بیٹی کی حرمت میں داخل نہیں ہیں، اس لئے کہ دادی، نانی امہات میں داخل ہیں اور پوتی نواسی بنات میں داخل ہیں اور آیت قرآنی سے زیادہ کوئی قوی دلیل نہیں ہو سکتی پس جب کہ محرمات کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا واحل لکم ما وراء ذلکم[2] تو بھاوج بیوہ سے نکاح کا جواز صاف طور سے ظاہر ہو گیا اور قاضی صاحب نے جو کچھ فرمایا وہ صحیح ہے ان کا مخالف شخص جو کہ دین اسلام کا مخالف ہے جو کچھ کہتا ہے محض جاہلانہ کلام ہے احادیث اور تفاسیر کو نہ ماننا صریح الحاد و کفر کی دلیل ہے اور احادیث کا انکار کرنا درحقیقت قرآن شریف کا انکار ہے کیونکہ قرآن شریف میں حکم ہے وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنه فانتھوا[3] لہٰذا اہل اسلام کو قول اس مخالف کا ہرگز نہ ماننا چاہئے اور اس کو سننا بھی نہ چاہئے اور اس کی صحبت سے احتراز کرنا چاہئے، اس کی بددینی اور کفر اس کے اقوال سے ظاہر ہے۔ فقط

بھانجے اور ماموں کی مدخولہ سے نکاح درست ہے

(سوال ٤٤٦) بھانجے کی مدخولہ سے ماموں کا اور ماموں کی مدخولہ سے بھانجے کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ صورت درست ہے اور واحل لکم ما وراء ذلکم[4] میں داخل ہے۔

معلق نکاح منعقد نہیں ہوتا ہے

(سوال ٤٤٧) ایک شخص نے قسم کھا کر ایک طالب علم کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر تم ہندوستان جا کر علم حاصل کر کے آؤ گے تو میں نے تم کو اپنی یہ لڑکی صغیرہ دیدی اور اس طالب علم نے بھی اس مجلس میں کہا کہ میں نے بھی قبول کیا اور یہ معاملہ چند معتبر اشخاص کے سامنے ہوا تھا اور اب وہ طالب علم پڑھ کر آ گیا ہے اور لڑکی بالغہ ہو گئی ہے تو نکاح اس صورت میں منعقد ہوا تھا یا نہیں اور اس لڑکی کا نکاح دوسرے سے جائز ہے یا نہیں؟

---

(١) فیراد بالام الاصل ایضاً و بالبنت الفرع (البحر الرائق باب المحرمات ص ٩٩ ج ٣ .ط.س. ج٣ ص ٩٢) ظفیر

(٢) سورۃ النساء : ٤

(٣) سورۃ الحشر : ١ (٤) سورۃ النساء : ٤

(الجواب) اس صورت میں نکاح صحیح نہیں ہوا ہے کما فی الدرالمختار والنکاح لا یصح تعلیقه بالشرط کتزوجتك ان رضی ابی لم ینعقد النکاح الخ وفی الشامی قوله والنکاح لا یصح تعلیقه بالشرط) المراد ان النکاح المعلق بالشرط لا یصح لاما یوهمه ظاهر العبارة من ان التعلیق یلغو و یبقی العقد صحیحاً الخ شامی ص ۳۹٤ ج ۲ [1] پس جب کہ نکاح صغیرہ کا طالب علم مذکور کے ساتھ منعقد نہیں ہوا تو اس کا ولی دوسرے شخص سے نکاح اس کا کر سکتا ہے۔ فقط

عورت کی بات پر اعتماد کر کے نکاح کر دینا درست ہے

(سوال ٤٤٦) ایک عورت غریب الوطن مسافر ہمارے یہاں آئی اور یہ بات ظاہر کی کہ میرا وارث کوئی نہیں، میں اپنا نکاح کرنا چاہتی ہوں تھانہ میں اس نے رپورٹ بھی کر دی ہے کہ میرا نکاح کرا یا جاوے چنانچہ ایک مولوی صاحب نے رپورٹ دیکھ کر مبلغ دس روپے لیکر اس کا نکاح پڑھایا یہ نکاح درست ہو گیا یا نہیں ؟

(الجواب) اس عورت کا نکاح موافق اس کے بیان کے شرعاً جائز ہے [2] الغرض اس صورت میں عورت کے بیان کے موافق اس سے نکاح کرنا بدرجہ اولیٰ درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

یہودی یا عیسائی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

(سوال ٤٤٧) کیا کسی یہودی اور عیسائی عورت سے بغیر اس کو کلمہ پڑھوائے ہوئے کسی مسلمان کا نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) بدون اس کو کلمہ پڑھائے اور مسلمان کئے نکاح کرنا اس سے اچھا نہیں ہے کیونکہ اگرچہ کتب فقہ میں اس کو جائز لکھا ہے مگر مکروہ کہا ہے اور اس میں اختلاف بھی ہے [3] آج کل کے عیسائیوں کی عورتوں سے بعض فقہاء نے نکاح کرنے کو حرام اور ناجائز لکھا ہے بہر حال اختلاف سے بچنے کے لئے مناسب بلکہ ضروری ہے کہ یہودیہ اور نصرانیہ عورت سے اگر نکاح کیا جاوے تو بعد مسلمان کرنے کے کیا جاوے۔ [4] فقط

---

(۱) دیکھئے رد المحتار و مصری مطبوعہ ا، ص ٤٠٥ فصل فی المحرمات۔ ظفیر

(۲) وحل نکاح من قالت طلقنی زوجی و انقضت عدتی الخ و حاصله انه متی اخبرت بامر محتمل فان ثقة او وقع فی قلبه صدقها لا باس بتزوجها (الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحة ص ۳۷۱ ج ٥ ط. ، ج۳ص ٤٢٠) ظفیر

(۳) وصح نکاح کتابیة وان کره تنزیها مومنة بنبی رسل مقرة بکتاب منزل وان اعتقد واالمسیح الها (درمختار) فی فتح القدیر و یجوز تزوج الکتابیات والا ولی ان لایفعل (رد المحتار باب المحرمات ص ۳۹۷ ج۲) ظفیر فقوله والا ولی ان لا یفعل یفید کراهة التنزیهة فی غیر الحربیة وما بعده یفید کراهةالتحریم فی الحربیة تامل (رد المحتار باب المحرمات ص ۳۹۷ ج ۲)، ط.س. ج۳ص ٤٥ ظفیر

(٤) یجب ان لا یا کلوا ذبائح اهل الکتاب اذا اعتقد وان المسیح اله وان عزیرا اله ولا یتزوجو ا نساء هم قیل و علیه الفتوی ولکن بالنظر الی الدلیل ینبغی ان یجوز الا کل والتزوج. (رد المحتار باب المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲ ط.س. ج۳ص ٤٥) ظفیر

برادر علاتی کی بیوی کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۴۴۸) زید اور بکر برادر علاتی ہیں بکر بقضائے الٰہی فوت ہو گیا اس کی بیوہ ہندہ نے بعد گزرنے عدت کے عمر کے ساتھ نکاح کر لیا ہندہ کے عمر سے دختر زینب پیدا ہوئی زید اور زینب کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں زینب دختر ہندہ کا نکاح زید سے درست ہے[1] فقط

شیعہ عورت جس نے توبہ کر لی اس سے نکاح جائز ہے

(سوال ۴۴۹) زید قوم افغان اہل سنت والجماعت نے ایک بیوہ عورت سے جو کہ صحابہ کو گالی دیتی تھی اس کو ان خیالات سے چھڑا کر خود نکاح میں لانا چاہتا ہے لیکن وہ اس وجہ سے مجبور ہے کہ تمام نواح میں اسکو طعن کیا جاتا ہے کہ اہل سنت ہو کر غیر اہل سنت سے کس طرح نکاح کر سکتا ہے؟

(الجواب) علامہ شامی کی رائے یہ ہے کہ سب صحابہؓ موجب کفر نہیں ہیں بلکہ موجب فسق ہے[2] لہٰذا اس بیوہ عورت نے جب کہ توبہ کر لی ہے تو اس سے نکاح سنی حنفی کا شرعاً جائز ہے۔

اور بعض فقہاء کے نزدیک سب صحابہؓ موجب کفر ہے[3] اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس بیوہ عورت سے بلا تجدید ایمان کے نکاح نہ کیا جاوے تاکہ نکاح بلا خلاف جائز ہو جاوے اور نکاح غیر سید کا سید کے ساتھ جائز ہے اس لئے لوگوں کا یہ کہنا کہ غیر اہل بیت کا نکاح اہل بیت کے ساتھ جائز نہیں ہو سکتا ہے غلط ہے۔[4] فقط

دو بھائیوں میں سے ایک نے سوتیلی ماں سے زنا کیا تو ان دونوں بھائیوں کی اولاد میں شادی جائز ہے

(سوال ۴۵۰) نجم خاں کے مسماۃ بیوی جان کے بطن سے چار پسر ہوئے اور حیات نور کے بطن سے دو پسر ہوئے بعد وفات نجم خاں ان کا بیٹا پائندہ خاں بطنی بیوی جان کچھ عرصہ تک اپنی سوتیلی ماں حیات نور کے ساتھ حرام کاری کرتا رہا اور دو تین نطفہ حرام پیدا ہوئے اب پائندہ خاں و قاسم خاں جو حیات نور کے بطن سے ہے اپنے لڑکے لڑکی کو آپس میں منسوب کر رہے ہیں پائندہ خاں کا لڑکا محمد عالم اور لڑکی خانم نور ہے اور قاسم خاں کا لڑکا میر محمد اور لڑکی ریشم جان ہے محمد عالم کا نکاح ریشم جان سے اور میر محمد کا نکاح خانم نور سے کرنا چاہتے ہیں جائز ہے یا نہیں؟

---

(۱) اس لئے کہ اس میں کوئی وجہ حرمت نہیں ہے اور یہ واحل لکم ما وراء ذلکم میں داخل ہے۔

(۲) بخلاف ماذا کان یفضل علیا او یسب الصحابة فانه مبتدع لا کافر. ط.س. ج۳ص۴۶(رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲. ط.س. ج۳ص۲۳۷)

(۳) فقریش معزیا للشهید من سب الشیخین او طعن فیهما کفر(الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ص ۴۰۴ ج ۳) ظفیر

(۴) فقریش بعضهم اکفاء بعض (درمختار) اشاریه الی انه لا تفاضل فیما بینهم الخ (ایضاً باب الکفاء. ط.س. ج۳ص۸۶) ص ۴۳۸ ظفیر

(الجواب) اس صورت میں نکاح محمد عالم کا مسماۃ ریشم جان سے اور نکاح میر محمد کا مسماۃ خانم نور سے شرعاً صحیح ہے اور جائز ہے اور زنا کرنا اگرچہ گناہ کبیرہ ہے اور فسق و فجور ہے اور زانی و زانیہ تاوقتیکہ توبہ نہ کریں قابل متارکت ہیں لیکن زانی و زانیہ کی اولاد میں باہم نکاح جائز ہے۔[1] فقط

مزنیہ کی لڑکی سے نکاح کیا اب اس لڑکی کو علیحدہ کر کے مزنیہ سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۴۵۱) زید نے ہندہ منکوحہ بکر سے زنا کیا ایک سال بعد زید زانی نے ہندہ مزنیہ کی دختر زینب نابالغہ سے نکاح کر لیا اب بکر فوت ہو گیا اس لئے زید ہندہ مزنیہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے شرعاً یہ نکاح جائز ہے یا نہیں جب کہ زینب نابالغہ اور غیر مدخولہ ہے؟

(الجواب) زید ہندہ مزنیہ سے نکاح کر سکتا ہے کیونکہ جب اس نے ہندہ کی لڑکی سے وطی نہیں کی بلکہ قبل الوطی اس کو علیحدہ کر دیا تو اس کی ماں ہندہ زید پر حرام نہیں ہوئی کتب فقہ میں تصریح ہے کہ حرمت مصاہرۃ نکاح صحیح یا وطی سے ثابت ہوتی ہے زید نے جب ہندہ سے زنا کیا تو ہندہ کی لڑکی زینب اس پر حرام ہو گئی تھی[2] زید کا نکاح اس سے صحیح نہیں ہوا تھا اور چونکہ وطی بھی نہیں ہوئی لہذا حرمت مصاہرۃ ثابت نہ ہو گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سوتیلی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں نیز بیوی اور اس کی سوتیلی ماں کو جمع کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۴۵۲) سوتیلی ساس جو کہ لاولد ہو اور بیوہ ہو، اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں اور زوجہ اور اس کی سوتیلی ماں یعنی باپ کی منکوحہ کو نکاح میں جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) سوتیلی ساس سے نکاح جائز ہے اس میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں لقولہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم[4] اور جواز نکاح کے ساتھ دونوں کے درمیان جمع جائز ہے یعنی پہلی بیوی کی موجودگی میں اس کے ساتھ اس کی سوتیلی ماں کو بھی رکھ سکتا ہے کتب فقہ میں تصریح ہے کہ عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی دونوں ایک وقت میں ایک شخص کے نکاح میں جمع ہو سکتی ہیں در مختار میں ہے فجاز الجمع بین امرأۃ بنت زوجہا الخ[5] فقط

---

(۱) و یحل لا صول الزانی و فروعہ اصول المزنی بہا و فروعہا (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۸ ج ۳۔ ط۔س۔ ج۳ص ۱۰۱) ظفیر

(۲) اذا فجر الرجل بامرأۃ ثم تاب یکون محرماً لا بنتہا لانہ حرم علیہ نکاح ابنتہا علی التابید (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۸ ج ۳۔ ط۔س۔ ج۳ص ۱۰۱) ظفیر

(۳) اما تزوج الزانی لہا فجائز اتفاقا (ایضاً ص ۱۱۴ ج ۳) ظفیر (۴) سورۃ النساء ۴

(۵) الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲۔ ط۔س۔ ج۳ص ۳۹) ظفیر

جس کی لڑکی عقد میں ہے اس کی بیوہ سے نکاح کرنا کیسا ہے......؟

(سوال ۴۵۳) زید کی دختر جو پہلی زوجہ متوفیہ سے ہے عمر کے عقد میں ہے تو زید کی زوجہ ثانیہ بیوہ سے بعد مرنے کے زید کے عقد کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں عمر کا نکاح زید کی دوسری زوجہ بیوہ سے جائز ہے درمختار میں ہے کہ جمع کرنا نکاح میں ان دونوں کا جائز ہے[1] کیونکہ دونوں میں وہ قاعدہ حرمت کا نہیں پایا جاتا جو اس بارہ میں منصوص و مسلم ہے کہ ان میں جس کسی کو مرد فرض کیا جاوے تو دوسری عورت حلال نہ ہو یہ قاعدہ اس صورت میں جاری نہیں ہو سکتا۔ فقط

جو عورت کہتی ہے کہ شوہر نے طلاق دیدی ہے اس سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۴۵۴) ایک عورت اپنے شوہر کے ساتھ بمبئی چلی گئی کچھ دنوں کے بعد وہاں سے واپس آ کر بیان کرتی ہے کہ میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دیدی پس اس صورت میں اسکا عقد ثانی کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں موافق بیان عورت کے جب کہ کوئی مرد اس کا مکذب نہیں ہے اس کو عقد ثانی کرنا درست ہے۔ درمختار۔[2] فقط

بیوہ چچی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۴۵۵) چچی بیوہ سے بعد عدت کے نکاح جائز ہے یا نہیں زید کہتا ہے کہ قرآن مجید میں چچا کو باپ فرمایا ہے تو چچی ماں حقیقی ہوئی لہذا نکاح مطلق حرام و باطل ہے تمام کتب تفاسیر واحادیث وفقہ میں چچی سے نکاح حرام بتلاتا ہے یہ شرعاً صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) چچی یعنی چچا متوفی کی زوجہ سے بعد گزرنے عدت کے نکاح جائز ہے۔[3] قرآن شریف میں رکوع حرمت علیکم امہاتکم الایۃ میں چچی کو محرمات میں سے نہیں فرمایا اور حدیث شریف میں بھی چچی سے نکاح کی حرمت مذکور نہیں ہے یہ اس شخص کی جہالت اور گمراہی ہے جو ایسا باطل دعویٰ اس زور و شور سے کرتا ہے کسی کتاب تفسیر وحدیث وفقہ واصول میں چچی بیوہ سے نکاح کی حرمت مذکور نہیں ہے۔ ومن ادعی فعلیه البیان والله المستعان۔ فقط

---

(۱) فجاز الجمع بین امراۃ و بنت زوجها (الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲. ط.س. ج۳ص۳۹) ظفیر

(۲) وحل نکاح من قالت طلقنی زوجی وانقضت عدتی (ایضاً کتاب الحظر والاباحة ص ۳۷۱ ج ۵ ط.س. ج٦ص۴۰۲) ظفیر

(۳) واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء . ٤) ظفیر

نامرد اپنی بیوی کو چھوڑدے تو اس کا دوسرا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں

(سوال ٤٥٦) ایک شخص عرصہ دو سال سے نامرد ہے اور اپنی زوجہ کو علیحدہ کرنا چاہتا ہے تو اس کی زوجہ کا نکاح دوسری جگہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ وہ شخص جو کہ نامرد ہے اپنی زوجہ کو چھوڑنے اور علیحدہ کرنے پر راضی ہے تو اس کو کہا جاوے کہ فوراً اپنی زوجہ کو طلاق دیدے بعد طلاق کے عورت عدت تین حیض گزار کر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔[1] فقط

جس نے عدت میں نکاح کر کے تین طلاق دیدی کیا اس کے لئے پھر شادی کے لئے حلالہ ضروری ہے؟

(سوال ٤٥٧) ہندہ کا شوہر مر گیا ایک ماہ بعد بکر نے ہندہ سے نکاح کر لیا عرصہ دراز بعد بکر نے ہندہ کو تین طلاق دیدیں اب پھر رکھنا چاہتا ہے آیا جو نکاح ہوا تھا وہ درست ہوا تھا یا نہیں اور اب بکر ہندہ کو دوبارہ نکاح میں لاوے تو حلالہ کی ضرورت ہے یا نہیں؟

(الجواب) ہندہ متوفی عنہا زوجہا کی عدت چار ماہ دس دن تھی اس مدت کے پورا ہونے سے پہلے جو نکاح ہوا وہ صحیح نہیں ہوا اور نہ طلاق واقع ہوئی اور اب بلا حلالہ کے نکاح بکر کا ہندہ سے ہو سکتا ہے۔ ھکذا فی الدر المختار[2] فقط

طوائف پیشہ ور سے نکاح جائز ہے یا نہیں جب کہ وہ پیشہ بھی نہ چھوڑے

(سوال ٤٥٨) ایک مرد ایک طوائف زناکار کے پاس رہتا تھا اور اس کی زناکاری سے گزر اوقات کرتا تھا، پھر اس سے نکاح کر لیا، عورت بدستور زناکاری کرتی رہی، کیا یہ نکاح اس دیوث کا جائز ہے، یا عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح اس مرد کا طوائف مذکور سے صحیح ہو گیا[3] پھر بعد نکاح کے بھی طوائف مذکورہ کا پیشہ زناکاری کرنا اور شوہر کو اس کا نہ روکنا، اور اس کی حرام آمدنی سے گزارہ کرنا یہ جملہ امور حرام اور موجب فسق ہیں اور شوہر مذکور دیوث اور فاسق ہے لیکن نکاح جو ہو گیا وہ قائم ہے جب تک وہ طلاق نہ دے اور اس کی عدت نہ گزر جاوے اس وقت تک طوائف مذکورہ دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی۔ کذافی کتب الفقہ فقط

---

(١) واحل لکم ما وراء ذلکم (سورة النساء : ٤)

(٢) اما نكاح منكوحة الغير و معتدته الخ لم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (رد المحتار باب المهرص ٤٨٢ ج ٢ ط.س.ج٣ص١٣٢) ظفير

(٣) وصح نكاح الموطوءة بملك الخ او بزنا اى جاز نكاح من راها تزنى وله وطؤها بلا استبراء (الدر المختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ص ٤٠٢ ج ٢ ط.س.ج٣ص٥٠) ظفير

بستی کے رشتہ سے جو بھائی ہے اس کی بہن سے شادی جائز ہے

(سوال ۴۵۹) زید اور عمر میں نسبی تعلق نہیں ہے، محض ایک بستی میں رہنے کی وجہ سے دونوں میں ملاقات ہے تو زید کی بہن سے عمر کی شادی جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس مواخاۃ سے حقیقتاً نسبی تعلقات قائم نہیں ہوئے عمر کی شادی زید کی بہن سے ہو سکتی ہے، اس میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں تبنی یا مواخاۃ کا اثر نسبی سلسلوں پر کچھ نہیں پڑتا محض قول واقرار سے نسبی اخوۃ کہ جس پر حرمت نکاح کا مدار ہے قائم نہیں ہو سکتی۔ فقط

جس سے سالی کا نکاح تھا سالی کے مرنے کے بعد اس سے بھتیجی کی شادی جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۴۶۰) زید و عمر کے نکاح میں دو حقیقی بہنیں ہیں لیکن عمر کے گھر میں سے مر گئی اب زید اپنی بھتیجی کا نکاح عمر سے کرنا چاہتا ہے، جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس حالت میں عمر زید کی بھتیجی سے نکاح کر سکتا ہے۔ شرعاً یہ نکاح جائز ہے لقوله تعالى واحل لكم ما وراء ذلكم.[1] فقط

جس کا شوہر عیسائی ہو جائے وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۴۶۱) میرا زوج فتح محمد چک جمال والا علاقہ بمبئی میں گیا ہوا ہے جس کے متعلق بمبئی کے خطوط میں شہادتیں ہیں کہ وہ عیسائی ہو گیا ہے، تو شرعاً میں نکاح کر سکتی ہوں یا نہیں؟

(الجواب) شامی میں خانیہ سے منقول ہے قالت ارتد زوجی بعد النكاح و سعها ان يعتمد على خيرها و يتزوجها[2] الخ وفي جامع الفصولين اخبرها واحد بموت زوجها او بردته او بتطليقها حل له التزوج[3] الخ ان عبارات سے واضح ہے کہ ایسی خبروں پر اعتماد کر کے اس کی زوجہ نکاح ثانی کر سکتی ہے شہادت شرعیہ کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

بھائی کی پوتی سے اپنے لڑکے کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۴۶۲) بکر اور خالد برادر حقیقی ہیں، بکر کے پسر کا نکاح خالد کی پوتی سے جائز ہے یا نہیں؟ زید اس نکاح کو جائز کہتا ہے؟

(الجواب) اس صورت میں بکر کے پسر کا نکاح خالد کی پوتی سے جائز ہے۔ پس قول زید کا اس بارہ میں صحیح ہے اور موافق ہے کہ قول اللہ تعالیٰ جو شروع پارہ والمحصنت میں ہے واحل لكم ما وراء ذلكم.[4] الآية فقط

---

(۱) سورۃ النساء : ٤

(۲) رد المحتار باب العدة ص ٨٤٧ ج ٢ ط.س. ج۳ ص ٥٣٠ ظفیر

(۳) ایضاً (٤) سورۃ النساء: ٤

بیوہ ممانی سے نکاح جائز ہے

(سوال ٤٦٣) ممانی بیوہ سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) ممانی بیوہ سے نکاح درست ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم [1] فقط

ایک شخص جب کسی کو مرتد ہونا بتائے کیا اس کا نکاح فسخ ہو گیا

(سوال ٤٦٤) زید بیس سال ہوئے اپنی بیوی کو چھوڑ کر دیگر ملک چلا گیا خطوط آتے ہیں ایک آدمی نے کہا کہ میں نے اس سے گھر آنے کے متعلق کہا تھا اس نے یہ کہا کہ جس وقت خدا کا حکم ہوگا جاؤں گا پھر کہا خدا اور رسول کون ہیں؟ اور قرآن کیا چیز ہے؟ نعوذباللہ تعالیٰ لیکن متعدد آدمی اس کے متقی ہونے کی شہادت دیتے ہیں فی الحال ایک شخص کی شہادت اور قول پر اس کو مرتد قرار دیکر اس کی بیوی کا نکاح کر دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) وفی جامع الفصولین اخبر ھا واحد بموت زوجھا او بردته او بتطلیقھما حل له التزوج ولو سمع من ھذا الرجل اخر له ان یشھد لانه من باب الدین فثبت بخبر الواحد . [2] شامی جلد ثانی ص ٦١٦ اس روایت سے معلوم ہوا کہ اس کی زوجہ کے نکاح ثانی جائز ہونے کے لئے ایک شخص کی خبر بھی کافی ہے اس کی زوجہ اس شخص کے خبر دینے پر کہ اس نے خدا تعالیٰ رسول اور قرآن کو ایسا کہا اپنے نفس کو اس کے نکاح سے خارج سمجھ کر عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے لیکن محض ایک شخص کے کہنے سے حکم اس کے مرتد ہونے کا نہ دیا جائے گا کیونکہ اعتبار اس خبر کا صرف جواز نکاح عورت کے لئے ہے اور اس شخص کے مرتد ہونے کے لئے یہ ثبوت کافی نہیں ہے خصوصاً جب کہ دوسرے لوگ اس کے خلاف اس کے اسلام کی اور صلاح و تقویٰ کی شہادت دیتے ہیں۔ فقط

بیوی کی اس لڑکی سے جو پہلے شوہر سے ہے اپنے لڑکے کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

(سوال ٤٦٥) پیر بخش نے بسم اللہ مطلقہ سے شادی کر لی یہ بسم اللہ اپنے ساتھ پہلے شوہر عبداللطیف سے لڑکی سردار بیگم گود میں لائی تھی جس کو پیر بخش نے پالا پھر بسم اللہ مر گئی اب پیر بخش سردار بیگم کی شادی اپنے لڑکے عبدالعزیز سے جو پہلی بیوی سے ہے کرنا چاہتا ہے۔ یہ نکاح حلال ہے یا حرام۔؟

(الجواب) یہ ظاہر ہے کہ پیر بخش سردار بیگم کا ولی شرعی نہیں ہے پس اگر سردار بیگم نابالغہ ہے تو پیر بخش اس کے نکاح کا ولی نہیں ہے اس کو اختیار اس کے نکاح کا نہیں ہے اور سردار بیگم بالغہ ہے تو خود اس کی اجازت سے یا اگر نابالغہ ہے تو جو اس کا ولی ہے وہ اپنی ولایت سے نکاح عبدالعزیز کے ساتھ کر دے تو شرعاً جائز ہے کوئی وجہ حرمت کی اس میں موجود نہیں ہے کیونکہ دونوں کی ماں اور دونوں کے باپ علیحدہ علیحدہ ہیں قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما وراء ذلکم [3] الایة وھکذا فی الدر المختار [4] وغیرہ

---

(۱) سورۃ النساء : ٤ ظفیر (۲) دیکھیے رد المحتار للشامی باب العدۃ ص ٨٤٧ ج ٢ . ط.س. ج٣ ص ٥٣٠ . ظفیر

(۳) سورۃ النساء : ٤ (٤) اما بنت زوجة ابیه او ابنه فحلال (الدر المختار علی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ٣٨٣ ج ٢ . ط.س. ج٣ ص ٣١) ظفیر

مطلقہ کا نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

(سوال ٤٦٦) ایک شخص نے اپنی بیوی کو برادری کے روبرو طلاق دیدی بعد ایک سال اس عورت نے نکاح کر لیا اس کے خاوند اول نے کسی وجہ سے طلاق نامہ لکھ کر نہیں دیا نکاح ثانی اس عورت کا درست ہوا یا نہیں ؟

طوائف کی باکرہ لڑکی سے نکاح کرنا کیسا ہے ؟

(سوال ٤٦٧/٢) طوائف کی باکرہ لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں ؟

(الجواب) (۱) جب کہ طلاق ثابت ہے اور عدت بھی گزر گئی تو دوسرے شخص سے اس کا نکاح درست ہے تحریری طلاق کی ضرورت نہیں ہے زبانی طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے۔[1]

(۲) اس سے نکاح کرنا جائز ہے۔[2] فقط

کتابیہ سے نکاح درست ہے

(سوال ٤٦٨) کتابیہ حربیہ سے نکاح کرنا درست ہے یا نہیں ؟

(الجواب) در مختار میں ہے کہ کتابیہ سے نکاح درست ہے مگر مکروہ تنزیہی ہے اور شامی میں ہے کہ کتابیہ حربیہ سے نکاح مکروہ تحریمی ہے اور اس زمانہ میں اور بھی زیادہ برا ہے کہ موجب فساد دین ہے۔

فقوله والا ولى ان لا يفعل يفيد كراهه التنزيه في غير الحربية وما بعده يفيد كراهة التحريم في الحربية[3] الخ شامی جلد دوم . فقط

مرید کی مطلقہ سے شادی جائز ہے

(سوال ٤٦٩) کسی پیر نے اپنے مرید کی بیوی سے اس مرید کے طلاق دینے کے بعد عورت سے شادی کی آیا اس پیر پر کسی قسم کا کوئی الزام تو نہیں ؟ ایسا کرنا درست ہے یا نہیں اور اس پر طعن کرنا کیسا ہے اور طعن کرنے والے کا کیا حکم ہے ؟

(الجواب) اگر اس پیر نے اس مرید کی بیوی سے مرید کے طلاق دینے اور عدت گزرنے کے بعد نکاح کیا ہے تو شرعاً اس پیر پر کچھ الزام نہیں اور شریعت کے اصول کے موافق اس پر کچھ مواخذہ نہیں ہے (بشرطیکہ کوئی اور وجہ حرمت وعدم صحت نکاح نہ ہو) اس پر محض اس وجہ سے کہ مرید کی بیوی سے نکاح کر لیا، طعن کرنا بیجا ہے جس امر کو اللہ تعالیٰ نے جائز اور حلال فرمایا اس میں کسی کو مجال اعتراض نہیں اور طعن کرنے کی گنجائش نہیں جو شخص طعن کرے وہ گناہ گار ہے ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) من قالت طلقني زوجي وانقضت عدتي لا باس بتزوجها (الدرالمختار على هامش رد المحتار، كتاب الحظر والاباحة ص ۳۷۱ ج ٥ ط.س. ج۳ص ٤٢٠ ظفير

(۲) واحل لكم ما وراء ذلكم (سورة النساء : ٤) ظفير

(۳) دیکھئے رد المحتار للشامی فصل في المحرمات ص ۳۹۷ ج ۲ ط.س. ج۳ص ٤٥ ظفير

قادیانیت سے جو توبہ کر چکا اس سے نکاح جائز ہے

(سوال ۴۷۰) زید کی نسبت یہ بات مشہور تھی کہ زید مرزائی ہے مگر پھر اس نے توبہ کرلی تھی اسی بناء پر ایک لڑکی کا اس سے نکاح کر دیا تھا نکاح کے بعد ایک مولوی صاحب کو زید کے پاس تحقیق کے لئے بھیجا تو زید نے بڑے زور وشور سے تردید کی کہ میرا مذہب قادیانی نہیں ہے اور بہت زمانہ گزرا میں توبہ کر چکا ہوں اور ابتدا میں اگر میں مرزا کو مانتا بھی تھا تو ایک مجدد و بزرگ مانتا تھا نبی نہیں مانتا تھا دریافت طلب یہ امر ہے کہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں ؟

(الجواب) تحریر سوال سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ زید صحیح العقائد ہے اور اس کا عقیدہ صحیح موافق مذہب اہلسنت والجماعت کے ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کا معتقد نہیں ہے لہذا نکاح اس لڑکی کا اس شخص یعنی زید سے درست اور صحیح ہو گیا نکاح کے صحیح ہونے میں اس وقت کوئی تردد نہیں ہے البتہ اگر خدانخواستہ کسی وقت میں زید نے مذہب اہل سنت والجماعت سے طرف مذہبی قادیانی کے رجوع کیا تو اس وقت فوراً نکاح باطل ہو جاوے گا۔[1] فقط

بت پرست کو مسلمان بنا کر شادی کرنا جائز ہے یا نہیں

(سوال ۴۷۱) ایک عورت بت پرست اپنے شوہر کو چھوڑ کر ایک مسلمان شخص کے ساتھ چلی گئی اور اس مسلمان نے اس عورت کو مسلمان کیا اور بعد مسلمان ہونے کے اس عورت سے نکاح کیا اب یہ عورت اس حالت میں مسلمان ہوئی یا نہیں اور اس عورت کا نکاح مرد مسلمان سے درست ہوا یا نہیں ؟

(الجواب) صورت مسئولہ میں وہ عورت مسلمان ہو گئی اور نکاح اس کا مرد مسلمان سے درست ہے جب کہ اس کو تین حیض آجاویں اور بصورت نہ آنے حیض کے تین ماہ گزرنا شرط ہے پس نکاح اس مدت سے قبل درست نہیں ہے اگر تین حیض یا تین ماہ بصورت عدم حیض گزرنے سے قبل مسلمان نے اس عورت سے نکاح کیا تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوا بعد آنے تین حیض کے اور بصورت عدم حیض بعد گزرنے تین ماہ کے نکاح کیا جاوے۔ قال الشامی فاذا مضت هذه العدة صار بمنزلة تفريق القاضي الخ ص ۳۹۰ ج ۲ کتبہ رشید احمد عفی عنہ ۔الجواب صحیح عزیز الرحمن عفی عنہ

گولٹا نکاح درست ہے

(سوال ۴۷۲) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح بکر کے لڑکے کو اس شرط پر دینا کیا کہ بکر اپنی لڑکی کا نکاح زید کے لڑکے سے کر دے اس طریق سے شرعاً نکاح کرنا کیسا ہے ؟

(الجواب) یہ صورت جو سوال میں مذکور ہے نکاح شغار کی ہے۔ اس سے ممانعت احادیث میں وارد ہوئی ہے

---

(۱) وارتداد احد هما ای الزوجين فسخ عاجلا بلا قضاء (الدر المختار علی هامش رد المحتار، باب نکاح الكافر ص ۵۴۹ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۱۹۳) ظفیر

اور مطلب اس کا یہ ہے کہ مہر ہر ایک کا یہی ہو مثلاً کوئی شخص اپنی دختر یا بہن کا نکاح دوسرے شخص کے پسر سے یا اس سے کرے اور مہر اس کا یہ ہو کہ دوسرا اپنی دختر و بہن کا نکاح اس کے پسر یا اس سے کرے ہمارے فقہاء حنفیہ لکھتے ہیں کہ یہ صورت شغار کی جس سے احادیث میں ممانعت وارد ہے باطل و ناجائز ہے۔ اس لئے اگر کسی نے اس طرح نکاح کیا تو مہر مثل ہر ایک پر لازم ہوگا اور نکاح صحیح ہوگا اس لئے کہ وہ وجہ جو ممانعت کی تھی باقی نہ رہی در مختار میں ہے ووجب مهر المثل في الشغار هو ان يزوجه بنته على ان يزوجه الاخر بنته او اخته مثلاً معاوضة بالعقدين وهو منهي عنه لخلوة عن المهر فاوجبنا فيه مهر المثل فلم يبق شغاراً الخ و تفصيله مع الاعتراض والجواب في الشامي[1] فقط

یہ شرط کرنا برا ہے کہ جو لڑکی دے گا اس کو لڑکی دوں گا

(سوال ۴۷۳) جو لوگ اس بات پر مصر ہوں کہ تاوقتیکہ عوض میں ہمیں بیٹی نہ ملے ہم اپنی بیٹی کسی کو نہیں دیں گے ایسے لوگوں پر کیا حکم ہے اور ان کا یہ فعل کیسا ہے؟

(الجواب) یہ خیال جاہلانہ ہے اور یہ جاہلیت کی رسم ہے رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا ہے اور شغار کی تفسیر حدیث میں یہ آئی ہے کہ کوئی شخص اپنی دختر کا نکاح کسی سے اس شرط پر کرے کہ وہ اپنی دختر کا نکاح اس سے کردے اور حجائے مہر کے یہی ہو اور کچھ مہر نہ ہو اور اگر دونوں کا مہر علیحدہ علیحدہ مقرر ہو جیسا کہ اب رواج ہے تو اس میں دونوں نکاح صحیح ہو جاتے ہیں بہر حال یہ برا خیال ہے کہ ایسا کہے کہ میں اپنی دختر کا نکاح اس سے ہی کروں گا جو اپنی دختر ہم کو دیوے پس اس کو چھوڑنا چاہئیے۔ فقط

ولد الزنا سے نکاح

(سوال ۴۷۴) اولاد بے نکاحی سے رشتہ ناطہ کرنا حرام ہے یا نہیں؟

(الجواب) اولاد بے نکاحی سے رشتہ ناطہ کرنا حرام نہیں ہے۔[3] فقط

بات چھوٹے لڑکے سے طے کی اور دھوکہ دیکر نکاح بڑے لڑکے سے کردیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۴۷۵) زید کے ایک لڑکی دس برس کی تھی اور عمر کے دو لڑکے ایک گیارہ سالہ اور دوسرا انیس سالہ تھا بڑا لڑکا ایک آنکھ سے زخمی بھی ہے زید کی دختر کی نسبت عمر کے چھوٹے پسر سے قرار پائی تھی شادی کی تاریخ مقرر ہوئی اور لڑکی عمر کے یہاں بھیج دی گئی عمر نے دھوکہ دیکر اپنے بڑے لڑکے کے ساتھ شادی کردی یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ص ۴۵۷ ط.س. ج۳ص ۱۰۶ مطلب نکاح الشغار

(۲) دیکھئے ردالمحتار للشامی باب المهر مطلب نکاح الشغار ص ۴۵۷ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۱۰۶ ظفیر

(۳) اس لئے کہ یہ محرمات میں داخل نہیں ہیں واحل لکم ما وراء ذلکم فرمان خداوندی ہے۔ ظفیر

(الجواب) اگر بڑے لڑکے کے ساتھ دختر کے باپ سے ایجاب و قبول ہو گیا تو اس سے نکاح صحیح ہو گیا مثلاً عمر نے اپنے بڑے لڑکے کو مجلس نکاح میں لا کر اس سے قبول کرا لیا اور لڑکی کا باپ بھی موجود تھا جس سے اجازت نکاح کی لی گئی تو اس حالت میں بڑے لڑکے کا نکاح ہو گیا[1] اور اگر یہ صورت ہوئی کہ زید نے اپنی دختر کے نکاح کی اجازت عمر کے چھوٹے لڑکے سے دی اور عمر نے بڑے لڑکے سے کر دی تو یہ نکاح زید کی اجازت پر موقوف ہے اگر زید اس کو رد کر دے گا اور انکار کر دے گا تو وہ نکاح باطل ہو جاوے گا۔[2] فقط

کتابیہ بیوی کو اسلام پر مجبور کرنا جائز ہے یا نہیں اور اس نکاح کا طریقہ کیا ہے

(سوال ٤٧٦) اہل کتاب سے جو نکاح درست ہے تو منکوحہ عقد مسلمان میں بلا پردہ کے رہ سکتی ہے یا پردہ میں اور اسلام پر مجبور کیا جاوے گا یا نہیں اور عقد مسلمانوں کی طرح ہو گا یا اور کس طرح؟

(الجواب) پردہ پر مجبور کر سکتا ہے اسلام پر نہیں اور عقد مسلمانوں کی طرح ایجاب و قبول کے ساتھ روبرو گواہوں کے ہونا چاہئے[3] اور اولاد مسلمان ہو گی کما فی الدرالمختار والولد یتبع خیر الا بوین دینا الخ[4] فقط

اس وعدہ پر عورت نے طلاق حاصل کی کہ فلاں سے ہر گز شادی نہیں کروں گی اب اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ٤٧٧) مسماۃ رحمۃ النساء نے اپنے شوہر عبدالستار سے بذریعہ عدالت اس پنچ نامہ پر طلاق حاصل کی کہ میں مسماۃ نے اس بات کو منظور کر لیا ہے کہ میں احمد بیگ ولد بہادر سے نکاح ہر گز نہ کروں گی اگر کروں گی تو نکاح ناجائز رہے گا لہٰذا ہم پنچانکے روبرو عبدالستار نے طلاق شرعی دیدی اور لفظ تین طلاق پے در پے بزبان خود دیکر اپنی زوجیت سے علیحدہ کر دیا اس کی پہلی دفعہ میں یہ بھی صراحت ہے کہ مدعا علیہ رضامند ہے کہ وہ طلاق دیدے اور سوائے احمد بیگ کے مسماۃ کو اختیار ہے جس سے چاہے نکاح کرے یا نہ کرے۔

اس فیصلہ کے بعد احمد بیگ کا نکاح مسماۃ رحمۃ النساء سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں احمد بیگ کا نکاح مسماۃ رحمۃ النساء سے ہو سکتا ہے اس فیصلہ ثالثی کا اور اقرار کا کہ جو مسماۃ نے کیا ہے کچھ اثر اس نکاح پر نہ واقع ہو گا اور نکاح صحیح رہے گا۔[5] فقط

---

(۱) وماذکروہ فی المراۃ یجری مثلہ فی الرجل ففی الخانیۃ قال الامام ابن الفضل ان کان الزوج حاضراً مشاراً الیہ جاز ولو غائبا فلا (رد المحتار کتاب النکاح ص ٣٧٤ ج ٢ ط.س.ج٣ص٢٢)

(۲) اس لئے کہ بڑے سے اجازت نہیں دی تھی لو زوجہ الماموربنکاح امراۃ امراتین فی عقد واحد لا ینفذ للمخالفۃ الخ (ایضاً ص ٤٤٧ ج ٢ ط.س.ج٣ص٦٦)

(۳) و ینعقد با یجاب من احدھما و قبول من الاخر الخ و شرط حضور شاھدین الخ کما صح نکاح مسلم ذمیۃ عند ذمیین ولو مخالفین لدینھا (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار کتاب النکاح ص ٣٦١ ج ٢ ص ٣٧٦ ج ٢ ط.س.ج٣ص٨) ظفیر

(٤) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ٥٤١ ج ٢ ط.س.ج٣ص١٩٥) ١٢ ظفیر

(۵) اس میں کوئی وجہ حرمت نہیں ہے واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء ٤)

زید کی پہلی بیوی سے جس نے زنا کیا اس کا نکاح زید کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں

(سوال ٤٧٨) زید کی دو زوجہ ہیں، پہلی زوجہ سے کوئی اولاد نہیں، دوسری زوجہ سے تین لڑکی ہیں خالد نے زید کی پہلی زوجہ سے زنا کیا زید کی دوسری زوجہ سے لڑکی ہے اس سے خالد نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔؟

(الجواب) کر سکتا ہے۔[1] فقط

اپنے چچا کی پوتی سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

(سوال ٤٧٨) چچا کی پوتی سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح چچا کی پوتی سے درست ہے آیت واحل لکم ما وراء ذلکم[2] میں داخل ہے۔

بیوی کو طلاق دیکر اس کی بہن سے شادی کری کیا حکم ہے؟

(سوال ٤٧٩) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، بعد گزرنے عدت کے اسی مطلقہ کی چھوٹی بہن سے نکاح کر لیا، یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ نکاح جو اس کی چھوٹی بہن سے بعد عدت گزرنے مطلقہ کے ہوا جائز و صحیح ہے۔[3] فقط

جو ہندو لڑکی مسلمان ہوئی بلوغ کے بعد خوشی سے شادی کر سکتی ہے

(سوال ٤٨٠) ایک ہندو لڑکی کو زید نے مسلمان کیا اب وہ بالغ ہوئی زید اس سے شادی کرنا چاہتا ہے نکاح درست ہے یا نہیں، اور زید کی جائیداد اس کو اور اس کی اولاد کو ملے گی یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ وہ لڑکی بالغ ہو گئی ہے اور اسلام پر قائم ہے تو اس کی رضامندی سے اس کا نکاح زید سے درست ہے[4] اور اس کی اولاد بعد نکاح کے زید کی وارث ہو گی۔

سوتیلی ماں کی اس لڑکی سے نکاح درست ہے جو دوسرے شوہر سے ہے

(سوال ٤٨٠) زید کا باپ مر گیا اس کی سوتیلی ماں ہندہ نے دوسرا نکاح کر لیا اب ہندہ کے لڑکی پیدا ہوئی اس کی لڑکی سے زید نے نکاح کر لیا، یہ نکاح درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) زید کا نکاح ہندہ کی لڑکی سے جو کہ دوسرے شوہر سے پیدا ہوئی ہے شرعاً صحیح ہے کیونکہ محرمات میں اور قاعدہ حرمت میں داخل نہیں ہے بلکہ واحل لکم ما وراء ذلکم[5] میں داخل ہے کیونکہ ہندہ کی یہ دختر

---

(۱) اس لئے کہ یہ لڑکی نہ مزنیہ کی فرع ہے اور نہ اس کی اصل۔ ۱۲ ظفیر

(۲) سورة النساء : ٤

(۳) واذا طلق امراته طلاقا بائنا او رجعیا لم یجز له ان یتزوج باختها حتی تنقضی عدتها (هدایه ص ۲۸۹ ج ۲) ظفیر

(٤) فنفذ نکاح حرة مکلفة بلا رضا ولی (درمختار) اراد بالنفاذ الصحة و ترتب الاحکام من طلاق و توارث وغیر هما (رد المحتار باب الولی ص ٤٠٧ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۵۵) ظفیر

(۵) سورةالنساء : ٤

نہ زید کی اخیافی بہن ہے اور نہ علاتی یعنی نہ ماں شریک بہن ہے اور نہ باپ شریک بہن ہے اور حقیقی بہن نہ ہونا اظہر ہے بلکہ یہ لڑکی زید سے محض اجنبیہ ہے لہذا احلت میں کچھ شبہ نہیں ہے۔ فقط

جب عورت اور مرد کو نکاح سے انکار ہو تو لوگوں کے کہنے سے نہیں ہوتا

(سوال ۴۸۱) زن و شوا از نکاح انکار می کنند و دیگراں می گویند کہ نکاح شدہ است' ایں صورت نکاح ثابت خواہد شد یا نہ ؟

(الجواب) اگر زن و مرد ہر دو از نکاح انکار کنند و مرد ماں اجنبی گویند کہ نکاح شدہ است نکاح نخواہد شد۔

(خلاصہ یہ ہے کہ جب مرد و عورت نکاح سے انکار کرتے ہوں تو صرف اجنبی کے کہنے سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔ ظفیر)

(سوال ۴۸۲) نکاح بشرط حلالہ مسلمان حنفی مذہب کو جائز ہے یا نہیں اور وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال ہو جائے گی یا نہیں ؟

(الجواب) نکاح بشرط تحلیل عند الحنفیہ بھی مکروہ ہے' مگر شوہر اول کو حلال ہو جاتی ہے هكذا في كتب الفقه . واللہ اعلم

ہندو عورت جو مسلمان ہو گئی اس سے نکاح درست ہے

(سوال ۴۸۳) ایک شخص نے کسی ہندو عورت کو مسلمان کر کے اس سے نکاح کر لیا' وہ عورت نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے اور ہندو کے مندروں میں جاتی ہے وغیرہ وغیرہ اب یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں اور وہ عورت مسلمان ہے یا کافر ؟ اور اولاد جو ہوئی وہ حلال ہے یا نہیں ؟

(الجواب) نماز نہ پڑھنا' روزہ نہ رکھنا' زکوۃ نہ دینا' یہ سب کبیرہ گناہ ہیں تارک صلوۃ وغیرہ فاسق ہے مگر کافر نہیں ہے جیسا کہ حدیث وان زنی و ان سرق الحدیث اس پر دال ہے اور لا تکفرہ بذنب وارد ہے پس بموجب ارشاد رسول اللہ ﷺ من قال لا اله الا الله دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق . الحديث [۲] اس عورت کو مسلمان سمجھا جاوے گا اور مسلمانوں کا سا معاملہ اس کے ساتھ کیا جاوے گا نکاح اس کا مسلمان کے ساتھ بشرائط صحیح ہے اور اولاد جو نکاح کے بعد ہوئی ولد الحلال ہے۔ فقط

مرتدہ سے نکاح جو عیسائی ہو گئی' کیا حکم ہے ؟

(سوال ۴۸۴) ایک مسلمان عورت منکوحہ عیسائی ہو گئی تو اس کا نکاح فسخ ہوا یا نہیں ؟ اور پھر دوبارہ ایک

---

(۱) و كره التزوج للثاني تحريما لحديث لعن المحلل والمحلل له بشرط التحليل كتزوجتك على ان احللك وان حلت للاول لصحة النكاح و بطلان الشرط (الدر المختار علیه هامش رد المحتار باب الرجعة ص ۷۴۳ ج
۲. ط.س. ج۳ص ۴۱۴) ظفير

(۲) مشكوة كتاب الايمان ص ۱۴ - ۱۲ ظفير

مسلمان سے نکاح ہوا، یہ صحیح ہوا یا نہیں، اور نکاح کرنے والے اور نکاح خواں کے لئے کیا حکم ہے ناکح کی پہلی زوجہ مسلمہ اس کے نکاح سے خارج ہوئی یا نہیں ؟

(الجواب) درمختار میں ہے وارتداد احدهما ای الزوجين فسخ عاجل [1] الخ وصح نكاح كتابية مومنة بنبى مرسل مقرة بكتاب منزل وان اعتقدوا المسيح الها وكذا احل ذبيحتهم على المذهب بحر [2] الخ درمختار اول عبارت سے معلوم ہوا کہ پہلا نکاح عیسائی ہونے کے بعد فسخ ہو گیا اور دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ دوسرا نکاح اس کا مسلمان سے اگر عدت کے بعد ہوا صحیح ہے هذا قول الصاحبين قال في الخانية و في قول صاحبيه نكاحها باطل حتى تعتد بثلث حيض الخ شامی امام نکاح خواں پر کچھ مواخذہ شرعاً نہیں ہے اور جس مسلمان نے اس کتابیہ عیسائیہ سے نکاح کیا ہے اس کی پہلی زوجہ مسلمہ اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی، اس کا نکاح بھی باقی ہے (حاشیہ ملاحظہ فرمائیں ظفیر)

حاملہ بالزنا سے نکاح جائز ہے

(سوال ٤٨٥) حاملہ من الزنا سے نکاح جائز ہے یا نہیں اور جائز میں کوئی قید تو نہیں ؟ اور صحبت کرنے میں کچھ حرج تو نہیں ؟ اگر ہے تو کیوں ؟

(۲) ایک شخص کا تعلق ایک عورت سے عرصہ چار سال سے تھا اب اس عورت نے اسی مرد سے نکاح کر لیا جائز ہے یا نہ ؟

(الف) اور لڑکا جو پیدا ہوا وہ حلال ہے یا حرام ؟

(ب) نکاح سنت ہے یا فرض ؟ طریقہ نکاح کی قبولیت کا کیا ہے ؟

(ج) اگر قاضی نے نکاح خطبہ نکاح نہ پڑھا تو نکاح ہوا یا نہ ؟

(د) خطبہ نکاح سنت ہے یا فرض ؟

(ہ) اپنی زوجہ حاملہ سے وطی کب تک جائز ہے ؟

(و) بعد ولادت کے کب وطی کرے ؟

(ز) مرد نے عورت سے کہا کہ میں نے طلاق دی۔ طلاق ہوئی یا نہ ؟

(۳) مرد نے کہا زوجہ سے اگر میں تجھ سے صحبت کروں تو اپنی ماں بہن سے کروں، اس کہنے سے عورت نکاح سے

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار ص ٥٣٩ ج ٢ ط.س. ج٣ص ١٩٣ باب نكاح الكافر

(۲) ایضاً باب المحرمات ص ٣٩٧ ج ٢ ط.س. ج٣ص ٤٥ خاکسار مرتب کے خیال میں مرتدہ اور کتابیہ دونوں کا حکم مختلف ہے فقہاء نے صراحت کردی ہے کہ مرتدہ سے نکاح درست نہیں ہے ولا يصح ان ينكح مرتد ا او مرتدة احد من الناس مطلقا (درمختار) مطلقا ای مسلماً او كافرا او مرتدا وهو تاكيد لما فهم من انكرة فى النفى (رد المحتار باب نكاح الكافر ص ٥٤٥ ج ٢ ط.س. ج٣ص ٢٠٠) وكذا المرتدة لا يتزوجها مسلم ولا كافر لانها محبوسة للتامل الخ (هدايه باب نكاح المشرك ص ٣٢٦ ج ٢) لہٰذا صورت مسئولہ میں اس مرتدہ کا جو عیسائی ہو گئی دوبارہ نکاح اس مسلمان سے درست نہیں ہوا واللہ اعلم

باہر ہو گئی یا نہ ؟

(۴) کتے نے مٹی کا برتن چاٹ لیا تو وہ دھونے سے پاک ہو سکتا ہے یا نہ ؟

(۵) اور تانبے کا برتن بھی پاک ہو سکتا ہے یا نہ ؟

(۶) کسی ماہ میں نکاح کرنے کی ممانعت ہے یا نہ ؟

(۷) جس کپڑے میں مورت ہو اس پر نماز پڑھنا درست ہے یا نہ ؟

(۸) چچی بیوہ سے نکاح جائز ہے یا نہ ؟

(۹) بھانجی سے نکاح جائز ہے یا نہ ؟

(۱۰) ممانی بیوہ سے نکاح جائز ہے یا نہ ؟

(الجواب) حاملہ عن الزنا کا نکاح جائز ہے صحبت حرام ہے ' تا وضع حمل اگر ناکح غیر زانی ہو ورنہ صحبت بھی درست ہے اگر زانی ہی سے نکاح ہوا جس کا حمل ہے 'حدیث میں ممانعت آئی ہے کہ حاملہ غیر سے وطی نہ کرو اگر عورت کسی کی معتدہ یا منکوحہ نہ تھی تو نکاح صحیح ہے اگر لڑکا نکاح کرنے کے چھ ماہ کے بعد پیدا ہوا تو شوہر کا ہے ولد الحرام نہیں ہے [۱] اول ولی یا وکیل عورت کا ایجاب کرے پھر شوہر یہ کہے کہ میں نے قبول کیا۔

(ب) سنت ہے [۲] (ج) درست ہو گیا [۳] (د) سنت ہے [۴] (ہ) اخیر تک جائز ہے [۵] (و) بعد ختم ہونے نفاس (ز) طلاق ہو گئی (۳) نکاح سے باہر نہیں ہوئی (۴) ہو سکتا ہے (۵) تانبے کا برتن بھی دھونے سے پاک ہو جائے گا (۶) کسی میں نہیں (۷) اگر بڑی مورت ہو مکروہ ہے اور اگر خورد و غیر ممتاز ہو تو درست ہے (۸) جائز ہے (۹) ناجائز ہے [۶] (۱۰) جائز ہے۔ فقط

جس لڑکی سے منگنی ہوئی اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ٤٨٦) ایک شخص نے ہندہ کے لئے پیغام دیا تھا' اور نکاح ابھی منعقد نہیں ہوا تھا کہ اس نے ہندہ کو چھوڑ کر اس کے بجائے اس کی ماں سے نکاح کر لیا' یہ جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) مخطوبہ (جس عورت سے صرف منگنی ہوئی ہے) اس کی ماں سے نکاح صحیح ہے کیونکہ وہ مخطوبہ ابھی تک اس کے نکاح میں نہیں آئی ہے اور اس کی زوجہ نہیں ہوئی ہے کہ اسکی ماں بحکم آیت **وامهات نسائكم** محرمات میں داخل ہو جاتی' بلکہ مخطوبہ کی ماں مخطوبہ سے نکاح ہونے سے پہلے آیت **واحل لكم ما وراء ذلكم** [۷] کے حکم میں داخل ہے اور اس کے ساتھ نکاح جائز ہے۔ فقط

---

(۱) وصح نكاح حبلى من زنا لا حبلى من غيره وإن حرم وطؤ ها ودواعيه (الى قوله) لونكحها الزانى حل له وطؤ ها اتفاقا والولد له (الدر المختار على هامش رد المحتار ص ٤٠١ ج ٢ باب المحرمات ط.س. ج۳ص۴۸) ظفير

(۲) ويكون سنة مؤكدة فى الاصح فيأثم بتركه الخ (درمختار كتاب النكاح ط.س. ج۳ص۷)

(۳ و ٤) ويندب اعلانه و تقديم خطبة و كونه فى مسجد يوم الجمعة (الدر المختار على هامش ردالمحتار ص ۳۵۹ ج۲ كتاب النكاح ط.س. ج۳ص۸) ظفير (۵) واحل لكم ما وراء ذالكم

(٦) وحرم على المتزوج ذكرا اوانثى نكاح اصله و فروعه علا او نزل و بنت اخيه واخته و بنتها الخ (درمختار باب المحرمات ط.س. ج۳ص۲۸) ظفير (۷) سورة النساء : ٤

پچیری خالہ سے نکاح جائز ہے

(سوال ۴۸۷) پچیری خالہ سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح اس لڑکے کا غیر حقیقی خالہ سے درست ہے۔[1] فقط

بھنگن سے بعد اسلام نکاح درست ہے

(سوال ۴۸۸) ایک بیوہ بھنگن ایک قصاب کے گھر میں چلی آئی اور مسلمان ہو کر اس قصاب سے نکاح کرنا چاہتی ہے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) مسلمان ہو کر اس عورت کا نکاح قصاب وغیرہ سے ہو سکتا ہے۔

مرتد اسلام قبول کرلے تو دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے

(سوال ۴۸۹) اگر مرتد دو تین ماہ بعد اسلام میں داخل ہو جائے تو پھر اس کے نکاح کی تجدید ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے۔ فقط

ان عورتوں سے نکاح درست ہے

(سوال ۴۹۰) سوتیلی ماں اور ساس کی حقیقی بہن، سوتیلی ماں کی سوتیلی بہن، ساس کی بہن، سوتیلی ساس کی بہن ان عورتوں سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) ان سب عورتوں سے نکاح درست ہے اور یہ سب آیت کریمہ واحل لکم ما وراء ذلکم[2] میں داخل ہیں۔

بھتیجہ کی ماں اور اس کی بیوی دونوں سے شادی درست ہے

(سوال ۴۹۱) زید و عمر دو حقیقی بھائی تھے، عمر کا نکاح زینب سے ہوا اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بکر ہے، عمر انتقال کر گیا تو زینب کی شادی عمر کے چھوٹے بھائی زید سے ہو گئی اس سے بھی ایک لڑکا ہوا اس کا نام خالد ہے، بکر اور خالد کا نکاح ایسی دو عورتوں سے ہوا جو دونوں حقیقی بہنیں تھیں، اب صورت مسئولہ میں اگر عمر کے لڑکا بکر کی زوجہ کسی وجہ سے بوجہ طلاق یا اس کے انتقال کے بعد علیحدہ ہو جائے تو اسکے چچا زید سے بکر کی زوجہ کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدرالمختار : فجاز الجمع بین المرأة و بنت زوجها او امرأة ابنها[3] پس عبارت منقولہ سے ظاہر ہوا کہ اگر زوجہ زید یعنی زینب بھی زید کے نکاح میں موجود ہو تب بھی

---

(۱) واحل لکم ما وراء ذلکم سورة النساء : ٤

(۲) سورة النساء : ٤

(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ ط.س. ج۳ص۳۹. ۱۲ ظفیر

زید اپنی زوجہ کے پسر اور اپنے بھتیجے بکر کی زوجہ سے بعد طلاق یا موت بکر نکاح کر سکتا ہے اور اگر زینب موجود نہ ہو تو جواز نکاح میں کچھ تردد ہی نہیں۔

مریدنی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں

(سوال ۴۹۲) مریدنی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں، پہلے مرید کر لیا جاوے پھر نکاح کرے؟
(الجواب) مریدنی سے نکاح درست ہے لیکن دھوکہ بازی کرنا حرام ہے۔

دوسرا نکاح کرنا کیسا ہے

(سوال ۴۹۳) بیوی سے موافقت نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے نکاح میں شرعاً کوئی مضائقہ تو نہیں ہے؟
(الجواب) اگر زوجہ سے موافقت نہ ہو اور دوسرا نکاح کرنا چاہے اور دوسرے نکاح کے بعد خوف ہو کہ مساوات نہ ہو سکے گی تو پہلی زوجہ کو طلاق دیکر دوسرا نکاح کرے مگر یہ کہ وہ عورت سابقہ راضی ہو اپنے حقوق کے چھوڑنے پر۔ فقط

(قال عزوجل: فان خفتم ان لا تعدلوا فواحدة اوما ملكت ايمانكم [1] الآية وفي الدرالمختار في بيان احكام النكاح : و مكروها (اى يكون النكاح مكروها) لخوف الجور، فان تيقنه حرم ذلك [2] (وفيه)ويجب – اى الطلاق– لوفات الامساك بالمعروف [3] (وفيه) ولو تركت قسمها– اى نوبتها– لضرتها صح باب القسم، جميل الرحمن) على هامش ردالمحتار ص ۵۵۱ ج۲ ظفير

جس عورت کو شوہر نے طلاق دیدی اس کا نکاح ہو سکتا ہے

(سوال ۴۹۴) ایک عورت جسکا خاوند عرصہ بارہ سال سے مفقود الخبر ہے ایک اور شخص کے گھر آباد ہے دیگر اس عورت نے دو دفعہ نالش اپنے خاوند پر سرکار میں اپنے خرچہ کی کی اور زوج پر سرکار سے ڈگری ہو گئی اور عورت یہ بھی کہتی ہے کہ میرے خاوند نے مجھ کو دو آدمیوں کے روبرو طلاق بھی دے دی اب اس عورت کا نکاح دوسرے مرد سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور اس عورت اور اس مرد جس کے گھر میں یہ رہتی ہے ان کے گھر کا کھانا درست ہے یا نہیں؟ اور جو کچھ وہ خیرات کریں یا قربانی دیں تو جائز ہے یا نہیں؟
(الجواب) موافق بیان عورت کے دوسرا نکاح اس کا درست ہے بدون نکاح کے رکھنا سخت معصیت ہے اور گناہ کبیرہ ہے، جس نے ایسا کیا کہ بدون نکاح کے اس عورت کو رکھا اس کو نصیحت کی جاوے اور توبہ کرائی جاوے کہ وہ نکاح کر لیوے اور گزرے ہوئے افعال بد سے توبہ کرے، اگر وہ نہ مانے تو اس کے ساتھ

---

(۱) سورة النساء (۲) الدرالمختار على هامش رد المحتار ص ۳۵۹ ج۲. ط.س. ج۳ ص ۷
(۳) ایضاً ص ۵۷۲ ج ۲

کھانا پینا نہیں چاہئیے اور اس سے متارکت کر دی جاوے' اس کی خیرات و قربانی کی قبولیت کی توقع نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم مفتی مدرسہ

بیوہ سے خود نکاح کرنا اور اس کے لڑکوں سے اپنی لڑکیوں کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۴۹۵) ایک شخص کی دو لڑکیاں ہیں اور ایک بیوہ کے دو لڑکے ہیں' یہ شخص بیوہ سے شادی کرنا چاہتا ہے' بیوہ اس شرط پر رضامند ہے کہ اگر تو اپنی لڑکیاں دے اور لڑکوں سے نکاح کر دے' تو میں تجھ سے نکاح کرلوں' یہ جائز ہے؟

(الجواب) یہ صورت جائز ہے۔[1] فقط

لڑکے کی شادی شوہر کی لڑکی سے

(سوال ۴۹۶) زید کے دو بیوی تھی' زید کے مرنے کے بعد اس کی ایک بیوی سے اس کے بھائی عمر نے شادی کرلی' عمر سے لڑکا پیدا ہوا' اب کیا وہ زید کی دوسری بیوی کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) کر سکتا ہے۔ فقط

۷۶ سالہ بڑھیا کا نکاح سولہ سالہ لڑکے سے......!

(سوال ۴۹۷) چھتر برس کی بڑھیا سے سولہ برس کے لڑکے کا نکاح کرنا درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح ہو جاتا ہے۔[2] فقط

بیوی کی نانی کی سوکن سے نکاح

(سوال ۴۹۸) ان رجلا نکح ضرة ام ام الزوجة' هل صح نكاحه ام لا ؟

(الجواب) يصح نكاحه . بدليل قوله تعالىٰ : واحل لكم ما وراء ذلكم[3] الآية .

فان ضرة ام ام الزوجة ليست جدة الزوجة' لكى دخلت فى عموم قوله تعالىٰ : وامهات نسائكم الآيته . فقط

تین طلاق کے بعد حلالہ ہوا' اس نے وطی کے بعد طلاق دی پہلے شوہر نے اس عدت میں وطی کی' نکاح کے لئے کیا حکم ہے؟

(سوال ۴۹۹) زید نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیکر چند یوم اس سے وطی کی اور پھر ایک شخص سے بغرض

---

(۱) اما بنت زوجة ابيه او ابنه فحلال (الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲ . ط . س . ج ۳ ص ۳۱) ظفیر
(۲) شریعت میں عمر کی کوئی قید نہیں۔ ظفیر
(۳) سورة النساء : ٤

حلالہ اس کا نکاح کرلیا محلل نے وطی کرکے طلاق دے دی بعد گزرنے عدت کے پھر زید نے اپنی بیوی ہندہ سے نکاح کرلیا، یہ نکاح صحیح ہو گیا یا نہیں؟

(الجواب) زید نے جو نکاح بعد انقضاء عدت طلاق محلل یعنی بعد تین حیض کے کیا وہ نکاح صحیح ہو گیا اس نکاح کی صحت میں کچھ شبہ وتردد نہیں ہے، اور جو حرکات ناجائزہ زید سے قبل از تحلیل وبعد از تحلیل قبل نکاح سرزد ہوئی اس سے توبہ کرے۔[1] فقط

ناجائز نکاح کے بعد طلاق کی ضرورت ہے یا یوں ہی نکاح ہو سکتا ہے؟

(سوال ۵۰۰) زید نے کریما سے نکاح کیا جب نباہ نہ ہوا تو ایک سال کے اندر طلاق دیدی، اس عرصہ میں مجامعت بھی ہوتی تھی، بعد عدت کے کریما اور بکر میں نکاح ہو گیا، کریما اور بکر کا رشتہ ایسا تھا جس کی وجہ سے علماء نے نکاح ناجائز قرار دیدیا، اس ناجائز نکاح کو ایک سال سے زائد ہو گیا جدائی تو دونوں میں ہے مگر کیا طلاق کی ضرورت ہے اور بعد طلاق یا بلا طلاق کریما کا نکاح پہلے شوہر سے جائز ہے؟

(الجواب) ایسے نکاح میں جو کہ شرعاً باطل وفاسد ہے علیحدہ ہونا اور متارکت کرلینا کافی ہے طلاق کی ضرورت نہیں ہے اور عورت اگر مدخولہ ہے تو اس کو عدت پوری کرنی چاہئیے پھر پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔ فقط

(بشرطیکہ اس نے تین طلاق نہ دی ہو۔ ظفیر)

باپ کے ماموں کی لڑکی سے نکاح جائز ہے

(سوال ۵۰۱) اگر زید اپنے پدر کے ماموں کی دختر سے نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) باپ کے حقیقی ماموں کی دختر سے نکاح جائز ہے قال اللہ تعالیٰ بعد بیان المحرمات، واحل لکم ما وراء ذلکم الآیۃ[2] فقط

بیوی کے لڑکے کی مطلقہ سے نکاح

(سوال ۵۰۲) ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اس عورت کے ایک لڑکا پہلے خاوند سے تھا، اس لڑکے کا نکاح اس شخص نے ایک عورت سے کردیا، اس لڑکے نے اس عورت کو طلاق دے دی، پھر اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کیا، اس نے بھی اسے طلاق دیدی اب اگر یہ شخص اس عورت سے نکاح کرے تو درست ہے یا نہیں؟ فقط بینوا توجروا

(الجواب) اگر شخص مذکور اس عورت سے نکاح کرے تو درست ہے یعنی اپنی عورت کے اس لڑکے

---

(۱) ولا بد من کون الوطؤ بعد مضی عدة الاول لو مدخولا بها (رد المحتار ص ۷٤۰ ج ۲۔ ط.س. ج۳ص ٤۱۰) لاینکح مطلقة من نکاح صحیح نافذ بها . ای بالثلاث. لوحرة الخ حتی یطأها غیره (الدرالمختار علی هامش رد المحتار، باب الرجعة ص ۷۳۹ ج ۲. ط.س. ج۳ص ٤۰۹) ظفیر

(۲) سورة النساء : ٤

کی زوجہ سے جو شوہر اول سے ہے نکاح درست ہے۔ قال اللہ تعالیٰ : احل لکم ما وراء ذلکم [1] و دلیله ما قال فی الشامی : ولا تحرم بنت زوج الام ولا امه (الی ان قال) ولا زوجة الربیب ولا زوجة الراب [2] کتبہ رشید احمد　　الجواب صحیح : بندہ عزیز الرحمن

لڑکی کی شادی بیوی کے بھائی کے لڑکے سے درست ہے یا نہیں ؟

(سوال ۲۰۵) زید اپنی لڑکی کی شادی اپنی بیوی کے بھائی کے لڑکے کے ساتھ کرنا چاہتا ہے جائز ہے یا ناجائز ؟

(الجواب) درست اور جائز ہے اور اس میں کچھ حرج نہیں ۔ فقط دلیله ما قال الله تبارك وتعالىٰ : واحل لکم ما وراء ذلکم [3] الآیة

حرمت مصاہرت کے باوجود نکاح جائز نہیں

(سوال ۲۰۳) زید نے اپنے بھتیجہ عمر سے اپنی لڑکی ہندہ بالغہ کا نکاح کرنا چاہا تو ہندہ نے اپنے باپ زید سے کہا کہ میرا نکاح عمر کے ساتھ نہ کرو کیونکہ میں نے بچشم خود عمر کو اپنی والدہ سے زنا کرتے دیکھا ہے تو زید نے یہ کہا کہ فی الواقع تو سچ کہتی ہے میں نے بھی بچشم خود دیکھا تھا اور مار پیٹ بھی کی تھی مگر اس امر کو بوجہ بے عزتی کے ظاہر نہ کیا' غرضیکہ ہندہ بالغہ برابر اس نکاح سے انکار کرتی رہی اور زید نے ہندہ کا نکاح عمر سے کردیا۔

آیا زید کا و والدہ ہندہ کا پہلے آپس میں گفتگو کرنا اور بوقت نکاح کے مجمع عام میں ساکت رہنا اور حرمتہ المصاہرۃ کا اظہار نہ کرنا اور اب جب کہ ہندہ نے اپنا دوسرا نکاح بکر کے ساتھ کرلیا ہے بر ملا اظہار کرنا شرعاً معتبر ہے یا نہیں اور پہلے نکاح کو باطل کرسکتا ہے یا نہیں اور نکاح ثانی جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں ہندہ کا نکاح عمر کے ساتھ نہیں ہوا کہ اول تو ہندہ کو جب کہ حرمت مصاہرت کا علم تھا تو اس کے حق میں نکاح مذکور باطل ہوگا،[4] علاوہ بریں ہندہ بالغہ تھی اور وہ برابر اس نکاح سے انکار کرتی رہی تو اس وجہ سے بھی نکاح ہندہ کا عمر کے ساتھ منعقد نہیں ہوسکتا۔[5]

پس نکاح ہندہ کا جو بعد میں بکر کے ساتھ ہوا صحیح ہے' اور والد ہندہ کا حرمت المصاہرت کو باوجود علم کے بوقت نکاح ظاہر نہ کرنا مفید جواز نکاح نہیں ہے کیونکہ جب ہندہ بالغہ خود اپنے نکاح کا عمر کے ساتھ انکار کرتی رہی تو انعقاد نکاح کی کوئی صورت نہیں ہے۔ فقط

---

(۱) النساء : ٤

(۲) رد المحتار ص ۳۸۳ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۳۱

(۳) سورة النساء : ٤

(٤) اراد بحرمة المصاهرة الحرمات الاربع و حرمته اصولها و فروعها على الزانى (رد المحتار ص ۳۸٤ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۳۱) ظفير

(٥) ولا تجبر البالغه البكر على النكاح لا نقطاع الولاية بالبلوغ (ايضاً ص ۱۰ ٤ ج ۲. ط.س. ج۳ص ٥٦) ظفير

خالہ زاد یا ماموں زاد بہنوں کا نکاح میں جمع کرنے کا مطلب

سوال ۵۰۴) رکن رکین میں لکھا ہے کہ دو خالہ زاد بہنیں یا ماموں زاد بہنیں ایک مرد کے نکاح میں جمع سکتی ہیں کیا یہ صحیح ہے اور اس کا کیا مطلب ہے ؟

لجواب) دو خالہ زاد بہنوں کا مطلب یہ ہے کہ دو بہنوں کی لڑکیاں ہیں ایک ایک مرد کی اور ایک دوسرے کی' وہ نوں آپس میں خالہ زاد بہنیں ہیں وہ دونوں ایک مرد کے نکاح میں اکٹھی ہو سکتی ہیں۔ فقط

وی کو چھوڑ کر سالی سے نکاح کرنا کیسا ہے

سوال ۵۰۵) ایک شخص اپنی سالی یعنی بیوی کی خاص سگی بہن سے جو عرصہ سے بیوہ تھی اپنی بیوی کی ندگی میں جبراً اپنا نکاح پڑھاوے اور برادری میں دوسری جگہ سے مناسب آدمی ہوتے ہوئے نکاح کرنے کو منع ے اور بیوی کو بلا خطاء شرعی چھوڑ دیوے اور طلاق دیوے اور بچوں کو بھی علیحدہ کرے 'دریافت طلب یہ ہے ۔اس سبب سے بیوی کو طلاق دینا جائز ہے یا نہیں ؟ اور اس کا نکاح سگی سالی سے ہو جائے گا یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب) اگر اپنی بیوی کو پہلے طلاق دے دی ہے اور اس کی عدت طلاق یعنی تین حیض گزر گئے ہیں یا اگر بض آنا عورت کو بند ہو گیا ہو اور تین ماہ گزر گئے ہیں تو بیوی کی حقیقی بیوہ بہن سے شرعاً نکاح درست ہے 'اور اگر نی بیوی کو طلاق دینے سے قبل 'یا طلاق دینے کے بعد اس کی عدت گزرنے سے قبل بیوی کی سگی بہن سے نکاح ے تو نکاح باطل ہو گا اور منعقد نہیں ہو گا۔

وحرم الجمع بین المحارم نکاحاً . ای عقداً صحیحاً . و عدة لو من طلاق بائن درمختار علی ھامش الشامی ص ۳۹۰ ج ۲)

ولا یجوز ان یتزوج اخت معتد ته سواء کانت المعتدة عن طلاق رجعی' او بائن او ثلاث عن نکاح فاسد او عن شبھة اه (عالمگیری ص ۲۹۶ ج ۲)

مدت کے بعد دوسرے یا شوہر اول سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

سوال ۵۰۶) عدت گزر جانے پر نکاح دوسرے آدمی سے کر سکتی ہے یا اپنے خاوند سے کر سکتی ہے ؟

الجواب) عدت گزر جانے پر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے اور اگر شوہر نے تین طلاقیں نہیں دی نہیں بلکہ ایک یا دو طلاق دی تھیں اور عدت گزر گئی تو بعد عدۃ شوہر سے بھی نکاح ہو سکتا ہے اور اگر تین طلاقیں ی ہیں تو بغیر حلالہ کے شوہر اول سے بھی نکاح نہیں کر سکتی۔ فقط

اور غیر مغلظ طلاق کی عدۃ میں بھی شوہر نکاح اپنی مطلقہ سے کر سکتا ہے ودلیله : اذا کان الطلاق ائنا دون الثلاث، فله' ان یتزوجھا فی العدة و بعد انقضائھا' وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة و ثنتین ی الامة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحاصحیحاً و یدخل بھا ثم یطلقھا او یموت عنھا (

عالمگیری مصری ص ۴۷۳ ج ۲) فقط

بیوی غیر مدخولہ کو طلاق دی' اب بلا نکاح اس کو رکھ نہیں سکتا

(سوال ۵۰۷) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو صحبت کرنے سے پہلے طلاق دی اور پھر ایک مولوی کے مسئلہ بتلانے اور کہنے سے اسکو گھر میں رکھ کر صحبت کی' اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی اور جب کہ وہ عورت غیر مدخولہ تھی تو اس پر طلاق بائنہ واقع ہوئی' ایک طلاق سے ہی وہ بائنہ ہوگئی[1] بدون نکاح جدید کے اس کو گھر میں رکھنا اور صحبت کرنا حرام ہے' فوراً اس کو علیحدہ کردیا جاوے' اور اس کو گھر میں رکھنا ہے تو پھر نکاح کرنا چاہئے۔ فقط

لڑکی کی شادی ماموں کے لڑکے سے درست ہے

(سوال ۵۰۸) زید کے حقیقی ماموں کے لڑکے سے اس کی لڑکی کی شادی ہوسکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) درمختار میں ہے۔ واما عمة عمة امه و خالة خالة ابیه فحلال' کبنت عمه و عمته و خاله و خالته'[2] لقوله تعالیٰ: واحل لکم ما وراء ذلکم[3] الآیة اس سے معلوم ہوا کہ زید کے حقیقی ماموں کے پسر سے زید کی دختر کا نکاح درست ہے۔

حاملہ عن الزنا کی اولاد اور اس کی شادی

(سوال ۵۰۹) ایک شخص کی لڑکی مرتکب زنا ہوکر حاملہ ہوگئی' حالت حمل میں اس کا نکاح دوسرے شخص سے کردیا' یہ عقد صحیح ہوا یا نہیں؟ اور اس کے جو لڑکا حمل زنا سے پیدا ہوا اس کو نانا نے غنیمت سمجھا اور گود میں لے کر کھلاتا ہے' ایسے شخص سے تعلقات' میل جول رکھنا کیسا ہے؟

(الجواب) یہ عقد صحیح ہوگیا تھا' کیونکہ حاملہ عن الزنا کا نکاح غیر زانی سے بھی منعقد ہوجاتا ہے البتہ غیر زانی کو تا وضع حمل وطی درست نہیں ہے۔ کذافی الدرالمختار[4]

معلوم نہیں سائل کی غرض اور منشاء اس سوال سے کیا ہے؟ کیا اس لڑکے کی پرورش کرنا کچھ گناہ سمجھ رکھا ہے' آخر اس لڑکے کا کیا قصور ہے اس کی پرورش نانا نہ کرتا۔

واضح ہو کہ ولد الحرام کا نسب ماں سے شرعاً ثابت ہے اور اس بچے کی پرورش ضروری ہے' اس میں کچھ گناہ نانا نے نہیں کیا۔

---

(۱) قال لزوجته غیر المدخول بها "انت طالق ثلاثا الخ" و قعن الخ وان فرق بانت بالا ولی لا الی عدة' ولذا لم تقع الثانیة بخلاف الموطوءة حیث یقع الکل (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بها ص ۶۲۴ ج ۲ ص ۶۲۶ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۲۸۴ - ۲۸۶) ظفیر

(۲) الدرالمختار علی هامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۳۰ ظفیر

(۳) سورة النساء : ۴

(۴) وصح نکاح حبلیٰ من زنا لا حبلی من غیره . ای الزنا . لثبوت نسبه (الیٰ قوله) وحرم وطوء ها و دواعیه حتی تضع الخ لو نکحها الزانی حل له و طوء ها اتفاقا والو لد له ولزمه النفقة (الدرالمختار ص ۳۸۹ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۲۸ - ۲۹)

نیہ کی لڑکی سے شادی درست نہیں ہوئی مزنیہ سے شادی درست ہے

وال ۵۱۰) ایک عورت کا ناجائز تعلق ایک مرد کے ساتھ تھا' اس عورت نے اس مرد کے ساتھ اپنی ا کی شادی کردی' اس لڑکی کا انتقال ہو گیا قبل وطی کے' اب اس لڑکی کی والدہ اس مرد کے ساتھ نکاح کرنا تی ہے کیونکہ لڑکی کے والد نے اس کی والدہ کو طلاق دیدی ہے' آیا اس صورت میں اس لڑکی کی والدہ کا نکاح مرد سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب) اگر ناجائز تعلق اس شخص کا اس عورت سے مثل زنا وغیرہ ثابت ہے تو نکاح اس شخص کا اس ت مزنیہ اور ممسوسہ بالشہوت کی دختر سے حرام اور ناجائز ہوا پھر اگر اس شخص نے قبل وطی و قبل مس وت وغیرہ اس لڑکی کو طلاق دے دی تو اس شخص کا نکاح اس لڑکی کی والدہ سے درست ہے' اور اگر ناجائز ق اس عورت کا اس مرد سے ثابت نہیں اور زنا وغیرہ امور محرمہ نہیں پائے گئے تو پھر اس کی دختر سے نکاح شخص کا صحیح ہو گیا اور صحیح نکاح میں بدون وطی کے بھی منکوحہ کی ماں سے ہمیشہ کو نکاح حرام ہو جاتا ہے۔

در مختار میں ہے۔ وام زوجته الخ بمجرد العقد الصحیح وان لم توطاء الخ ۔ قوله الصحیح راز عن النکاح الفاسد فانه لایوجب بمجرده حرمة المصاهرة بل بالوطی اوما یقوم مقامه من س بشهوة[1] الخ (شامی ص ۲۷۸ ج ۲)

ا کہتا ہے لڑکی نے اجازت دی اور لڑکی کہتی ہے کہ نہیں' نکاح ہوا یا نہیں؟

ال ۵۱۱) وکیل نے دو آدمیوں کی موجودگی میں لڑکی سے وکالت نکاح کی اجازت لی' اس نے ہاں کہا' اس قاضی سے آ کر کہا نکاح پڑھا دیا گیا لڑکی کے باپ کو جب معلوم ہوا تو اس نے آ کر اپنی لڑکی کلثوم سے اس ہ میں معلوم کیا' جواب میں کلثوم نے اس پورے واقعہ سے لاعلمی ظاہر کی اور کہا کہ میں نے کسی کو اذن نہیں ہ' شرع شریف میں اس نکاح کا کیا حکم ہے؟

واب) لڑکی اگر بالغ ہے اور اس نے بجواب کلام بجز "ہوں" کہا ہے جس کے شاہد ہیں تو نکاح اس کا منعقد یا' اور بعد میں انکار کرنا لڑکی کا کہ میں نے اذن نہیں دیا معتبر نہیں ہوگا کہ لفظ ہوں کہنا اس کا اولاً اذن ہے۔

قال فی الدر المختار: فان استاذن غیر الاقرب کاجنبی او ولی بعید فلا عبرة لسکوتها' بل من القول (درمختار علی هامش الشامی ج ۲ ص ۴۱۳)

فقط ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ عزیز الرحمٰن

، بہن کو طلاق دلوا کر دوسرے سے شادی کر دی

ال ۵۱۲) ایک شخص نے اپنی چھوٹی بہن کا نکاح ایک شخص سے کر دیا' والدہ اس نکاح سے ناراض تھی نے چھوٹی لڑکی کو طلاق دلوا کر بڑی لڑکی کا نکاح کر دیا۔

---

[1] لدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲ ۔ط۔س۔ ج۳ص ۳۰، ۱۲ ظفیر

کیا فوراً بعد طلاق کے بڑی لڑکی کا نکاح اس شخص سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر چھوٹی لڑکی سے خلوت بھی نہیں ہوئی تھی، اور قبل خلوت اس کو طلاق دی گئی تو عدت اس واجب نہیں،(۱) اس حالت میں اس کی بہن سے فوراً نکاح صحیح ہے، لیکن والدہ ولی نہیں اگر بڑی لڑکی نابالغہ ہے بدون بھائی کی اجازت کے نکاح صحیح نہ ہوگا۔ فقط

بیوی کو طلاق دیکر اس کی بیوہ بہن سے شادی کرے تو یہ درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۵۱۳) دو بھائیوں کا نکاح دو بہنوں سے ہوا تھا، اب بڑا بھائی فوت ہو گیا اس کی بیوی بالغ ہے، تو چھوٹا بھائی اپنی بیوی نابالغہ کو طلاق دیکر اپنے بڑے بھائی کی بیوی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر چھوٹا بھائی اپنی زوجہ نابالغہ کو طلاق دیکر اس کی بڑی بہن سے نکاح کرے تو یہ درست ہے۔ لیکن اگر وہ چھوٹا بھائی اب بھی نابالغ ہے تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی، اور اگر بالغ ہے تو اس کی طلاق واقع ہو جاوے گی، اور اگر وہ خلوۃ اپنی زوجہ نابالغہ سے کر چکا ہے تو اس کی عدۃ پوری ہونے کے بعد اس کی بڑی بہن سے نکاح کرے۔ فقط

حمیدہ کو نیک بتا کر نکاح کر دیا بعد میں وہ فاحشہ نکلی اور آتشک میں مبتلا، تو یہ نکاح ہوا یا نہیں؟

(سوال ۵۱۴) زید کو ایک معتبر شخص بکر نے یقین دلایا کہ حمیدہ ایک زن نہایت سلیم الطبع اور خوش اخلاق ہے، اسی بناء پر زید نے حمیدہ کو نکاح میں قبول کیا، مجلس نکاح میں نہ قاضی تھا نہ بکر، باوجود وعدہ شریک مجلس نکاح نہ ہوا، ایک گواہ برادر حقیقی حمیدہ اور ایک وکیل جو بالکل حمیدہ کے حالات سے ناواقف تھا مجلس نکاح میں اور کوئی نہ تھا۔

بعد نکاح حمیدہ مرض آتشک میں مبتلا اور حرکات و سکنات میں فاحشہ و بے حیا ظاہر ہوئی، کیا نکاح اور مہر واجب ہے؟

(الجواب) جب کہ ایجاب و قبول دو گواہوں کے روبرو ہو گیا نکاح صحیح ہو گیا، عورت کے عیوب کی وجہ سے زید اس کو رکھنا نہ چاہے تو طلاق دے دیوے، اور بصورت دخول یا خلوت صحیح مہر پورا بذمہ زید لازم ہے اور اگر نے عمداً جھوٹ بولا اور دھوکہ دیا تو وہ عاصی ہوگا۔ فقط

---

(۱) قال لزوجته غير المدخول بها: " انت طالق ثلاثا" وقعن الخ وان فرق بانت بالاولى لا الى عدة (الدر المختار - هامش رد المحتار باب طلاق غير المدخول بها ص ۶۲۶ ج۲. ط.س. ج۳ ص ۲۸۴ ... ۲۸۶) ظفير

چوتھا باب

محرمات
یعنی
وہ عورتیں جن سے نکاح حرام ہے

پہلی فصل : حرمت نکاح بہ سبب نسب

علاتی بہن کے لڑکے کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

(سوال ۵۱۵) زید بنت ابن اخت علاتی را نکاح خود در آورد، پس نکاحش جائز است یا نہ ؟ و بر زید چہ سزا آید، شرعاً اگر آں نکاح جائز است ؟

(الجواب) بابنت ابن اخت علاتی نکاح حرام است، و ناکح مستوجب تعزیر است، و اگر توبہ نکند و زن مذکور را علیحدہ نہ کند باو مشارکت و مواکلت و مجالست ترک کردہ شود۔

قال اللہ تعالی : و بنات الاخ و بنات الاخت الآیۃ ای و حرمت علیکم۔ [۱] الآیۃ
وقال تعالیٰ : فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین [۲] الآیۃ فقط

سوتیلی خالہ سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۵۱۶) سوتیلی خالہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟ اور آیت کریمہ میں لفظ خٰلتکم سے کیا مراد ہے اور لفظ جمع سے کیوں تعبیر فرمایا ہے ؟

(الجواب) و خٰلتکم [۳] میں ہر سہ اقسام کی خالات داخل ہیں اور سب سے نکاح حرام ہے خواہ ماں کی حقیقی بہن ہو، یا باپ میں شریک یعنی علاتی بہن ہو، یا ماں میں شریک یعنی اخیافی بہن ہو ھکذا فی کتب التفسیر والفقہ [۴] فقط

---

(۱) دیکھئے سورۃ النساء : ٤
(۲) سورۃ انعام : ۸
(۳) سورۃ النساء : ٤
(٤) دخل فیہ الاخوات المتفرقات و بناتھن الخ و العمات والخالات المتفرقات (البحر الرائق ص ۹۹ ج ۳ ط.س. ج۳ ص۹۳)

حقیقی بھانجہ اور حقیقی بھتیجہ کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۵۱۷) ماموں حقیقی کو اپنے بھانجہ حقیقی کی بنت سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟
اور چچا حقیقی کو اپنے ابن الاخ حقیقی کی بنت کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) واضح ہو کہ قرآن شریف میں محرمات کے بیان میں جو ارشاد ہے وبنات الاخ و بنات الاخت[1] اس سے مراد یہ ہے کہ خواہ بھائی اور بہن کی بنات صلبیہ ہوں یا ان کی اولاد اور اولاد کی اولاد ہو'
پس جیسے بھانجی سے نکاح حرام ہے بھانجہ کی دختر سے بھی نکاح حرام ہے نیچے تک' اور جیسے بھتیجی حرام ہے بھتیجہ کی دختر بھی حرام ہے وان سفلت'
پس عدم جواز نکاح ساتھ بنت ابن الاخت کے یا بنت ابن الاخ کے نص قطعی سے ثابت ہے اس میں کسی کا اہل حق میں سے خلاف نہیں ہے۔

تفسیر خازن میں ہے:
والبنت عبارة عن كل انثىٰ رجع نسبها اليك بالو لادة بدرجة او درجات' الىٰ ان قال قوله تعالىٰ و بنات الاخ اى حرمت عليكم بنات الاخ الخ' و بنات الاخت وهى عبارة عن كل امراة لاخيك او لا ختك عليها ولادة يرجع نسبها الى الاخ او الاخت' فيدخل فيهن جميع بنات اولاد الاخ والاخت وان سفلن الخ (خازن ص ٤٠٤ جلد اول)

علاتی بہن کی پوتی حرام ہے

(سوال ۵۱۸) زید اپنی علاتی بہن کی پوتی سے نکاح کرنا چاہتا ہے' نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) تمام مفسرین اور علماء اہل سنت والجماعت اس پر متفق ہیں کہ آیۃ کریمہ وبنات الاخت[2] سے ہر قسم کی بہن کی اولاد سے اور اولاد کی اولاد سے نکاح حرام ہے' یعنی خواہ بہن عینی حقیقی ہو یا علاتی یعنی صرف باپ میں شریک ہو' یا اخیافی یعنی صرف ماں میں شریک ہو۔
پس اگر سوتیلی بہن سے علاتی یا اخیافی بہن مراد ہے تو اس کی پوتی سے نکاح قطعاً حرام ہے۔ كذافى عامة كتب الفقه[3] فقط

ایک شوہر سے لڑکا ہو' دوسرے شوہر سے لڑکی ان میں نکاح جائز نہیں۔

(سوال ۵۱۹) زینب کے دو نکاح ہوئے' پہلے شوہر متوفی سے دو لڑکے اور شوہر ثانی موجودہ سے دو لڑکیاں ہیں' آیا ان دونوں لڑکوں اور لڑکیوں کا نکاح جائز ہیں یا نہیں؟

(الجواب) وہ دونوں لڑکے اور لڑکیاں بھائی بہن ہیں' ان میں باہم نکاح جائز نہیں ہے۔[4] فقط

---

(۱) سورة النساء: ٤. ۱۲ ظفير (۲) سورة النساء : ٤ نساء
(۳) ودخل فيه الاخوات المتفرقات و بناتهن وبنات الاخوة المتفرقين والعمات والخالات المتفرقات لان الاسم يشمل الكل (البحر الرائق فصل فى المحرمات ص ۹۹ ج ۳ .ط.س. ج۳ص۹۳) ظفير
(٤) قال الله تعالىٰ : وحرمت عليكم امهاتكم و بناتكم واخوتكم (سورة النساء : ٤)

محارم سے نکاح فاسد ہے یا باطل؟

(سوال ۵۲۰) اگر کسی نے اپنے محارم سے نکاح کیا ہو تو وہ نکاح فاسد ہوگا یا باطل؟

(الجواب) وہ نکاح باطل ہے اور اگر فقہاء نے کہیں اس پر اطلاق فاسد کا کیا ہے تو اس سے مراد بھی باطل ہے۔

علاتی خالہ سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۵۲۱) زید کے خسر کے دو بیوی ہیں، ایک بیوی سے جو لڑکی ہے وہ زید سے منسوب ہے اور دوسری بیوی سے جو لڑکی ہے اس سے زید کے لڑکے کا نکاح جائز ہے یا نہیں، یعنی زید کے لڑکے کا نکاح اپنی سوتیلی خالہ سے درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) زید کے خسر کی دونوں لڑکیاں جو زید کے خسر کی دو زوجہ کے بطن سے ہیں وہ دونوں لڑکیاں علاتی بہنیں یعنی باپ شریک بہنیں ہیں۔

پس زید کے پسر کا نکاح اس کی خالہ علاتی سے درست نہیں ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: حرمت علیکم امھٰتکم و بنٰتکم واخوٰتکم وعمّٰتکم وخالٰتکم[1] اس آیت سے ہر قسم کی خالہ کی حرمت ثابت ہے، یعنی عینی وعلاتی واخیافی ہر قسم کی خالہ سے نکاح حرام ہے۔[2] فقط

بہن کی نواسی سے نکاح درست نہیں

(سوال ۵۲۲) کیا فرماتے ہیں علماء کہ زید کے عقد نکاح میں ہندہ اور رضیہ دو عورتیں تھیں، ہندہ کے بطن سے ایک بیٹی مخدومہ پیدا ہوئی اور رضیہ کے بطن سے ایک بیٹا بکر پیدا ہوا، اب مخدومہ کی سگی نواسی سے بکر کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

(الجواب) مخدومہ کی نواسی سے بکر کا نکاح درست نہیں ہے۔

کما قال اللہ تعالیٰ: وبنات الاخ[3] (الآیة) (ای حرمت علیکم) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

نکاح فاسد وباطل کا فرق

(سوال ۵۲۳) نکاح فاسد وباطل میں کیا فرق ہے؟

(الجواب) اس بارے میں اقوال فقہاء مختلف ہیں۔

محقق ابن ہمام فرماتے ہیں کہ:

---

(۱) سورة النساء: ٤

(۲) دخل فيه الاخوات المتفرقات و بناتهن و بنات الاخوة المتفرقين والعمات والخالات المتفرقات لان الاسم يشمل الكل (البحر الرائق فصل فى المحرمات ص ۹۹ ج ۳. ط.س. ج ۳ ص ۹۳) ظفير

(۳) سورة النساء: ٤ . فيدخل فيهن جميع بنات اولاد الاخ والاخت ان سفلن الخ (تفسير خازن ص ٤٠٤ ج ۱)

"نکاح باطل و فاسد میں کچھ فرق نہیں ہے"
اور بعض کتب سے فرق ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ شامی میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ من شاء فلیراجع الیه[1] فقط

اخیافی بہن کی دختر سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۵۲۴) امینہ کے شوہر عظیم نے انتقال کیا' ایک دختر سائرہ چھوڑی' سائرہ کی شادی محمد سے ہوئی' محمد کے نطفہ سے ایک لڑکی سکینہ پیدا ہوئی۔ امینہ نے ایام عدت گزر جانے کے بعد عثمان سے عقد ثانی کیا' عثمان کے نطفہ سے عبدالکریم پیدا ہوا۔ اب عبدالکریم کا نکاح محمد کی لڑکی سکینہ سے ہو گیا ہے' کیا یہ نکاح جو اخیافی بہن کی دختر سے ہوا شرعاً جائز ہے یا کیا؟

(الجواب) یہ نکاح جو اخیافی بہن کی دختر سے ہوا قطعی حرام اور ناجائز ہے' بنات الاخت کی حرمت قرآن شریف میں منصوص ہے اور ہر سہ قسم کی اخت اس میں شامل ہے' عینی ہو یا علاتی یا اخیافی کما فی عامة کتب الفقه و التفسير . قال فی المدارك' قوله تعالىٰ واخواتكم لاب وام او لاب او لام و عماتكم من الاوجه الثلاثة و خالاتكم كذالك و بنات الاخت كذلك[2] الخ . وهكذا فی الجلالين وغيره من كتب التفاسير . فقط

سوتیلی بہن سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۵۲۵) سوتیلی بہن سے جو دوسرے باپ سے ہو نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جائز نہیں ہے۔ لقوله تعالىٰ واخواتكم ای حرمت علیكم[3] الآیة فقط

بھانجی بھتیجی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۵۲۶) بھانجی یا بھتیجی کی لڑکی کے ساتھ نکاح درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) جیسا کہ بھانجی اور بھتیجی حقیقی سے نکاح حرام ہے ان کی دختر سے بھی حرام ہے' کیوں کہ لفظ وبنات الاخ و بنات الاخت[4] نیچے تک جملہ اولاد اخ واخت و اولاد اولاد اخ واخت کو شامل ہے۔ کما فی تفسير الخازن :

وبنات الاخ و بنات الاخت و هی عبارة عن كل امرءة لاخيك او لاختك عليها ولادة يرجع نسبها الی الاخ او الاخت فيدخل فيهن جميع بنات اولاد الاخ والاخت وان

---

(۱) فيه انه لا فرق بين الفاسد والباطل فی النكاح بخلاف البيع' كما فی نكاح الفتح' لكن فی البحر عن المجتبی : كل نكاح اختلف العلماء فی جوازه كالنكاح بلاشهود' فالدخول فيه موجب للعدة' واما نكاح منكوحة الغير و معتدته فالدخول فيه لا يوجب العدة الخ (رد المحتار باب العدة ص ۸۳۵ ج ۲ . ط.س. ج۳ص۵۱۶)
(۲) دیکھئے آیت وحرمت علیکم امہاتکم الخ تفسیر مدارك التنزیل ص ۱۶۹ ج ۱
(۳) سورة النساء : ٤ واخواتكم لاب و ام اولاب اولام (مدارك التنزيل ص ۱۶۹ ج ۱) (٤) سورة النساء : ٤

سفلن.[1] الخ فقط

سوتیلی بہن کی پوتی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۵۲۷) زید کا عقد اس کی سوتیلی بہن کی پوتی سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

صورت یہ ہے کہ بکر نے اول ایک عقد کیا جس سے ہندہ پیدا ہوئی اور ہندہ سے خالد اور خالد سے سلیمہ پیدا ہوئی، بعد اس کے بکر نے ایک اور عقد کیا اس سے زید پیدا ہوا، آیا زید کا عقد سلیمہ سے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) زید کا نکاح اس صورت میں سلیمہ سے درست نہیں ہے، حرام قطعی ہے کما قال اللہ تعالیٰ : و بنات الاخ و بنات الاخت[2] الآیۃ فقط

نواسی سے نکاح حرام ہے اور اس کے معاون فاسق ہیں

(سوال ۵۲۸) زید نے حقیقی نواسی سے عقد کیا تو زید کے لئے شرعاً کیا حکم ہے اور جو لوگ اس کے معاون و مددگار ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

(الجواب) نواسی حقیقی سے نکاح کرنا قطعاً حرام ہے اور یہ نص قطعی سے ثابت ہے،[3] لہذا مرتکب اس فعل شنیع کا فاسق و فاجر ہے اور اگر وہ توبہ نہ کرے اور اس کو علیحدہ نہ کرے تو اس سے متارکت و مقاطعت لازم ہے اور جو لوگ اسکے معاون و مددگار ہیں اور اس کا ساتھ دیتے ہیں وہ بھی فاسق ہیں، اعانت معصیۃ بھی معصیۃ ہے۔ قال اللہ تعالیٰ : وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان[4] فقط

سوتیلے بھائی کی نواسی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۵۲۹) زید و عمر دونوں سوتیلے بھائی ہیں، یعنی ایک باپ اور دو ماں سے، تو زید کی نواسی کا نکاح عمر سے کیا جاوے تو کیا درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) تینوں قسم کے بھائی یعنی عینی، علاتی، اخیافی بھائی کی اولاد اور اولاد کی اولاد سے نکاح حرام ہے۔ لقولہ تعالیٰ: و بنات الاخ و بنات الاخت[5] فقط

علاتی بہن کی پوتی سے نکاح حرام ہے

(سوال ۵۳۰) اپنی علاتی بہن کی پوتی سے نکاح جائز ہے یا کہ نہیں؟

---

(۱) تفسیر خازن ص ۴۰۴ ج ۱

(۲) سورۃ النساء : ۴

(۳) حرمت علیکم امھاتکم و بناتکم و اخواتکم و عماتکم و خالاتکم و بنات الاخ و بنات الاخت (سورۃ النساء : ۴) والبنت عبارۃ عن کل انثی رجع نسبھا الیك بالولادۃ بدرجۃ او درجات تفسیر خازن ص ۴۰۴ ج ۱ . ظفیر

(۴) المائدۃ : ۱

(۵) سورۃ النساء : ۴

(الجواب) علاتی بہن کی پوتی سے نکاح حرام ہے کما فی الجلالین فی تفسیر قوله تعالیٰ : وبنات الاخ و بنات الاخت و تدخل فیهن بنات اولادهن [1]، وفی الدرالمختار : حرم الخ و فرعه الخ و بنت اخیه واخته و بنتها [2] الخ ، وایضاً فی الجلالین فی تفسیر قوله تعالیٰ واخواتکم من جهة الاب او الام [3] الخ فقط

بھتیجہ اور بھانجی سے نکاح درست نہیں ہے

(سوال ۵۳۱) بہشتی زیور میں ہے کہ بھتیجہ اور بھانجی سے نکاح درست نہیں، یہ مسئلہ صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ مسئلہ بھی صحیح ہے کہ عورتوں کو اپنے بھتیجہ عینی وعلاتی واخیافی اور بھانجہ حقیقی وعلاتی واخیافی سے نکاح جائز نہیں [4] البتہ چچازاد بھائی اور بہن کی لڑکی سے نکاح درست ہے۔ فقط

چچازاد بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۵۳۲) حامد کے دو لڑکے بکر و عمر ہیں اور بکر کا لڑکا زید، اور عمر کا لڑکا الیاس ہے۔ آیا زید کا نکاح الیاس کی لڑکی سے ہو سکتا ہے ؟ جن کا آپس میں چچا بھتیجی کا رشتہ ہے۔

(الجواب) ہو سکتا ہے یہ صورت احل لکم ما وراء ذالکم [5] میں داخل ہے۔

علاتی نواسی سے شادی درست نہیں ہے

(سوال ۵۳۳) میاں بھائی کی دو زوجہ بی جان وعمدہ بی بی ہیں بی جان سے ایک لڑکا محبوب اور عمدہ بی سے ایک لڑکی مسماۃ حشمت اس کی لڑکی معصوم بی اس کی لڑکی قطب بی ہے محبوب کا نکاح قطب بی سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) مسماۃ قطب بی محبوب کی بہن علاتی حشمت بی کی نواسی ہے لہذا نکاح محبوب کا مسماۃ قطب بی سے حرام قطعی ہے قال الله تعالیٰ و بنت الاخ و بنت الاخت [6] الایة پس جیسے بہن سے نکاح حرام ہے بہن کی اولاد اور اولاد اولاد سے بھی حرام ہے اور یہی مراد ہے بنات الاخت سے اور اخت میں تینوں قسم کی اخت داخل ہیں۔ عینی، علاتی، اخیافی۔ [7] فقط

---

(۱) دیکھئے تفسیر جلالین سورۃ النساء آیت مذکور ص ۷۳

(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۱ ج ۲ .ط.س. ج۳ص۲۸ ..... ۲۹

(۳) تفسیر جلالین سورۃ النساء آیت مذکور ص ۷۳ ظفیر

(٤) حرم علی المتزوج ذکراً کان او انثیٰ اصله و فرعه علا او نزل و بنت اخیه و اخته و بنتها (درمختار) کما یحرم علیه تزوج بنت اخیه یحرم علیها ابن اخیه وهکذا الخ (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۱ ج ۲ .ط.س. ج۳ص۲۸ ..... ۲۹)(۵) سورۃ النساء : ٤ ظفیر

(٦) سورۃ النساء : ٤ ظفیر(۷) دیکھئے تفسیر خازن ص ٤٠٤ ج ۱ ظفیر

لڑکی کے لڑکے کی زوجہ سے نکاح حرام ہے

(سوال ٥٣٤) نانا کی بیوہ سے جو کہ دوتے (نواسے) کی نانی ہو بلکہ دوسری کوئی غیر عورت ہو نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(۲) اگر دوتے یعنی پسر دختر کے دوسرے بھائی کے ساتھ کہ وہ بھی پسر دختر ہے اس عورت بیوہ مذکورہ کے ساتھ ایجاب وقبول شرعی ہو چکا ہو تو اگر نانا ایسی عورت مخطوبہ پسر دختر خود کے ساتھ نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں؟

نانا کی بیوہ سے نکاح درست نہیں

(سوال) (۳) اگر نانا شیخ فانی ہو اور وہ اپنا نکاح کسی عورت سے محض خدمت کے لئے کرے اور مجامعت پر قادر نہ ہو تو بعد وفات نانا کے اس عورت سے کیا نکاح جائز ہے؟

ولا تنکحوا کی تفسیر

(سوال) (۴) اس عبارت تفسیر مولانا ابوالسعودؒ کا کیا مطلب ہے جو بذیل آیت ولا تنکحوا مانکح اباء کم الایہ ہے؟

(الجواب) (۱) حرام ہے بقوله تعالىٰ ولا تنكحوا ما نكح اباءكم من النساء الآية (سورة النساء) ۳. وقال في العالمگيرية نساء الاباء والا جداد من جهة الاب اوالام وان علوا فهؤلاء محرمات على التابيد نكاحاً و وطياً [1] ص ٢١٤ ج ١

(۲) اگر ایجاب وقبول نکاح کا ہو چکا تھا یعنی نکاح شرعی حسب قاعدہ شرعیہ ایجاب وقبول کے ساتھ ہو چکا تھا تو نانا کا نکاح زوجہ پسر دختر خود سے فاسد اور حرام اور ناجائز ہے اور اگر خطبہ ہوا تو نانا سے نکاح اس مخطوبہ پسر دختر کا جائز ہے

(۳) ایسی حالت میں بھی پسر دختر کا نکاح اپنے نانا کی منکوحہ سے درست نہیں۔ کما مر فی الجواب الاول

(۴) جو کچھ حاصل اس عبارت ابوالسعودؒ کا ہے وہی مذہب ہے جمہور کا اور حنفیہ کا کہ نکاح اگر صحیح ہوا تو نفس نکاح موجب حرمت اور اگر فاسد ہو تو بعد وطئ و ما یجری مجراہ حرمت ثابت ہوگی قال في العالمگيرية فلو تزوجها نكاحاً فاسداً لا تحرم عليه امها بمجرد العقد بل بالوطئ كذا في البحر [2] پس اگر پسر دختر کی منکوحہ کے ساتھ نانا نے نکاح کیا تھا تو نکاح فاسد تھا اور اگر مخطوبہ کے ساتھ کیا تھا تو صحیح ہوا اور شیخ ضعیف کے حق میں تحرک قلب یا ازدیاد تحرک قلب قائم مقام شہوۃ کے ہے۔[3] فقط

منکوحہ کی لڑکی سے نکاح حرام ہے

(سوال ٥٣٥) زید نے ایک عورت سے نکاح کیا لیکن وہ عورت ابھی تک والدین ہی کے گھر میں تھی اور کوئی دخول وغیرہ زید کا اس کے ساتھ نہیں ہوا تھا کہ عمر اسے اغوا کر کے لے گیا عرصہ دراز تک منکوحہ زید عمر کے یہاں رہی اور عمر سے اس عورت کی دو بیٹیاں پیدا ہوئیں تو زید یا زید کا بھائی ان لڑکیوں سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں اور یہ دونوں لڑکیاں نسب میں کس کی طرف منسوب ہوں گی؟

---

(۱) عالمگیری ص ٢١٤ ج ١ ط.س. ج۳ ص۲۷٦ ظفیر

(۲) دیکھئے البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ١٠٠ ج ٣ ط.س. ج۳ ص۹۳

(۳) حد الشهوة فی امراة نحو شيخ كبير تحرك قلبه او زيادته الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ٣٨٦ ج ٢ ط.س. ج۳ ص۳۳

(الجواب) درمختار میں ہے لان للعقد حکم الوطئ حتی لو نکح مشرقی بمغربیة یثبت نسب اولادها منه الخ وفیه فی ثبوت النسب وقد اکتفوا بقیام الفراش بلا دخول کتزوج المغربی بمشرقیة بینهما سنة فولدت لستة اشهر منذ تزوجها [1] الخ

الغرض جب کہ شرعاً فراش ثابت ہے اور اولاد زید کی منکوحہ زید کی طرف منسوب ہے اور اس سے ثابت النسب ہے تو زید کا نکاح اپنی اولاد سے درست نہیں ہو سکتا اسی طرح زید کا بھائی بھی اس سے نکاح نہیں کر سکتا کہ وہ لڑکی زید کے بھائی کی بھتیجی ہوئی قال علیه الصلوة والسلام الولد للفراش وللعاهر الحجر [2] فقط

علاتی بہن کی اولاد سے نکاح

(سوال ۵۳۶) ایک شخص خلیل خان نے اپنے سوتیلے بھانجے مروان خان کی پوتی سے نکاح کیا ہے یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں بھانجہ سے مراد یہ ہے کہ مروان خلیل خان کی علاتی بہن کا بیٹا ہے رخصت ابھی تک نہیں ہوئی ہے فریقین کا قول ہے کہ خواہ نکاح جائز نہ ہو تو ہم زنا ہی کرائیں گے شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) علاتی بہن کی اولاد سے نکاح کرنا ویسا ہی حرام ہے جیسا کہ عینی بہن کی اولاد سے نکاح حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نساء محرمات کے بیان میں فرمایا: وبنات الاخ و بنات الاخت و فی تفسیر المدارك واخواتكم لاب وام اولاب او لام و عماتكم من الاوجه الثلاثة و خالاتكم كذلك و بنات الاخ كذلك و بنات الاخت كذلك [3] الخ وفی الخازن ...... و بنات الاخ و بنات الاخت وهی عبارة عن كل امراة لاخيك اولا ختك عليها ولادة و يرجع نسبها الى الاخ اواخت فيدخل فيهن جميع بنات اولاد الاخ والاخت وان سفلن الخ (خازن ص ۳۴۰ ج ۱)

اس عبارت اخیرہ کا مطلب صاف یہ ہے کہ بھائی اور بہن عینی ہوں یا علاتی یا اخیافی ان کی اولاد نیچے تک حرام ہے پس علاتی بھانجہ کی پوتی سے نکاح کرنا قطعاً حرام ہے اور حرمت اس کی نص صریح قطعی سے ثابت ہے جو شخص مرتکب اسکا ہوگا فاسق و فاجر و عاصی ہے اور فریقین کا قول بمقابلہ حکم شریعت کے کہ گو عقد حرام ہی کیوں نہ ہو الخ سخت معصیت اور دلیری ہے ان کو فوراً اس سے توبہ کرنی چاہئیے اور لڑکی کو رخصت نہ کرنا چاہئیے کہ وہ نکاح نہیں ہوا اور اگر وہ اس فعل سے توبہ نہ کریں اور لڑکی کو رخصت کر دیں تو اہل برادری کو ان سے متارکت کر دینی چاہئیے جو لوگ شریک اور معاون ہوں گے وہ سب فاسق اور گناہ گار اور شریعت کا مقابلہ کرنے والے سمجھے جائیں گے اور ایسی دلیری سے شریعت غراء کے مقابلہ میں خوف کفر ہے فی الفور سب کو تائب ہو جانا لازم ہے اور اس نکاح کو باطل سمجھیں وہ نکاح ایسا ہی ہے جیسا اپنی ماں بیٹی بہن سے کوئی شخص نکاح کرے۔

فاعتبروا يا اولى الابصار . والله ولى التوفيق واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والسلام على من اتبع الهدى . مفتی مدرسہ عربیہ

---

(۱) الدرالمختار على هامش ردالمحتار ص ۸۶۷ ج ۲ . ط.س. ج۳ص ۵۵۰ ظفیر
(۲) مشكوٰة شريف . ظفير (۳) مدارك ص ۱۶۹ ج ۱

دوسری فصل حرمت نکاح

بہ سبب مصاہرت

جس عورت کا پستان دبایا اس کی لڑکی سے اس کے لڑکے کا نکاح جائز نہیں

(سوال ۵۳۷) بکر نے ایک بالغہ لڑکی کی پستان کو بہ نظر شہوت چھوا یعنی مس کیا جماع نہیں کیا اس لڑکی کا نکاح بکر کے فرزند سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں بکر کے فرزند کا نکاح اس لڑکی سے درست نہیں ہے کذافی الدرالمختار والشامی[1] فقط

ساس کا بوسہ شہوت کے ساتھ لینے سے بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے

(سوال ۵۳۸) اگر اپنی بیوی بوجہ لمس یا قبلہ بالشہوۃ اپنی ساس یا سالی سے کرنے سے حرام ہو جائے تو تجدید نکاح سے حلال ہو جاتی ہے یا ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے؟

(الجواب) ساس کے مس بالشہوت علیٰ شرطہ کرنے سے زوجہ ہمیشہ کو حرام ہو جاتی ہے علیحدہ کرنا اس کا واجب ہے اور پھر کبھی وہ نکاح میں نہیں آسکتی[2] اور سالی کو مس بالشہوۃ کرنا اگرچہ حرام ہے لیکن اس سے زوجہ حرام نہیں ہوتی۔[3] فقط

جس سالی کو شہوت سے چھوا وہ اپنے شوہر پر حرام نہ ہوئی

(سوال ۵۳۹) ہندہ پر یہ تہمت لگائی جاتی ہے کہ اس کے بہنوئی نے اس کی چھاتی پر کرتہ اتار کر ہاتھ پھیرا ہے صرف زید کی جو مسماۃ کے شوہر کا حقیقی بھائی ہے یہ شہادت ہے اس شہادت کو مانتے ہوئے نکاح میں کچھ فرق تو نہیں آیا اور ہندہ اپنے شوہر پر حرام تو نہیں ہوئی؟

(الجواب) ہندہ کے بہنوئی نے اگر یہ حرکت ہندہ کے ساتھ کی بھی ہو تو ہندہ اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوئی کیونکہ کوئی وجہ حرمت کی اس میں نہیں پائی گئی[4] علاوہ بریں ایک شخص کے قول سے یہ تہمت

---

(۱) وحرم ایضا بالصھریة اصل مزنیة الخ واصل ممسوسة بشھوة الخ واصل ماسته الخ و فروعھن مطلقاً (درمختار) لان المس والنظر سبب داع الی الوطؤ فیقام مقامه فی موضع الاحتیاط قوله بشھوة ای ولو من احدھما قوله مطلقاً یرجع الی الاصول والفروع ای وان علون وان سفلن (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۵ ج ۲. ط.س. ج۳ص۳۲)

(۲) ایضا (۳) وفی الخلاصه وطی اخت امراته لا تحرم علیه امراته ای لا تثبت حرمة المصاھرة (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲. ط.س. ج۳ص۳۴) ظفیر

(٤) ولد الورنت امراة رجل لم تحرم علیه وجاز له وطؤھا عقب الزنا (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٦ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۳٤) ظفیر

ثابت بھی نہیں ہو سکتی اور اگر شوہر بھی خود اس فعل کو دیکھتا تو اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہوتی باقی اگر ہندہ اور اس کے بہنوئی میں در حقیقت ایسا معاملہ ہوا ہے تو وہ دونوں گناہ گار ہوئے توبہ کریں یہی اس کا کفارہ ہے۔ فقط

لڑکے کی بیوی کو شہوت سے چھوا مگر دو عادل گواہ نہیں ہیں تو کیا حکم ہے؟

(سوال ٥٤٠) ایک شخص اپنے لڑکے کی بیوی کے پاس زنا کرنے کی نیت سے دو رات گیا جب دوسری رات شخص مذکور بی بی مذکورہ کے سینہ کی طرف ہاتھ پہنچانے لگا تو عورت نے نیند سے بیدار ہو کر شور کیا لوگ جمع ہو گئے اور یہ فعل ایک مولوی کے سامنے ثابت ہو گیا اس وقت وہ مولوی ان باتوں سے انکار کر رہے ہیں۔ شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) اگر وہ شخص یا اس کا پسر مس بالشہوۃ سے انکار کرے اور دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں عدول کی شہادت سے مس بالشہوۃ ثابت نہ ہو تو حرمت مصاہرت اس صورت میں ثابت نہ ہوگی کیونکہ حرمت مصاہرۃ ان حقوق میں سے ہے جس میں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت کی ضرورت ہے در مختار میں ہے۔ ولغير ها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح و طلاق الخ رجلان او رجل وامراتان[1] الخ و في باب المحرمات منه وان ادعت الشهوة الخ وانكر ها الرجل فهو مصدق لاهي[2] درمختار ملخصاً فقط

محض اس گمان سے کہ ہندہ کے شوہر نے اس کی ماں سے وطی کی ہندہ حرام نہیں ہوئی

(سوال ٥٤١) ہندہ صغیرہ کا نکاح اس کے اولیاء نے ایک شخص بالغ سے کر دیا اور یہ شخص بالغ ہندہ کی ماں کے پاس رہنے لگا اور اس قدر خلط ملط اس شخص کا ہندہ کی ماں سے ہوا کہ لوگوں کو گمان ہو گیا کہ یہ شخص ہندہ کی ماں سے صحبت کرتا ہے ہندہ کا نکاح دوسری جگہ کر دیا چھ ماہ بعد اس نے بھی ہندہ کو نکال دیا پھر ہندہ بالغہ ہو گئی ہندہ نے تیسرے شخص سے نکاح کیا اس نے ہندہ سے صحبت کی پھر اس نے بھی ہندہ کو نکال دیا اور طلاق دے دی آیا محض لوگوں کے گمان سے ہندہ کے شوہر اول پر حرمت ابدی ثابت ہوگی یا نہیں اور دوسرا عقد صحیح ہوا یا نہیں دوسرے شخص نے جو ہندہ کو اپنے گھر سے نکال دیا اور طلاق دینا معلوم نہیں محض نکال دینے سے ہندہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں الغرض دوسرا اور تیسرا نکاح صحیح ہے یا نہیں اب شوہر اول نے ہندہ کو طلاق بھی دے دی ہے تو اس صورت میں عدت ختم ہونے پر ہندہ اپنا نکاح چوتھے شخص سے کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) محض گمان سے ہندہ اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوگی[3] اور بدوں شوہر اول کے طلاق دینے کے جو دوسرا اور تیسرا نکاح ہوا وہ باطل ہوا اور اگر کسی نے ان میں سے صحبت کی تو وہ حرام فعل ہوا توبہ

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار كتاب الشهادات ص ٥١٥ ج٤ ط.س. ج٣ ص ٤٦٥ ظفیر

(۲) ایضاً فصل في المحرمات ص ٣٨٩ ج٢ ط.س. ج٣ ص ٣٧ ظفیر

(۳) اليقين لا يزول بالشك " وہ اقرار کرے یا شرعی گواہ ہوں یوں گمان سے کچھ نہیں ہوتا۔ ظفیر

کریں[1] اب جب کہ شوہر اول نے طلاق دے دی اور اس نے دخول و خلوت بھی نہ کیا تھا تو بلا عدت کے دوسرے شخص سے ہندہ کا نکاح صحیح ہے۔ فقط

صلبی لڑکے کی بیوی سے نکاح حرام ہے

(سوال ۵۴۲) زید نے اپنی صلبی لڑکے کی زوجہ سے نکاح کر لیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اہل اسلام نے زید سے کہا کہ یہ تیرے واسطے حرام ہے اس کو چھوڑ دے اور توبہ کر زید نہ اس عورت کو چھوڑتا ہے نہ توبہ کرتا ہے ایسے شخص سے میل جول رکھنا اور اپنے گورستان میں دفن کرنا اور میت کو غسل دلانا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اپنے صلبی پسر کی زوجہ سے نکاح قطعاً حرام ہے اور وہ محرمات لبدیہ سے ہے کبھی بھی نکاح اس سے جائز نہیں ہو سکتا۔ قال اللہ تعالیٰ وحلائل ابناء کم الذین من اصلابکم[2] "اور حرام کی گئی ہیں تم پر تمہارے صلبی بیٹوں کی زوجات" پس نکاح مذکور باطل ہوا اور شخص مذکور لائق تعزیر اور تنبیہ کے ہے اور اگر وہ توبہ نہ کرے اور اس عورت کو علیحدہ نہ کرے تو اس سے قطع تعلق کر دینا چاہئے اور کسی قسم کا میل اسے نہ رکھنا چاہئے اور مردہ شوئی وغیرہ کی خدمت بھی اس سے نہ لی جاوے۔

جوان داماد اور ساس دونوں ایک چادر میں سوئے تو حرمت مصاہرت ہوگی یا نہیں

(سوال ۵۴۳) جوان داماد اور جوان ساس شب کو ایک چارپائی پر اوپر سے ایک ہی چادر اوڑھے ہوئے سوئے اور وہ معمولی کپڑے پہنے ہوئے تھے چند شب تک ایسا ہوا شہوت ہونے نہ ہونے کی ابھی اس لئے تحقیق نہیں کی گئی کہ شاید مضاجعت میں اس کی ضرورت نہ ہو آیا مضاجعت کا یہ حکم ہے کہ اس کا موجب حرمت ہونا تحقیق شہوت پر موقوف ہے یا یہ حکم ہے کہ مثل بعض صور تقبیل کے یہ موجب حرمت ہے الا ان یتیقن بعدم الشھوۃ۔ پھر اس تیقن کا شرعاً کیا ذریعہ ہے آیا حلف یا کچھ اور؟

(الجواب) مضاجعت میں سوائے اس کے کہ مس ہے اور کوئی یقینی امر نہیں ہے یعنی معانقہ یا مباشرۃ فاحشہ ضرور نہیں ہے اور مس میں حکم حرمت مصاہرت شہوت کے ساتھ ہوتا ہے اور عدم شہوت میں قول ان کا محلف مصدق ہے مگر جب کہ انتشار وغیرہ معلوم ہو تو اس کے قول کی تصدیق نہ کی جائے گی کما فی الشامی، ولم یذکر المس وقد مناعن الذخیرۃ ان الا صل فیه عدم الشھوۃ مثل النظر فیصدق اذا انکر الشھوۃ الا ان یقوم الیھا منتشراً ای لان الانتشار دلیل الشھوۃ[3] الخ فقط

---

(۱) لا یجوز للرجل ان یتزوج زوجة غیرہ وکذلك المعتدۃ الخ ولو تزوج بمنکوحة الغیر وھو لا یعلم انھا منکوحة الغیر فوطئھا تجب العدۃ وان کان یعلم انھامنکوحة الغیر لا تجب حتی المحرم علی الزوج وطئھا (عالمگیری کشوری باب المحرمات قسم سادس ص ۲۸۸ ج ۲ . ط.س. ج۳ص ۲۸۰) ظفیر

(۲) سورۃ النساء : ٤

(۳) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ . ط.س. ج۳ص ۳۸ ظفیر

بیوی کے دھوکہ میں حالت شہوت میں لڑکی کو چھودیا کیا حکم ہے؟

(سوال ٥٤٤) شخصے درحالت شہوت دختر خود را کہ زوجہ خود پنداشتہ بگرفت چوں معلوم نمود کہ دختر اوست نہ زوجہ او فوراً دست بر داشت زوجہ اش بر وحرام خواہد شدیا نہ؟

(الجواب) درمختار میں ہے وکذا لو فزعت فدخلت فراش ابیها عریانةً فانتشر لها ابوها تحرم علیه امها وفی الشامی قوله قد خلت فراش ابیها کنی به من المس والافمجرد الدخول فی الفراش بغیر مس لایعتبر[1] شامی ص ۲۸۳ ج ۲ اس روایت سے معلوم ہوا کہ حالت شہوت میں بلا حیلولۃ مس کرنا دختر مشتبہاۃ کو حرام کرتا ہے اس کی ماں کو یعنی اپنی زوجہ کو۔

باپ کی منکوحہ سے بعد طلاق شادی جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ٥٤٥) ایک مرد نے ایک عورت سے عقد کیا نہ خلوت ہوئی نہ اس کو مرد نے دیکھا اور نہ اس کے گھر آئی اور اس کو طلاق دے دی بعد طلاق اس کے اس کا لڑکا عقد کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) نہیں کر سکتا ہے[2]۔ (ارشاد ربانی ہے ولا تنکحوا ما نکح آباء کم. سورة النساء: ٤ ظفیر)

منکوحہ کی ماں سے نکاح

(سوال ٥٤٦) عمر نے ہندہ کی صغیرہ لڑکی سے نکاح کیا مگر مجامعت نہیں کی تھوڑے عرصہ بعد ہندہ بیوہ ہو گئی ہندہ کی لڑکی کو طلاق دیکر عمر نے ہندہ سے نکاح کر لیا اور اولاد پیدا کی اولاد ولد الحلال ہو گی یا نہیں؟

(الجواب) عمر کا نکاح ہندہ سے کسی حال میں اور کسی وقت درست نہیں اور اولاد جو ہوئی ولد الحرام ہے جیسا کہ درمختار میں ہے وام زوجته و جداتها مطلقاً بمجرد العقد الصحیح وان لم توطأ[3] فقط

لڑکے کی بیوی سے نکاح ہمیشہ حرام ہے یا عارضی طور پر؟

(سوال ٥٤٧) اززوجہ ابن نکاح حرام است دائماً یا بعد طلاق یا وفات او جائز است و نیز اززوجہ ابن الاخ بعد موت او نکاح جائز است یا نہ؟

(الجواب) اززوجہ ابن نکاح حرام است دائماً[4] واززوجہ ابن الاخ بعد موت او وبعد عدت نکاح جائز است۔ فقط

کسی نے ساس سے زنا کیا تو اس کی بیوی کیا کرے؟

(سوال ٥٤٨) زید نے اپنی دختر مسماۃ ہندہ کا عمر کے ہمراہ نکاح کر دیا تھا مگر اب تک ہندہ رخصت ہو کر

---

(۱) رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۸۹ ظفیر

(۲) وتحرم زوجة الاصل والفرع بمجرد العقد دخل بها اولا (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲ ط.س. ج ۳ ص ۳۱) (۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲ ط.س. ج ۳ ص ۳۱. ۱۲ ظفیر

(٤) وحلائل ابناء کم الذین من اصلابکم (النساء: ٤) ظفیر

عمر کے گھر نہیں گئی تھی اور عمر زید کے گھر آتا جاتا تھا اس اثناء میں عمر نے زید کی عورت کے ساتھ زنا کیا ایک مرد اور دو عورتیں بھی دیکھ رہی تھیں بعد ازاں عمر شرمندگی کے باعث غیر ملک کو چلا گیا جو آج تک بہ انقضائے عرصہ دس گیارہ سال کے مفقود الخبر ہے اور مزنیہ پہلے بھی اقرار کرتی تھی اور اب بھی اقرار پر قائم ہے کہ میرے ہمراہ میرے داماد نے فعل بد کیا ہے اور گواہان مذکور بھی اب تک اپنے قول پر قائم ہیں اب ہندہ کا نکاح عمر کے ہمراہ باقی ہے یا بوجہ حرمت مصاہرت کے رفع اور فسخ ہو گیا اور زوج آخر کے ہمراہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) درمختار میں ہے و بحرمة المصاهرة لا يرتفع النكاح حتى لا يحل لها التزوج باٰخر الا بعد المتاركة وانقضاء العدة [1] الخ قوله الا بعد المتاركته اى وان مضى عليها سنون كما فى البزازية و عبارة الحاوى الا بعد تفريق القاضى او بعد المتاركه [2] الخ پس واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں بلا تفریق قاضی یا متارکۃ شوہر ہندہ دوسرے مرد سے نکاح نہیں کر سکتی البتہ اس وجہ سے کہ عمر مفقود الخبر ہو گیا ہے بربناء مذہب امام مالکؒ جس پر حنفیہ نے بھی فتویٰ دیا ہے مفقود ہونے کے وقت سے چار برس کے بعد زوجہ مفقود عدت وفات پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے شامی جلد ثالث باب المفقود میں ہے قوله خلافاً لمالكؒ فان عنده تعد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضى اربع سنين (الىٰ ان قال) لقول القهستانى لو افتى فى موضع الضرورة لا باس به على ما اظن [3] الخ اور کتب فقہ مالکیہ میں ہے ولزوجة المفقود الرفع للقاضى والوالى ووالى الماء والا فلجماعة المسلمين فيوجل الحر اربع سنين ثم اعتدت كالوفاة ولا يحتاج فيها الاذن من الحاكم، فقه مالكيه (دیکھئے الحيلة الناجزة ص ١٢٤) ظفیر

جس عورت کو شہوت سے چھوا اس کی پوتی سے نکاح جائز نہیں

(سوال ٥٤٩) عمر نے ایک عورت کے ہاتھ کو بشہوت چھوا تو عمر کا نکاح اس عورت کی پوتی سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) عمر کا نکاح اس صورت میں اس ممسوسہ بالشہوت کی پوتی سے درست نہیں ہے کما فی ردالمحتار قال فى البحر اراد بحرمته المصاهرة الحرمات الاربع حرمته المراة علىٰ اصول الزانى وفروعه نسباً و رضاعاً و حرمته اصولها و فروعها على الزانى نسباً و رضاعاً [4] الخ فقط

بیٹے کی بیوی کو ننگی کر دیا اور سوائے جماع کے سب کیا تو کیا حکم ہے

(سوال ٥٥٠) نتھو نے اپنے بیٹے فتو کی زوجہ سے فعل ناجائز کرنا چاہا اور زوجہ فتو پر نتھو اس قدر قادر ہو گیا

---

(١) الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ص ٣٨٩ ج ٢. ط.س. ج٣ص٣٧. ١٢ ظفير
(٢) رد المحتار فصل فى المحرمات ص ٣٨٩ ج ٢ ط.س. ج٣ص٣٧- ١٢ ظفير
(٣) رد المحتار كتاب المفقود ص ٤٥٦ ج ٣. ط.س. ج٣ص٢٩٥- ظفير
(٤) رد المحتار فصل فى المحرمات ص ٣٨٤ ج ٢ . ط.س. ج٣ص٣٢. ظفير

کہ اس کو ننگی کرکے فعل ناجائز کا مرتکب ہوا مگر چونکہ عورت کی منشاء نہیں تھی اس بات پر قادر نہ ہو سکا جیسے سوئی میں دھاگہ پڑا ہوا ہو اور یہ امر کہ ایسا نہیں ہوا زبانی زوجہ فتو کی معلوم ہوا اب اس عورت کا نکاح فتوسے جائز رہا یا نہیں اور فتویا اس کی زوجہ سے معاف کرنے سے نھتوکا یہ گناہ معاف ہو جاوے گا یا نہیں نیز والدہ فتو نے بھی شہادت دی کہ ارادہ تھا مگر یہ فعل ہونے نہیں پایا سوائے اس کے اور کوئی شہادت نہیں ہے؟

(الجواب) حرمت مصاہرت محض مس بالشہوۃ سے بھی ثابت ہو جاتی ہے پس اگر دخول فرج داخل میں بھی نہ ہوا ہو تب بھی صورت مذکورہ میں حرمت مصاہرت ثابت ہو گئی[1] اور فتو کی زوجہ فتو پر حرام ہو گئی فتو کو چاہیے کہ اس کو علیحدہ کر دے البتہ اگر فتو کو اس فعل کا یقین نہ ہو اور نہ دو گواہ اس فعل کے موجود ہیں تو محض عورت کے کہنے سے حرمت ثابت نہ ہو گی اور علیحدہ کرنا اس عورت کا فتو کے ذمہ لازم نہ ہو گا[2] باقی اگر در حقیقت نھتو سے یہ فعل حرام ہوا ہے تو فتو کے معاف کرنے سے یا عورت کے معاف کرنے سے اس کا گناہ معاف نہیں ہو سکتا یہ اللہ کا گناہ ہے البتہ اگر نھتو نے توبہ کر لی ہو گی تو جو گناہ اللہ کا ہوا وہ معاف ہو جاوے گا اور جو فتو کی حق تلفی ہوئی وہ فتو کے معاف کرنے سے معاف ہو جاوے گی۔

بیوی کی لڑکی سے صحبت کی کوشش کی تو کیا حکم ہے

(سوال ۵۵۱) زید نے ہندہ بیوہ سے نکاح کیا ہندہ کے پہلے خاوند سے ایک لڑکی جس کی عمر دس سال ہے ساتھ آئی زید نے اس لڑکی سے صحبت کی لیکن بوجہ نابالغہ اور مقام تنگ ہونے دخول نہیں ہوا لیکن زید نے دخول ہو جانے کی کوشش بہت کی تو ہندہ زید کے نکاح میں رہی یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں زید کی منکوحہ زید پر حرام ہو گئی اس کو علیحدہ کر دینا چاہیے۔[3] فقط

بیٹے کی بیوی کا دعویٰ ہے کہ خسر نے میرے ساتھ زنا کیا خسر انکار کرتا ہے کیا حکم ہے؟

(سوال ۵۵۲) زینب نے دعویٰ کیا ہے کہ میرے خسر نے میرے ساتھ زنا کیا شب کے وقت اور کوئی

---

(۱) وحرم ایضاً بالصہریة اصل مزنیة واصل ممسوسة بشہوة واصل ماسته الخ و فروعہن مطلقاً والعبرة للشہوة (درمختار) قوله مطلقاً یرجع الی الاصول والفروع ای وان علون وان سفلن (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۵ ج ۲) ط.س. ج۳ص ۳۲ ظفیر

(۲) وثبوت الحرمة بلمسها مشروط بان یصدقها ویقع فی اکبر رائه صدقها و علی هذا ینبغی ان یقال فی مسه ایاها لا تحرم علی ابیه وابنه الا ان یصدقها او یغلب علیٰ ظنه صدقها ثم رایت عن ابی یوسف ما یفید ذلك الخ (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۷ ج ۳ ط.س. ج۳ص ۱۰۰) ظفیر

(۳) قال فی البحر اراد بحرمة المصاهرة الحرمات الاربع حرمة المراة علی اصول الزانی و فروعه نسبا ورضاعاً و حرمة اصولها و فروعها علی الزانی نسبا و رضاعاً کما فی الوطی الحلال (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٤ ج ۲) قال فی المعراج بنت خمس لا تکون مشتهاة اتفاقاً و بنت تسع فصاعدا مشتهاة اتفاقاً فیما بین الخمس و التسع اختلاف الروایة والمشائخ والاصح انها لا یثبت الحرمة (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰٦ ج ۳ ط.س. ج۳ص ۹۹)

شاہد نہیں زینب قسم کھاتی ہے اور اس کا خسر انکار کرتا ہے تو قول زینب معتبر ہے یا نہیں؟

(الجواب) بدون شہادت معتبرہ کے مجرد قول زینب اس کے شوہر کے حق میں معتبر نہ ہوگا[1] یعنی وہ عورت اپنے شوہر سے علیحدہ نہ کی جاوے گی بلکہ اگر زینب اور اس کا خسر یعنی زانی اور مزنیہ دونوں مقر زنا کے ہوں اور شوہر اس کو تسلیم نہ کرے اور شہادت معتبرہ موجود نہ ہو تو شوہر کے حق میں حرمت ثابت نہ ہوگی۔[2] فقط

جس سے منگنی بطور ایجاب و قبول ہوئی اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۵۵۳) عبداللہ بالغ کی منگنی بطور ایجاب و قبول ہوئی لڑکی نابالغہ کے باپ نے ایجاب کیا وہ لڑکی حالت صغر میں ہی مر گئی حالت حیات میں اپنے والدین کے یہاں رہی دخول کی نوبت نہیں آئی اور بوقت ایجاب کوئی خطبہ نکاح نہیں ہوا تھا اب اس لڑکی کا والد بھی فوت ہو گیا اب عبداللہ لڑکی کی والدہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر لڑکی کی جانب سے باپ نے ایجاب کیا اور لڑکے بالغ نے قبول کیا دو گواہوں کے سامنے تو نکاح صحیح ہو گیا اور اس لڑکی کی ماں محرمات ابدیہ میں سے ہو گئی اور اس لڑکے کو اس سے نکاح کرنا کسی وقت درست نہیں، در مختار میں ہے وحرم بالمصاهرة بنت زوجة الموطؤة وام زوجته و جداتها مطلقا بمجرد العقد الصحيح و ان لم توطا الزوجة[3] فقط

ایک لڑکی نابالغہ سے منگنی بطور ایجاب و قبول ہوئی وہ مر گئی اب اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۵۵۴) مسمی عبداللہ کی منگنی کے طور پر ایجاب ہوا مسمی مذکور اس وقت موجود تھا اور بالغ تھا لڑکی نابالغ تھی اس کے باپ نے کیا تھا وہ لڑکی سن صغر میں فوت ہو گئی اپنے ماں باپ کی پرورش میں تھی نہ خطبہ ہوا اور نہ جماع ہوا اور لڑکی کا والد بھی فوت ہو گیا اب عبداللہ لڑکی کی والدہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے چونکہ علماء دیہ اس کو حرام قرار دیتے ہیں مگر دوسرے علماء کہتے ہیں کہ لڑکی سے دخول نہیں ہوا اگر دخول ہوتا تو حرام ہوتی اس لئے کہ ہر دو کی دخول شرط ہے اور زیادہ صورت جواز کی جب ہی چاہتے ہیں کہ وہ اس میں مل جل گئے ہیں اور زنا کا خوف ہے اگر کوئی صورت جواز کی ہو سکے تو فتویٰ دیکر پورا حوالہ تحریر فرمادیں؟ فقط

(الجواب) زوجہ کی ماں سے نکاح کرنا کسی وقت درست نہیں کیونکہ وہ محرمات ابدیہ میں سے ہے، کما فی الدر المختار، و حرم بالمصاهرة بنت زوجة الموطؤة دام زوجته و جداتها مطلقاً بمجرد

---

(۱) ان ادعت الشهوة فی تقبيله او تقبيلها ابنه وانكرها الرجل فهو مصدق لا هی (الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۳. ط.س. ج۳ص۳۷) ظفير (۲) و ثبوت الحرمة بلمسها مشروط بان يصدقها و يقع فی اكبر رائه صدقها و علیٰ هذا ينبغی ان يقال فی مسه اياها لا تحرم علیٰ ابيه وابنه الا ان يصدقها او يغلب علیٰ ظنه صدقها ثم رايت عن ابی يوسف ما يفيد ذالك (البحر الرائق ص ۱۰۷ ج ۳. ط.س. ج۳ص۱۰۰) ظفير (۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲. ط.س. ج۳ص۳۰. ظفير

العقد الصحیح وان لم توطا الزوجة .[1] واللہ اعلم

زید کے باپ نے جب اس کی بیوی سے زنا کیا تو زید کی بیوی اس پر حرام ہو گئی

(سوال ۵۵۵) زید کے باپ نے زید کی زوجہ سے بد فعلی کی اور زید نے بچشم خود دیکھا آیا زید پر اس کی زوجہ حرام ہوئی یا نہ بعد نکاح کے رکھ سکتا ہے یا نہیں' ایک شخص نے جواب دیا کہ حرام نہیں' آیا فتویٰ صحیح ہے یا نہیں ؟

(الجواب) جب کہ زوجہ زید سے زید کے باپ نے زنا کیا یا مس بالشہوۃ بلا حیلولتہ کیا تو وہ عورت زید پر حرام ہو گئی شامی میں ہے قال فی البحر اراد بحرمة المصاهرة الحرمات الاربع حرمة المرء ة علی اصول الزانی و فروعه نسباً و رضاعاً و حرمة اصولها و فروعها علی الزانی نسباً ورضاعاً کما فی الوطئ الحلال الخ ص ۳۷۹ ج ۲ شامی[2]'

پس بحکم ولا تنکحوا ما نکح اباء کم من النساء[3] الآیة موطوۃ الاب خواہ وطی نکاح سے ہو یا زنا سے بیٹے کے لئے حرام ہو جاتی ہے اور شامی میں فتح القدیر سے منقول ہے وبقولنا قال مالك فی روایته و احمد وهو قول عمرو ابن مسعود و ابن عباسؓ فی الاصح و عمران بن الحصین و جابر و ابی و عائشه و جمهور التابعین کالبصری والشعبی والنخعی والاوزاعی و طاؤس و مجاهد و عطاء وابن المسیب و سلیمان بن یسار و حماد والثوری و ابن راهویه[4] الخ پس جس شخص نے فتویٰ حلت کا دیا اس نے خلاف کیا ان تمام صحابہ جلیل القدر کا اور کبار تابعین کا۔ قال فی الدرالمختار و بحرمة المصاهرة لا یرتفع النکاح حتی لا یحل لها التزوج بآخر الا بعد المتارکة[5] الخ قال فی ردالمحتار قوله الا بعد المتارکة' ای وان مضی علیها سنون کما فی البزازیه و عبارة الحاوی الا بعد تفریق القاضی او بعد المتارکة[6] الخ ص ۲۸۳ ج ۲ شامی الحاصل باپ نے اگر بیٹے کی زوجہ سے وطی کی تو وہ موطوۂ بیٹے پر حرام ہو گئی لیکن نکاح بدون متارکۃ یا تفریق قاضی فسخ اور مرتفع نہ ہو گا لیکن بیٹے کو لازم ہے کہ اس عورت کو علیحدہ کر دے اور اس سے متارکت کرے۔ فقط

ساس سے زنا کے بعد بیوی ہمیشہ حرام ہو جاتی ہے

(سوال ۵۵۶) ایک شخص اپنی ساس سے متہم ہوا سا تھ فعل شنیع کے وہ شخص اب تک اپنی بیوی کے ہمراہ ہے اگر اس کی زوجہ کا نکاح بعد عدت کے دوسرے سے کر دیا جائے پھر اس سے طلاق دلوا کر اس عورت کا

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۳۲ ظفیر
(۲) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٤ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۳۲ ظفیر
(۳) سورة النساء : ۳ (٤) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٤ ج ۲ و ص ۳۸۵ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۳۳ ظفیر (۵) الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۳۷ ظفیر
(٦) رد المحتار باب ایضاً ص ۳۸۹ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۳۷ ظفیر

نکاح پہلے شوہر سے کر دیا جائے تو درست ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اگر در حقیقت کسی شخص نے اپنی ساس کے ساتھ زنا کیا تو اس شخص کی زوجہ اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی کسی وقت اس سے نکاح نہیں کر سکتا اور علیحدہ کر دینا اپنی زوجہ کا اس کو واجب ہے [1] لیکن جب تک وہ خود اقرار اس فعل کا نہ کریں یا دو گواہ عادل موجود نہ ہوں اس وقت تک حکم حرمت مصاہرت کا نہ ہو گا۔ فقط

مطلقہ غیر مدخولہ بیوی کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۵۵۷) عائشہ نے اپنی دختر کریمن نابالغہ کی شادی عثمان سے کی اب عثمان کریمن کو جس سے ہم بستری نہیں کی طلاق دیکر اس کی والدہ عائشہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے کیا یہ نکاح درست ہے ؟

(الجواب) عثمان کا نکاح اس صورت میں عائشہ سے درست نہیں کیونکہ زوجہ کی والدہ سے یعنی اپنی ساس سے کسی حال میں نکاح درست نہیں ہے خواہ زوجہ سے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو کما قال اللہ تعالیٰ و امہات نسائکم الآیۃ [2] فقط

بوسہ لیا اور انزال نہ ہوا تو بھی حرمت ثابت ہو گی

(سوال ۵۵۸) زید نے ہندہ کا بوسہ لیا اور شہوۃ کے ساتھ مس کیا لیکن زید کو انزال نہیں ہوا نہ زید نے ہندہ سے وطی کی چونکہ وطی و جماع نہیں کیا تو امام شافعی کے نزدیک زید ہندہ کی لڑکی زینب سے نکاح کر سکتا ہے اگر زید ہندہ کی لڑکی زینب سے نکاح کرے تو مرتکب جرائم شرعی کا ہو گا یا نہیں ؟ اور زید حنفی ہے ؟

(الجواب) بوسہ اور مس بالشہوت سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے لہذا زید کا نکاح ہندہ کی دختر سے درست نہیں ہے اور حنفی کو اس مسئلہ میں امام شافعیؒ کے مذہب پر عمل کرنا درست نہیں ہے۔ [3] فقط

اپنی لڑکی سے زنا کیا تو بیوی حرام ہوئی یا نہیں ؟

(سوال ۵۵۹) ایک شخص نے اپنی حقیقی دختر سے زنا کیا اور حمل ہو گیا اور دو ماہ کے بعد وہ حمل ضائع کرایا گیا اس صورت میں اس شخص کی زوجہ اس پر جائز رہی یا نہیں ؟

---

(۱) اذا فجر الرجل بامرء ۃ ثم ما یکون محرما لا بنتها لا نه حرم علیه نکاح ابنتها علی التابید وهذا دلیل ان المحرمة تثبت بالوطوء الحرام و مما تثبت به حرمة المصاهرة (البحر الرائق ص ۱۰۸ ج ۳. ط.س. ج۳ص۱۰۱) ظفیر (۲) سورۃ النساء : ٤ وحرم بالمصاهرة بنت زوجة الموطوءة وام زوجة و جدا تها مطلقاً بمجرد العقد الصحیح وان لم توطأ الزوجة لما تقرران وطئ الامهات یحرم البنات و نکاح البنات یحرم الامهات الخ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ و ۳۸۳ ج ۲. ط.س. ج۳ص۳۰) ظفیر

(۳) والزنا و اللمس والنظر بشهوة یوجب حرمة المصاهرة الخ و اللمس والنظر سبب داع الی الوطی فیقام مقامه فی موضع الاحتیاط (البحر الرائق کتاب النکاح ص ۱۰۵ ج۳. ط.س. ج۳ص۹۸) قبل ام امرء ته فی ای موضع کان حرمت علیه امرأته مالم یظهر عدم الشهوة (الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۸ ج ۲. ط.س. ج۳ص۳۵) ظفیر

(الجواب) اس صورت میں زوجہ اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی[1] لیکن اگر باپ اس فعل سے انکار کرے اور گواہان عادل زنا کے موجود نہ ہوں تو پھر حرمت ثابت نہ ہو گی کما هو حكم الكتاب فقط

جس چچی کا بوسہ لیا اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۵۶۰) زید نے عین اس وقت جب کہ اس کی قوائے شہوانیہ نے شرم وحیاء عقل وہوش بُرائی بھلائی اونچ نیچ سب پر پانی پھیر دیا تھا ہندہ کے جسم کا جو اس کی چچی ہوتی ہے بوسہ لے لیا جب کہ وہ محو خواب تھی کیا ایسی صورت میں جب کہ ہندہ انتقال کر چکی ہے زید اس کی لڑکی سے جو اس کی چچازاد بہن ہے عقد کر سکتا ہے یا نہیں بصورت ثانی کوئی امکانی صورت بھی نکل سکتی ہے جب کہ زید کا یہ فعل بموجود گی عقل وہوش نہ تھا اور نہ اس مسئلہ کی پیچیدگی کا علم تھا؟

(الجواب) اگر بوسہ شہوت سے لے لیا ہے تو حرمت مصاہرت ثابت ہو گئی پس زید کو اس کی دختر سے نکاح کرنا کسی طرح درست نہیں ہے اور لاعلمی اور غلبہ شہوت عذر نہیں ہے ۔ كذافي الدر المختار[2] فقط

بیٹے نے سوتیلی ماں سے زنا کیا تو وہ اس کے باپ پر حرام ہوئی یا نہیں؟

(سوال ۵۶۱) اگر کوئی شخص اپنے باپ کی زوجہ یعنی سوتیلی ماں سے زنا کرے تو وہ عورت اس کے باپ کے واسطے حلال رہے گی یا نہیں؟

(الجواب) وہ عورت باپ کے لئے حلال نہ رہے گی كما في ردالمحتار قال في البحر اراد بحرمة المصاهرة الحرمات الاربع حرمة المرء ة على اصول الزانی و فروعه[3] الخ لیکن اگر ثبوت زنا کا شہادت شرعیہ سے نہ ہو اور باپ اس کو تسلیم نہ کرے تو پھر باپ کے ذمہ علیحدہ کرنا اس کا لازم نہیں ہے اور اس کے حق میں حرمت ثابت نہ ہو گی۔[4] فقط

غلطی سے رات میں ماں یا بہن کو ہاتھ لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۵۶۲) ایک شخص نے رات کے وقت جماع کا ارادہ کیا اپنی جگہ سے اٹھا مگر چونکہ اندھیری رات تھی خطاءً لڑکی یا ہمشیرہ یا ماں کو ہاتھ لگا دیا اس شخص کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں؟

(الجواب) اپنی والدہ یا ہمشیرہ کو اگر ہاتھ لگا تو کسی حال میں اس کی زوجہ نکاح سے نہیں نکلتی خواہ ہاتھ

---

(۱) ان النظر الى فرج ابنته بشهوة يوجب حرمة امرائه و كذا لو فزعت فدخلت عريانة فانتشر لها ابوها تحرم عليه امها (الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل في المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲ .ط.س. ج۳ص۳۷) ظفير

(۲) وحرم ايضاً بالصهرية اصل مزنية واصل ممسوسة بشهوة الخ و فروعهن مطلقا والعبرة للشهوة عند المس الخ ولا فرق فيما ذكربين اللمس والنظر بشهوة بين عمد و نسيان و خطاء و اكراه (الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل في المحرمات ص ۳۸٤ و ص ۳۸۷ ج ۲ .ط.س. ج۳ص) ظفير

(۳) رد المحتار فصل في المحرمات ص ۳۸٤ ج ۲ . ط.س. ج۳ص۳۲ ظفير

(٤) وان ادعت الشهوة تقبيله او تقبيلها ابنه وانكرها الرجل فهومصدق لاهي (درمختار) فهو مصدق لانه ينكر ثبوت الحرمة والقول للمنكر (ردالمحتار ص ۳۸۹ ج۲ .ط.س. ج۳ص۳۷) ظفير

شہوت سے لگا ہو یا دل شہوت کے۔

مزنیہ کی ہر لڑکی زانی پر حرام ہے

(سوال ۵۶۳) جو شخص یہ کہے کہ خبر مشہور سے کتاب اللہ پر زیادتی جائز نہیں ہے لہذا بنت مزنیہ زانی پر مطلقاً حرام نہیں ہے بلکہ جو بنت مزنیہ کی ماں زانی سے ہے وہ تو اس پر حرام ہے اور جو قبل از زنا پیدا ہوئی ہے وہ زانی کے لئے حلال ہے ایسے شخص کی نسبت کیا عقیدہ رکھنا چاہئیے؟

(الجواب) بنت مزنیہ زانی پر مطلقاً حرام ہے قال فی الشامی عن البحر اراد بحرمة المصاهرة الحرمات الاربع حرمته المرأة علیٰ اصول الزانی و فروعه نسباً و رضاعاً و حرمة اصولها و فروعها علی الزانی نسباً و رضاعاً[1] الخ اور زیادتی خبر مشہور سے کتاب اللہ پر جائز ہے کما بین فی اصول الفقه پس جو شخص بنت مزنیہ کو زانی کے لئے حلال کہتا ہے وہ حنفی نہیں ہے غالباً وہ غیر مقلد ہے اور متبع ہوئی ہے قابل مقتدا بنانے کے نہیں ہے۔ فقط

جو لڑکا اپنی سوتیلی ماں سے زنا کا اقرار کرے اس کا اعتبار ہوگا یا نہیں؟

(سوال ۵۶٤) ایک لڑکا اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ میں نے اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ جماع کیا ہے لیکن کسی نے اس کو کرتے نہیں دیکھا اس صورت میں وہ عورت شوہر پر حرام ہے یا حلال؟

(الجواب) لڑکے کا اقرار باپ اور اس کی زوجہ کے حق میں معتبر نہیں ہے باپ پر اس کی زوجہ حرام نہ ہوگی قال فی ردالمحتار کذا اذا اقربجماع امها قبل الزوج لا یصدق فی حقها[2] الخ پس جب کہ خود شوہر کا اقرار جماع ام زوجہ کا زوجہ کے حق میں معتبر نہیں ہے تو بیٹے کا اقرار والدین کے بارے میں بھی معتبر نہ ہوگا۔

بیوی نے کہا کہ میرے ساتھ شوہر کے باپ نے زنا کیا حرمت ثابت ہوئی یا نہیں؟

(سوال ۵٦۵) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو بلا عذر شرعی غسل کرتے دیکھا باعث پوچھنے پر منکوحہ نے جواب دیا کہ تیرے والد نے مجھ سے زنا کیا ہے اس صورت میں وہ منکوحہ اس پر حرام ہو گئی یا نہیں؟

(الجواب) صرف عورت کے کہنے سے شوہر کے حق میں حرمت ثابت نہ ہوگی البتہ اگر شوہر اس کی تصدیق کرے تو اپنی منکوحہ کو علیحدہ کر دیوے۔[3] فقط

---

(۱) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٤ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۳۲ ظفیر

(۲) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۳۸ ظفیر

(۳) وثبوت الحرمة بلمسها مشروط بان یصدقها او یقع فی اکبر رائه صدقها و علی هذا ینبغی ان یقال فی مسه ایا ها لا تحرم علی ابیه و ابنه الا ان یصدقها و یغلب علی ظنه صدقها (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۷ ج ۳. ط.س. ج۳ ص ۱۰۰) ظفیر

ساس یا بیٹی کو شہوت کے ساتھ چھونے سے بیوی حرام ہو جاتی ہے

(سوال ۵۶۶) اگر کوئی نادان اپنی ساس یا دختر کے بدن پر شہوت سے نظر کرے یا ان سے زنا ہی کر لے وے یا ان کی فرج داخل کی طرف شہوت سے نظر کرے یا بوسہ دے یا شہوت سے بدن پر ہاتھ لگائے تو کیا زوجہ اس پر حرام ہو جاتی ہے پھر کس طرح اس کو نکاح میں لا سکتا ہے؟

(الجواب) حرام ہو جاتی ہے اور پھر کسی طرح اس کو نکاح میں لانا درست نہیں ہے۔ [1] فقط

حالت شہوت میں ساس نے عمداً داماد کو چھوا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۵۶۷) زید کو اس کی ساس نے عمداً اس حالت میں چھو دی جس وقت زید کا آلہ تناسل حرکت میں تھا اور طبیعت میں شہوت غالب تھی اور زید نے بھی اس کو چھو دیا زید کی عورت کے لئے کیا حکم ہے؟

(الجواب) مس بالشہوت سے اس وقت حرمت ثابت ہوتی ہے کہ بلا حائل غلیظ ہو پس اگر موٹے کپڑے کے اوپر کو مس کیا تو حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوئی کذافی الدرالمختار قال فی الشامی قولہ بحائل لایمنع الحرارۃ، ای ولو بحائل الخ فلو کان مانعاً لاتثبت الحرمۃ کذافی اکثر الکتب [2] فقط

جو بیوی فوت ہو گئی اس کی اس لڑکی سے جو دوسرے شوہر سے ہے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۵۶۸) حاجی محمد سعید کلکتہ خاصی ٹولہ نمبر ۸۵، کتاب خلاصۃ النکاح ص ۶ پر لکھا ہے کہ جو عورت آپ نکاح میں لا چکے ہوں اور وہ مر جاوے تو اس کی لڑکی جو شوہر سابق سے ہے اس کو نکاح میں لانا جائز ہے ھکذا فی الھدایہ لہٰذا یہ صحیح ہے یا نہیں، یعنی سوتیلی لڑکی...... سے بعد مر جانے اس کی ماں کے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) زوجہ مدخولہ کی دختر شوہر سابق سے شوہر ثانی کے لئے ہمیشہ کے لئے حرام ہے کیونکہ وہ ربیبہ اس شخص کی ہے اور ربیبہ کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے قال اللہ تعالیٰ و ربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بھن فان لم تکونوا دخلتم بھن فلا جناح علیکم [3] البتہ اگر اس منکوحہ سے وطی نہ کی ہو اور بلا وطی اس کو طلاق دیدے یا وہ مر جاوے تو پھر اس کی دختر سے نکاح صحیح ہے کما قال اللہ تعالیٰ فی آخر الآیۃ المذکورۃ فان لم تکونوا دخلتم بھن فلا جناح علیکم فقط

---

(۱) و حرم ایضاً بالصھریۃ اصل مزنیۃ واصل ممسوسۃ بشھوۃ الخ و فروعھن مطلقاً (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲ . ط.س. ج۳ص۳۲ . ظفیر

(۲) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۵ ج ۲ . ط.س. ج۳ص۳۲ . ظفیر

(۳) سورۃ النساء : ۴

سالی سے زنا کیا تو بیوی حرام نہ ہوئی لیکن ساس سے زنا کیا تو حرام ہو گئی؟

(سوال ۵۶۹) کسی نے بی بی کی موجودگی میں سالی سے زنا کیا بی بی اس پر حرام ہوئی یا نہیں اور اگر خوش دامنہ سے کسی نے زنا کیا تو بی بی حرام ہوئی یا نہیں اور اگر حرام ہو گئی تو حلال ہونے کی کوئی صورت ہے یا نہیں؟

(الجواب) سالی سے زنا کرنے میں زوجہ اس کی اس پر حرام نہیں ہوتی[1] اور خوش دامنہ کے ساتھ زنا کرنے سے زوجہ اس کی اس پر حرام ہو گئی پھر زوجہ کے حلال ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے۔[2] فقط

بیٹے کی بیوہ سے نکاح حرام ہے جو اولاد ہو چکی اس کی پرورش کی جائے؟

(سوال ۱ / ۵۷۰) عبدالرحمٰن کا نکاح اپنے پسر متوفی سعید کی زوجہ بیوہ مسماۃ غفوراً سے شرعاً درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۲ / ۵۷۱) جو اولاد نکاح مذکور کے بعد ان دونوں سے ہوئی تو اس کی پرورش کون کرے گا۔

(سوال ۳ / ۵۷۲) عبدالرحمٰن اور غفورا کو کیا کرنا چاہئے؟

(سوال ۵۷۳/٤) عبدالرحمٰن و غفوراً اور ان کی اولاد اگر داخل برادری ہو سکتے ہیں تو کن شرائط کے ساتھ؟

(الجواب) (۱،۲،۳،۴) عبدالرحمٰن کا نکاح اپنے پسر کی زوجہ غفوراً سے حرام اور ناجائز ہوا[3] اور وہ نکاح نہیں ہوا ان کو علیحدہ ہو جانا چاہئے اور علاقہ نکاح کو منقطع سمجھنا چاہئے اور توبہ و استغفار کرنا چاہئے بعد توبہ و استغفار علیحدگی کے وہ دونوں شامل برادری ہو سکتے ہیں اور اولاد کی پرورش کرتے رہیں انکی پرورش کرنا ضروری اور کار ثواب ہے۔[4] فقط

نامرد لڑکے کی بیوی بھی باپ کے لئے حرام ہے

(سوال ۵۷٤) مسماۃ اللہ رکھی جوان کا نکاح ایسے لڑکے سے ہوا جو دنیاوی کام انجام نہیں دے سکتا اور

---

(۱) وطی اخت امرء ته لا تحرم علیه امرء ته (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٦ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۳٤) ظفیر (۲) والزنا واللمس والنظر بشهوة یوجب حرمة المصاهرة الخ وارادَ بحرمة المصاهرة الحرمات الاربع حرمة المرأ ة علی اصول الزانی و فروعه نسباً و رضاعاً و حرمة اصولها و فروعها علی الزانی نسباً و رضاعاً کما فی الوطؤ الحلال (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۵ و ص ۱۰۸ ج ۳ ط.س. ج۳ص ۱۰۱) ظفیر (۳) و حرم بالمصاهرة بنت زوجة الموطوئته الخ و زوجته اصله و فرعه مطلقاً ولو بعیداً دخل بها اولا (درمختار) و تحرم زوجة الاصل و الفرع بمجرد العقد دخل بها اولا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳ ج۲ ط.س. ج۳ص ۳۲) ظفیر (۴) اولاد کا نسب عبدالرحمٰن سے ثابت ہوگا اور پرورش اس پر ضروری ہے و بحرمة المصاهرة لا یرتفع النکاح حتی لا یحل له التزوج باخر الا بعد المتارکة و انقضاء العدة والو طوء بها لا یکون زنا (درمختار) ای الوطؤ الکائن فی هذه الحرمة قبل التفریق والمتارکة لا یکون زنا قال فی الحاوی والو طؤ فیها لا یکون زنا لانه مختلف فیه و علیه مهرالمثل بوطئها بعد الحرمة ولا حد علیه و یثبت النسب الخ (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج۲ ط.س. ج۳ص ۳۷) ظفیر

قوت باہ اس میں پیدا ہی نہیں ہوتی مانند مخنث کے ہے اس لڑکے کا باپ اپنے لڑکے کی زوجہ سے نکاح کر سکتا ہے ؟

(الجواب) بیٹے کی زوجہ سے نکاح حرام قطعی ہے کما قال اللہ تعالیٰ و حلائل ابنائکم الذین من اصلابکم [1] اس آیت میں محرمات ابدیہ میں سے زوجۃ الابن کو بھی فرمایا گیا ہے پس اپنے پسر کی زوجہ سے اگر چہ وہ غیر مدخولہ ہو نکاح قطعاً اور دائماً حرام ہے [2] اور دوسرے شخص سے نکاح اس عورت کا اس وقت ہو سکتا ہے کہ اس کا شوہر اس کو طلاق دے دے بدوں طلاق کے دوسرے شخص سے نکاح اس کا درست نہ ہوگا۔ فقط

منکوحہ غیر مدخولہ کو طلاق دیکر اس کی ماں سے نکاح کرنا کیسا ہے ؟

(سوال ۵۷۵) زید ۳۰ سالہ نے ہندہ کی لڑکی دس سالہ سے نکاح کیا مدت نکاح ۶ ماہ میں کوئی تعلق زن و شوئی نہیں ہوا چھ ماہ کے بعد زید نے ہندہ کی لڑکی کو طلاق دیکر ہندہ سے نکاح کر لیا یہ نکاح زید کا ہندہ سے درست ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح زید کا ہندہ سے درست نہیں قطعاً حرام اور باطل ہے اور ہندہ سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہو گیا کیونکہ منکوحہ کی والدہ مجرد نکاح سے حرام ہو جاتی ہے اگر چہ منکوحہ سے وطی نہ کی ہو کما قال اللہ تعالیٰ و امھات نسائکم [3] الایۃ اور مفسرین اور فقہاء نے باتفاق یہ تصریح فرمائی ہے کہ جس عورت سے نکاح کیا محض نکاح کرنے کے ساتھ ہی اس کی والدہ ناکح پر حرام ہو جاتی ہے بخلاف ربیبہ کے نکاح کے کہ اس کی والدہ کو پہلے وطی کے طلاق دیدے تو ربیبہ سے نکاح درست ہے کما قال اللہ تعالیٰ ربائبکم اللاتی فی حجورکم من نساء کم اللاتی دخلتم بھن فان لم تکونو ا دخلتم بھن فلا جناح علیکم [4] الآیۃ قال فی الدرالمختار و حرم بالمصاھرۃ بنت زوجۃ الموطوء ۃ وام زوجتہ و جداتھا مطلقاً بمجرد العقد الصحیح وان لم توطأ الزوجتہ لما تقرر ان وطئ الامھات یحرم البنات و نکاح البنات یحرم الامھات [5] الخ فقط

بیوی کی ماں سے نکاح حرام ہے

(سوال ۵۷۶) ایک شخص کا عقد ایک دوشیزہ لڑکی سے ہوا جو تین سال اس کی زوجیت میں رہ کر فوت ہو گئی لڑکی کی ماں سے اس شخص کا نکاح ہو گیا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں شوہر کا بیان ہے کہ میں اپنی پہلی بیوی سے ایک یوم بھی ہم بستر نہیں ہوا اس شخص کے ساتھ مسلمانوں کو کیسا برتاؤ کرنا چاہیئے ؟

(الجواب) زوجہ کی ماں سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے اگر چہ زوجہ مدخولہ نہ ہو کما قال اللہ تعالیٰ

---

(۱) سورۃ النساء : ٤

(۲) وتحرم زوجۃ الاصل والفرع بمجرد العقد دخل بھا اولا (ردالمحتار ص ۳۸۳ ج۲ .ط.س. ج۳ص ۲۹) ظفیر

(۳) سورۃ النساء : ٤ (٤) ایضاً ظفیر .ط.س. ج۳ص ۲۹

(۵) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ و ۳۸۳ ج۲ .ط.س. ج۳ص ۳۰) ظفیر

امہات نسائکم [1] الایة وفی الدرالمختار حرم علی التزوج اصله و فرعه (الی) وام زوجته وان لم توطا [2] الخ پس اس میں مفارقت کرادی جائے اور اگر وہ نہ مانے اور توبہ نہ کرے تو مسلمانوں کو اس سے متارکت کردینی چاہیے۔

جس عورت سے بیٹے نے زنا کیا وہ باپ کے لئے حرام ہے

(سوال ۵۷۷) زید نے ہندہ سے زنا کیا تو زید کا والد بکر ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں عورت نے اول دریافت کرنے پر انکار کیا پھر اتنا اقرار کیا کہ میں سوئی ہوئی تھی زید نے آکر فعل ناجائز شروع کر دیا اور دخول نہیں ہوا حالانکہ زید کہتا ہے کہ اس نے خود مجھے بلا کر زنا کرایا ہے ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) جس عورت سے بیٹے نے زنا کیا وہ باپ پر حرام ہے جیسا کہ شامی میں بحر سے منقول ہے قال فی البحر اراد بحرمة المصاهرة الحرمات الاربع حرمة المرء ة علیٰ اصول الزانی و فروعه نسباً و رضاعاً و حرمة اصولها و فروعها علی الزانی نسباً و رضاعاً [3] الخ پس حرمتہ المرئۃ علی اصول الزانی سے معلوم ہوا کہ جس عورت سے پسر نے زنا کیا وہ باپ پر حرام ہے لیکن چونکہ زنا کا ثبوت گواہان شرعی سے نہیں ہے اور اقرار ایک شخص کا دوسرے پر حجت نہیں ہے تو اگر والد زید یعنی بکر اس فعل پسر کی تصدیق نہ کرے اور یہ کہے کہ یہ غلط ہے تو بکر ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے۔

داوا کی موطوءہ سے نکاح جائز نہیں خواہ وہ درمیان میں مرتد ہو گئی ہو

(سوال ۵۷۸) زید نے نوے سال کی عمر میں ایک سترہ سالہ عورت سے نکاح کیا چند سال نہ گزرے تھے کہ وہ راہی ملک عدم ہوا عورت مذکورہ شوالہ میں جاکر شدہ ہو گئی اور بت پرستی کرنے لگی زید کے پوتہ نے کوشش کی اور وہ مسلمان ہو گئی اور سوتیلے پوتہ سے ناجائز تعلق کر لیا آیا زید پر عورت کا ارتداد کوئی ایسا اثر پیدا کر سکتا ہے جو دادی اور پوتہ کے رشتہ کو منقطع کر دے؟

(الجواب) ارتداد کے بعد جب وہ عورت مسلمان ہو گئی تو جو حرمت مصاہرۃ پہلے تھی وہ قائم ہے زید کے پوتہ کے اوپر وہ عورت ہمیشہ کے لئے حرام قطعی ہے لقوله تعالی ولا تنکحوا ما نکح آباء کم من النساء [4] فقط

زانی کے پسر سے مزنیہ کی لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۵۷۹) زید کی زوجہ ہندہ کا ناجائز تعلق مسمی جمیل سے تقریباً دو سال کے رہا جب کہ زید مزدوری کے لئے عرصہ تک باہر رہا واپسی پر زید کو علم ہوا اور وہ اپنی عورت کو وہاں سے لیکر وطن چلا گیا اور

---

(۱) سورة النساء : ٤

(۲) الدرالمختا علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص۳۸۲ و ص ۳۸۳ ج ۲ ط.س. ج۳ص۳۸ ظفیر

(۳) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٤ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۳۲ ظفیر (٤) سورة النساء : ۳

جمیل سے اس کا تعلق نہ رہا چار سال بعد زید و ہندہ کے گھر لڑکی پیدا ہوئی کیا وہ لڑکی ناجائز تعلق والے جمیل کی اپنی منکوحہ بیوی کی اولاد میں سے کسی لڑکے کو آسکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) ہندہ کے بطن سے جو دختر پیدا ہوئی وہ شرعاً زید کی شمار ہوگی، زید سے اس کا نسب ثابت ہے زانی سے اس کا نسب ثابت نہ ہوگا لقوله عليه السلام الولد للفراش وللعا هر الحجر [1] پس زید کی اولاد اس لڑکی کے بہن بھائی ہیں ان میں سے کسی لڑکے سے اس دختر کا نکاح درست نہیں ہے کما قال الله تعالیٰ حرمت عليكم امها تكم و بناتكم و اخواتكم [2] الآية اور اگر مراد سائل کی یہ ہے کہ اس زانی کی منکوحہ زوجہ سے جو پسر ہے اس کا نکاح اس دختر سے جائز ہے یا نہیں تو جواب اس کا یہ ہے کہ زانی کے پسر سے نکاح اس دختر ہندہ کا درست ہے کیونکہ وہ دختر شرعاً زید و ہندہ کی ہے زانی کی نہیں ہے۔

ماں سے زنا کرنے کے بعد اس کی لڑکی سے نکاح حرام ہے
اسی طرح جس لڑکی سے وطی کی اس کی ماں حرام ہے

(سوال ۵۸۰) ہندہ کے دو لڑکیاں ہیں، عزیز نے اہل محلہ کے ذریعہ سے دختر کلاں کے نکاح کی درخواست کی ہندہ سے، ہندہ نے کہا کہ دختر خورد کا نکاح عزیز سے کرنے پر میں راضی ہوں لیکن دختر کلاں کا نکاح عزیز سے کرنے پر میں راضی نہیں ہوں چونکہ ہندہ کی دختر کلاں بالغہ تھی اور عزیز کے ساتھ نکاح کرنے پر راضی تھی اس لئے اس کا نکاح عزیز کے ساتھ ہونے لگا جب ہندہ کو معلوم ہوا تو وہ نہایت غصہ سے مقام نکاح پر آگئی اور شور مچایا کہ یہ نکاح جائز نہیں اس لئے کہ عرصہ سے عزیز کے ساتھ میرا ناجائز تعلق رہا ہے میری سب اولاد اسی کی ہے بلکہ یہ بھی کہا کہ عزیز کا میری دختر کلاں سے بھی ناجائز تعلق رہا ہے اسی لئے وہ عزیز کے ساتھ نکاح کرنے پر راضی ہوگئی ہے عزیز نے کہا کہ یہ بکواس کرتی ہے میں تو ہندہ کو اپنی والدہ سمجھتا ہوں، الغرض نکاح ہوگیا عزیز اور ہندہ اور عزیز کی منکوحہ ایک ہی گھر میں رہے اب کچھ عرصہ بعد عزیز ہندہ کی تصدیق کرتا ہے اور عزیز نے ایک عالم کے روبرو بیان دیا ہے کہ واقعی ہندہ سے میرا ناجائز تعلق تھا پھر عزیز نے اپنی منکوحہ کا نکاح بغیر طلاق دیئے دوسرے سے کردیا اور عزیز نے خود اپنی منکوحہ کی والدہ سے نکاح کرلیا ایسی حالت میں عزیز کا نکاح ہندہ سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے۔ وفي الخلاصة قيل له ما فعلت بام امرء تك فقال جامعتها تثبت الحرمة ولا يصدق انه كذب ولوها زلاً الخ قوله ولا يصدق انه كذب، اى عند القاضي اما بينه و بين الله تعالىٰ ان كان كاذباً فيما اقر لم تثبت الحرمة الخ شامي [3] پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں قاضی اس کے اقرار کی تصدیق پر حکم حرمت مصاہرت کا کردے گا اور عزیز کا نکاح اس صورت میں ہندہ کی دختر کے ساتھ جائز نہ ہوگا لیکن اگر ہندہ کی دختر کے ساتھ عزیز نے وطی کی ہے تو پھر ہندہ سے بھی نکاح

---

(۱) مشكوٰة المصابيح باب اللعان ص ۲۸۷، (۲) سورة النساء : ٤ (۳) بحل الاصول الزانى و فروعه اصول المزنى بها وفروعها (البحر الرائق فصل فى المحرمات ص ۱۰۸ ج ۳ ط.س ج۳ص ۱۰۱) ظفير (٤) ديكهئے رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ط.س ج۳ص۲۸ ظفير

نہیں کر سکتا[۱] اگرچہ عزیز سے ہندہ کی دختر کا نکاح فاسد ہو گیا بوجہ اقرار عزیز کے ساتھ زنا ہندہ کے لیکن اگر وہ وطی کر چکا ہے تو بدوں گزارنے عدت کے بعد متارکت کے دختر ہندہ کا نکاح دوسرے شخص سے درست نہیں ہے۔[۲] فقط

عورت نے جس نابالغ سے زنا کیا اس سے اس کی لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۵۸۱) ایک بیوہ عورت بالغہ نے ایک لڑکے نابالغ سے شہوت کے جوش میں فعل بد کیا اس عورت کے ایک لڑکی ہے اس لڑکے سے اس لڑکی کا نکاح ہوا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں؟

(الجواب) اگر وہ لڑکا نابالغ مراہق تھا یعنی قریب البلوغ جسکی عمر بارہ برس یا زیادہ کی تھی تو حرمت مصاہرت ثابت ہو گئی اور مزنیہ کی دختر سے نکاح اس لڑکے کا صحیح نہیں ہوا اس کو علیحدہ کر دینا چاہیئے اور اگر وہ لڑکا نابالغ بارہ برس کا نہیں تھا یعنی مراہق نہ تھا تو حرمت مصاہرت اس سے ثابت نہیں ہوئی اور مزنیہ کے دختر سے اس لڑکے کا نکاح صحیح ہو گیا جیسا کہ درمختار میں ہے۔ فلو جامع غیر مراهق زوجة ابیه لم تحرم[۳] الخ وفیه ایضاً و مراهق و مجنون و سکران کبالغ (درمختار) ای فی ثبوت حرمة المصاهرة بالوطئ اوالمس الخ شامی[۴] فقط

نوسالہ لڑکی جس کو شہوت سے چھوا اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۵۸۲) زید نے ایک لڑکی نوسالہ کو شہوت سے چھوا تو زید اس ممسوسہ عورت کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ممسوسہ بالشہوۃ کی دختر سے نکاح جائز نہیں ہے۔[۵] فقط

خسر زنا سے انکار کرتا ہے بہو بیان کرتی ہے کیا حکم ہے؟

(سوال ۵۸۳) ایک عورت عفیفہ قسم کھا کر کہتی ہے کہ میرے خسر نے میرے ساتھ تین چار مرتبہ زنا کیا میں شرم کی وجہ سے افشاء نہیں کرتی' اس کا خسر بھی بحلف کہتا ہے کہ میں ایسے فعل کا کبھی مرتکب

---

(۱) وحرم ایضاً بالصهرية اصل مزنية اراد بالزنا الوطؤ الحرام (الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٤ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۳۲) ظفیر

(۲) و بحرمة المصاهرة لا يرتفع النكاح حتى لا يحل له التزوج بآخر الا بعد المتاركة و انقضاء العدة والوطی بها لا يكون زنا (ایضاً ص ۳۸۹ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۳۷)ظفیر

(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار كتاب النكاح فصل فی المحرمات ص ۳۸۷ ج ۲. ط.س. ج۳ص۳٦' لا بد فی كل منهمامن سن المراهقه و اقله للانثی تسع وللذكر اثنا عشر لان ذلك اقل مدة يمكن فيها البلوغ كمّا صرحوابه فی باب بلوغ الغلام

(٤) دیکھئے رد المحتار كتاب النكاح فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج۲. ط.س. ج۳ص۳٦' ظفیر

(۵) و حرم ایضاً بالصهرية اصل مزنیته الخ و فروعهن مطلقاً (الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٤ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۳۲) و بنت تسع فصاعداً مشتهاة اتفاقاً (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰٦ ج ۳. ط.س. ج۳ص۹۸) ظفیر

نہیں اس عورت کا خسر سود خوار' فاسق تارک الصلوۃ ہے اس صورت میں کس کا قول معتبر ہوگا؟

(الجواب) شرعاً کسی شخص کا اقرار اسی کی ذات تک محصور رہتا ہے اور اسی کی ذات کے بارے میں مقبول ہوتا ہے دوسروں پر حجت نہیں ہوتا ہے بخلاف شہادت معتبرہ کے کہ جو شہادت شرعیہ سے ثابت ہو وہ تمام لوگوں پر حجت ہوتا ہے لان الاقرار حجۃ قاصرۃ قال فی الدر المختار لما تقرر ان اقرارہ مقبول فی حق نفسہ فقط الخ درمختار . پس بناءً علیہ عورت مذکورہ کے اس اقرار کا اثر اس کے شوہر اور خسر پر کچھ مرتب نہ ہوگا یعنی حرمت مصاہرت جو بحق شوہر ثابت ہوئی وہ ثابت نہ ہوگی لہذا اگر اس عورت کا شوہر اس فعل شنیع کی تصدیق نہ کرے تو اس پر اس کی زوجہ حرام نہ ہوگی یعنی وہ عورت 'شامی میں ہے و کذا اذا اقر بجماع امھا قبل التزوج لا یصدق فی حقھا[1] الخ ص ۲۸۳ جلد ثانی' شامی فقط

شہوت سے چھونے سے حرمت ثابت ہوتی ہے صرف صورت دیکھنے سے نہیں

(سوال ۵۸۴) ایک شخص کو ایک عورت سے پاک محبت تھی اس کی لڑکی سے نکاح کی گفتگو ہوئی جس کی وجہ سے محبت میں اضافہ ہو گیا اور کبھی کبھی وہ اس عورت کو پیار بھی کر لیتا تھا اور نظر بالشہوت بھی ہو جاتی تھی ایسی صورت میں اس کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) پیار اور چھونا بدن کا اگر شہوت کے ساتھ ہو تو اس سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے اور اس لڑکی سے اس شخص کا نکاح درست نہیں ہے اور اگر مس بالشہوۃ نہیں ہوا تو اسکی لڑکی سے نکاح درست ہے اور نظر کرنا شہوت کے ساتھ اس وقت موجب حرمت ہے کہ فرج داخل کو شہوۃ کے ساتھ دیکھے ورنہ نہیں درمختار میں ہے۔ واصل ممسوسۃ بشھوۃ والمنظور الی فرجھا الداخل الخ و فروعھن[2] الخ فقط

زنا کا الزام ہے زانی مزنیہ انکار کرتے ہیں گواہ صرف ایک شخص ہے کیا حکم ہے؟

(سوال ۵۸۵) زید و حلیمہ پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ یہ آپس میں زنا کرتے ہیں اس واسطے دختر حلیمہ کی زید پر حرام ہو چکی ہے لیکن زید و حلیمہ زنا کرنے سے انکار کرتے ہیں ثبوت میں ایک شخص شہادت دیتا ہے کہ چند دفعہ ایک ہی مکان میں زید و حلیمہ کو شب باشی کرتے ہوئے دیکھا ہے ایک گواہ بیان کرتا ہے کہ زید و حلیمہ کو بات چیت کرتے ہوئے دیکھا ہے لیکن بچشم خود زنا کرتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہے یا نہیں ایک شخص کہتا ہے کہ زید نے زنا کا اقرار بھی کیا ہے؟

(الجواب) قرائن مذکورہ جو بیان کئے جاتے ہیں ان سے زنا کا ثبوت نہیں ہو سکتا البتہ اقرار زید کا اگر دو

---

(۱) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ط س ج ۳۔ ص۳۹ ظفیر

(۲) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۵ ج ۲' لان المس والنظر سبب داع الی الوطئ فیقام مقامہ فی موضع الاحتیاط ھدایہ واستدل لذلک فی الفتح ؛ الاحادیث والآثار عن الصحابۃ والتابعین (رد المحتار باب ایضاً ص ۳۸۵ ج ۲ ط۔س۔ ج ۳ ص۳۲ ۔ ظفیر

گواہ عادل مسلمانوں سے ثابت ہو جاوے تو موجب حرمت مصاہرت ہے یعنی باوجود اس اقرار کے زید کا نکاح حلیمہ کے ساتھ جائز نہیں ہے اور اقرار زنا کے بعد زید کا انکار اس کے حق میں معتبر نہیں ہے جیسا کہ درمختار میں خلاصہ سے منقول ہے قیل له ما فعلت بام امرء تك فقال جا معتها تثبت الحرمة ولا يصدق انه كذب ولوهازلاً[1] الخ فقط

ایک نے پستان پکڑنا بیان کیا دوسرے نے بوسہ لینا کیا حکم ہے ؟

(سوال ٥٨٦) زید شہادت دیتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ عمر اپنے فرزند کی زوجہ ہندہ کے ساتھ برہنہ لیٹا ہوا تھا اور زوجہ کے پستان پکڑے ہوا تھا خالد شہادت دیتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ زید نے اپنے فرزند کی زوجہ کا بوسہ لیا اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہوگی یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں زید کے بیان میں یہ امر مذکور نہیں ہے کہ پستان کا پکڑنا شہوت کے ساتھ تھا یا نہ تھا اسی طرح بوسہ میں بھی شہوت کا ذکر نہیں ہے اور پھر یہ کہ بوسہ دینا صرف ایک گواہ کا بیان ہے اور پستان کا پکڑنا بھی صرف ایک شخص کا بیان ہے دونوں گواہ کسی امر واحد پر متفق نہیں ہیں لہذا حرمت مصاہرت اس صورت میں ثابت نہیں ہوگی۔

درمختار میں وتقبل الشهادة على الاقرار باللمس والتقبيل عن شهوة و كذا تقبل على نفس اللمس والتقبيل الخ عن شهوة[2] الخ

پس اس صورت میں نہ لمس بالشہوۃ پر پوری شہادت ہے اور نہ تقبیل پر پوری شہادت ہے اور گواہوں کے بیان میں اختلاف بھی ظاہر ہے اس لئے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔ فقط

جس نے ممانی کا بوسہ لیا اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

(سوال ٥٨٧) زید نے اپنی ممانی جمیلہ کا بوسہ لیا اور کبھی ہاتھ پیر پکڑا تو زید کا نکاح جمیلہ کی دختر صغرا سے جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) ایسی صورت میں زید کا نکاح بی بی جمیلہ کی دختر سے جائز نہیں ہے اور اگر ہو گیا ہو تو علیحدگی کر لینی چاہئے کیونکہ حرمت مصاہرت شہوۃ کے ساتھ بوسہ وغیرہ سے ثابت ہو جاتی ہے اور اگر شہوت میں شک ہو تو جواز کا فتویٰ ہو جاوے گا۔[3] فقط

---

(۱) الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل في المحرمات ص ۳۵۰ ج ۲ ـ ط.س. ج۳ص ۳۰ ظفير

(۲) الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل في المحرمات ج۲ ص ۳۹۰ ـ ط.س. ج ۳ ـ ص۳۷

(۳) و فى التقبيل اختلف فيه قيل لا يصدق لانه لا يكون الا عن شهوة غالبا فلا يقبل الا ان يظهر خلافه بالانتشار و نحوه و قيل يقبل و قيل بالتفصيل بين كونه على الراس والجبهة والخد فيصدق او على الفم فلا (ردالمحتار ص ۳۹۰ ج ۲ ـ ط.س. ج۳ص ۳۷) واذا قبل ام امرء ته او امرء ة اجنبية يفتى بالحرمة مالم تبين انه قبل بغير شهوة لان الاصل فى التقبيل هو الشهوة بخلاف المس (البحر الرائق ص ۱۰۷ ج ۳ ـ ط.س. ج۳ص ۱۰۰) ظفير

زانیہ کی لڑکی سے نکاح جائز ہے یا نہیں اور اس نکاح کے بعد دوسرا نکاح کب درست ہے؟

(سوال ۵۸۸) زید نے ہندہ سے زنا کیا بعد ازاں زید نے فہمیدہ بنت ہندہ سے نکاح کیا چونکہ فہمیدہ کو حرمت مصاہرت کا علم تھا اس لئے زید کے ساتھ خانہ آبادی کو پسند نہ کیا اور بلا فسخ نکاح اول عمر کے ساتھ نکاح کر لیا جس سے اولاد بھی ہوئی اس صورت میں نکاح اول فاسد ہے یا نہیں حرمت مصاہرت ابتدائیہ وطاریہ علی النکاح میں کوئی فرق ہے یا نہیں اولاد عمر کی ہوگی یا زید کی؟

(الجواب) نکاح اول فاسد ہے اور اس کو باطل بھی کہہ سکتے ہیں جیسا کہ محققین حنفیہ نے فرمایا ہے کہ نکاح باطل اور فاسد میں کچھ فرق نہیں ہے اور نکاح ثانی بلا تفریق قاضی یا بلا متارکت کے صحیح نہیں ہے و بحرمة المصاهرة لا یرتفع النکاح (درمختار)[1] اور حرمت مصاہرت ابتدائیہ اور طاریہ میں کچھ فرق نہیں ہے اور اولاد جو عمر سے ہو وہ عمر کی ہوگی اگرچہ نکاح فاسد ہے۔[2] فقط

بیوی کے ساتھ خلوت سے پہلے سالی سے زنا کیا تو بیوی حرام ہوئی یا نہیں؟

(سوال ۵۸۹) مسماۃ عزت خاتون و مسماۃ اللہ نوازی ہر دو خواہر اند مسماۃ اللہ نوازی بہ اللہ بخش نامی عقد نکاح کردہ اندوز فاف نہ شدہ ہماں اللہ بخش باخواہر منکوحہ اللہ نوازی زنا کردہ حالا آں اللہ نوازی بر او حرام می شود یا نہ؟

(الجواب) ازیں فعل فاحشہ منکوحہ اللہ بخش مسماۃ اللہ نوازی بر او حرام نہ شدہ است[3] بلکہ ایں فعل فاحشہ یعنی زنا بخواہر زوجہ خود حرام است باید کہ ازیں فاحشہ توبہ کند قال فی الدرالمختار وحرم الجمع بین المحارم نکاحاً ای عقداً صحیحاً و عدةً الخ و حرم الجمع و طئا بملك یمین بین امرء تین ایتهما فرضت ذکرا لم تحل للاخری الخ درمختار[4] فقط

حرمت مصاہرت کس عضو کو دیکھنے سے ہوتی ہے

(سوال ۵۹۰) کون سے عضو پر شہوت سے نظر کرنے سے حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے؟

(الجواب) قال فی الدرالمختار والمنظور الی فرجها الداخل[5] الخ اس سے معلوم ہوا کہ سوائے فروج کے دیگر اعضاء کو بنظر شہوت دیکھنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ فقط

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲. ط۔س۔ج۲ ص۳۷

(۲) و تقدم فی باب المهر ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدة و ثبوت النسب (ردالمحتار باب العدة ص ۸۳۵ ج ۲) ظفیر

(۳) وفی الخلاصة وطئ اخت امراته لا تحرم علیه امراته (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲) ط۔س۔ج۳ ص۳۲

(٤) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ط۔س۔ج۲ ص۳۷

(٥) ایضا باب المحرمات ص ۳۸٦ ج ۲ ط۔س۔ج۳۔ ص۳۳

ماں اور بیٹی دونوں سے تعلق ہو تو کس سے نکاح جائز ہے

(سوال ۵۹۱) زید ایک مشتہاۃ سے محض التقائے ختانین کرتا ہے اور اس کا ناجائز تعلق مادر مشتہاۃ سے ہے اب زید مشتہاۃ مذکورہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) درمختار میں ہے هذا اذا كانت حية مشتهاة الخ (درمختار) قوله هذا اى جميع ماذكر فى مسائل المصاهرة الخ شامی [1] پس صورت مذکورہ میں زید مشتہاۃ مذکورہ سے نکاح نہیں کر سکتا اور نہ اس مشتہاۃ کی مادر سے نکاح کر سکتا ہے۔

جس عورت سے زنا کیا اس کی لڑکی سے نکاح

(سوال ۵۹۲) زید نے ہندہ سے زنا کیا ہندہ کی ایک لڑکی ملّی موجود ہے زید اس سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) صورت مسئولہ میں زید کا نکاح مسماۃ ملّی سے ناجائز ہے۔ وحرم اصل مزنية و فروعهن [2] فقط

باپ جس سے شادی کرنا چاہتا ہے لڑکا کہتا ہے کہ اس سے میں نے زنا کیا ہے اور عورت انکار کرتی ہے کیا حکم ہے؟

(سوال ۵۹۳) ایک شخص کا بیان ہے کہ جس عورت سے میرا باپ شادی کرنا چاہتا ہے وہ میری مزنیہ ہے اور عورت اور اس کا باپ اس کی تصدیق نہیں کرتے؟

(الجواب) اس صورت میں بیان اس شخص کا لغو ہے اور شرعاً غیر معتبر ہے نکاح درست ہے۔ فقط

غیر مدخولہ منکوحہ کی ماں کا بوسہ لیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۵۹۴) شخصے بہ مادر منکوحہ غیر مدخولہ معانقہ و تقبیل می کند دریں صورت زوجہ اش بروئے حلال است یا نہ؟

(الجواب) قبل ام امراته الخ حرمت عليه امراته مالم يظهر عدم الشهوة ولو على الفم و فى المس لا تحرم مالم تعلم الشهوة [3] پس صورت مس و تقبیل بالشہوۃ مخلے برائے تحلیل زوجہ اش نیست البتہ اگر شہوت محقق نہ باشد حرمت نخواہد شد۔

باپ بیٹے کی بیوی سے زنا کرے تو خود طلاق ہو جاوے گی یا نہیں؟

(سوال ۵۹۵) اگر کوئی شخص بیٹے کی زوجہ سے زنا کرے تو وہ عورت لڑکے پر حرام ہو جائے گی یا نہیں؟

---

(۱) رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۸۷ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۳٤ ظفير
(۲) الدر المختار على هامش ر دالمحتار فصل فى المحرمات ص ۳۸٤ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۳۲ ظفير
(۳) الدر المختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۸۸ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۳۵ ظفير

اور خود طلاق پڑ جائے گی یا طلاق دینے کی ضرورت ہوگی اور وہ طلاق کونسی کہلائے گی؟

(الجواب) وہ عورت بیٹے پر حرام ہوگئی بیٹے کو چاہئیے کہ اس کو علیحدہ کردے طلاق یا متارکت کی ضرورت ہے اور یہ طلاق طلاق بائنہ ہوگی۔[1] فقط

بیٹے کی عورت کو شہوت سے چھوئے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۵۹۶) زید مقر ہے کہ میں نے اپنے بیٹے کی عورت کو شہوت سے مس کیا ہے' آیا زید کے بیٹے پر اس کی عورت حرام ہوگئی یا نہیں اگر حرام ہوگئی تو نکاح فسخ ہوگیا یا تفریق قاضی کی ضرورت ہے اگر ہے تو کون تفریق کرسکتا ہے اور تفریق کا کیا طریقہ ہے؟

(الجواب) زید کا کہنا بیٹے پر حجت نہیں ہوسکتا لیکن اگر بیٹا بھی اس کی تصدیق کرتا ہے یا گواہوں سے ایسا مس ثابت ہے جس سے حرمت مصاہرت ثابت ہوجاوے تو بیٹے پر وہ عورت ممسوسہ پدر بالشہوۃ حرام ہوگئی[2] لہذا بلا متارکت شوہر یا تفریق قاضی نکاح فسخ نہ ہوگا متارکت شوہر کی صورت یہ ہے کہ شوہر کہہ دے کہ میں نے اس کو علیحدہ کردیا یا اس سے علیحدگی کرلیوے۔

اور تفریق قاضی کی صورت یہ ہے کہ قاضی شرعی علیحدگی کرادے اور حکم مسلم فریقین بھی قائم مقام قاضی ہوسکتا ہے۔ کما فی کتب الفقه[3] فقط

مرد و عورت ایک چارپائی پر سوئے تو عورت کی لڑکی سے اس مرد کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۵۹۷) ایک مرد و عورت کا اقرار ہے کہ ہم بلا شک ایک چارپائی پر سوئے ہیں مگر چارپائی فراخ تھی ہمارا آپس میں بالکل مماس نہیں ہوا فیما قدرے فاصلہ تھا اور نہ ہمیں کچھ شہوانی خیال آیا تھا آیا اس مرد کا نکاح عورت کی دختر سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر وہ دونوں مس بالشہوت کے منکر ہیں تو نکاح اس مرد کا اس عورت کی دختر سے درست

---

(۱) تزوج بکراً فوجدها ثیباً و قالت ابوك فضی ان صدقها بانت بلا مهر والا لا (الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٤ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۳۲) و بحرمة المصاهرة لا یرتفع النکاح حتی لا یحل لها التزوج بآخر الا بعد المتارکة وانقضاء العدة (ایضاً ص ۳۸۹ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۳۷) ظفیر

(۲) رجل تزوج امراة علی انها عذراء فلما اراد و قاعها وجد ها قد اقتضت فقال لها من افتضك فقالت ابوك' ان صدقها الزوج بانت منه ولامهر لها وان کذ بها فهی امراته کذافی الظهیریة (عالمگیریة کشوری کتاب النکاح باب ثالث قسم ثانی ص ۲۸٤ ج ۲ ط. ماجدیه ج۱ ص ۲۳٦) ظفیر

(۳) وبحرمة المصاهرة لا یرتفع النکاح حتی لا یحل لها التزوج بآخر الا بعد المتارکة و انقضاء العدة (درمختار) قوله الا بعد المتارکة ای وان مضی علیها سنون کما فی البزازیه و عبارة الحاوی الا بعد تفریق القاضی او بعد المتارکة الخ وقد علمت ان النکاح لا یرتفع بل یفسد وقد صرحوا فی النکاح الفاسد بان المتارکة لا تحقق الا بالقول ان کانت مدخولا بها کترکتك او خلیت سبیلك واما غیر المدخول بها فقیل تکون بالقول و بالترك علی قصد عدم العود الیها و قیل لا تکون الا بالقول فیهما حتی لو ترکها و مضی علی عدتها سنون لم یکن لها ان تتزوج بآخر فافهم (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۳۷) ظفیر

ہے وفی المس لا تحرم مالم تعلم الشهوة درمختار [1] فقط

صرف چھونے سے حرمت ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۵۹۸) دو شخص معتبر کہتے ہیں کہ زید اپنی ساس کو مساس کر رہا تھا معلوم نہیں کہ شہوت تھی یا نہ تھی کپڑا بدن پر ہو یا نہ ہو سینہ پر ہو یا کسی اور مقام پر مگر زید شہوت سے انکار کرتا ہے پس ایسی صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہو جاوے گی یا نہیں؟

(الجواب) ایسی صورت میں حکم حرمت مصاہرت کا نہ کیا جاوے گا کما فی الدرالمختار وفی المس لاتحرم مالم تعلم الشهوة الخ وانكر ها الرجل فهو مصدق الخ درمختار [2] فقط

کوئی ڈر سے یہ کہہ دے کہ سوتیلی ماں سے زنا کیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۵۹۹) زید پر اپنے باپ کی منکوحہ یعنی سوتیلی ماں سے زنا کا شبہ ہوا مسجد میں چند اشخاص نے زید سے دریافت کیا اور دھمکایا بلکہ ایک شخص نے زید کے منہ پر تھپڑ بھی مارا مگر زید نے اقبال نہیں کیا پھر زید کو ایک مولوی صاحب نے جو متقی خدا پرست ہیں علیحدہ حجرہ میں بلا کر نہایت شفقت سے دریافت کیا کہ آیا واقعی تمہارا ناجائز تعلق تمہاری سوتیلی ماں سے ہے؟ زید نے اقبال کیا مولوی صاحب نے چند اشخاص کو بلا کر زید کا اقبال سنوادیا صبح کو زید نے اپنے ہم عمر لڑکے سے بیان کیا کہ میں نے جورات کو اقبال زنا کیا ہے وہ ڈر سے کیا ہے درا صل میرا کوئی گناہ نہیں زید نوخیز لڑکا ہے جس کی عمر سولہ سال کی ہے اس کی سوتیلی ماں جوان ہے دو صاحب اولاد ہے وہ زید کو اپنا بیٹا کہتی ہے زید اسکو مائی کہتا ہے زید خود شادی شدہ ہے عورت اس کے گھر میں ہے سب ایک ہی گھر میں رہتے ہیں زید کی بیوی جب کبھی اپنی سوتیلی ساس سے لڑتی جھگڑتی ہے تو اس کو زید کی تہمت دیتی ہے شہادت چشم دید زنا یا بوس و کنار وغیرہ کے متعلق کوئی نہیں ہے زید کا وہ اقبال جو اس نے مولوی صاحب کے روبرو کیا جسے چند آدمیوں نے سنا اس جرم کے ارتکاب کا ثبوت ہے۔

سوال یہ ہے کہ زید کی سوتیلی ماں اس کے والد پر حرام ہو گئی یا نہیں؟ اور اس قدر ثبوت پر اہل اسلام زید اور اس کے باپ سے کھانا پینا ترک کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(الجواب) زید کی سوتیلی ماں اور زید کا باپ جب کہ زید کے اس فعل زنا و مس بالشہوۃ کا اقرار نہیں کرتے اور شہادت شرعیہ موجود نہیں تو محض زید کے اقرار کرنے سے زید کی سوتیلی ماں زید کے باپ پر حرام نہیں ہوئی ظاہر ہے کہ زید کا اقرار اس کی والدہ وغیرہ کے حق میں معتبر نہیں ہو سکتا ہے اور یہ امر مسلم عند الفقہاء ہے کہ ایک شخص کا اقرار دوسرے کے حق میں معتبر نہیں ہوتا پس زید کے باپ کا کھانا پینا علیحدہ کرنا اور اس کو چھوڑنا درست نہیں ہے اور زید کا اقرار باوجود تکذیب کرنے اس کی سوتیلی ماں اور والد کے محض کذب اور بہتان ہے جس کے مطالبہ کا حق اس کی سوتیلی ماں کو ہے جسکو تہمت لگائی گئی ہے اور جب کہ اس کو کچھ مطالبہ نہ ہو تو دوسروں کو کچھ حق مطالبہ کا نہیں۔ قال فی الشامی و کذا

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۸ ج ۲ ط.س. ج ۳ ص ۳۶' ظفیر

اذا اقر بجماع امها قبل التزوج لایصدق فی حقها شامی ص ۲۹۰ ج ۲ – وان ادعت الشهوة فی تقبیله او تقبیها ابنه وانکر ها الرجل فهو مصدق لاهی ۔ درمختار. وقال فی الشامی لا نه ینکر ثبوت الحرمة والقول للمنکر، شامی ص ۳۸۹ ج ۲ فقط واللہ اعلم

لڑکی پر نیت بد کی تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۶۰۰) زید کی ایک بیوی زینب اور تین لڑکیاں ہیں زید نے اپنی خواہش نفسانی کی وجہ سے اپنی مجھلی لڑکی پر نیت بد کر کے خواہش فعل بد کی اگر زینب زوجہ زید کی مانع نہ ہوتی تو فعل بد کا ارتکاب ہو جاتا ایسی حالت میں طلاق جائز ہوئی یا نہیں اور زینب کو کوئی حق مہر وغیرہ کا ہے یا نہیں؟

(الجواب) فقط ارادہ اور خواہش فعل بد سے تو زینب اس پر حرام نہیں ہوئی البتہ اگر شہوت کے ساتھ اپنی دختر کے بدن کو بحالت برہنگی ہاتھ لگادیا تو زینب زید پر حرام ہوگئی اس کو علیحدہ کر دینا چاہیئے[1] اور مہر زینب کا لازم ہے مدخولہ ہے تو پورا ورنہ نصف۔[2] فقط

ماں اور بیٹی دونوں سے جو زنا کرتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۶۰۱) ایک مسلمان نے ایک ہندو عورت کو گھر میں رکھ لیا ہے اور اس کے ساتھ ایک جوان بیٹی بھی تھی دونوں کو مسلمان کر کے دونوں کے ساتھ عیش کرنے لگا چنانچہ لڑکی حاملہ ہوئی اور بچہ پیدا ہوا اس صورت میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) ماں کے ساتھ اگر صحبت کی ہے تو اس کی دختر کے ساتھ اب کسی حال نکاح نہیں ہو سکتا اور اگر ماں کے ساتھ وطی نہیں کی تو اسکو علیحدہ کر کے اس کی دختر سے نکاح کرنا درست ہے قال فی الدرالمختار و بنت زوجة الموطؤته الخ(درمختار) واحترز بالموطؤة عن غیر هافلا تحرم بنتها بمجرد العقد[3] الخ (شامی) وفی الشامی عن البحر اراد بحرمة المصاهرة الحرمات الاربع حرمة المراة علی اصول الزانی و فروعه نسباً و رضاعاً و حرمة اصولها و فروعها علی الزانی نسباً و رضاعاً[4] الخ فقط

سوتیلی ساس اگر داماد سے بدن ملادے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۶۰۲) زید کی سوتیلی ساس ہندہ نے بوجہ عداوت سوت و سوتیلی دختر کے زید کے ساتھ ایسی بے تکلفی کی کہ کبھی ہندہ نے اپنا گھٹنہ زید کے گھٹنہ پر رکھ دیا اور کسی حیلہ سے اپنا سینہ زید کے بازو شانہ سے اور

---

(۱) والشهوة تعتبر عند المس والنظر حتی لو وجدا بغیر شهوة ثم اشتهی بعد الترك لا تتعلق به الحرمة (عالمگیری کشوری کتاب النکاح الباب الثالث والقسم الثانی ص ۲۸۳ ج ۲ ط. ماجدیه ج۱ ص ۲۷۵) ظفیر

(۲) ومن سمی مهرعشر فما زاد فعلیه المسمی ان دخل بها او مات عنها الخ وان طلقها قبل الدخول و الخلوة فلها نصف المسمی (هدایه باب فی المهر ص ۳۰۴ ج ۲) ظفیر

(۳) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲ ط. س. ج۳ ص ۳۰، ظفیر

(٤) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٤ ج ۲ ط. س. ج۳ ص ۳۲، ظفیر

کبھی پیٹ سے لگادیا اس صورت میں زید کی زوجہ زید پر حرام ہوئی یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں زید کی زوجہ زید پر حرام نہیں ہوئی کذافی الدرالمختار وغیرہ من کتب الفقه[1] فقط

گیارہ سالہ لڑکے نے جس عورت کو شہوت سے چھوا اس کی لڑکی سے شادی جائز ہے یا نہیں ؟

(سوال ۶۰۳) ایک لڑکے نے جس کی عمر گیارہ سال تھی ایک عورت کے گوشوارہ میں دست اندازی کی اور اس اثناء میں اس لڑکے کو انتشار ہوا اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہوئی یا نہیں ، اور اس لڑکے کا نکاح اس عورت کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) شامی میں ہے ۔ فتحصل من هذا انه لا بد فی کل منهما من سن المراهقة واقله للانثی تسع وللذکر اثنی عشر لان ذالك اقل مدة یمکن فیها البلوغ کماصرحوابه فی باب بلوغ الغلام الخ[2] وفی الدرالمختار فی باب بلوغ الغلام و ادنی مدته له اثنتی عشر سنة ولها تسع سنین هو المختار الخ فان راهقا بان بلغا هذا السن[3] الخ ان روایات سے معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ میں جب کہ عمر لڑکے کی گیارہ سال کی تھی تو حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوئی اور اس عورت کی دختر سے نکاح کرنا اس کو درست ہے ۔ فقط

ربیبہ سے نکاح درست ہے یا نہیں

(سوال ۶۰۴) ربیبہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) ربیبہ سے نکاح کی حرمت قرآن شریف میں موجود ہے ۔ قال الله تعالیٰ حرمت علیکم امهاتکم الی قوله تعالیٰ و ربائبکم اللاتی فی حجورکم[4] الآیة فقط

بیوی کے مرنے کے بعد اسکی بہن ، خالہ ، پھوپھی ، بھانجی ، یا بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

(سوال ۶۰۵) اگر کسی کی زوجہ مر جائے یا مطلقہ ہو جائے تو اس زوجہ کی بہن ، خالہ ، پھوپھی ، بھانجی ، بھتیجی سے شوہر کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں ، اگر جائز ہے تو عدت کے اندر جائز ہے یا بعد عدت کے ؟

(الجواب) مسئلہ صحیح یہ ہے کہ اپنی زوجہ کے مر جانے کے بعد اس کی بہن یا خالہ یا پھوپھی ، بھانجی یا بھتیجی سے فوراً یعنی اگلے دن یا دو چار دن بعد نکاح کر سکتا ہے کیونکہ مرد پر عدت نہیں ہے شامی میں اس کو صحیح کہا

---

(۱) واصل ممسوسة بشهوة ولو بشعر علی الراس بحائل لا یمنع الحرارة (درمختار) ای ولو بحائل فلو کان مانعا لا تثبت الحرمة کذافی اکثر الکتب (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۵ ج ۲ . ط . س . ج ۳ ص ۳۲) ظفیر

(۲) ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۷ ج ۲ . ط . س . ج ۳ ص ۳۵ ظفیر

(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب بلوغ الغلام ص ۱۳۲ و ص ۱۳۳ ج ۵ . ط . س . ج ۶ ص ۱۵۳ ظفیر

(۴) سورة النساء : ٤

ہے۔ اور اگر اپنی زوجہ کو طلاق دے دی ہے خواہ رجعی یا بائنہ تو جب تک اس عورت مطلقہ کی عدت نہ گزر جائے اس وقت تک اس کی بہن اور خالہ و پھوپھی وغیرہ سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے درمختار میں ہے۔ وحرم الجمع بین المحارم نکاحاً و عدۃً ولو من طلاق بائن [1] اور شامی میں ہے الخ فرع ماتت امراتہ لہ التزوج باختہا بعد یوم من موتہا [2] الخ فقط

جس عورت سے باپ بیٹے دونوں کا ناجائز تعلق رہا اس سے ان میں سے کسی کا نکاح درست نہیں

(سوال ۶۰۶) ایک بیوہ کو زنا کا حمل ہے' زید بکر عمرو وغیرہ سے اس کا ناجائز تعلق پایا جاتا ہے مگر یہ فیصلہ ذرا دشوار ہے کہ حمل کس کا ہے لیکن اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ زید اور بکر دونوں میں باپ بیٹے کا رشتہ ہے باقی عمرو غیرہ کے مابین کوئی شرعی رشتہ نہیں ہے کیا اس بیوہ کا نکاح زید یا بکر کے ساتھ ہو سکتا ہے اگر ناجائز ہے اور نکاح ہو جاوے تو کیا حکم ہے متعاقدین کو کیا کرنا چاہئیے اور اس کی تدبیر تلافی یعنی کفارہ کیا ہے۔ بیوہ کا نکاح کب اور کس کے ہمراہ ہونا چاہئیے ؟

(الجواب) اگر زید اور بکر دونوں باپ بیٹوں کا اس بیوہ سے ناجائز تعلق رہا' یعنی زنا یا مس بالشہوۃ واقع ہوا تو اس بیوہ کا نکاح نہ زید سے ہو سکتا ہے اور نہ بکر سے کیونکہ مزنیہ پسر باپ کے لئے حرام ہے اور مزنیہ پدر بیٹے کے لئے حرام [3] اگر نکاح کسی سے ان دونوں میں سے ہو گیا ہے تو وہ باطل اور ناجائز ہے فوراً ان میں تفریق کرا دینی چاہئیے اور عمرو غیرہ سے حسب قاعدہ اس کا نکاح کر دیا جائے اور شرکائے جلسہ نکاح کو اگر اس واقعہ کی خبر نہ تھی یا ان کو مسئلہ معلوم نہ تھا تو ان پر کچھ مواخذہ اور گناہ نہیں اور زید اور بکر سے جو گناہ ہوا اس سے توبہ کریں یہی انکے گناہ کا کفارہ ہے۔ فقط

زنا سے جو بھتیجہ ہے اس سے نکاح درست ہے یا نہیں ؟

(سوال ۶۰۷) نرائن اہل ہنود اور مسماۃ رحیما طوائف سے ناجائز تعلق رہا چند اولاد جن میں مسماۃ کریما بھی پیدا ہوئی اور نرائن کے قوم کی بیوی سے لڑکا اور اس لڑکے سے مسمی پرشاد ہوا تو نرائن کا پرشاد پوتہ ہے اور مسماۃ کریما طوائف کے رشتہ سے لڑکی ہے تو پرشاد کے باپ کی بہن کریما ہوئی یعنی پھوپھی اور کریما کے بھائی کا لڑکا پرشاد بھتیجہ ہوا تو ان دونوں میں باہم بہ حیثیت مسلمان ہو جانے کے نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

---

(۱) الدرالمختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ط.س. ج۳ص۳۸ ظفیر
(۲) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ط.س. ج۳ص۳۸ ' ظفیر
(۳) اراد بحرمۃ المصاهرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المراۃ علی اصول الزانی و فروعہ نسباً و رضاعاً و حرمۃ اصولها و فروعها علی الزانی نسباً و رضاعاً کما فی الوطؤ الحلال (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٤ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۳۲) ظفیر

(الجواب) نکاح ان دونوں میں یعنی پرشاد اور کرپا ساآمیں درست نہیں۔[1] فقط

حرمت مصاہرت کے جب گواہ شرعی نہ ہوں تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۶۰۸) ایک شخص نے اپنی دختر کی شادی ایک لڑکے سے کر دی وہ لڑکا گزر گیا پھر اس نے اپنی لڑکی کا نکاح شوہر متوفی کے چھوٹے بھائی سے کر دیا لڑکی کئی مرتبہ سسرال گئی لیکن اب جانے سے انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ میرے ساتھ میرے خسر نے زنا بالجبر کیا ہے میں وہاں نہیں جا سکتی اور اس کی نند بھی گواہی زنا کی دیتی ہے اس لڑکی کا نکاح بغیر طلاق کے دوسری جگہ ہو سکتا ہے یا نہیں اور اس لڑکی کا اقرار بالزنا اور اس کی نند کی گواہی سے حرمت ثابت ہو سکتی ہے یا نہیں حالانکہ وہ طلاق نہیں دیتا؟

(الجواب) محض اس لڑکی اور اس کے نند کے اقرار سے شوہر کے حق میں حرمت ثابت نہیں ہوتی اور اس عورت پر طلاق واقع نہیں ہوئی بدوں طلاق دینے شوہر کے اور بدوں عدت گزارنے کے دوسری جگہ نکاح اس لڑکی کا جائز نہیں ہے۔ فقط

بیٹے کی مدخولہ سے باپ کا اور باپ کی مدخولہ سے بیٹے کا نکاح جائز نہیں

(سوال ۶۰۹) بیٹے کی مدخولہ سے باپ کا اور باپ کی مدخولہ سے بیٹے کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ ہر دو صورت جائز نہیں کما قال اللہ تعالیٰ و حلائل ابنائکم[2] الخ فقط

ممسوسہ بالشہوۃ کی سوتن کی لڑکی سے شادی جائز ہے یا نہیں

(سوال ۶۱۰) ایک شخص نے ایک اجنبی عورت کے پستان شہوۃ سے چھوئے اب اس شخص کا نکاح اس ممسوسہ کی سوت کی لڑکی سے درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) درست ہے۔[3] فقط

دادا کی جو ممسوسہ ہے اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۶۱۱) زید کے دادا نے ہندہ سے جس کی عمر آٹھ نو سال تھی زنا کیا لیکن بوجہ کم سنی کے دخول نہ ہو سکا ہندہ کی شادی بکر سے ہو کر اکبری پیدا ہوئی آیا زید کی شادی اکبری سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر زید کو اس فعل کا اقرار ہے یا شہادت شرعیہ سے ثابت ہے تو زید کا نکاح اکبری سے درست نہیں ہے جیسا کہ شامی میں بحر سے منقول ہے کہ اصول و فروع مزنیہ زانی پر حرام ہیں وعبارته والمراد بحرمة المصاهرة الحرمات الاربعة[4] الخ فقط

---

(۱) اگر دونوں مسلمان ہیں تو حرمت ظاہر ہے حرم علی التزوج ذکراً کان او انثی نکاح اصله و فرعه علا او نزل و بنت اخیه واخته و بنتها ولو من زنا و عمته و خالته الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۱ ج ۲ ۔ط.س. ج۳ص۲۹) اور اگر ایک کافر دوسرا مسلمان ہے اسباب التحریم انواع قرابة مصاهرة رضاع جمع ملک شرک (درمختار) کالمجوسیة والمشرکة (ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۰ ج ۲ .ط.س. ج۳ص۲۸) ظفیر

(۲) سورۃ النساء : ۴

(۳) کوئی وجہ حرمت نہیں واحل لکم ما وراء ذلکم (سورۃ النساء : ۴) ظفیر

(۴) دیکھئے رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ ج ۲ ظفیر

جس نابالغہ کو شہوت سے چھوا اس کی ماں سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۶۱۲) ایک شخص بالغ ایک نابالغ لڑکی کو سہلا رہا تھا اور شہوت سے اس کو پکڑا تو اس شخص کا نکاح اس کی ماں سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر وہ لڑکی نو برس کی ہے یا زیادہ کی اور اس کو مس بالشہوۃ کیا ہے تو اسکی ماں سے نکاح صحیح نہیں هذا اذا کانت حیۃ مشتهاةً درمختار الخ قوله مشتهاةً سیاتی تعریفه بانها بنت تسع فاکثر شامی [1] اور اگر وہ لڑکی نو برس کی عمر سے کم ہے تو اس کی ماں سے نکاح جائز ہے۔ و بنت سنها دون تسع لیست بمشتهاة درمختار [2] فقط

بیٹے کی بیوی سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۶۱۳) بیٹے کی عورت کے ساتھ نکاح درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) بیٹے کی زوجہ سے بیٹے کے مرنے کے بعد یا طلاق دینے کے بعد باپ کو نکاح کرنا درست نہیں ہے بلکہ قطعاً حرام ہے قرآن شریف میں محرمات کے بیان میں فرمایا ہے وحلائل ابنائکم الذین من اصلابکم [3] یعنی حرام کی گئی ہیں تم پر تمہارے بیٹوں کی بیبیاں۔ فقط

پہلے ساس کے ساتھ زنا کا اقرار کیا پھر انکار کیا حکم ہے؟

(سوال ۶۱۴) نور الحسن نے لوگوں سے بلا کسی تکرار کے بیان کیا کہ میری خوش دامن سے میرا ناجائز تعلق تھا اسی وجہ سے اس نے میرے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا' یہ خبر جب اس کے خسر کو ہوئی تو اپنی لڑکی کو اس کے گھر سے لے گئے اور تکرار ہوا جس میں اس نے تمام لوگوں کے سامنے اپنے خسر کو بھی یہ طعنہ دیا اور جب لوگوں نے اس کو کہا کہ اب تیرا نکاح نہیں رہا تو اس نے تمام لوگوں کے سامنے حلفیہ بیان کیا کہ میں نے یہ جھوٹا الزام لگایا تھا نیز لڑکی کے سامنے بھی اس نے فعل ناجائز کا اقرار کیا اب اس کی بیوی کو اس کے یہاں بھیجا جاوے یا نہیں اور نکاح اس کا جائز رہا یا نہیں؟

(الجواب) درمختار میں ہے۔ وفی الخلاصة مافعلت بام امرا تك فقال جا معتها تثبت الحرمة ولا یصدق انه کذب ولو هازلا الخ و فی الشامی قوله ولا یصدق انه کذب الخ ای عند القاضی اما بینه و بین الله تعالیٰ ان کان کاذباً فیما اقر لم تثبت الحرمة [4] الخ اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ اقرار کرے کہ میں نے اپنی زوجہ کی ماں سے زنا کیا ہے تو اس کی زوجہ اس پر حرام ہو جاوے گی اس کے بعد اگر وہ کہے کہ میں نے جھوٹ بولا تھا تو قاضی اس کے اس قول کا اعتبار نہ کرے گا اور حکم حرمت زوجہ کا جاری کر دے گا اور اگر قاضی تک معاملہ نہ پہنچے اور شوہر کہے کہ میں نے

---

(۱) ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۷ ج ۲۔ ط۔س۔ ج۳ص ۳۴' ظفیر
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲۔ ط۔س۔ ج۳ص۳۷ ظفیر
(۳) سورۃ النساء : ۴
(۴) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲۔ ط۔س۔ ج۳ص۳۸' ظفیر

جھوٹ کہہ دیا تھا تو فیمابینہ وبین اللہ اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہوگی۔ فقط

جس ہندو عورت سے زنا کیا ہے اس کی مسلمان لڑکی سے وہ نکاح نہیں کر سکتا

(سوال ۶۱۵) ایک ہندو عورت مزنیہ سے ایک مسلمان مرد کا ناجائز تعلق تھا پھر اسی عورت کی لڑکی سے جو ہندو شوہر سے پیدا ہوئی اسی مرد مسلمان کا ناجائز تعلق ہو گیا یعنی جو کہ ہر دو عورت پر زنا کے نام سے محمول کیا جاتا ہے اگر وہ لڑکی اسلام قبول کر لے تو وہ مرد اس لڑکی سے ازروئے شریعت نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا کیونکہ مزنیہ کی دختر ہمیشہ کے لئے زانی پر حرام ہے۔ کذافی الشامی عن البحر[1] فقط

جس کافرہ عورت کو شہوت سے چھوا اس کی مسلمان لڑکی سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۶۱۶) ایک مسلم مرد نے کسی غیر مسلم عورت کو بحالت شہوۃ مس کیا ہے اب وہ مرد اس کی دختر کو مشرف باسلام کر کے نکاح کرنا چاہتا ہے 'جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے واصل ممسوسۃ بشھوۃ ولو بشعر علی الراس الخ و فروعھن مطلقا الخ[2] اس روایت سے واضح ہے کہ جس عورت کو شہوۃ سے مس کیا جاوے اس کے اصول یعنی والدہ وغیرہ اور فروع یعنی دختر وغیرہ مس کرنے والے پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہیں اگرچہ وہ عورت جس کو مس کیا ہے کافرہ ہو لہذا اس صورت میں عورت مذکورہ کی دختر سے نکاح اس شخص کا جائز نہیں ہے۔ فقط

بیوی کو صحبت سے پہلے طلاق دے دی تو کیا اس کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے

(سوال ۶۱۷/۱) زید نے ہندہ سے نکاح کیا لیکن مباشرت سے قبل اس کو طلاق دے دی کیا ہندہ کی دختر سے جو پہلے خاوند سے ہے زید کا نکاح جائز ہے؟

ولد الحرام لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۶۱۸/۲) کیا ولد الحرام لڑکی سے نکاح جائز ہے؟

الجواب)(۱) اس صورت میں ہندہ کی دختر سے جو دوسرے شوہر سے ہے زید کا نکاح درست ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وربائبکم اللاتی دخلتم بھن فان لم تکونوا دخلتم بھن فلا جناح علیکم[3] الآیۃ فقط

(الجواب) (۲) جائز ہے۔

---

(۱) واراد و محرمۃ المصاھرۃ الحرمات الاربع حرمۃ المراۃ علیٰ اصول الزانی و فروعہ نسباً و رضاعا وحرمۃ اصولھا و فروعھا علی الزانی نسباً و رضاعاً کما فی الوطئ الحلال (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٤ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۳۲) ظفیر

(۲) الدرالمختار علی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۵ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۳۲ ' ظفیر

(۳) سورۃ النساء : ٤

آٹھ سالہ بچی کو چھودیا تو کیا حکم ہے ؟

(سوال ۶۱۹) ایک شخص بوقت شب اپنے پلنگ پر لیٹا ہوا تھا اور اس کی منکوحہ دوسرے پلنگ پر مع دو لڑکیوں کے ایک شیر خوار اور دوسری تقریباً آٹھ سال کی تھی لیٹی ہوئی تھی اس کے خاوند نے بالارادہ مباشرت عورت کو اٹھانا چاہا مگر اس کا ہاتھ بجائے منکوحہ کے لڑکی پر پہنچا اور بیوی سمجھ کر بدن کو ٹٹولا۔ لیکن جب احساس ہوا کہ یہ بیوی نہیں ہے تو فوراً ہاتھ علیحدہ کر لیا بدن کو چھونے کے وقت غلبہ شہوت نہ تھا اس صورت میں کیا حکم ہے اور اگر بدن کا چھونا خواہش کے ساتھ تصور کر لیا جائے تو کیا حکم ہے جب کہ لڑکی صغیر السن ہے اور دھوکہ ہو گیا ہے ؟

(الجواب) اس صورت میں اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی کہ اول تو مس بالشہوت نہیں پایا گیا دوسرے لڑکی صغیر السن ہے اس کے چھونے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی در مختار میں ہے و بنت سنها دون تسع ليست بمشتهاة به يفتى الخ و فى رد المحتار والا صح انها لا تثبت الحرمة [1] الخ فقط

لوگوں نے کہا مگر خود مرد ساس سے ملوث ہونے کا انکار کرتا ہے

(سوال ۶۲۰) ایک شخص نے نکاح کیا ہے منکوحہ کی عمر سولہ سال ہے دو شخص مدعی ملا صاحب کے پاس جا کر بیان کرتے ہیں کہ یہ نکاح جائز نہیں کیونکہ ہم نے ناکح سے سنا ہے کہ اس نے منکوحہ کی والدہ متوفیہ سے زنا کیا تھا ملا صاحب نے ناکح کو بلا کر دریافت کیا وہ حلف سے انکاری ہے کہ میں نے والدہ منکوحہ کے ساتھ زنا نہیں کیا یہ مجھ پر تہمت لگائی جاتی ہے ملا صاحب نے مدعیان سے حلف اٹھوا کر یہ فتویٰ دیا ہے کہ یہ نکاح جائز نہیں اور جو اس مجلس نکاح میں شریک تھے ان کے نکاح جاتے رہے چنانچہ چار شخصوں کے دوبارہ نکاح پڑھائے گئے کیا نکاح مذکورہ واقعی ناجائز ہوا تھا کیا حکم ہے ؟

(الجواب) مفتی فتویٰ دیانت پر دیتا ہے وہ قاضی نہیں ہے کہ شہادت کو سنے اور حلف دیوے یہ کام قاضی کا ہے، پس ملا صاحب کو بھی یہ فتویٰ نہ دینا چاہئے تھا کہ نکاح جائز نہیں ہوا کیونکہ جب شوہر منکر ہے زنا سے تو عند اللہ اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی ملا صاحب کو لازم تھا کہ جب شوہر زنا کا اقرار نہیں کرتا تو فتویٰ حرمت کا نہ دیتے، اور جب کہ وہ عورت منکوحہ اس پر حرام نہیں ہے تو شرکاء مجلس نکاح کے اوپر بھی کوئی مواخذہ نہیں ہے اور تجدید نکاح کی تو کسی حال میں بھی ضرورت نہ تھی کیونکہ تجدید نکاح بوجہ مرتد ہو جانے کے لازم ہوتی ہے اور شرکاء مجلس اور شوہر کے ارتداد کا حکم کسی طرح اس صورت میں نہیں ہو سکتا یہ ان ملا صاحب کی ناواقفیت کی دلیل ہے۔

ساس کہتی ہے مگر داماد زنا کا منکر ہے کیا حکم ہے ؟

(سوال ۶۲۱) مسٹر شفیع نے اپنی ساس کے ساتھ زنا کیا لیکن شفیع نے لوگوں کے سامنے زنا سے انکار کیا اور اس کی ساس برابر کہتی رہی کہ میرے داماد نے مجھ سے زنا کیا ہے اور شفیع نے بھی ایک شخص کے

---

(۱) رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۳۷ ظفیر

سامنے اقرار کیا ایسی صورت میں شفیع کا نکاح ٹوٹ گیا یا قائم رہا؟
(الجواب) جب کہ شفیع زنا سے منکر ہے اور شہادت شرعیہ موجود نہیں ہے تو اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوگی۔[1] فقط

بیٹی باپ پر بد نیتی کا الزام لگاتی ہے اور باپ منکر ہے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۶۲۲) فصاحت کی حقیقی بیٹی نے بیان کیا کہ میرے باپ نے مجھ پر بد نیتی سے ہاتھ چلایا لیکن فصاحت سختی سے انکار کرتا رہا تو فصاحت کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں لوگوں نے اس کو اپنی قربانی سے علیحدہ کر دیا اور جب اس نے قربانی کر کے گوشت تقسیم کیا تو کسی نے نہیں لیا تو وہ گناہ گار ہوئے یا نہیں؟
(الجواب) فصاحت کا نکاح اس صورت میں قائم ہے اور چونکہ فصاحت منکر ہے اور اس کی تکذیب شہود عدول سے ثابت نہیں ہے اس لئے حرمت مصاہرۃ اس صورت میں ثابت نہ ہوگی پس فصاحت کے ساتھ متارکت کرنا اور اس کو شریک قربانی نہ کرنا اور اس کے دیئے ہوئے گوشت قربانی کو نہ لینا اور اس کو ناجائز سمجھنا ناجائز اور معصیت ہے۔ فقط

بیوی کا خیال ہے کہ میرے شوہر نے میری بیٹی سے صحبت کی ہے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۶۲۳) ہندہ اپنے خاوند کی نسبت کہتی ہے کہ از روئے بد نیتی میری بیٹی سے بات چیت کی اور اغلب ہے کہ صحبت بھی کی ہوگی اس لئے میں زید پر حرام ہوگئی اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟
(الجواب) محض گمان اور خیال سے حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہوتی پس ہندہ اپنے شوہر زید پر حرام محض اس خیال سے کہ زید نے شاید ہندہ کی دختر سے صحبت کی ہو حرام نہیں ہوئی۔ فقط

شہوت سے ہاتھ لگایا پہلے انزال نہ ہوا دوسری بار ہو گیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۶۲۴) زید نے ہندہ کو شہوت سے ہاتھ لگایا ہندہ سوئی ہوئی تھی لیکن انزال نہیں ہوا پھر ایک ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد آ کر ہاتھ لگایا تو انزال ہو گیا ان دونوں صورتوں میں حرمت مصاہرت ثابت ہوگی یا نہیں؟
(الجواب) اگر بدوں کپڑے کے کھلے ہوئے بدن یا باریک کپڑے پر شہوت سے ہاتھ لگاوے تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے جیسا کہ پہلی صورت میں ہے اور اگر مس بالشہوۃ کے ساتھ انزال ہو جاوے تو اس سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی کذافی الدر المختار[2] فقط

دو مرد کی گواہی سے حرمت ثابت ہو جائے گی

(سوال ۶۲۵) اگر دو شخص عادل شہادت دیں کہ ہم نے زید کو ہمراہ ہندہ زنا کرتے دیکھا کیا اس سے

---

(۱) وان ادعت الشهوة فى تقبيله اوتقبيلها ابنه وانكرها الرجل فهو مصدق لاهى (درمختار) فهو مصدق لانه ينكر ثبوت الحرمة والقول للمنكر (رد المحتار ج ۳ ص ۳۸۹۔ ظفير

(۲) اذا لم ينزل فلو انزل مع مس او نظر فلاحرمة به يفتى (درمختار) فلاحرمة لانه بالا نزال تبين انه غير مفض الى الوطوء هدايه (رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲۔ ط۔س۔ ج ۳ ص ۳۳) ظفير

حرمت مصاہرت ثابت ہو کر مزنیہ کی دختر زانی پر حرام موافق عبارت عالمگیریہ ہے و منها الشهادة بغير محدود و القضاء وما يطلع عليه الرجال' منها شهادة رجلين او رجل وامراتين الخ لقوله تعالى واستشهدوا شهيدين من رجالكم اور بعبارة درمختار و لغير ها من الحقوق رجلان او رجل وامرأتان ' یا موافق آیة کریمه والذين يرمون المحصنات الآية کے چار مرد کی شہادت ضروری ہے اور نکاح زید بہ دختر مزنیہ جائز ہے؟

(الجواب) یہ صحیح ہے کہ حرمت مصاہرت کے اثبات کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور عورتوں کی شہادت مقبول ہے جیسا کہ اقرار باللمس والتقبیل عن شہوۃ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے ثابت ہو جاتا ہے' درمختار میں ہے وتقبل الشهادة على الاقرار باللمس والتقبيل عن شهوة [1] الخ اور یہی منشاء ہے عبارت عالمگیریہ و درمختار کا مگر صورت مسؤلہ میں شہادت زنا کی ہے اور ظاہر ہے کہ وہ ثابت نہیں ہوا بلکہ ایسی صورت میں شہود پر حد قذف جاری ہوتی ہے اور وہ شرعاً کاذب شمار ہوتے ہیں تو جب کہ زنا ثابت نہ ہوا تو حرمت مصاہرت بھی ثابت نہ ہوگی کیونکہ یہ شہادت حرمت مصاہرت پر نہیں ہے بلکہ زنا پر ہے اور وہ ثابت نہیں اور گواہ جھوٹے قرار پائے قال الله تعالى لولا جاؤا عليه باربعة شهداء' فاذ لم ياتوا بالشهداء فاولئك عند الله هم الكاذبون [2] الآية فقط

غلطی سے دختر پر جا پڑا کیا حکم ہے؟

(سوال ۶۲۶) میں نابینا ہوں ایک شب بخیال صحبت زوجہ بیدار ہوا زوجہ ہمراہ دختر ۱۲ سالہ میری ہمبستر تھی بہ غلطی سراویل دختر خود کھولی اور اندام نہانی اپنا بشہوۃ اس کی اندام نہانی پر رکھا بعدہ خبر ہوگئی کہ یہ زوجہ نہیں ہے جلدی قبل از دخول ذکر جدا ہوا زوجہ کو بیدار کیا شہوۃ سابقہ قدرے موجود تھی صحبت کی انزال ہوا اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہوگی یا نہیں اگر ثابت ہے تو امام شافعیؒ کے مذہب پر فتویٰ دے سکتے ہیں اور عمل کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(الجواب) درمختار میں ہے وفي الخانية ان النظر الى فرج ابنته بشهوة يوجب حرمة امرا ته وكذا لو فزعت فدخلت فراش ابيها عريانة فانتشر لها ابوها تحرم عليه امها [3] الخ اور انزال کی روایت میں قید مع المس والنظر ہے چنانچہ درمختار میں ہے فلو انزل مع مس اونظر فلاحرمة [4] ان روایات سے ثابت ہے کہ صورت واقعہ میں حرمت ثابت ہے اور حنفی کو اس بارے میں امام شافعیؒ کے مذہب پر عمل کرنے کی کوئی روایت اور فتویٰ منقول نہیں ہے۔ فقط

---

(۱) الدرالمختار على هامش ردالمحتار فصل في المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ط.س. ج۳ ص۳۸' ظفیر
(۲) سورة النور : ۲
(۳) الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل في المحرمات ص ۳۸۹ ج۲ ط.س. ج۳ ص۳۷' ظفیر
(٤) ايضاً ص ۳۸٦ ج ۲ ط.س. ج۳ ص۳۲' ظفیر

کمال الدین کی ماں سے جس نے زنا کیا اس کی لڑکی سے کمال الدین کی شادی جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۶۲۷) خلاصہ سوال یہ ہے کہ اگر زنا کرنا فقیر کا کمال الدین کی والدہ سے ثابت ہو جائے تو کمال الدین کا نکاح فقیر کی دختر سے صحیح ہوگا یا نہیں اور اگر فقیر یہ کہے کہ کمال الدین میرے نطفہ سے ہے تو یہ شرعاً معتبر ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر شہادت شرعیہ یعنی چار عادل گواہوں کی شہادت سے زنا فقیر کا کمال الدین کی والدہ سے ثابت ہو جاوے تب بھی موافق تصریح بحر وغیرہ کے کمال الدین کا نکاح فقیر کی دختر سے شرعاً صحیح ہے کیونکہ زانی کی فروع مزنیہ کی فروع کے لئے حرام نہیں ہے۔ کما فی الشامی عن البحر ویحل لاصول الزانی و فروعه اصول المزنی بها و فروعها الخ شامی [1] ص ۲۷۹ جلد ۲

اور فقیر کا یہ اقرار کہ کمال الدین میرے نطفہ سے ہے شرعاً معتبر نہیں ہے لقوله علیه الصلوة والسلام الولد للفراش وللعاهر الحجر [2] لہذا فقیر کے اس اقرار کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور فقیر کے اس قول کی وجہ سے کمال الدین پر دختر فقیر حرام نہ ہوگی کیونکہ یہ قول فقیر کا بوجہ معارض ہوتے نص مذکورہ کے لغو اور باطل ہے البتہ اگر کمال الدین کا زنا یا مس بالشہوۃ اور بوس و کنار فقیر کی زوجہ سے ثابت ہو جاوے شہادت معتبرہ سے یا اقرار کمال الدین سے تو پھر کمال الدین کا نکاح دختر فقیر سے جائز نہ ہوگا۔ فقط

رات میں غلطی سے لڑکی یا ساس پر ہاتھ پڑ جائے اور شہوت ہو تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۶۲۸) رات کو اپنی بیوی کو جگانے اٹھا مگر غلطی سے اپنی لڑکی پر ہاتھ جا پڑا یا ساس پر اور بیوی سمجھ کر جوانی کی خواہش سے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ مرد اپنی بیوی سمجھ کر جوانی کی خواہش سے ہاتھ ڈالنے والے کو اپنی عورت کو علیحدہ کر دینا چاہیئے وہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی اس کے متعلق چند سوالات ہیں (۱) لڑکی بالغ ہو یا نابالغ (۲) اس صورت میں غلطی کافی ہے یا ارادۃً لڑکی پر ہاتھ ڈالنا ضروری ہے؟

(الجواب) یہ حکم نو برس یا زیادہ عمر کی لڑکی کے متعلق ہے (۲) اس صورت میں غلطی بھی کافی ہے۔ [3] فقط

موطوءہ کی لڑکی کو رکھنا کیسا ہے اور اس کی اولاد کا کیا حکم ہے

(سوال ۶۲۹) زید نے اپنی خوشدامن ہندہ سے زنا کیا مسئلہ معلوم ہونے پر زید نے اپنی زوجہ کو چھوڑ دیا اور اس فعل سے توبہ کیا پھر زید کی زوجہ نے زور دیا کہ میں مبلغ پانچ سو روپیہ مہر کا دعویٰ کروں گی زید نے بہ سبب خوف مہر کے توبہ توڑ دی اور زوجہ کو رکھ لیا اس سے اولاد ہوئی ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے اس کو

---

(۱) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٤ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۳۲ ظفیر
(۲) مشکوۃ شریف باب اللعان ص ۲۸۷
(۳) فلو ایقظ زوجته او ایقظته هی لجما عها فمست یده بنتها المشتهاة او ید ها ابنه حرمت الام ابدا فتح قبل امرأته فی ای موضع کان علی الصحیح حرمت علیه امرأته الخ و بنت سنها دون تسع لیست بمشتهاة به یفتی (الدر المختار علی هامش فصل فی المحرمات ص ۳۸۸ و ص ۳۸۹ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۳۵) ظفیر

امام مقرر کرنا کیسا ہے اور نکاح زید کا باقی رہا یا نہیں اور مہر زید کے ذمہ واجب ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ زید نے اپنی زوجہ کو چھوڑ دیا اور اس کو علیحدہ کر دیا نکاح اس کا باطل ہو گیا اور زید کو ایسا کرنا ضروری تھا یعنی اپنی زوجہ کو علیحدہ کرنا لازم تھا پھر زید کا اس زوجہ کو رکھنا اور اس سے صحبت کرنا حرام ہے اور اس کے بعد جو اولاد ہوئی اس کا نسب ثابت نہیں ہے سابق کا مہر لازم ہے یعنی اگر وہ عورت موطوءۃ زید ہے تو مہر مثل لازم ہے **و یجب مہر المثل فی نکاح فاسد**[1] **الخ درمختار** الغرض زید بحالت مذکورہ فاسق ہے امامت اس کی مکروہ ہے۔

مدخولہ بیوی کی لڑکی سے نکاح حرام ہے

(سوال ۶۳۰) **وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بھن**[2] یعنی عورت کی وہ بیٹی جو پہلے خاوند سے ہے اور گود میں ہے حرام ہے اس کی ماں کی زندگی اور موت میں **وھل تسمی الربیبۃ وان لم تکن فی حجرہ** کیا نام رکھا جاتا ہے ربیبہ اگر اس کی گود میں نہ ہو یعنی جو گود والی بچی سے بڑی ہو وہ بھی حرام ہے امام بخاری صاحب نے صحیح بخاری کے ترجمہ فیض الباری کے پارہ ۲۱ پر درج فرمایا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت علیؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں اس لڑکی سے نکاح کی اجازت دی جو گود میں نہ تھی یعنی پہلی کی تھی روایت کیا اس کو ابن منذر وغیرہ نے اور اخیر پر یہ تحریر فرمایا کہ اگر نہ ہوتا اجماع حادث اس مسئلہ میں تو اس کا لینا اولیٰ ہوتا اس واسطے کہ حدیث کے اکثر طریقوں اور قرآن مجید میں حجر کی قید آچکی ہے اور مخالفین نے صرف اس حدیث کو حجت پکڑا ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ میری بیبیو اپنے بیٹوں اور بیٹیوں سے نکاح کرنے کو مجھ سے نہ کہا کرو حدیث مخالف سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ﷺ نے اپنی بیبیوں کو ان کی زندگی میں انکے بیٹوں اور بیٹیوں سے نکاح کرنے کو منع فرمایا یعنی جیسے عورت کی زندگی میں اس کی بہن حرام ہے ویسے بیٹی بھی ورنہ زندگی کے بعد کوئی عورت کیا کہہ سکتی ہے اخیر پر یہ بھی گزارش ہے کہ کیا حضرت علیؓ اور حضرت عمر فاروقؓ سے مخالفین زیادہ معتبر اور واقف ہے؟

(الجواب) زوجہ مدخولہ کی بیٹی شوہر اول سے مطلقاً حرام ہے خواہ زوجہ موجود ہو یا نہ ہو اور خواہ وہ گود میں اور پرورش میں ہو یا نہ ہو جیسا کہ قرآن شریف میں محرمات لدیہ میں اسکو شمار کیا ہے **قال اللہ تعالیٰ واللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بھن**[3] **الآیۃ** اور قید فی حجورکم کی باعتبار غالب کے اور باعتبار اکثر کے ہے چنانچہ جمہور صحابہ و تابعین وائمہ اربعہؒ کا یہی مذہب ہے اور سواء داؤد ظاہری کے کسی کا خلاف ائمہ میں سے اس بارے میں منقول نہیں ہے اور صحابہؓ میں جو اس بارے میں اختلاف تھا وہ بعد اجماع کے مرتفع ہو گیا جلالین شریف میں ہے **فی حجورکم تربونھا صفتہ موافقۃ للغالب فلا مفہوم لھا**[4] **الخ** اور مدارک میں ہے

---

(۱) الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب المہر مطلب فی النکاح الفاسد ص ٤٨١ ج ٢ ط.س. ج٣ص ١٣١'

(۲) سورۃ النساء : ٤ (۳) سورۃ النساء : ٤ ' ظفیر

(٤) جلالین ص ٧٣' ظفیر

قال داؤد اذا لم تکن فی حجرہ لا تحرم قلنا ذکر الحجر علیٰ غلبۃ الحال دون الشرط الخ اور درمختار میں ہے و بنت زوجتہ الموطوئۃ قال فی رد المحتار ای سواء کانت فی حجرہ ای کنفہ و نفقتہ اولاوذکر الحجر فی الایۃ خرج مخرج العادۃ او ذکر للتشنیع علیھم [1] الخ اور امام بخاریؒ بھی اس مسئلہ میں جمہور کے ساتھ ہیں وہ بھی ربیبہ سے نکاح کو مطلقاً حرام فرماتے ہیں یعنی گود میں ہویا نہ ہو چنانچہ پوری عبارت بخاری شریف کی ترجمہ باب کی یہ ہے وھل تسمی الربیبۃ وان لم تکن فی حجرہ و دفع النبی ﷺ ربیبۃ لہ الیٰ من یکفلھا [2] الخ اور اس کے بعد حدیث لا تعرض علی بناتکن ولا اخواتکن الخ لاتے ہیں اس روایت ودفع النبی ﷺ الخ سے بھی امام بخاریؒ نے اس پر دلیل پکڑی ہے کہ باوجود دوسرے شخص کی کفالت میں دور پرورش میں ہونے کے اس لڑکی کو ربیبہ فرمایا گیا اور محرمات میں شمار کیا گیا باقی قرن اول کا اختلاف جب کہ اس کے بعد اجماع حرمت پر ہو چکا ہو معتبر نہیں رہتا اور واضح ہو کہ حضرت علیؓ و حضرت عمرؓ کا خلاف اس بارے میں امام بخاریؒ نے نقل نہیں کیا اور یہ بھی ابن حجر ہی کا قول ہے کہ اگر نہ ہو تا اجماع حادث اس مسئلہ میں الخ امام بخاری کا قول کہنا اس کو غلط ہے الغرض امام بخاری اور ائمہ اربعہؒ اور جمہور اہل سنت وجماعت اس مسئلہ میں متفق ہیں کہ زوجہ مدخولہ کی بیٹی ہمیشہ کو حرام ہے خواہ وہ حجر میں ہو یا نہ ہو اور آنحضرت ﷺ نے اسکو مطلقاً حرام فرمایا ہے۔[3] فقط

چار سال کی لڑکی کو چھونے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی

(سوال ۶۳۱) مسائل سے ناواقف شخص نے اپنی نابالغ لڑکی پر جس کی عمر چار سال کی ہوگی جوانی کی خواہش سے ہاتھ ڈالا کمر بند تک کھولا مگر کھولتے ہی پھر بند کر دیا تو کیا عورت حرام ہوگئی ؟

(الجواب) یہ حکم حرمت کا نو برس یا زیادہ عمر کی لڑکی کو ہاتھ لگانے سے ثابت ہوتا ہے اور عمداً اور خطاءً و نسیان اس میں برابر ہے دلائل حرمت کے کتب فقہ میں مبسوط ہیں رد المحتار میں ہے قال فی الفتح و بقولنا قال مالک فی روایۃ احمد وھو قول عمرو ابن مسعود و ابن عباس فی الاصح و عمران ابن الحصین و جابر و ابی و عائشۃؓ و جمھور التابعین کالبصری والشعبی والنخعی والا وزاعی وطاؤس و عطاو مجاھد و ابن المسیب و سلیمان بن یسار و حماد والثوری و ابن راھویہ و تمامہ مع بسط الدلیل فیہ الخ و فیہ ایضاً لان المس والنظر سبب داعٍ الی الوطؤ فیقام مقامہ فی موضع الاحتیاط، ھدایہ و استدلّ لذالک فی الفتح بالا حادیث والآثار عن الصحابۃ والتابعین شامی [4] ص ۲۸۰ ج ۲ چار پانچ برس کی عمر کی لڑکی کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی پس

---

(۱) رد المحتار کتاب النکاح فصل فی المحرمات ص ۳۸۲ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۳۰، ظفیر
(۲) بخاری شریف۔
(۳) مدارک التنزیل ص ۲۶۶ ج ۱
(٤) دیکھئے رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٤ و ص ۳۸۵ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۳۲ تحت قولہ اراد بالزنا الوطؤ الحرام (بقیہ صفحہ آئندہ پر)

صورت مسئولہ میں زوجہ حرام نہ ہوگی ناواقفیت عذر نہیں ہے لیکن لڑکی کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے حکم حرمت کا نہیں ہوا[1] فقط

خوش دامن کے ساتھ زنا کا جھوٹا اقرار کیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۶۳۲) خلاصہ سوال یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنی خوشدامن کے ساتھ مکان میں رہا بعد کو اس کی خوشدامن کو حمل ظاہر ہوا تو پنچایت نے اس شخص سے اقرار لے کر ایک مولوی صاحب کو خط لکھا اور انہوں نے اس کی زوجہ کو اس پر حرام قرار دیا اس کے بعد وہ شخص قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں نے خوف کے مارے اقرار کیا تو اس صورت میں اس شخص کی زوجہ اس پر حرام ہے یا حلال؟

(الجواب) درمختار میں ہے قيل له ما فعلت بام امرأتك فقال جامعتها تثبت الحرمة ولا يصدق انه كذب ولو هازلاً[2] الخ اور شامی میں ہے قوله ولا يصدق انه كذب اى عند القاضى اما بينه و بين الله تعالى ان كان كاذبا فيما اقر لم تثبت الحرمة[3] الخ

اس روایت سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں اگر اس شخص نے اپنی خوشدامن کے ساتھ زنا کرنے کا جھوٹا اقرار کیا ہے تو قاضی اور مفتی اس کی تصدیق نہیں کریں گے بلکہ حکم حرمت کا دیں گے اور ان میں یعنی زوجین میں تفریق کرا دیں گے البتہ اگر اس شخص کے علم میں اور یقین میں یہ بات راسخ ہے کہ میں نے اپنی خوش دامن سے زنا نہیں کیا اور کوئی فعل موجب حرمت مصاہرۃ اس سے صادر نہیں ہوا تو اس کے حق میں دنیا میں اس کی زوجہ حلال ہے۔

بیوی قادیانی ہو گئی قادیانی سے شادی کر لی اب اس کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۶۳۳) ایک شخص کی عورت قادیانی ہو گئی اور قادیانی سے نکاح کر لیا اس سے لڑکی پیدا ہوئی اس لڑکی سے اس کی ماں کا پہلا خاوند نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) نہیں کر سکتا لقوله تعالى و ربائبكم اللاتى فى حجوركم من نسائكم اللاتى دخلتم بهن[4] قال فى الدرالمختار و بنت زوجته الموطوئة وام زوجة جداتها مطلقاً[5] الخ فقط

عورت کہے کہ خسر نے زنا کیا اور شوہر انکار کرے تو حرمت ثابت ہوگی یا نہیں

(سوال ۶۳۴) ایک عورت نے دعویٰ کیا ہے کہ میرے خسر نے میرے ساتھ زنا کیا ہے اسلئے میں اپنے خاوند پر حرام ہوں خاوند کا جواب یہ ہے کہ عورت بالکل جھوٹی ہے میرا والد متقی ہے اور پرہیزگار ہے وہ ایسا ناشائستہ کام نہیں کر سکتا اور خسر بھی بالکل منکر ہے اور عورت کے پاس کوئی گواہ بھی نہیں ہے آیا وہ

---

(۱) اقول التعليل بعدم الاشتهاء يفيد ان من لا يشتهى لا تثبت الحرمة بجماعه الخ واقله للانثى تسع وللذكر اثنا عشر (رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۸۷ ج ۲ ط.س. ج۳ص۳۵) ظفير

(۲) الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ط.س. ج۳ص۳۸' ظفير

(۳) رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ط.س. ج۳ص۳۸' ظفير (۴) سورة النساء : ۴

(۵) الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۸۲ وص ۳۸۳ ج ۲ ط.س. ج۳ص۳۲' ظفير

ورت اپنے خاوند پر اس صورت میں حرام ہے یا نہیں؟

الجواب) اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی اور عورت مذکورہ اپنے شوہر کے نکاح میں ہے اور وہ عورت اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوئی عورت کا قول شرعاً جھوٹا ہے لقوله عليه الصلوٰة والسلام بينة على المدعى واليمين على من انكر [1] فقط

بیٹے کی بیوی کا ہاتھ پکڑا مگر شہوت کا علم نہیں کیا حکم ہے

سوال ۶۳۵) ایک شخص نے بد فعلی کے واسطے اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن خطاًاس بدکار نے اپنے بیٹے کی بی ی کا ہاتھ پکڑا بی بی بولی کہ میں ہوں اس نے یہ سن کر شرما کر چھوڑ دیا لیکن ہاتھ پکڑنے کے وقت شہوت تھی یا یں یہ معلوم نہیں ہے حرمت ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب) پہلی صورت میں جب کہ شہوت کا ہونا یقینی نہیں ہے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوئی اور اس کے پسر کی زوجہ اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوئی۔[2] فقط

ورت سے اس کے شوہر کا نانا زنا کرے تو کیا حکم ہے؟

سوال ۶۳۶) ایک شخص کی زوجہ سے اس کے نانا نے زنا کیا اور گواہی بھی ہو چکی ہے۔ حرمت مصاہرت ثابت ہے یا نہیں اور نکاح فسخ ہو چکا ہے یا نہیں؟

الجواب) نانا کی مزنیہ اس شخص پر حرام ہو گئی اس کو علیحدہ کرنا چاہئیے در مختار میں ہے کہ بدوں متارکت یا فریق قاضی کے نکاح فسخ نہ ہوگا وبحرمة المصاهرة لا يرتفع النكاح الخ الا بعد المتاركة و فى شامیؒ الا بعد تفريق القاضى او بعد المتاركة [3] الخ قال فى البحر اراد بحرمة المصاهرة حرمات الاربع حرمة المرأة علىٰ اصول الزانى و فروعه [4] الخ فقط

بیبہ سے زنا کا انکار کیا پھر دباؤ سے اقرار کر لیا پھر انکار کیا حکم ہے

سوال ۶۳۷) عمر نے شادی کی اور زوجہ سے قربت بھی کی اس کے ساتھ ایک لڑکی ربیبہ بالغہ بھی آئی تھوڑے ن کے بعد جو عمر کی پہلی بیوی سے ایک نابالغ لڑکا تھا اس نے اپنے باپ عمر پر ربیبہ سے زنا کا الزام لگایا لوگوں نے مر اور ربیبہ سے پوچھا دونوں نے زنا کا انکار کیا بعد ازاں ایک خواندہ فقیر آیا اس نے جبراً عمر سے زنا کا اقرار کرایا اور ذبہ کرائی پھر عمر زنا کا منکر ہوا اور لڑکا نابالغ بھی منکر ہے اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے

---

١) مشكوة شريف باب الاقضيه والشهادات ص ٣٢٦

٢) قال فى الذخيرة واذا قبلها او لمسها او نظر الى فرجها ثم قال لم يكن عن شهوة ذكر الصدر الشهيد انه فى القبلة يفتى ا بحرمة مالم يتيقن انه بلاشهوة وفى المس والنظر لا ' الا ان يتيقن انه بشهوة لان الاصل فى التقبيل الشهوة المس والنظر رد المحتار فصل فى المحرمات ص ٣٨٨ ج ٢ . ط.س. ج٣ص٣٥) ظفير

٣) الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ص ٣٨٩ ج ٢ ط.س. ج٣ص٣٧. ظفير

٤) ردالمحتار فصل فى المحرمات ص ٣٨٤ ج٢ . ط.س. ج٣ص٣٢ ' ظفير

(الجواب) اقرار زنا بالربیبہ سے اس کی زوجہ اسپر حرام ہو گئی لیکن وہ اقرار اگر اس نے کسی دباؤ سے جھوٹ کیا۔ اور فی الحقیقت اس نے اپنی ربیبہ سے زنانہ کیا تھا تو اگر چہ عند القاضی قول اس کا معتبر نہ ہوگا مگر عند اللہ وہ عورت اسکے لئے حلال ہے۔ درمختار میں ہے وفی الخلاصة. قیل له ما فعلت بام امراتك فقال جامعتها تثبت الحرمته ولایصدق انه کذب الخ قوله ولا یصدق انه کذب ای عند القاضی اما بینه و بین الله تعالیٰ ان کان کاذباً فیما اقر لم تثبت الحرمة الخ [1] شامی

خسر نے زنا کیا مگر نہ گواہ ہیں اور نہ وہ اقرار کرتا ہے کیا حکم ہے؟

(سوال ٦٣٨) مسماۃ ہندہ کا حلفیہ بیان ہے کہ ایک روز جب کہ وہ اور اس کا خسر زید اکیلے تھے خسر نے کہا چاپی (پاؤں دبانا کرو) جس پر ہندہ نے خسر خود کو چاپے کرنا شروع کیا اسی اثناء میں خسر نے بہ نیت بد مغلوب الشہوۃ ہو کر اس کو بوس و کنار کرنا شروع کیا یہ چونکہ جوان تھی اس پر بھی شہوت غالب آ گئی زید نے اس سے زنا کیا اس کے بعد ہر دو اسی طرح فعل بد کرتے رہے اب وہ حاملہ ہے یعنی ہندہ کو حمل ہو گیا ہے جو زید کا ہے اس عرصہ میں اس کا خاوند عمر اس کے نزدیک نہیں آیا عمر زوج ہندہ کا حلفیہ بیان ہے کہ مجھے میری والدہ نے بتلایا کہ اس والد زید ہندہ کے ساتھ بد فعلی کرتا ہے آخر کار عمر نے ایک روز اپنے والد زید کو اپنی زوجہ ہندہ کی کلائی پکڑے ہوئے دیکھا اور کچھ نہیں کہا اور میں نے اپنے والد کو کئی مرتبہ اپنی عورت سے چاپی کراتے دیکھا ہے عمر کے بھائی بکر کا بیان ہے کہ میں نے کئی مرتبہ اپنے والد زید کو اپنی بھاوج ہندہ سے چاپی کراتے دیکھا ہے زید کا بیان ہے کہ میں ہندہ سے چاپی ضرور کرایا کرتا تھا لیکن اور تمام باتیں لغو اور جھوٹ ہیں علاوہ ازیں کوئی چشم دید شہادت نہیں ہے اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں بقاعدہ شرعیہ حرمت مصاہرۃ بحق عمر ثابت نہیں ہے کیونکہ کوئی شہادت مس بالشہوۃ یا تقبیل بالشہوۃ یا زنا کی نہیں ہے اور کلائی پکڑے ہوئے دیکھنا عمر کا یا چاپی کراتے دیکھنا مستلزم مس بالشہوۃ نہیں ہے پس جب کہ زید مس بالشہوۃ کا انکار کرتا ہے تو محض عمر کا چاپی کراتے دیکھنے سے مس بالشہوۃ ثابت نہ ہوگا۔ درمختار میں ہے وفی المس لاتحرم مالم تعلم الشهوة لان الاصل فی التقبیل الشهوة بخلاف المس [2] الخ و فی الشامی ولم یذکر المس و قدمنا عن الذخیرة ان الا صل فیه عدم الشهوة مثل النظر فیصدق اذا انکر الشهوة [3] الخ اور بیان عورت کا شوہر کے حق میں مفید حرمت نہیں ہے کیونکہ اقرار حجت قاصرہ ہے دوسرے شخص کے اوپر اس کے اقرار سے حرمت ثابت نہ ہوگی درمختار میں ہے وان ادعت الشهوة فی تقبیله او تقبیلها ابنه وانکر ها الرجل فهو مصدق الخ [4] درمختار ای ادعت

(۱) دیکھئے رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲' ظفیر
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۸ ج ۲ ظفیر
(۳) ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲
(٤) الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲' ظفیر

وجة انه قبل احد اصولها او فروعها بشهوة او ان احد اصولها او فروعها قبله بشهوة قوله فهو
سدق لانه ینکر ثبوت الحرمة والقول للمنکر الخ [1] شامی وفیه بعد اسطر وکذا اذا اقر بجماع امها
ے التزوج لا یصدق فی حقها فیجب کمال المسمی بعد الدخول و نصفه لو قبله [2] الخ ان عبارات
ے واضح ہے کہ عورت کا قول شوہر کے حق میں اور مرد کا قول عورت کے بارے میں مسموع نہ ہوگا۔ فقط

س نے داماد کو بوس و کنار کیا' کیا حکم ہے ؟

وال ۶۳۹) ایک عورت نے اپنے داماد کو بوس و کنار کیا تو اس شخص پر اس کی زوجہ حرام ہوئی یا نہیں ؟

جواب) در مختار میں ہے قبل ام امرأته الخ حرمت علیه امرأته الی ان قال لان الاصل فی التقبیل
ہوة [3] الخ پس معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ میں اس کی زوجہ اس پر ہمیشہ کو حرام ہو گئی۔ فقط

س کی پستان پکڑی زوجہ حرام ہوئی یا نہیں ؟

وال ۶۴۰) ایک شخص نے اندھیرے میں اپنی ساس کی پستان کو پکڑ کر کھینچا شہوۃ سے یعنی اپنی زوجہ سمجھ کر
ن جب اس کو معلوم ہوا تو بہت شرمندہ ہوا ایسے شخص کے لئے اس کی زوجہ کیسی ہے ؟

جواب) اگر اوپر پستان کے کپڑا نہ تھا یا باریک کپڑا تھا تو بشہوۃ اس کو ہاتھ لگانے سے اس کی زوجہ اس پر حرام
ئی۔ [4] فقط

کا اقرار ہے کہ میرے باپ نے میری بیوی سے زنا کیا پھر انکار کیا' کیا حکم ہے ؟

وال ۶۴۱) اولاً زید کہتا ہے کہ میرے باپ بکر نے میری بیوی زینب کے ساتھ زنا کیا ہے یعنی بچشم خود
ھا ہے بعد میں زید حلف سے بیان کرتا ہے کہ بکر نے میری عورت سے زنا نہیں کیا اور اب عورت کہتی ہے کہ
ے ساتھ بکر نے زنا کیا ہے اور زید نے جب پہلے اقرار کیا تھا کہ بکر نے میری عورت کے ساتھ زنا کیا ہے
وقت عورت منکر زنا تھی اور مسمی بکر جو کہ زید کا باپ ہے منکر زنا ہے اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت
یا نہیں یعنی زینب زید پر حرام ہوئی یا نہیں ؟

وال ۲) جب کہ زید دوسری دفعہ حلف سے کہتا ہے کہ بکر نے میری عورت سے زنا نہیں کیا اور ایک
رت میں زینب بھی منکر زنا ہے تو مفتی دیانۃً یہ فتویٰ دے سکتا ہے کہ اگر فی الواقع زید نے بکر کو زینب سے زنا
بارے میں اقرار غلط کیا تھا تو عند اللہ زینب زید پر حرام نہیں ہوئی یا کیونکر

وال ۳) جب کہ قاضی اس دیار میں نہیں ہے اور زید و زینب دونوں اپنے اقرار سے رجوع کر رہے

رد المحتار باب ایضاً ص ۳۸۹ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۳۷ ظفیر
ایضاً ص ۳۹۰ ج ۲ .ط.س. ج۳ص۳۸' ظفیر
) الدرالمحتار علی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۸ ج ۲ .ط.س. ج۳ص۳۶' ظفیر
) وحرم ایضاً اصل ممسوسته بشهوة ولو بشعر علی الراس بحائل لا یمنع الحرارة الخ و فروعهن مطلقاً و العبرة
ہوة عند المس(درمختار) قوله بشهوة ای ولو من احد هما قوله بحائل ای ولو بحائل الخ فلو کان مانعاً لا تثبت
رمة (رد المحتار فصل فی الحرمات ص ۳۸۵ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۳۲) ظفیر

ہیں تو بصورت ثابت ہونے حرمت مصاہرت کے زینب بلا طلاق دیئے زید کے اپنا نکاح دوسری جگہ کر سکتی ہے نہیں؟

(سوال ٤) جب کہ بکر کے زینب سے زنا کرنے پر کوئی گواہ موجود نہیں ہے اور زید و زینب کے مختلف بیان ہیں تو بکر پر کوئی حد شرعی لگ سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ٥) کیا حدود میں شرعاً حکم ہو سکتا ہے؟

(الجواب) وفی الخلاصة قیل له ما فعلت بام امرا تك فقال جامعتها تثبت الحرمة ای قضاءً و لا یصدق انه کذب ولو هازلاً (درمختار) قوله لا یصدق انه کذب ای عند القاضی واما بینه و بین الله تعالیٰ ان کان کاذباً فیما اقر لم تثبت الحرمة الخ [1] شامی وفی الدرالمختار ایضاً تزوج بکر فوجد هاثیبة وقالت ابوك فضنی ان صدقها بانت بلا مهر والا لا. [2]

لہذا اس صورت میں موافق اقرار زید کے اس کی زوجہ اس پر حرام ہو گئی اور حرمت مصاہرت ثابت ہو گئی اور دوسرا قول اس کا معتبر نہیں لیکن اگر فی الواقع اس نے جھوٹ بولا اور اس کے علم میں زنا ثابت نہیں۔ تو مابینہ و بین اللہ اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہو گی لیکن اگر عورت کو اسکے اقرار سابق کا علم ہو گیا تو اس کو جائز نہیں کہ اس کو وطی کی اجازت دے لان المراة کالقاضی درمختار [3] وغیرہ۔

(۲) مفتی اس طرح فتوی دے گا جو اوپر لکھا گیا یعنی یہ کہے گا کہ موافق زید کے اقرار کے اس کی زوجہ اس پر حرام ہو گئی لیکن اگر واقع میں وہ جانتا ہے کہ میں نے جھوٹ بولا اور یہ اقرار غلط کیا تو مابینہ و بین اللہ اس کی عورت اس پر حرام نہیں ہوئی اور یہ جب ہی متصور ہے کہ اس کی زوجہ کو اس کے اقرار سابق کی خبر نہ ہو۔

(۳) رجوع عن الاقرار تو معتبر نہیں ہے المرء یوخذ باقرارہ قاعدہ مقررہ مسلمہ ہے البتہ درمختار وغیرہ میں یہ تصریح ہے کہ بحرمته المصاهرة لا یرتفع النکاح حتی لایحل لها التزوج الا بعد المتارکة وانقضاء العدة [4] اور شامی میں ہے وعبارة الحاوی الا بعد تفریق القاضی او بعد المتارکة [5] الخ لہ عورت کو قبل تفریق قاضی ما قبل متارکتہ وانقضاء عدت نکاح ثانی جائز نہیں ہے۔

(۴) حد شرعی بکر پر قائم نہ ہو گی کیونکہ اس صورت میں نہ زانی کا اقرار ہے اور نہ شہود اربعہ موجود ہیں۔ وقد قال الله تعالیٰ : واذا لم یاتو بالشهداء فاولئك عند الله هم الکاذبون. [6]

---

(۱) دیکھئے رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ط.س. ج۳ص۳۸ ظفیر

(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٤ ج ۲ ط.س. ج۳ص۳۲ ظفیر

(۳) رد المحتار باب الصریح ص ٥٩٤ ج ۲ ط.س. ج۳ص۲٥۱ والامراة کالقاضی اذا سمعته او اخبرها عدل لایحل لها تمکینه والفتوی علی انه لیس لها قتله ولا تقتل نفسها بل تفدی نفسها بمال او مهر کما انه لیس له قتلها اذا حرمت علیه و کلما هرب رد ته بالسحر و فی البزازیة عن الا وز جندی انها ترفع الا مر للقاضی فان حلف ولا بینة لها فالا ثم علیه قلت ای اذا لم تقدر علی الفداء او الهرب ولا علی منعه عنها فلا ینافی ما قبله (رد المحتار ص ٥٩٤ ج ۲) ظفیر

(٤) الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۹ ج ۲ ظفیر

(٥) رد المحتار فصل ایضاً ص ۳۸۹ ج ۲ ط.س. ج۳ص۳۷

(٦) سورة النور : ۲

(۵) حدود میں تحکیم صحیح نہیں ہے کما فی باب التحکیم من الدرالمختار صح لو فی غیر حدوقود الخ شامی ص ۳۴۸ ج ۴[1] فقط

حرمت مصاہرت میں کافر حاکم کی تفریق درست ہے یا نہیں

(سوال ۶۴۲) زید کا ہندہ سے نکاح ہو چکا ہے نکاح کے بعد زید نے اپنی ساس سے زنا کیا تو اس صورت میں زید کی بیوی اس پر حرام ہوئی یا نہ اگر حرام ہو گئی تو تفریق اسلامی قاضی کی ضروری ہے یا عدالت انگریزی کی تفریق بھی کافی ہے اور ائمہ اربعہ کے مذہب میں سے ترجیح کس امام کے مذہب کو ہے اور کیوں ہے؟

(الجواب) اگر زنا ثابت ہے مثلاً یہ کہ زید زنا کا مقر ہے یا شہادت شرعیہ سے ثابت ہے تو زید کی زوجہ زید پر حرام ہو گئی زید کو لازم ہے کہ اپنی منکوحہ کو علیحدہ کرے یا قاضی یعنی حاکم شرعی ان میں تفریق کرادے حاکم کافر کی تفریق معتبر نہیں ہے اور زنا سے حرمت مصاہرت ثابت ہونے میں امام شافعیؒ کا خلاف ہے لیکن امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ زنا سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے فتح القدیر میں فرمایا کہ یہی مذہب حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عباسؓ وغیر ہم کا اور جمہور تابعین کا بھی یہی مذہب ہے۔ شامی میں ہے قال فی الفتح و بقولنا قال مالك فی روایة واحمد وهو قول عمرو ابن مسعود و ابن عباس فی الاصح الخ – و جمهور التابعین الخ[2] فقط

ساس نے داماد کا بوسہ لیا اور داماد کو انزال ہو گیا حرمت ثابت نہیں ہوئی

(سوال ۶۴۳) زید کی خوشدامن نے زید کا بوسہ لیا اور گلے لگا کر پیار کیا اور زید سفر میں جارہا تھا اور زید کو اسی وقت انزال ہو گیا وہ کہتا ہے کہ میرا شہوانی خیال بالکل نہ تھا بے اختیار انزال ہو گیا تو اب زید کی زوجہ اس پر حرام ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں زید کی زوجہ زید پر حرام نہیں ہوئی در مختار میں ہے فلو انزل مع مس او نظر فلا حرمة به یفتی[3] الخ فقط

زید کا سوتیلی ماں سے زنا کا اقرار حرمت کے لئے کافی نہیں

(سوال ۶۴۴) زید پر اپنے باپ کی منکوحہ یعنی سوتیلی ماں سے زنا کا شبہ ہوا مسجد میں چند اشخاص نے زید سے دریافت کیا اور دھمکایا بلکہ ایک شخص نے زید کے منہ پر تھپڑ بھی مارا مگر زید نے اقبال نہیں کیا پھر زید کو ایک مولوی صاحب نے جو متقی خدا پرست ہیں علیحدہ حجرہ میں بلا کر نہایت شفقت سے دریافت کیا کہ آیا واقعی تمہارا ناجائز تعلق تمہاری سوتیلی ماں سے ہے؟ زید نے اقبال کیا مولوی صاحب نے چند اشخاص کو بلا

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب التحکیم ص ۴۸۳ ج ۴ ط.س. ج۳ص ۴۲۹' ظفیر
(۲) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۴ و ۳۸۵ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۳۲' ظفیر
(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۳۳' ظفیر

کہ زید کا اقبال سنوادیا صبح کو زید نے اپنے ہم عمر لڑکے سے بیان کیا کہ میں نے جورات کو اقبال زنا کیا ہے وہ ڈر سے کیا ہے دراصل میرا کوئی گناہ نہیں زید نوخیز لڑکا ہے جس کی عمر سولہ سال کی ہے اس کی سوتیلی ماں جوان ہے جو صاحب اولاد ہے وہ زید کو اپنا بیٹا کہتی ہے زید اسکو مائی کہتا ہے زید خود شادی شدہ ہے عورت اس کے گھر میں ہے سب ایک ہی گھر میں رہتے ہیں زید کی بیوی جب کبھی اپنی سوتیلی ساس سے لڑتی جھگڑتی ہے تو اس کو زید کی تہمت دیتی ہے شہادت چشم دید زنا یا بوس وکنار وغیرہ کے متعلق کوئی نہیں ہے زید کا وہ اقبال جو اس نے مولوی صاحب کے روبرو کیا جسے چند آدمیوں نے سنا اس جرم کے ارتکاب کا ثبوت ہے۔

سوال یہ ہے کہ زید کی سوتیلی ماں اس کے والد پر حرام ہوگئی یا نہیں؟ اور اس قدر ثبوت پر اہل اسلام زید اور اس کے باپ سے کھانا پینا ترک کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(الجواب) زید کی سوتیلی ماں اور زید کا باپ جب کہ زید کے اس فعل زنا و مس بالشہوۃ کا اقرار نہیں کرتے اور شہادت شرعیہ موجود نہیں تو محض زید کے اقرار کرنے سے زید کی سوتیلی ماں زید کے باپ پر حرام نہیں ہوئی ظاہر ہے کہ زید کا اقرار اس کی والدہ وغیرہ کے حق میں معتبر نہیں ہوسکتا ہے اور یہ امر مسلم عندالفقہا ہے کہ ایک شخص کا اقرار دوسرے کے حق میں معتبر نہیں ہوتا پس زید کے باپ کا کھانا پینا علیحدہ کرنا اور اس کو چھوڑ نا درست نہیں ہے اور زید کا اقرار باوجود تکذیب کرنے اس کی سوتیلی ماں اور والد کے محض کذب اور بہتان ہے جس کے مطالبہ کا حق اس کی سوتیلی ماں کو ہے جسکو تہمت لگائی گئی ہے اور جب کہ اس کو کچھ مطالبہ نہ ہو تو دوسروں کو کچھ حق مطالبہ کا نہیں و کذااذا اقربجماع امها قبل التزوج لايصدق فی حقها شامی ص ۳۹۰ ج ۲ – وان ادعت الشهوة فی تقبيله او تقبيها ابنه وانكر ها الرجل فهو مصدق لاهی . درمختار. وقال فی الشامی لا نه ينكر ثبوت الحرمة والقول للمنكر' شامی ص ۳۸۹ ج ۲ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حرمت مصاہرت کے لئے کتنے گواہ ضروری ہیں

(سوال ۶۴۵) حرمت مصاہرت کے لئے کتنی شہادتوں کی ضرورت ہے اگر کسی شخص کو چند اشخاص نے منفرداً متفرق اوقات میں اپنی خوشدامن سے بدفعلی کرتے ہوئے دیکھا ہو تو اس سے حرمت مصاہرت ثابت ہوگی یا نہیں کیا ثبوت زنا کی طرح اس کے واسطے بھی چار شاہدوں کی اجتماعاً دیکھنے کی ضرورت ہے؟

(الجواب) و مصابها للزنا اربعة رجال ولو علق عتقه بالزنا و قع برجلين ولا حد الخ و لغير ها من الحقوق سواء كان الحق مالاً وغيره كنكاح و طلاق ووكالةِ الخ رجلان او رجل وامراتان الخ درمختار.[1] پس اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہوجاوے گی کیونکہ حرمت مصاہرت دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے ثابت ہوجاتی ہے اگرچہ زنا کا ثبوت اور حد کا جاری کرنا اس سے نہ ہوگا۔ فقط

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار كتاب الشهادة ص ۵۱٤ و ۵۱۵ ج ٤ .ط.س.ج۳ص ٤٦٤' ظفير

لڑکی کے ساتھ زنا کرنے سے بیوی حرام ہو جاتی ہے

(سوال ٦٤٦) ایک شخص زید نے اپنی حقیقی لڑکی کے ساتھ زنا کیا تو اب اس لڑکی کی والدہ زید کے نکاح میں رہے گی یا نہیں؟

(الجواب) اس لڑکی کی والدہ اس زانی پر ہمیشہ کو حرام ہو گئی اس کو علیحدہ کر دینا لازم ہے اور کبھی اس سے نکاح نہیں ہو سکتا وحرم ایضاً بالصهرية اصل مزنية الخ درمختار .[1] وفي الشامي عن البحر و حرمة اصولها و فروعها على الزاني الخ[2] فقط

جب داماد خوشدامن سے زنا کا اقرار کرے تو بیوی حرام ہو جائے گی

(سوال ٦٤٧) ایک شخص نے جبر واکراہ یہ اقرار کیا کہ میں نے اپنی خوشدامن سے زنا کیا حالانکہ اس کی خوشدامن مرحومہ مقر تھی کہ یہ حمل میرے بہوئی کا ہے نیز حرمت مصاہرۃ ایک دو عورت کی گواہی سے ثابت ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) قيل له ما فعلت بام امرأتك فقال جا معتها تثبت الحرمة ولا يصدق انه كذب درمختار .[3] اس سے معلوم ہوا کہ اس صورت میں اس کی زوجہ اس پر موافق اس اقرار کے حرام ہو گئی اگرچہ وہ کہے کہ میں نے جھوٹ کہا ہے یعنی قاضی اس کے جھوٹ کو تسلیم نہ کرے گا اور شامی میں ہے کہ اگر فی الواقع وہ اقرار اس کا جھوٹ ہو تو فیمابینہ وبین اللہ اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہو گی اما بينه و بين الله تعالىٰ ان كان كاذباً فيما اقر لم تثبت الحرمته شامی اور حرمت مصاہرۃ ایک دو عورت کی گواہی سے ثابت نہ ہو گی۔ فقط

خوشدامن کے داماد کے ہاتھ پر چاول رکھنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

(سوال ٦٤٨) زید نے اپنی خوشدامن سے کچے چاول نمونہ دیکھنے کے لئے مانگے اس نے چاول لیکر زید کے ہاتھ پر رکھ دیئے زید کے دل میں یہ خیال تھا کہ اگر خوشدامن کے ساتھ ذرا بھی مس بالشہوۃ ہو جائے تو زوجہ حرام ہو جاتی ہے اس لئے وہ بہت احتیاط کرتا تھا لیکن جب خوشدامن نے اس کے ہاتھ پر چاول رکھے تو اسے خیال آیا کہ یہی مس بالشہوۃ...... باعث حرمت ہو جاتا ہے کہیں ایسا نہ ہو جائے اس خیال کے آتے ہی اس کے آلہ تناسل میں خفیف سا احساس پیدا ہوا مگر قیام کی حد تک نہیں پہنچا اور میلان قلب بھی ہرگز ہرگز نہ تھا اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں حرمت مصاہرۃ ثابت نہیں ہے اور خفیف سا احساس حد شہوۃ میں داخل نہیں ہے جب کہ میلان قلب بھی نہ تھا اور بظاہر چاول ہاتھ پر رکھنے کے وقت بھی نہ تھا بلکہ بعد میں خیال مذکور آکر خفیف سا احساس ہوا جو حد شہوۃ میں داخل نہیں ہے ۔قال في الدرالمختار والعبرة للشهوة عند المس والنظر لا بعد هما - قال في الشامي فيفيد اشتراط الشهوة حال المس فلو مس بغير شهوة ثم اشتهى عن ذالك المس لا تحرم عليه[4] فقط

---

(١) الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار ص ٣٨٤ ج ٢ . ط.س. ج٣ص ٣٢ باب المحرمات
(٢) رد المحتار ایضاً . ط.س. ج٣ص ٣٢ ظفیر
(٣) الدرالمختار علی ہامش رد المحتار فصل في المحرمات ص ٣٩٠ ج ٢ . ط.س. ج٣ص٣٨ ، ظفیر
(٤) دیکھئے رد المحتار فصل في المحرمات ص ٣٨٥ ج ٢ . ط.س. ج٣ص ٣٣ ، ظفیر

تیسری فصل

وہ عورتیں جن سے دودھ کے رشتہ کی وجہ سے نکاح حرام ہوتا ہے

مریم نے جب زید کی بیوی کا دودھ پیا ہے تو کیا مریم یا اس کی لڑکی کے ساتھ زید کے بیٹے کی شادی جائز ہے؟

(سوال ۶۴۹) زید نے عمر کی ہمشیرہ فاطمہ سے اور عمر نے زید کی ہمشیرہ سے نکاح کیا' زید کے لڑکا عبدالحمید ہوا' اور عمر کے دختر مسماۃ مریم ہوئی عبدالحمید نے مریم کی والدہ یعنی اپنی پھوپھی کا دودھ پیا اور مریم نے عبدالحمید کی والدہ اپنی پھوپھی کا دودھ پیا پھر زید نے مسماۃ خانم جان سے دوسرا نکاح کیا اس سے ایک لڑکا عبدالصمد ہوا تو عبدالصمد کا نکاح مریم یا مریم کی دختر کے ساتھ جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) صورت مسئولہ میں مریم زید کی دختر رضاعی ہوئی کیوں کہ مریم نے جب کہ فاطمہ زوجہ زید کا دودھ پیا تو مریم جیسے فاطمہ کی رضاعی دختر ہوئی اسی طرح زید کی بھی دختر رضاعی ہوئی جیسا کہ شعر مشہور از جانب شیر دہ ہمہ خویش شوند الخ میں مذکور ہے وفی الدرالمختار و یثبت به الخ و ان قل الخ امومية المرضعة للرضيع و يثبت ابوة زوج مرضعة اذا كان لبنها منه له [1] الخ پس مریم زید کی دختر رضاعی ہوئی تو عبدالصمد پسر زید از بطن زوجہ ثانیہ خانم جان' مریم کا بھائی ہوا اور مریم کی دختر عبدالصمد کی بھانجی رضاعی ہوئی پس عبدالصمد کا نکاح مریم یا مریم کی دختر سے صحیح نہیں ہے۔قال الله تعالىٰ : واخواتكم من الرضاعة [2] وقال رسول الله ﷺ يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب [3] فقط

بچی نے صرف منہ لگایا تو کیا اس سے حرمت رضاعت ثابت ہو گی

(سوال ۶۵۰) ہندہ لیٹی ہوئی تھی احمدی دختر ہندہ اپنی ماں ہندہ کا دودھ پی رہی تھی احمدی نے تو اپنی چھاتی کو چھوڑا اور ہندہ کسی عورت سے منہ موڑ کر بات کرنے لگی کہ اچانک بے خبری میں حمیدہ نے جو ہندہ کی ہمشیرہ کی دختر ہے ہندہ کی چھاتی منہ میں لے لی ہندہ نے اسی وقت فوراً اپنی چھاتی حمیدہ کے منہ سے نکال لی اور حمیدہ کا منہ کھولا تو کچھ دودھ نظر نہیں آیا اور احتیاطاً حمیدہ کے ہونٹوں کو کپڑے سے پونچھ دیا گیا

---

(۱) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ و ص ۵۵۷ ج ۲ .ط.س. ج۳ص ۲۱۲' ظفیر
(۲) سورة النساء رکوع ۴' ظفیر
(۳) عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة رواه البخاری وفی رواية ان الله حرم من الرضاعة ما حرم من النسب . رواه مسلم (مشكوة باب المحرمات ج۲ ص۲۷۳) ظفير

اتنی سی بات پر رشتہ رضاعت ثابت ہو گیا اور کیا نکاح زید پسر ہندہ کا حمیدہ سے حرام ونا جائز ہے؟
(الجواب) اگر گمان غالب ہندہ کا یہ ہے کہ حمیدہ کے منہ میں کچھ دودھ نہیں گیا تو حرمت رضاعت اس صورت میں ثابت نہیں اور نکاح زید پسر ہندہ کا حمیدہ سے درست ہے اور اگر ظن غالب حمیدہ کے حلق میں کوئی قطرہ دودھ کا گیا ہے تو حرمت رضاعت ثابت ہو گئی اور زید پسر ہندہ کا نکاح حمیدہ سے درست نہیں ہے اصل یہ ہے کہ محض شک سے تو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور گمان غالب اگر دودھ پینے کا ہو تو حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اور حرمت رضاعت ایک قطرہ دودھ کا رضیع کے حلق میں جانے سے بھی ثابت ہو جاتی ہے در مختار میں ہے۔ و یثبت به الخ وان قل ان علم وصوله لجوفه من فمه اوانفه لا غير فلو التقم الحلمة ولم يدر ادخل اللبن في حلقه ام لا لم يحرم لان في المانع شكاً ولوالجيه[1] الخ اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ اگر رضیع کے حلق میں دودھ جانے میں شک ہو اور دودھ حلق میں جانا معلوم نہ ہو تو حرمت ثابت نہیں ہوتی اور اگر قرائن سے یہ معلوم ہو اور گمان غالب ہو کہ کوئی قطرہ پیٹ میں حمیدہ کے گیا ہے تو حمیدہ دختر رضاعی ہندہ کی ہو گئی اور نکاح زید کا اس سے درست نہیں ہے اور قرائن میں سے یہ بھی ہے کہ جب ہندہ کی دختر ہندہ کا دودھ پی رہی تھی اور اسی وقت اس کے علیحدہ ہوتے ہی حمیدہ نے ہندہ کی چھاتی منہ میں لی تو ظاہر حال اس پر دال ہے کہ حمیدہ کے حلق میں دودھ گیا ہے اور ایسے قرائن کا فقہا نے اعتبار کیا ہے كما نقله الشامي عن الطحطاوي[2] فقط

پلانے والی کو دودھ پلانا صحیح یاد نہیں تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۶۵۱) ہندہ کے والدین قسم کھاتے ہیں کہ ہماری ہندہ نے ماما عظمت کا دودھ نہیں پیا ہے علاوہ ہندہ کے چار لڑکیوں نے ماما عظمت کا دودھ پیا ہے زید نے بھی ماما عظمت کا دودھ پیا ہے ماما عظمت کہتی ہے کہ مجھ کو اچھی طور سے یاد نہیں ہے کہ ہندہ کو بھی میں نے دودھ پلایا ہے کبھی خیال پڑتا ہے کہ پلایا ہے اور کبھی خیال پڑتا ہے کہ نہیں پلایا ایسی صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہو گی یا نہیں اور زید کا نکاح ہندہ سے جائز ہے یا نہیں؟
(الجواب) شک سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور صرف ایک عورت کے بیان سے بھی ثابت نہیں ہوتی اور صورت مذکورہ میں اس ایک عورت دودھ پلانے والی کو بھی شبہ ہے لہذا حرمت رضاعت مابین زید و ہندہ ثابت نہ ہو گی اور نکاح زید کا ہندہ کے ساتھ درست ہے۔ كذا في الدر المختار[3] فقط

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵٦ و ص ۵۵۷ ج ۲. ط.س. ج۳ص۲۱۳ ... ۲۱۳ ظفير (۲) قوله ان لم تظهر علامة لم ارمن فسرها و يمكن ان تمثل بتردد المراة ذات اللبن على المحل الذى فيه الصبية او كونها ساكنة فيه فانه امارة قوية على الارضاء. ط (رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج ۲. ط.س. ج۳ص۲۰۳) (۳) فلو التقم الحلمة ولم يدر ادخل اللبن في حلقه ام لا لم يحرم لان في المانع شكا (درمختار) لو ادخلت الحلمة في فى الصبى و شكت فى الارتضاع لا تثبت الحرمة بالشك (رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵٦ ج ۲. ط.س. ج۳ص۲۱۲) والرضاع حجة حجة المال وهى شهادة عدلين او عدل و عدلتين (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵٦۸ ج ۲. ط.س. ج۳ص۲۲٤) ظفير

مرنے والی بیوی نے کہا کہ فلاں لڑکی کو میں نے دودھ پلایا ہے تم شادی نہ کرنا کیا حکم ہے؟

(سوال ۶۵۲) ایک خاتون نے اپنے مرض الموت میں اپنے خاوند سے تخلیہ میں کہا کہ اب میں قریب المرگ ہو گئی ہوں لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ میں نے فلاں لڑکی کو دودھ پلایا تھا ایسا نہ ہو کہ میری موت کے بعد تم اس سے نکاح کر بیٹھو عورت کے فوت ہونے پر مسئلہ کسی عالم کے سامنے پیش ہوا سائل نے کل ماجرا سنا کر فتویٰ مانگا قاضی عالم مذکور نے محض اس بناء پر کہ کوئی گواہ موجود نہیں سائل کو لڑکی مذکورہ کے ساتھ منشائے شریعت اسلام نکاح کی اجازت دی چنانچہ نکاح بھی ہو گیا اب سوال یہ ہے کہ ازروئے شریعت عزاء مفتی کو اس معاملہ میں صرف سائل کے بیان پر اعتبار کرنا جائز تھا یا نہیں اور نکاح شرعاً جائز ہوا یا نہیں؟

(الجواب) شخص مذکور نے اگر اپنی زوجہ مرحومہ کے بیان کی تصدیق نہیں کی اور اس کو یقین دودھ پلانے کا نہیں تو چوں کہ شہادت شرعیہ دودھ پلانے کی موجود نہیں ہے لہذا نکاح مذکور صحیح ہے اور فتویٰ عالم کا صحیح ہے قال فی الدر المختار حجة المال وهی شهادة عدلین او عدل و عدلتین وفی الشامی قوله وهی شهادة عدلین الخ ای من الرجال وافادانه لا یثبت بخبر الواحد امراة کان اورجلاً قبل العقد او بعده و به صرح فی الکافی والنهایة الی اخرما حقق و فصل [1] (لیکن اگر شخص مذکور بیوی کی تصدیق کرتا ہے اور سوال سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ کہیں شخص مذکور کا انکار مذکور نہیں ہے تو پھر نکاح درست نہ ہوگا۔ ظفیر)

جب خالہ کا دودھ پیا تو اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۶۵۳) دو چچازاد بہنیں ہیں ایک کے محض شیر خوار لڑکا ہے اور دوسری کے ایک لڑکی شیر خوار بچہ کا رشتہ اس لڑکی سے قرار پا گیا یہ شیر خوار بچہ اکثر اوقات اپنی خالہ یعنی آئندہ ہونے والی ساس کے پاس رہنے لگا یہ خالہ اس شیر خوار لڑکی کو راضی اور خوش رکھنے کے لئے اپنے پستان دیتی تھی تو کچھ دودھ مثل پانی نکل کر لڑکے کی تسلی کر دیتا تھا گو پیٹ بھر کر وہ اپنی اصلی والدہ کا دودھ پیتا تھا مگر قدرے قلیل پانی سا دودھ آئندہ ساس کے پستان سے بھی پیتا رہا اب وہ دونوں قابل شادی ہو گئے ہیں اس صورت میں اس لڑکے کا نکاح اس دختر سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں وہ لڑکا اپنی خالہ کا رضاعی پسر ہو گیا کیوں کہ ایک قطرہ دودھ سے بھی جو بحالت شیر خوارگی کسی بچے کو پلایا جاوے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے پس وہ لڑکی خالہ کی اور یہ لڑکا جس نے کوئی قطرہ دودھ کا پیا بہن بھائی رضاعی ہو گئے ان دونوں کا باہم نکاح درست نہیں ہے۔[2]

---

(۱) رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۲۲۴ ظفیر

(۲) قلیل الرضاع و کثیره سواء اذا حصل فی مدة الرضاع تعلق به التحریم (هدایه) اما لوشك بان ادخلت الحلمة فی فم الصغیر وشکت فی الارتضاع لا تثبت الحرمة بالشك الخ والواجب علی النساء ان لا یرضعن کل صبی من غیر ضرورة (فتح القدیر لابن الهمام کتاب الرضاع ص ۳۰۴ و ۳۰۵ ج ۳) ظفیر

ہندہ نے جس لڑکے کو دودھ پلایا اس کی شادی ہندہ کی نواسی سے جائز نہیں

(سوال ٦٥٤) ہندہ کے چھ بچے پیدا ہوئے تین لڑکے اور تین لڑکیاں ہندہ نے سب سے چھوٹے لڑکے کی باری کا دودھ اپنی خالہ زاد بہن کے لڑکے کو پلایا ایک سال کی عمر میں تو اس رضاعی لڑکے کا نکاح ہندہ کی نواسی سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ہندہ کی نواسی کے ساتھ ہندہ کے رضاعی پسر کا نکاح درست نہیں ہے کیونکہ وہ نواسی ہندہ اس لڑکے کی بھانجی رضاعی ہوئی۔[1] فقط

جس سالی کی لڑکی نے اس کی بھاوج کا دودھ پیا ہے اس سے شادی جائز نہیں

(سوال ٦٥٥) (٢) خالو سے بھانجی کا نکاح درست ہے یا نہیں جب کہ دختر سالی نے خالو کی بھاوج کا دودھ پیا ہے تو دودھ کے رشتہ سے دختر مذکور خالو کی بھتیجی ہوتی ہے ایسی حالت میں خالو دختر سالی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) بھتیجی رضاعی سے نکاح درست نہیں ہے لحدیث الشیخین یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب [2] فقط

تین سال کی عمر میں دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

(سوال ٦٥٦) چھوٹی ہمشیرہ کو بڑی ہمشیرہ نے دودھ پلایا بڑی ہمشیرہ کہتی ہے دودھ پلانے کے وقت چھوٹی ہمشیرہ کی عمر تین برس کی تھی اس کے سوا اور کوئی شہادت کسی قسم کی نہیں ہے تو اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں والدہ نے یہ کہا تھا کہ تم ہر دو ہمشیرہ نے باہم ایک دوسرے کو دودھ پلایا ہے آپس میں ناطہ نہ کرنا۔

(الجواب) دودھ پلانے والی جب کہ عمر چھوٹی ہمشیرہ کی بوقت دودھ پلانے کے تین برس کی بتلاتی ہے اور کوئی دوسری شہادت رضاعت اور عمر کے بارے میں موجود نہیں ہے تو اس صورت میں حرمت رضاعت کا حکم نہ کیا جاوے گا اور چھوٹی بہن بڑی بہن کی دختر رضاعی متصور نہ ہوگی۔ کما فی الدر المختار یثبت التحریم فی المدة فقط الخ وفی الشامی اما بعدها فانه لا یوجب التحریم [3] اور ان کی والدہ کا بیان مبہم ہے اور اس کے سوا وہ شہادت کافی بھی نہیں ہے۔[4] فقط

جس کی نانی کا دودھ پیا ہے اس کے نواسے سے نکاح جائز نہیں

(سوال ٦٥٧) ایک عورت نے ایسے مرد سے نکاح کیا جس کی نانی کا دودھ اس عورت نے پیا ہے اور نانی کا

---

(١) یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب (هدایه) فحدیث الصحیحین مشهور (فتح القدیر کتاب الرضاع ص ٣٠٧ ج ٣ ظفیر (٢) ایضاً ١٢ ظفیر (٣) دیکھئے (رد المحتار باب الرضاع ص ٥٥٥ ج ٢ ط.س. ج٣ ص ٢١٣) ظفیر
(٤) حجة حجة المال وهی شهادة عدلین او عدل و عدلتین (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ٥٦٨ ج ٢ ط.س. ج٣ ص ٢٢٤) ظفیر

دودھ ولادت کے سبب سے نہ تھا بلکہ بچہ کو چھاتی سے لگانے سے دودھ اتر آیا تھا زمانہ اس کے دودھ پینے کا چھ ماہ کی عمر کا ہے یہ نکاح جائز ہے یا نہیں بعض علماء اس نکاح کو ناجائز فرماتے ہیں؟

(الجواب) بیشک نکاح مذکور ناجائز ہے کیونکہ وہ عورت جس نے اس مرد کی نانی کا دودھ پیا خالہ رضاعی اس مرد کی ہے اور خالہ جیسے نسبی حرام ہے رضاعی خالہ بھی حرام ہے لقوله عليه السلام يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب [۱] اور مدت رضاعت میں دودھ پینے سے ہر طرح حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے خواہ مرضعہ کے ولادت فی الحال نہ ہوئی ہو ویسے ہی بچہ کو چھاتی پر لگانے سے دودھ اتر آیا ہو۔[۲] فقط

زید کی دوسری بیوی نے عائشہ کو دودھ پلایا تو زید کے بیٹے کا نکاح عائشہ سے درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۶۵۸) زینب ایک لڑکا منیر احمد چھوڑ کر مر گئی بعد ازاں زید شوہر زینب و والد منیر احمد نے نکاح ثانی ان خاتون سے کیا جس سے ایک دختر حامدہ پیدا ہوئی خاتون نے اس کا جھوٹا دودھ عائشہ کو پلادیا اگر اب منیر احمد ابن زینب زوجہ اولی کا عقد عائشہ سے کیا جائے تو جائز ہوگا یا نہیں جب کہ منیر احمد نے نہ خاتون کا دودھ پیا ہے اور نہ عائشہ کی ماں و نانی کا دودھ پیا ہے اور عائشہ نے بھی زینب کا دودھ ہرگز نہیں پیا ہے۔

(الجواب) منیر احمد کے باپ زید نے جب کہ منیر احمد کی ماں زینب کے مرنے کے بعد خاتون سے نکاح ثانی کیا اور خاتون کے بطن سے زید کی دختر حامدہ پیدا ہوئی اور عائشہ نے خاتون کا دودھ پیا تو عائشہ زید کی بھی دختر رضاعی ہوگئی اور منیر احمد کی بہن رضاعی علاتی ہوگئی لہذا منیر احمد کا نکاح عائشہ سے درست نہیں ہے۔ کما فی الدر المختار و يثبت ابوة زوج مرضعة اذا كان لبنها منه له [۳] الخ اور شامی میں ہے وقد يكون لاب كما اذا كان لرجل امرأتان وولد تامنه فارضعت كل واحدة صغيراً فان الصغيرين اخوان لاب حتى لو كان احدهما انثى لا يحل النكاح بينهما الخ .[۴] فقط

رضاعی دادا اور نانا کی بیوی کیوں حرام ہے اور شرح وقایہ کی عبارت کا کیا مطلب ہے؟

(سوال ۶۵۹) آنجناب کی طرف سے میرا سوال جو دادا رضاعی اور نانا رضاعی کی زوجہ کو رضیع کے لئے نکاح جائز ہونے کے بارے میں تھا اس کا جواب ملنے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جیسا نانا کی زوجہ اور دادا نسبی کی زوجہ سے نکاح حرام ہے اسی طرح نانا و دادا رضاعی کی زوجہ سے بھی نکاح حرام ہے مگر شرح وقایہ کتاب الرضاع میں مستثنے کے آخر میں جو یہ عبارت وام عمه و عمته وام خاله وخالته میں ہے اس میں تین صورتیں نکلنے پر شارح نے اشارہ فرمایا جیسا کہ اوپر وام اخيه واخته کی تین تین صورتیں بنتی تھیں

---

(۱) دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۲۱۳' ظفیر
(۲) ويثبت به الخ وان قل (ایضاً ص ۵۵۶ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۲۱۲) ظفیر
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج ۲' ظفیر
(۴) رد المحتار باب الرضاع تحت قوله لكونهما اخوين ص ۵۶۱ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۲۱۷. ۱۲ ظفیر

اسی طرح اگر یہاں بھی نکلیں تو ان صورتوں میں سے ایک صورت ایسی نکلتی ہے جس سے رضاعی دادایانانا کی زوجہ یعنی رضاعی باپ یاماں کی سوتیلی ماں کو نکاح کرنا جائز ثابت ہوتا ہے پہلی صورت چچایاماموں نسبی کی رضاعی ماں دوسری صورت چچایاماموں رضاعی کی ماں رضاعی' خیر ان دونوں کے جواز میں کچھ شبہ نہیں رہالیکن تیسری صورت میں شبہ ہے ماں یاباپ رضاعی کی سوتیلی ماں جائز ہونا چاہئیے یہ جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) حدیث شریف میں آیا ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب [1] اس سے متعلق حرمت ان عورتوں رضاعی کی ثابت ہوتی ہے جن کی حرمت نسب سے ثابت ہے اور اس میں دادارضاعی اور نانا رضاعی کی زوجہ بھی داخل ہے۔ کما فی الدر المختار و زوجة اصله و فرعه مطلقاً ولو بعیداً دخل بها ام لا واما بنت زوجة ابیه او ابنه فحلال و حرم الکل مما مر تحریمه نسباً و مصاهرة رضاعاً [2] الخ اور رد المحتار میں ہے یعنی یحرم من الرضاع اصوله و فروعه و فروع ابویه و فروعهم و کذا فروع اجداده وجداته الصلبیون و فروع زوجة واصولها و فروع زوجها و اصوله و حلائل اصوله و فروعه [3] الخ اور مسوی شرح مؤطا میں شاہ ولی اللہ صاحب باتفاق علماء تحریر فرماتے ہیں کل من عقد النکاح علی امراة یحرم المنکوحة علی اباء النکاح وان علوا و علی ابنائه و ابناء اولاده من النسب والرضاع جمیعا وان سفلوا تحریماً مؤبداً بمجرد العقد اور عالمگیری میں محرمات صہریہ کے بیان میں لکھا ہے والرابعة نساء الاباء والا جداد من جهة الاب اوالام وان علوا فهو لاء محرمات علی التابید نکاحاً ووطئاً کذافی الحاوی القدسی [4] اور پھر اسی میں محرمات رضاع کے بیان میں لکھا ہے کل من تحرم بالقرابة والصهریة تحرم بالرضاع علی ما عرف فی کتاب الرضاع [5] اور کتاب الرضاع میں اگرچہ لکھا ہے وتحل ام اخیه وام عمه و عمته وام خاله وام خالته من الرضاعة هکذا فی شرح الوقایه لیکن تیسری صورت مسئولہ کا اس میں ذکر نہیں ہے پس مقتضی احتیاط اسی میں ہے کہ تمام صورتوں مسئولہ میں مقابلہ ان عبارات معتبرہ کے اس کے خلاف پر عمل کرنا درست نہیں۔

جس عورت کا دودھ پیا ہے اس کی کسی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۶۵۰) ایک لڑکے نے اپنے باپ کی حقیقی چچی کا دودھ پیا جس کے بہت فرزند ہیں جس لڑکی کے ساتھ اس نے دودھ نہیں پیا اس سے اس لڑکے رضیع کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) مرضعہ کی تمام اولاد رضیع پر حرام ہو جاتی ہے خواہ اس کے ساتھ دودھ پیا ہو یا نہ پیا ہو یعنی اگلی پچھلی اولاد مرضعہ کے سب بچے شیر خوار پر حرام ہیں پس کسی کے ساتھ ان میں سے نکاح درست

---

(۱) مشکوة باب المحرمات ص ۲۷۲ ظفیر
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۳ ج ۲ ط ـ س ـ ج ۳ ـ ص ۳۱
(۳) رد المحتار فصل ایضاً ص ۳۸۳ ج ۲ ' ط.س. ج ۳ ص ۳۱ . ظفیر
(٤) عالمگیری مصری باب اقسام المحرمات ص ۲۵۶ ج ۲ .ط.س. ج ۳ ص ۲۷٤ ظفیر
(۵) عالمگیری مصری باب ثالث فی بیان المحرمات ص ۲۵۹ ج ۲ .ط. ماجدیه ج ۱ ص ۲۷۷ ' ظفیر

نہیں ہے۔ [1] از جانب شیر دہ ہمہ خویش شوند الخ

رضاعی بھانجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۶۵۱) زید نے ہندہ کا دودھ پیا اور ہندہ کی بیٹی نسبی زینب نے سلیمہ کو دودھ پلایا اس لئے یہ سلیمہ زید کی رضاعی بھانجی ہوئی اب زید کا نکاح سلیمہ سے جائز ہے یا حرام؟

(الجواب) ہندہ مرضعہ کی دختر نسبی زید کی بہن رضاعی ہوئی اور سلیمہ زید کی بھانجی رضاعی ہوئی لہذا بحکم حدیث یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب [2] و بحکم حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم الی قولہ تعالیٰ و بنات الاخ و بنات الاخت الآیۃ [3] زید کا نکاح سلیمہ سے ناجائز اور حرام ہے۔ فقط

رضاعی بیٹی سے نکاح درست نہیں ہے

(سوال ۶۵۱) ہندہ زید کی رضاعی بہن ہے زید کی والدہ فوت ہوگئی اب زید کا باپ بکر ہندہ سے عقد شرعی کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ہندہ اور زید کے بہن بھائی ہونے کی اگر یہ صورت ہوتی ہے کہ ہندہ نے زید کی والدہ "منکوحہ بکر کا دودھ پیا ہے" تو اس صورت میں ہندہ بکر کی بھی دختر رضاعی ہو گئی پس نکاح بکر کا ہندہ سے اس صورت میں حرام ہے [4] اور اگر یہ صورت ہوتی کہ زید نے ہندہ کی والدہ کا دودھ پیا ہے یا دونوں نے کسی تیسری عورت کا دودھ پیا ہے اس وجہ سے وہ دونوں بہن بھائی رضاعی ہیں تو اس صورت میں زید کے باپ بکر کا نکاح ہندہ سے جائز ہے کما فی الدرالمختار و تحل اخت اخیہ رضاعاً [5] الخ وقس علیہ اخت ابنہ فقط

دو بہنوں میں سے ایک نے دوسرے کی بعض اولاد کو دودھ پلایا اور بعض کو نہیں تو شادی کا کیا حکم ہے

(سوال ۶۵۳) رقیہ و زینب حقیقی بہنیں ہیں اور رقیہ نے زینب کے لڑکے ظہور الحسن و اظہار الحسن و صدر الحسن کو دودھ پلایا ہے اور زینب نے بھی رقیہ کی لڑکی فاطمہ اور لڑکے غلام محمد مرتضی کو دودھ پلایا ہے پس اب رقیہ کے لڑکے غلام محمد مصطفےٰ و غلام محمد مجتبی کی شادی زینب کی لڑکی آمنہ و کلثوم سے جائز ہے یا نہیں یہ واضح رہے کہ غلام محمد مصطفےٰ اور غلام محمد مجتبیٰ نے زینب کا دودھ نہیں پیا اور نہ آمنہ و کلثوم نے رقیہ کا دودھ پیا۔

---

(۱) یحرم علی الرضیع ابواہ من الرضاع واصولهما و فروعهما من النسب والرضاع جمیعا (عالمگیری مصری کتاب الرضاع ص ۳۲۱ ج۲. ط.س. ج۳ص۳۴۳) ظفیر

(۲) مشکوۃ شریف باب المحرمات ص ۲۷۳

(۳) سورۃ النساء رکوع ۴

(۴) و یثبت به وان قل الخ امومیة المرضعة للرضیع و یثبت ابوة زوج مرضعة اذا کان لبنها منه له والا لا' فیحرم منه ای بسببه ما یحرم من النسب (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج ۲ .ط.س. ج۳ص۲۱۲) ظفیر

(۵) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱ ج ۲ .ط.س. ج۳ص۲۱۷'۱۲ ظفیر

(الجواب) در مختار میں ہے و تحل اخت اخیه رضاعاً[1] پس صورت مسئولہ میں غلام مصطفیٰ اور غلام مجتبیٰ پسران رقیہ کا نکاح آمنہ و کلثوم دختران زینب سے درست ہے۔ فقط

جس پوتے کو دادی نے دودھ پلایا اس کا نکاح اس کی نواسی سے جائز نہیں

(سوال ٦٥٤) شوکت علی لڑکا چودھ پندرہ یوم کا تھا کہ اس کی والدہ بیمار ہو گئی اس حالت میں دو تین مرتبہ اس کی دادی مسماۃ حسینی بیگم نے اس کو دودھ پلایا اور دودھ پلانے کی عینی شاہد سوائے اس کی ماں اور دادی کے اور کوئی نہیں ہے تو شوکت علی سے مسماۃ محمودہ بانو کی دختر کا نکاح یعنی مسماۃ حسینی بیگم کی نواسی کا نکاح شوکت علی سے جائز ہے یا نہیں اور شوکت علی عباس علی کا لڑکا ہے یعنی حسینی بیگم کا پوتا۔

(الجواب) اگر واقعی حسینی بیگم نے شوکت علی پسر عباس علی کو دودھ پلایا ہے تو شوکت علی مسماۃ حسینی بیگم کا پسر رضاعی ہوا اور حسینی بیگم کی تمام اولاد شوکت علی کے بہن بھائی رضاعی ہو گئے اور محمودہ بانو کی دختر شوکت علی کی بھانجی رضاعی ہوئی لہذا بقاعدہ یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[2] شوکت علی کا نکاح محمودہ بانو کی دختر سے حرام ہے در مختار میں ہے ولا حل بین الرضیعة وولد مرضعتها الخ وولدها الخ[3] لیکن حرمت رضاعت بدون دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عادل عورتوں کی شہادت کے ثابت نہیں ہوتی لیکن گواہی کی ضرورت بصورت انکار ہے اگر زوجین کو اس کا اقرار ہے تو پھر گواہی کی حاجت نہیں ہے ان کے حق میں حرمت ثابت ہے در مختار میں ہے حجته حجة المال وهی شهادة عدلین او عدل و عدلتین (درمختار) قوله وحجة ای دلیل اثباته وهذا عند الانکار لانه یثبت بالاقرار مع الاصرار کما مر[4] شامی ص ٤١٣ فقط

رضاعی بھائی کی لڑکی سے نکاح درست نہیں

(سوال ٦٥٥) زید نے عمر کی ہمشیرہ حقیقی کے ساتھ جو عمر سے صغیرہ ہے عمر کی حقیقی والدہ کا دودھ پیا اب خود عمر نے زید کی دختر حقیقی کے ساتھ نکاح کر لیا ہے کیا یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[5] بھانجی بھتیجی جیسے نسبی حرام ہے رضاعی بھی حرام ہے اور زید نے جب کہ عمر کی والدہ کا دودھ پیا تو بقاعدہ از جانب شیر دہ ہمہ خویش شوند مرضع کی تمام اولاد عمر وغیرہ خواہ اس نے زید کے ساتھ دودھ پیا ہو یا نہ پیا ہو کذافی الدر المختار وان اختلف الزمن والاب الخ[6] زید کے بھائی بہن رضاعی ہو گئے پس زید کی دختر عمر کی

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ٥٦١ ج ٢ .ط.س. ج٣ص٢١٧' ظفیر
(۲) ردالمحتار باب الرضاع ص ٥٥٧ ج ٢ .ط.س. ج٣ص٢١٣' ظفیر
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ٥٦١ ج ٢ .ط.س.ج٣ص٢١٧' ظفیر
(٤) رد المحتار باب الرضاع ص ٥٦٨ ج ٢ .ط.س. ج٣ص٢٢٤. ظفیر
(٥) ردالمحتار باب الرضاع ص ٥٥٧ ج ٢ .ط.س. ج٣ص٢١٣. ظفیر
(٦) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ٥٦١ ج ٢ .ط.س. ج٣ص٢١٧. ظفیر

بھتیجی رضاعی ہے اس لئے نکاح عمر کا زید کی دختر سے حرام قطعی ہے۔ فقط

ساٹھ سالہ ضعیفہ نے بچہ کو چھاتی میں لگالیا اور پانی نکلا کیا حکم ہے

(سوال ٦٥٦) ایک عورت نے دو سال اپنے بچہ کو دودھ پلا کر چھوڑ دیا وہ خود تو کاروبار میں مصروف ہو جاتی اور بچہ کی دادی ضعیفہ ساٹھ سالہ جس کے پندرہ سولہ سال سے بچہ نہیں ہوا اس بچہ کو روتے وقت بہلانے کی خاطر خالی پستان جن میں سولہ سال سے دودھ خشک تھا لڑکے کے منہ میں دیدیا کرتی اسی طرح دو تین ماہ کرتی رہی تین چار ماہ کے بعد ایک دن اس کو معلوم ہوا کہ میرے پستان سے کوئی چیز خارج ہوتی ہے دودھ کر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ لیس دار پانی نکلتا ہے اس لئے اس نے بچہ کو پلانا بند کر دیا کیا ایک دو قطرہ لڑکے کے پیٹ میں جانے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) عالمگیریہ میں ہے دخل فی فم الصبی من الثدی مائع لونہ اصفر تثبت حرمة الرضاعة لانہ لبن تغیر[1] الخ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر لیس متغیر بھی ہو جاوے تو حرمت رضاعت اس سے ثابت ہو جاتی ہے[2] اور ایک دو قطرہ بھی بچہ کے پیٹ میں جانے سے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے جیسا کہ درمختار میں ہے ویثبت بہ وان قل ان علم وصولہ بجوفہ من فمہ او انفہ[3] الخ فقط

رضاعی بہن سے نکاح جائز نہیں ہوا اور جو خرچ ہوا وہ خود اس کا ہوا

(سوال ٦٥٧) امداد خاں نے شیخ جہانگیر کی زوجہ کا دودھ پیا پھر شیخ جہانگیر کی اس زوجہ کا انتقال ہو گیا اور شیخ جہانگیر نے مسماۃ صفیا سے نکاح کیا اس کے بطن سے مسماۃ حمید النساء دختر پیدا ہوئی امداد خاں کا نکاح حمید النساء سے جائز ہے یا نہیں اگر جائز نہیں تو امداد خاں کے والد کا چونکہ شادی میں بہت خرچ ہوا تھا وہ کون دے گا اور شیخ جہانگیر بھی خرچ وصول کرنے کے درپے ہے۔

(الجواب) جب کہ امداد خاں نے شیخ جہانگیر کی زوجہ کا دودھ پیا تو امداد خاں شیخ جہانگیر کا بیٹا رضاعی ہو گیا پس حمید النساء سے نکاح باطل ہے[4] اور خرچ کسی کا کوئی نہ دیگا جو کچھ جس نے خرچ کیا وہ دوسرے سے نہیں لے سکتا۔ فقط

---

(۱) عالمگیری مصری کتاب الرضاع ص ۳۲۲ ج ۲. ط. ماجدیہ ج۱ ص ۳٤٤. ظفیر

(۲) صورت مسئولہ میں حرمت ثابت ہونے میں خاکسار کو تردد ہے اس وجہ سے کہ ساٹھ سالہ عورت جس کو پندرہ سولہ سال سے بچہ ہونا بند ہو گیا ہے اس کے پستان میں دودھ متغیر کہاں سے آئے گا یہ تو دراصل پانی ہے جس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی جیسا کہ باکرہ کے سلسلہ میں فقہاء صراحت کرتے ہیں بکر لم تتزوج لو نزل لها لبن فارضعت صبیا صارت اما و تثبت جمیع احکام الرضاع الخ آگے مذکور ہے وکذا لو نزل للبکر ماء اصفر لا یثبت من ارضاعة تحریم هکذا فی فتح القدیر (عالمگیری مصری کتاب الرضاع ص ۳۲۲ ج ۱). ط. ماجدیہ ج۱ ص ۳٤٤ ظفیر مفتاحی

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ٥٥٦ ج۲. ط. س. ج۳ ص ۲۱۲' ظفیر

(٤) ویثبت ابوة زوج مرضعة اذا کان لبنها منه له والا لا (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ٥٥٧ ج۲. ط. س. ج۳ ص ۲۱۲...... ۲۱۳) ظفیر

یک عورت نے عمر کو دودھ پلایا اور اس کی دختر نے یرن کو، تو ان دونوں میں شادی جائز نہیں

سوال ۶۵۸) ایک عورت اور اس کی لڑکی دونوں نے رضاعت اختیار کی ماں نے ایک لڑکے عمر کو دودھ پلایا رلڑکی نے دختر میرن کو دودھ پلایا پس لڑکے عمر کا نکاح لڑکی میرن سے درست ہے یا نہیں؟

الجواب) جس لڑکے کی ماں نے دودھ پلایا وہ اس کی بیٹی کا رضاعی بھائی ہوا اس بیٹی نے جس لڑکی کو ودھ پلایا وہ اس لڑکے کی بھانجی رضاعی ہوئی اور بقاعدہ **یحرم من الرضاعة ما یحرم من النسب** [1] ان میں ہم نکاح حرام ہے۔ فقط

س لڑکے نے دودھ پیا ہے اس کی بہن سے دودھ پلانے والی کے لڑکے کا نکاح جائز ہے

سوال ۶۵۹) زید و عمر دونوں بھائی ہیں عمر چھوٹا ہے ان کی والدہ کا دودھ ہندہ نے عمر کے ساتھ پیا ہے جس قت ہندہ نے دودھ پیا ہے اس وقت عمر کی عمر اٹھائیس ماہ کی تھی اور ہندہ ایک ماہ کی اب ہندہ سے زید کا نکاح جائز ہے یا کیا؟ اور ایک بہن ہندہ سے چھوٹی ہے اس کے ساتھ زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب) ہندہ نے جب کہ زید و عمر کی والدہ کا دودھ پیا تو مرضعہ کی تمام اولاد ہندہ کے لئے حرام ہو گئی جیسا کہ س شعر میں اسکو بیان کیا گیا ہے۔

از جانب شیردہ ہمہ خویش شوند
واز جانب شیرخوار زوج و فروع

درمختار میں ہے **ولا حل بین الرضیعة وولد مرضعتها** [2] اس عبارت سے بھی واضح ہے کہ مرضعہ کی تمام اولاد رضیع کے لئے حرام ہے لہذا نکاح ہندہ کا زید کے ساتھ درست نہیں ہے اور ہندہ نے اگرچہ زید کے ساتھ دودھ نہیں پیا بلکہ عمر کے ساتھ پیا ہے لیکن جب کہ زید بھی بیٹا مرضعہ کا ہے لہذا وہ ہندہ کے لئے حرام ہے ساتھ دودھ پینے نہ پینے کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ درمختار میں ہے **وان اختلف الزمن والاب الخ** [3] اور شامی میں ہے **قوله وان اختلف الزمن کان ارضعت الولد الثانی بعد الاول بعشرین سنة مثلاً الخ** [4] لبتہ ہندہ کی دوسری بہن کے ساتھ جس نے زید و عمر کی والدہ کا دودھ نہیں پیا زید کا نکاح درست ہے **وتحل خت اخیه رضاعاً** درمختار [5] فقط

صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے

(سوال ۶۶۰) زید نے ہندہ کا دودھ پیا اب ہندہ کے شوہر کی لڑکی جو کہ زینب کے بطن سے ہے اس کی پوتی کے ساتھ زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج۲. ط.س. ج۳ص۲۱۳. ظفیر
(۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۲۱۷. ظفیر
(۳) ایضا. ط.س. ج۳ص ۲۷۱. ظفیر (٤) ردالمحتار باب الرضاع ص ۵۶۱ ج۲. ط.س. ج۳ص ۲۱۷. ظفیر
(۵) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۲۱۷. ۱۲ ظفیر

(الجواب) زید کا نکاح زید کے رضاعی باپ کی دختر کی پوتی سے ناجائز ہے لقوله عليه الصلوة والسلام يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب[1] وفي الدرالمختار و يثبت ابوة زوج مرضعة اذا كان لبنها منه له الخ قوله له اي للرضيع للشامي[2] فقط

جب نانی نے دودھ پلایا تو ماموں کی لڑکی سے نکاح نہیں ہو سکتا

(سوال ٦٦١) زید کو اس کی نانی نے ایک مرتبہ غلطی سے دودھ پلایا تھا اب زید کا نکاح اس کے ماموں کی لڑکی سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ نانی نے ایک مرتبہ اپنے نواسہ زید کو بحالت شیر خوارگی دودھ پلایا تو زید اپنی نانی کا پسر رضاعی ہو گیا اور نانی کی اولاد زید کی بھائی بہن ہو گئی پس زید کے ماموں کی دختر زید کی بھتیجی رضاعی ہوئی لہذا زید کا نکاح اس سے درست نہیں لانه يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب كذافي[3] عامة كتب الفقه فقط

عورت منکر ہو اور گواہ گواہی دیں تو رضاعت کے لئے کیا حکم ہے

(سوال ٦٦٢) ہندہ کی نسبت عام طور پر مشہور ہے کہ اس نے مسماۃ زینب ایک نوزائیدہ لڑکی کو اپنا دودھ پلایا ہے اور اس پر چار عورتوں اور ایک مرد نے شہادت دی کہ ہم نے ہندہ کو اپنی آنکھوں سے زینب کو دودھ پلاتے دیکھا ہے ہندہ حلفاً بیان کرتی ہے کہ میں نے زینب کو ہرگز دودھ نہیں پلایا بلکہ اصل واقعہ یوں ہے کہ جب زینب کی ماں زینب کو ایام نفاس میں چھوڑ کر مر گئی تو تین روز کے اندر کبھی کبھی زینب کو بہلانے کے لئے لیتی تھی دودھ مطلق نہیں پلایا بلکہ میرے پستان میں اس وقت دودھ نہ تھا ہندہ دودھ پلانے سے انکار کرتی ہے اب جب کہ زینب کا نکاح ہندہ کے دیور سے ہو گیا تو چوں کہ بعض لوگ اس رشتہ پر معترض تھے حرمت رضاعت کا مسئلہ زیر بحث آ گیا جس پر چند علماء نے مذکورہ بالا شہادتیں لیکر یہ فتویٰ دیا کہ حرمت ثابت ہے اور ہندہ کا بیان نہیں لیا مگر جب لڑکی کے لواحق نے بیرونی علماء سے فتویٰ دریافت کیا تو انہوں نے ہندہ کا بیان مسموع رکھ کر جواز نکاح کا فتویٰ دیا اور عبارت مندرجہ ذیل دلیل میں پیش کی وفي القنية امراة كانت تعطي ثديها صبية واشتهر ذلك فيما بينهم ثم تقول لم يكن في ثديي لبن حين القتها ثديي ولا يعلم ذلك الا من جهتها جاز لا بنها ان يتزوج بهذه الصبية[4] اس صورت میں مجوزین نکاح حق پر ہیں یا مانعین اور جملہ واشتهر ذلك الخ اور جملہ ولا يعلم ذلك الخ قابل غور ہیں۔

(الجواب) قنیہ کی روایت امراة كانت تعطي ثديها[5] الخ کا منشاء یہی ہے کہ صورت مسئولہ میں

---

(۱) مشکوۃ باب المحرمات ص ۲۷۳ ظفیر

(۲) رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۲۱۳ ظفیر

(۳) دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۲۱۳ ظفیر

(۴) دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵٦ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۲۱۲ ظفیر

(۵) رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵٦ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۲۱۲ ظفیر

ب کہ ہندہ اپنے پستان میں دودھ ہونے کی منکر ہے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی کیونکہ گواہان سے
یت یہی ثابت ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ہندہ کے پستان کو زینب کے منہ میں دیتے ہوئے دیکھا ہو مگر محض
ں سے حرمت ثابت نہیں ہوتی جیسا کہ عبارت درمختار فلو التقم الحملة ولم يدر ادخل اللبن ام لا لم
حرم لان في المانع شكاً[1] اور عبارت قنیہ مذکورہ سے ثابت ہے پس معلوم ہوا کہ اس بارے میں مجوزین
اح حق پر ہیں اور پستان میں دودھ ہونے یا نہ ہونے کا حال عورت سے ہی معلوم ہو سکتا ہے اس بارے میں
ود کو کچھ علم نہیں ہو سکتا شہود سے فقط اثبات ادخال حلمہ في فم الصبي ہو سکتا ہے سو وہ حرمت کے لئے کافی
یں ہے اور جملہ واشتهر ذلك بينهم[2] نے اس کو صاف کر دیا کہ گواہوں کے بیان كانت تعطى ثديها
لے مقابلہ میں عورت کا بیان لم يكن في ثديي لبن حينالقمتها ثدى[3] مسموع ہوگا۔ فقط

دھ پینے والی لڑکی کی شادی دودھ پلانے والی کے لڑکے سے جائز نہیں

سوال ٦٦٣) الفؔ مر گیا اس کی زوجہ ہندہ نے اس کے بھائی بؔ سے عقد شرعی کر لیا ہندہ کے بطن سے
ؔ کی اولاد دو لڑکے ہیں ہندہ نے جب بؔ سے عقد شرعی کیا تو اس سے اس کی اولاد ہوئی بؔ کی دوسری
رت زبیدہ بھی تھی زبیدہ کے بطن سے بؔ کی دو لڑکیاں ہیں ایک ہندہ کے ساتھ عقد سے پہلے کی اور دوسری
کی نے زبیدہ کے پیٹ سے پیدا شدہ لڑکے کے ساتھ دودھ ایام رضاعت میں پیا ہے آیا بؔ کو اپنے بھائی الفؔ کی
بل سے اپنی دو لڑکیوں کا نکاح جو از بطن ہندہ ہیں کر دینا درست ہے یا نہیں؟

جواب) بؔ کی جس دختر از بطن زبیدہ نے ہندہ کا دودھ پیا ہے اس کا نکاح ہندہ کے پسر از صلب الفؔ سے جائز
ں ہے[4] اور جس دختر نے ہندہ کا دودھ نہیں پیا اس کا نکاح ہندہ کے پسر از صلب الفؔ سے درست ہے۔[5] فقط

تیلی دادی کا دودھ پیا تو کیا اس کا نکاح پھوپھی زاد بہن کی لڑکی سے درست ہوگا

سوال ٦٦٤) زید کی شادی نسبی پھوپھی زاد بہن کی لڑکی سے ایسی صورت میں کہ زید اپنی سوتیلی دادی کا دودھ
پی چکا ہے یا یوں سمجھئے کہ زید اپنی رضاعی ماں کی سوتیلی دختر کی نواسی سے شادی کرنا چاہتا ہے جائز ہے یا نہیں؟

جواب) رضاعی والدہ کے حقیقی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد رضیع پر حرام ہے اور یہ بھی مسئلہ ہے کہ والدہ
اعی کا شوہر جس سے اس کا دودھ ہو وہ باپ رضیع کا ہو جاتا ہے۔ پس اس کی اولاد کی اولاد بھی رضیع

---

[1] الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرضاع ص ٥٥٦ ج ٢ ط.س. ج٣ص ٢١٢ ظفير
[2] رد المحتار باب الرضاع ص ٥٥٦ ج ٢ ط.س. ج٣ص ٢١٢ ظفیر
[3] رد المحتار باب الرضاع ص ٥٥٦ ج ٢ ط.س. ج٣ص ٢١٢ ظفیر
[4] يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرضاع ص ٥٥٧ ج ط.س. ج٣ص ٢١٣) ظفير
[5] اس لئے کہ جب دودھ نہیں پیا حرمت ثابت نہیں ہوئی۔ ظفیر

پر حرام ہوگی لہذا نکاح مذکور صحیح نہ ہوگا در مختار میں ہے و يثبت منه وان قل الخ امو مية المرضعة للرضيع و يثبت ابوة زوج مرضعة اذا كان لبنها منه الخ [1] فقط

بہن کے لڑکے کے منہ میں چھاتی دیدی تو کیا حکم ہے

(سوال ٦٦٥) دو بہن حقیقی ایک مکان میں سو رہی تھی ایک بہن کسی ضرورت سے گئی اور اپنے لڑکے کو اپنی بہن کے پاس لٹا گئی وہ سو رہی تھی لڑکا بھی سو رہا تھا یہ لڑکا خود یا اس نے اپنا لڑکا سمجھ کر اپنا دودھ اس کے منہ میں دیدیا یہ بھی تحقیق نہیں ہوا کہ کتنا دودھ اس کے منہ میں پہنچا اس کی ماں نے آکر اپنی بہن کے پاس سے اٹھالیا جس نے لڑکے کے منہ میں دیدیا تھا اس کی لڑکی سے اس لڑکے کا نکاح ہو گیا ہے تو یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اور کوئی گواہ دودھ پلانے کا نہیں ہے تو نکاح انکا قائم ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیا ہونا چاہیئے؟

(الجواب) اس صورت میں رضاعت ثابت نہیں ہے کیونکہ اس کے ثبوت کے لئے دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت شرط ہے صرف ایک عورت کے کہنے سے رضاعت ثابت نہ ہوگی کنز میں ہے و يثبت الرضاع بما يثبت به المال [2] اور اس پر بحر الرائق میں لکھا ہے وهوشهادة رجلين عدلين او رجل و امرأتين فلا يثبت بشهادة امراة واحدة [3] لہذا نکاح زوجین کا بدستور قائم اور صحیح ہے۔ فقط

جس بھائی نے دودھ نہیں پیا اس کی شادی دودھ پلانے والی کی لڑکی سے جائز ہے

(سوال ٦٦٦) زید کے لڑکے نے بکر کی زوجہ کا دودھ پیا بکر کے ایک دختر ہے نیز زید کا بڑا لڑکا جس نے بکر کی زوجہ کا دودھ نہیں پیا اس سے بکر کی دختر کا نکاح جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو حدیث يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب کا کیا مطلب ہے تو روایت فقہی ويجوز ان يتزوج رجل باخت اخيه من الرضاع کا کیا مطلب جواب ہوگا۔

(الجواب) زید کے بڑے لڑکے کو جس نے بکر کی زوجہ کا دودھ نہ پیا ہے بکر کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنا حلال ہے کما فی الهداية و يجوز ان يتزوج الرجل باخت اخيه من الرضاع [4] اور اس میں قرآن عزیز اور حدیث شریف کی مخالفت نہیں ہے اس لئے حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ جو نسب سے حرام ہے اس کی نظیر رضاع سے بھی حرام ہے پس جہاں نظیر مفقود ہے وہاں حکم بھی نہ ہوگا جیسے کہ نسبا بھائی کی ماں حرام ہے لیکن اس وجہ سے کہ وہ اس کی بھی ماں ہوگی یا موطوءۂ اب ہوگی اور یہ معنی رضاع میں مفقود ہیں اس لئے کہ بھائی کے دودھ پینے سے اس کی ماں کیسے بن گئی اسی طرح بھائی کا اب رضاعی اپنا اب رضاعی کیوں کر ہوگا تا کہ اس کی اولاد کے ساتھ اخوت ثابت ہو جائے اس طرح بھائی کی بہن رضاعاً دوسرے بھائی کے لئے اجنبی کی طرح ہے پس نکاح میں کوئی حرج نہیں اور اس صورت میں تو اعتراض کا کوئی موقع بھی

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرضاع ص ٥٥٦ وص ٥٥٧ ج ٢ ط.س. ج٣ص ٢١٢. ظفير
(۲) كنز الدقائق على هامش البحر الرائق كتاب الرضاع ص ٢٤٩ ج ٣ ط.س. ج٣ص ٢٢٤. ظفير
(۳) البحر الرائق كتاب الرضاع ص ٢٤٩ ج ٣ ط.س. ج٣ص ٢٢٤. ظفير (٤) هدايه كتاب الرضاع ج٢. ظفير

نہیں اس لئے کہ یہاں نسباً بھی جائز ہے اخ الام کی بہن سے یعنی منکوحہ اب کی پچھلی لڑکے کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے پس یہاں کوئی اعتراض بھی نہیں۔ البتہ باقی مستثنیات کے بارے میں اعتراض کیا گیا ہے جس کے جواب میں علماء نے ثابت کیا ہے کہ مستثنیات پر حدیث شامل ہی نہیں کما فی الشامی تحت قولہ استثناء منقطع [1] اور اس کا خلاصہ وہی ہے جس کی طرف ہم نے اوپر اشارہ کیا۔ فلیراجع فقط

بیوی کی چھاتی منہ میں لینا کیسا ہے

(سوال ۶۶۷) اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ کی چھاتی منہ میں لیتا رہا اور بعد میں وہ حاملہ ہو جاوے اور منہ میں لے اور اچانک دودھ منہ میں آجاوے اور ذائقہ معلوم ہو جائے مگر پیٹ میں نہ گیا ہو بلکہ تھوک دیا ہو اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) اس صورت میں اسکی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی اور اگر دودھ حلق میں چلا جاتا تو اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوتی مگر ایسا فعل حرام ہے یعنی اپنی زوجہ کا دودھ پینا حرام ہے آئندہ [2] ایسا نہ کرے۔ فقط

ایک عورت کی گواہی حرمت رضاعت کے لئے کافی نہیں

(سوال ۶۶۸) زینب کا حلفیہ بیان ہے کہ میں نے خالد کو دودھ پلایا ہے اور کوئی گواہ نہیں تو زینب کی یہ شہادت مقبول ہوگی یا نہیں اور اگر کوئی مفتی یا قاضی صورت مذکورہ میں تفریق بین الزوجین کا حکم کردے تو نافذ ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) در مختار باب الرضاع میں ہے وحجته حجة المال وهی شهادة عدلین او عدل او عدلتین الخ اور شامی میں ہے وافادانه لایثبت بخبر الواحد امراة کان او رجلا قبل العقد او بعده و به صرح فی الکافی والنهایة تبعا لما فی رضاع الخانیة [3] الخ پس اس صورت میں اس ایک عورت کا قول معتبر نہیں ہے اور حرمت ثابت نہ ہوگی اور اگر کسی نے حکم تفریق کردیا تو وہ حکم صحیح نہیں ہے بلکہ وہ توڑ دیا جاوے گا۔ فقط

ایک عورت کی گواہی ایک مانتا ہے ایک نہیں فیصلہ فرمائیں

(سوال ۶۶۹) ایک لڑکے اور ایک لڑکی کا جو بالغ تھے باہم عقد نکاح ہوا اور اس عقد سے تیرہ ماہ بعد لڑکی کی نو مسلم سوتیلی ماں بیان کرتی ہے کہ میں نے ان دونوں کو اپنا دودھ پلادیا تھا اور اس واقعہ کی خبر وقت نکاح

---

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۸ ج۲ و ص ۵۵۹ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۲۱۴. ظفیر

(۲) ولم یبح الارضاع بعد مدته لانه جزء ادمی والانتفاع به لغیر ضرورة حرام علی الصحیح (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ ج۳ ط.س. ج۳ ص ۲۱۱) مص رجل ثدی زوجته لم تحرم (ایضاً ص ۵۶۹ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۲۱۵) ظفیر

(۳) دیکھئے رد المحتار للشامی باب الرضاع ص ۵٦۸ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۲۲٤. ظفیر

لڑکے و لڑکی کے دادا سے چھوٹی پھوپھی کے روبرو کر دی تھی اور اس پھوپھی سے قبل نکاح بھی خبر کر دی تھی اب لڑکی کا باپ اس کی سوتیلی ماں کے بیان کو ٹھیک جان کر نکاح کو کالعدم قرار دیتا ہے اور لڑکے کا باپ اس عورت کے بیان کو قطعاً لغو جان کر نکاح کو جائز رکھتا ہے اور وہ عورت اپنے بیان کی تائید میں کوئی گواہ پیش نہیں کر سکتی تو صورت ہذا میں نکاح قائم ہے یا نہ اور وہ دونوں بھی دودھ پینے کا اقرار نہیں کرتے ہیں۔

(الجواب) صورت مسئولہ میں جب کہ ثبوت رضاعت پر شرعی ثبوت نہیں اور رضیعین بھی اقراری نہیں تو پھر صرف ایک عورت کے کہنے پر حرمت رضاعت کا تحقق نہیں ہو سکتا دونوں نکاح بدستور قائم ہے کتب فقہ میں تصریح ہے کہ ثبوت رضاعت بغیر دو عادل مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کے نہیں ہوتا کما فی الدر المختار والرضاع حجته حجة المال وهی شهادة عدلین او عدل و عدلتین [1] فقط کتبہ عتیق الرحمٰن عثمانی جواب صحیح ہے اس صورت میں محض ایک عورت کے بیان سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی اور نکاح زوجین کا باہم قائم ہے' فقط

(کتبہ عزیز الرحمٰن مفتی دار العلوم دیوبند)

جس نے دودھ پیا اگر اس کی عمر دو سال ہے یا ڈھائی سال تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۷۰) ہندہ کا بچہ دو سال کا ہو گیا اور اس نے دودھ چھوڑ دیا ہندہ نے دوسرے کے بچہ کو دودھ پلایا ان دونوں میں رشتہ رضاعت قائم ہو گیا یا نہیں اگر بچہ ڈھائی سال کا ہو گیا اس کے بعد ہندہ نے دوسرے بچے کو دودھ پلایا رشتہ رضاعت قائم ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) ہندہ نے جس بچہ کو دودھ پلایا اگر اسکی عمر دو اڑھائی سال سے زیادہ نہیں ہے تو وہ بچہ ہندہ کا بیٹا رضاعی ہو جاوے گا اور ہندہ کی اولاد اس بچہ کی بہن بھائی رضاعی ہو جاویں گے اور حرمت رضاعت ثابت ہو جاوے گی۔ [2] فقط

دس سالہ بیوہ کی چھاتی بچہ نے منہ میں لے لیا اور اس کو پانی آتا ہے کیا حکم ہے

(سوال ۶۷۱) ہندہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا تو مدت رضاع میں ہندہ کے لئے ایک غیر عورت دودھ پلانے والی مقرر کی گئی مگر ہندہ کو اس کی دادی لے کر سوتی ہے جو دس سال سے بیوہ ہے رات کو جب ہندہ روتی ہے تو دادی اس کے منہ میں چھاتی دیدیتی ہے ہفتہ کے بعد دادی کی چھاتی کو دبا کر دیکھا تو اس میں سے سفید پانی نکلا تو کیا یہ حرمت رضاعت ثابت ہو جاوے گی اور ہندہ کا نکاح اس کی پھوپھی کے بیٹے سے جائز ہو گا یا نہیں

(الجواب) اس صورت میں جب کہ دودھ کے اترنے اور ہندہ کے حلق میں دودھ کے جانے میں شبہ ہے لہذا حرمت رضاع ثابت نہ ہو گی اور ہندہ کا نکاح اس کی پھوپھی کے پسر سے جائز اور صحیح ہے رد المختار

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸ ج ۲ ط.س.ج۳ص ۲۲۴ . ظفیر

(۲) ویثبت التحریم فی المدة فقط وهو حولان و نصف عنده و حولان فقط عندهما وهو الاصح. ط .س . ج ۳ ص ۲۰۹ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵٤ و ص ۵۵۵ ج ۲ .ط.س.ج۳ص ۲۱۱) ظفیر

المعروف بہ شامی میں ہے قنیہ سے امراۃ کانت تعطی ثدیها صبیة واشتهر ذالك بینهم ثم تقول لم یکن فی ثدی لبن القمتها ثدی ولم یعلم ذالك الا من جهتها جاز لابنها ان یتزوج بهذه الصبیة اه وفی الفتح لو ادخلت الحملة فی الصبی و شکت فی الارتضاع لا تثبت الحرمة بالشك [1] الخ شامی ص ٤٠٥ ج ٢ فقط

نانی اقرار کرتی ہے کہ نواسہ کو دودھ پلایا تو اس کی شادی اس کی نواسی سے ہوگی یا نہیں؟

(سوال ٦٧٢) خلاصہ سوال یہ ہے کہ مسماۃ شریفاً اقرار کرتی ہے کہ میں نے اپنے نواسہ احمد علی کو دودھ پلایا ہے اس کے سوا اور کوئی شہادت نہیں ہے تو احمد علی کا نکاح شریفا کی نواسی حشمت بی بی سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) درمختار میں ہے کہ رضاعت بدون دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتوں عادل کی شہادت کے ثابت نہ ہوگی اور شامی میں ہے کہ خبر واحد سے رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ والرضاع حجته حجة المال وهی شهادة عدلین او عدل و عدلتین الخ درمختار و فی الشامی وافاد انه لا یثبت بخبر الواحد امراة کان اورجلاً الی ان قال لکن قال فی الخبر ان ظاهر المتون انه لا یعمل به مطلقاً فلیکن هو المعتمد فی المذهب [2] شامی جلد ثانی باب الرضاع۔ پس صورت مسئولہ میں نکاح احمد علی کا ساتھ حشمت بی بی کے صحیح ہے۔ فقط

زید کی بہن نے جس لڑکی کو دودھ پلایا اس سے زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ٦٧٣) ہندہ کے ایک لڑکی زینب اور ایک لڑکا زید تھا زینب نے صغریٰ کو ایام رضاعت میں ایک دن دو تین مرتبہ دودھ پلایا اب زید کا نکاح صغریٰ سے ہو سکتا ہے یا نہیں اور اگر نکاح ہو گیا ہو تو کیا ہونا چاہئے؟

(الجواب) اگر دودھ پلانا زینب کا صغریٰ کو بطریق شرعی ثابت ہے یعنی دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں عادلہ گواہ دودھ پلانے کی ہیں تو زید کا نکاح صغریٰ کے ساتھ جائز نہیں ہے اور اگر نکاح ہو گیا ہے تو ان میں تفریق کرادی جاوے کیونکہ صغریٰ زید کی بھانجی رضاعی ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جس طرح بھانجی نسبی سے نکاح حرام ہے اسی طرح بھانجی رضاعی سے بھی نکاح حرام ہے ویحرم من الرضاع ما یحرم من النسب و فی الدر المختار والرضاع حجته حجة الملال و هی شهادة عدلین او عدل وعدلتین الخ اور شامی میں ہے کہ تنہا مرضعہ کا قول اس بارے میں معتبر نہیں ہے وما فی شرح الوهبانیة عن النتف من انه لا تقبل شهادة المرضعة عند ابی حنیفة واصحابه الخ قال فی البحر بعد ذالك ان ظاهر المتون انه لا یعمل به مطلقاً فلیکن هو المعتمد فی المذهب [3]

---

(١) دیکھئے ردالمحتار باب الرضاع ص ٥٥٦ و ص ٥٥٧ ج ٢ .ط.س. ج٣ص ٢١٢ .ظفیر
(٢) دیکھئے رد المحتار للشامی باب الرضاع ص ٥٦٨ ج٢ .ط.س. ج٣ص ٢٢٤ . ظفیر
(٣) دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ص ٥٦٨ ج٢ .ط.س. ج٣ص ٢٢٤ . ظفیر

شامی جلد ثانی باب الرضاع فقط

جس لڑکے نے کسی کی بیوی کا دودھ پیا اس لڑکے کی بیوی سے نکاح کیسا ہے

(سوال ٦٧٤) گود لئے ہوئے بیٹے نے ہماری بیوی کا دودھ پیا تو ہمارا نکاح اس گود لئے ہوئے بیٹے کی بیوی سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جس بچہ نے تمہاری زوجہ کا دودھ پیا وہ تمہارا رضاعی بیٹا ہو گیا پس اس کی زوجہ سے تمہارا نکاح صحیح نہیں ہے[1] کما فی الشامی و قوله تعالیٰ و حلائل ابنائکم الذین من اصلابکم والحليلة الزوج الخ وذکر الا صلاب لا سقاط حليلة الا بن المتبنیٰ لا لا حلال حليلة الابن رضاعاً فانها تحرم کالنسب بحر وغیره .[2] فقط

جس نے پھوپھی کا دودھ پیا اس کا اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

(سوال ٦٧٤) ایک شخص کی شادی اس کی پھوپھی کی لڑکی کے ساتھ قرار پائی مگر بعد کو معلوم ہوا کہ لڑکے نے اپنی پھوپھی کا دودھ پیا ہے اس پر لوگوں نے اس کے ماں باپ کو سمجھایا مگر انہوں نے نہ مانا اور ناصح کو برا بھلا کہا اور نکاح پر آمادہ ہو گئے اور طرفین سے رضامندی ہو گئی یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر درحقیقت اس نے اپنی پھوپھی کا دودھ پیا ہے تو اس کی دختر سے نکاح اس کا صحیح نہیں ہے[3] لیکن بصورت انکار دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے رضاعت ثابت ہوتی ہے اگر گواہ نہ ہوں تو حرمت ثابت نہ ہو گی۔ فقط

رضاعی ماں باپ کی سوتیلی ماں سے نکاح حرام ہے

(سوال ٦٧٥) رضاعی ماں یا باپ کی سوتیلی ماں سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) درمختار باب المحرمات میں ہے وزوجة اصله و فرعه مطلقاً ولو بعيداً[4] الخ اور باب الرضاع میں ہے فيحرم منه ما يحرم من النسب[5] پس جیسا کہ نانا نسبی کی زوجہ اور دادا نسبی کی زوجہ سے نکاح حرام ہے اسی طرح نانا رضاعی اور دادا رضاعی کی زوجہ سے بھی نکاح حرام ہے اور رضاعی ماں اور رضاعی باپ کی سوتیلی ماں کا یہی مطلب ہے کہ وہ نانا رضاعی کی زوجہ ہے یا دادا رضاعی کی زوجہ ہے اور یہ صورت ان صورتوں میں سے بھی نہیں ہے جو کہ مستثنیٰ کی گئی ہیں۔ قاعده فيحرم منه ما يحرم من النسب كما لا يخفى فقط

---

(١) و يثبت ابوة زوج وضعة اذا كان لبنها منه له والا لا (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الرضاع ص ٥٥٧ ج ٢ . ط.س. ج٣ص ٢١٣ . ظفير

(٢) ردالمحتار فصل في المحرمات ص ٣٨٣ ج ٢ . ط.س. ج٣ص ٣١ . ظفير

(٣) و يثبت به وان قل الخ امومية المرضعة للرضيع الخ فيحرم منه ما يحرم من النسب (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الرضاع ص ٥٥٦ ج ٢ . ط.س. ج٣ص ٢١٢) ظفير

(٤) ايضاً فصل في المحرمات ص ٣٨٣ ج ٢ . ط.س. ج٣ص ٣٠ . ظفير

(٥) ايضاً باب الرضاع ص ٥٥٤ ج ٢ . ط.س. ج٣ص ٢١١ . ظفير

رضاعی برادر زادی سے اس کے بھائی کا نکاح جائز ہے

(سوال ۶۷۶) (۱) زید کی رضاعی برادر زادی زید کے نسبی بھائی کے نکاح میں آسکتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) زید کی رضاعی برادر زادی زید کے بھائی کے لئے حلال ہے کما فی الدر المختار وتحل اخت اخیه رضاعاً یصح اتصاله بالمضاف کان یکون له اخ نسبی له اخت رضاعیة[۱] الخ پس معلوم ہوا کہ جب نسبی بھائی کی بہن رضاعی حلال ہے تو بھتیجی رضاعی بھی حلال ہے۔ فقط

جس پھوپھی کا دودھ پیا اس کی اس لڑکی سے بھی نکاح جائز نہیں جو دوسرے شوہر سے ہے

(سوال ۶۷۶/۲) زید نے اپنی پھوپھی کا دودھ پیکر پرورش پائی بعد کو اس کے پھوپھا کا انتقال ہو گیا اس کی پھوپھی نے عقد ثانی کیا اس سے لڑکی پیدا ہوئی تو زید کا نکاح اس دختر سے جو کہ شوہر ثانی سے ہے جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں زید کا نکاح اس کی پھوپھی مرضعہ کی اس دختر سے بھی صحیح نہیں ہے جو کہ دوسرے شوہر سے پیدا ہوئی کیوں کہ مرضعہ کی تمام اولاد رضیع کے بھائی بہن رضاعی ہو جاتے ہیں اور اخت رضاعی کی حرمت قرآن شریف میں منصوص ہے واخواتکم من الرضاعة[۲] وفی الشعر المعروف از جانب شیر دہ ہمہ خویش شوند وہکذا فی الدر المختار

رضاعی نواسہ کی شادی اس لڑکی سے جائز نہیں ہے جس کو اس کی دوسری بیوی نے دودھ پلایا ہے

(سوال ۶۷۷) زید کی دو زوجہ ہیں ایک مسماۃ زینب ایک مسماۃ خاتون اور زینب کے بطن سے زید کی دختر مسماۃ خدیجہ ہے خدیجہ نے بکر کو اپنا دودھ پلایا بکر مذکور خدیجہ کے بطن سے نہیں ہے صرف دودھ پلایا ہے اور زید کی دوسری زوجہ خاتون نے مسماۃ مریم کو دودھ پلایا ہے مریم بھی خاتون کے بطن سے نہیں ہے تو بکر کے نکاح میں مسماۃ مریم آسکتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) یہ مسلم ہے اور در مختار وغیرہ میں مصرح ہے کہ جو عورت کسی بچہ کو دودھ پلاتی ہے تو اس کا شوہر جس کا وہ دودھ ہے اس رضیع کا رضاعی باپ ہو جاتا ہے پس مسماۃ خاتون نے جس لڑکی مسماۃ مریم کو دودھ پلایا تو وہ زید کی دختر رضاعی ہو گی[۳] اور خدیجہ کا پسر رضاعی مسمی بکر مسماۃ مریم کا بھانجہ رضاعی ہوا

---

(۱) ایضاً باب الرضاع ص ۵۶۱ ج ۱ ط.س. ج۳ ص ۲۱۷. ظفیر

(۲) سورة النساء رکوع ٤ 'ولا حل بین الرضیعة وولد مرضعتها ای التی ارضعتها وولد ولدها (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۲۱۷) ظفیر

(۳) ویثبت ابوة زوج مرضعة اذا کان لبنها منه له والا لا (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج۲. ط.س. ج۳ ص ۲۱۲ ...... ۲۱۳) ظفیر

لہذا بحکم ویحرم من الرضاع مایحرم من الولادة بکر مذکور کا نکاح مریم مذکورہ سے شرعاً صحیح نہ ہوگا۔ فقط

اپنی مرضعہ کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۶۷۸) ایک شخص نے ایک عورت کا دودھ مدت رضاعت میں ایک دفعہ پیا ہے تو جس لڑکی کے ساتھ میں دودھ پیا ہے اس کے ساتھ اس کا نکاح جائز ہوگا یا نہیں اور نکاح کو چھ ماہ ہو چکے ہیں امام شافعی کا اس میں کیا مذہب ہے اگر حنفیہ کی مخالف ہے تو ان کے دلائل کا کیا جواب ہے؟

(الجواب) اس صورت میں حرمت رضاعت عند الحنفیہ ثابت ہے اور نکاح مابین رضیع وولد مرضعہ حرام اور ناجائز ہے واستدلال الحنفية بآية وامهاتكم اللاتى ارضعنكم الاية معروف قال فى الشامى بعد نقل مذهب الشافعي والجواب ان التقدير منسوخ صرح بنسخه ابن عباس و ابن مسعودؓ وروى عن ابن عمرؓ انه قيل له ان ابن الزبير يقول لاباس بالرضعة والرضعتين فقال قضاء الله خير من قضائه قال تعالىٰ وامهاتكم اللاتى ارضعنكم واخواتكم من الرضاعة فهذا اما ان يكون رداً للرواية بنسخها او لعدم صحتها او لعدم اجازة تقييد اطلاق الكتاب بخبر الواحد وهذا معنى قوله فى الهداية انه مردود بالكتاب او منسوخ به الخ ص ۴۰۵ ج۲ شامی (۲) باب الرضاع فقط

جس پوتے نے دادی کا دودھ پیا اس کا نکاح اپنے چچا کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۶۷۹) زید کی پہلی بیوی سے دو لڑکے پیدا ہوئے پھر وہ بحکم الٰہی فوت ہو گئے زید نے اور نکاح کر لیا پہلی بیوی کے بطن سے جو دو بچے تھے ایک کے لڑکا پیدا ہوا اور اس لڑکے نے زید کی دوسری بیوی یعنی اپنی سوتیلی دادی کا دودھ پیا اب زید نے اپنے اس پوتہ کو اپنے چھوٹے لڑکے کے یہاں بیاہ دیا یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جس پوتے نے زید کی زوجہ ثانیہ کا دودھ پیا ہے وہ زید اور اس کی زوجہ کا رضاعی بیٹا ہو گیا اور اس کی دختر اس پوتے کی رضاعی بھتیجی ہو گئی لہذا نکاح پوتا مذکور کا زید کے چھوٹے لڑکے کی دختر سے جائز نہیں ہے حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب (۳) یعنی جیسا کہ نسبی بھتیجی سے نکاح حرام ہے اسی طرح رضاعی بھتیجی سے بھی نکاح حرام ہے لہذا نکاح مذکور جائز نہیں ہوا ان میں علیحدگی کرادی جاوے۔ فقط

---

(۱) سورۃ النساء : ۴
(۲) رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ ج۲ ط.س. ج۳ص ۲۱۲. ظفیر
(۳) دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح باب المحرمات ص ۲۷۳' ظفیر

نسبی بھائی کی رضاعی لڑکی سے نکاح جائز نہیں ہے

(سوال ۶۸۰) زید کی شادی طلحہ سے ہوئی زید کی بیوی طلحہ نے اپنی بہن صابرہ کو دودھ پلایا طلحہ فوت ہو گئی
زید نے طلحہ کی دوسری بہن ہاجرہ سے نکاح کیا اب سوال یہ ہے کہ صابرہ کی شادی زید کے حقیقی بھائی بکر سے
ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) بکر کی شادی صابرہ سے نہیں ہو سکتی اس لئے کہ صابرہ بکر کی رضاعی بھتیجی ہے اور بھتیجی رضاعی
مثل بھتیجی نسبی کے حرام ہے فیحرم منه ای بسببه ما یحرم من النسب [1] واللہ اعلم

رضاعی باپ کی موطوءہ حرام ہے یا حلال

(سوال ۶۸۱) موطوءۂ اب رضاعی حلال است یا حرام فتویٰ علماء احناف چہ طور است (رضاعی باپ کی موطوءہ
سے نکاح جائز ہے یا نہیں ظفیر)

(الجواب) قال فی ردالمحتار قوله مایحرم من النسب معناه ان الحرمة بسبب الرضاع معتبرة کما
بحرمة النسب فیشمل زوجة الابن والاب من الرضاع لانها حرام بسبب النسب وکذا بسبب
الرضاع وهو قول اکثر اهل العلم کذا فی المبسوط بحر الخ [2] وفی الهدایة وامراة ابیه وامراة ابنه
من الرضاع لا یجوز ان یتزوجها کما لا یجوز ذلك من النسب لما روینا وذکر الاصلاب فی
النص لا سقاط اعتبار المتبنی علی ما بیناه [3] الخ وهکذا فی اکثر الکتب پس معلوم شد کہ موطوءۂ
اب رضاعی نکاح باو حرام است وکتب فقہیہ معتبرہ بر حرمتش شاہد اند وہرگاہ قول اکثر فقہاء ہمین امت ومقتضائے
نقص قطعی ولا تنکحوا ما نکح اباؤکم [4] (رضاعی باپ کی موطوءہ سے نکاح حرام ہے ظفیر)

دھوکہ سے دودھ پینے سے بھی حرمت ثابت ہوتی ہے

(سوال ۶۸۲) ایک عورت بیان کرتی ہے کہ ایک دفعہ میرے بھائی کی لڑکی بے خبری میں میری گود میں آ
کر میرا دودھ پینے لگی جب مجھ کو معلوم ہوا کہ یہ میرے بھائی کی لڑکی ہے اور میرا لڑکا نہیں ہے تو میں نے اس کو
اپنی گود سے نکال دیا کیا اس لڑکی کا نکاح میرے لڑکے سے ہو سکتا ہے شرعاً یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ اس عورت کے بھائی کی دختر نے بحالت شیر خوارگی اس کا دودھ پیا ہے تو وہ لڑکی اس
عورت کی دختر رضاعی ہو گئی اور اس کے پسر کی بہن رضاعی ہو گئی اور نکاح ان دونوں کا باہم حرام ہے کیونکہ
حدیث شریف میں ہے کہ جو رشتہ نسب سے حرام ہے وہ رضاع سے بھی حرام ہے کما ورد یحرم من
الرضاع ما یحرم من النسب [5] قال اللہ تعالیٰ واخواتکم من الرضاعة [6] البتہ یہ ضرور ہے کہ

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج۲ .ط.س.ج۳ص۲۱۳ . ظفیر
(۲) رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج۲ .ط.س.ج۳ص۲۱۳ (۳) هدایه کتاب الرضاع ص ۳۱۰ ج ۲ . ظفیر
(٤) النساء : ٤ (۵) الدر علی هامش رد المحتار باب الرضاعص ۵۵۷ ج ۲ .ط.س.ج۳ص۲۱۳ . ظفیر
(٦) سورة النساء رکوع : ٤

ثبوت رضاعت کا بصورت انکار فریق ثانی صرف عورت کے بیان سے نہ ہوگا بلکہ اس کے ثبوت کے لئے شہادت دو رجل عادل یا ایک رجل اور دو عورتوں کی ضروری ہے کما فی الدر المختار وحجته حجة المال وهی شهادة عدلین او عدل و عدلتین الخ [1] فقط

عبارت ذیل کا مطلب

(سوال ۶۸۳) عبارت ذیل سے کیا مراد ہے ثبوت رضاعت کا بصورت انکار فریق ثانی عورت کے بیان سے نہ ہوگا بلکہ اس کے ثبوت کے لئے شہادت دو رجل عادل یا ایک رجل اور دو عورتوں کی ضروری ہے فریق ثانی سے کیا مراد ہے اور انکار کس طرح ہوگا آیا شہادت عینی مراد ہے یا سماعی کیا شہادت سماعی بھی معتبر ہے؟

(الجواب) فریق ثانی سے مراد اس صورت میں جو آپ نے لکھی تھی وہ ہو سکتا ہے جو اس دودھ پلانے کا اقرار نہ کرے مثلاً اس عورت کا بھائی جس کی دختر کو دودھ پلانے کا وہ دعویٰ کرتی ہے اگر یہ کہے کہ میں اس کو تسلیم نہیں کرتا تو بدون دو مرد عادل یا ایک مرد دو عورتوں کی عینی شہادت کے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی اس طرح سے بعض جگہ فریق ثانی شوہر ہو سکتا ہے مثلاً زید کا نکاح ہندہ سے ہوا ہے اور وہ دونوں زن و شوہر ہیں اتفاق سے ایک عورت نے آ کر کہا کہ میں نے تم دونوں کو لڑکپن میں دودھ پلایا تھا تو تم دونوں بہن بھائی رضاعی ہو لہٰذا تمہارا نکاح صحیح نہیں ہوا تو اس صورت میں اگر زید اس کو تسلیم نہ کرے یا زید و ہندہ دونوں تسلیم نہ کریں تو محض ایک عورت کے کہہ دینے سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی اور تفریق ان میں لازم نہ ہوگی اور بلکہ اصل تو یہ ہے کہ اگر کوئی بھی فریق ثانی نہ ہو تب بھی مسئلہ یہ ہے کہ مجرد ایک عورت کے قول سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی اور سماعی شہادت بھی معتبر نہیں ہے جب کہ گواہ یہ تصریح کریں کہ ہم نے سنا ہے کہ فلاں عورت نے فلاں بچہ کو دودھ پلایا ہے البتہ اگر وہ سماع کی تصریح نہ کریں اور نہ یہ کہیں کہ ہم نے دیکھا ہے بلکہ محض یہ گواہی دیں کہ فلاں عورت نے فلاں بچہ کو دودھ پلایا ہے اور حاکم وغیرہ سننے والا شہادت کا کچھ جرح نہ کرے تو ان کی گواہی معتبر ہو سکتی ہے اور اگر حاکم تحقیق کرے اور پوچھے کہ کیا تم نے دیکھا ہے اور وہ گواہ کہیں کہ نہیں ہم نے نہیں دیکھا ہے بلکہ سنا ہے تو پھر گواہی ان کی معتبر نہ ہوگی فتاویٰ قاضی خاں اور عالمگیریہ معتبر کتابیں فقہ کی ہیں لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی مسئلہ ان کتابوں میں ایسا مختلف فیہا ہو کہ اس میں ان کی روایت کے خلاف دوسری روایت راجح ہو چنانچہ اسی مسئلہ رضاعت میں فتاویٰ قاضی خاں وغیرہ کی بعض عبارات جن سے ایک عورت کی شہادت کا بعض صورتوں میں دوبارہ حرمت رضاعت معتبر ہونا ثابت ہوتا ہے صاحب البحر الرائق نے اسکو رد کردیا ہے اور صحیح مذہب حنفیہ کا اس کے خلاف نقل کیا ہے اور اسی کو راجح فرمایا چونکہ شامی میں قاضی خاں کی عبارت مذکورہ نقل کر کے لکھا ہے لکن قال فی البحر بعد ذلك ان ظاهر المتون انه لا یعمل به مطلقاً فلیکن هو المعتمد فی المذهب قلت وهو ایضا ظاهر کلام

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۲۲۴. ظفیر

كافى الحاكم الذى هو جمع كتب ظاهر الرواية [1] فقط

بیوی کے رضاعی لڑکے کی بیوی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ٦٨٤) زید نے بکر کو متبنی بنایا اور زید کی زوجہ نے جو کہ عقیمہ تھی مدت رضاعت میں بکر کو دودھ پلایا تو بعد مرنے بکر کے زید بکر کی زوجہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر زوجہ زید کے کبھی زید سے بچہ پیدا نہیں ہوا اور زوجہ زید ہمیشہ سے عقیمہ رہی اور یہ لبن بسبب ولادت از زید نہیں تو اس کا دودھ زید کی طرف منسوب نہ ہوگا یعنی زوجہ زید سے اگر مدت رضاعت میں کسی بچہ نے دودھ پیا تو وہ زید کا پسر رضاعی نہ ہوگا اور جب وہ لڑکا پسر رضاعی زید کا نہیں ہے تو اس کی زوجہ سے نکاح زید کا درست ہے کیوں کہ غایت یہ کہ وہ زوجہ کے پسر رضاعی کی زوجہ سے تو یہ وجہ حرمت کی نہیں ہے کیونکہ ربیب کی زوجہ حرام نہیں ہے (۲)۔ فقط

افواہ ہے کہ فلاں نے فلاں کا دودھ پیا تو اس سے حرمت رضاعت ہوگی یا نہیں

(سوال ٦٨٥) یہ خبر بلا کسی شہادت چشم دید کے صرف ایک شخص افواہاً بیان کرتا ہے کہ بحالت خواب مسماۃ ہندہ کے مسماۃ سلمہ کی دختر نے ہندہ کا دودھ پی لیا اس حالت میں سلمہ کی دختر کا عقد ہندہ کے لڑکے سے ہو سکتا ہے یا نہیں مگر اس ایک شخص کی شہادت کو کوئی دوسرا مرد یا عورت تصدیق نہیں کرتا اور سلمہ و ہندہ دونوں وفات پا چکی ہیں۔

(الجواب) رضاعت کے ثبوت کے لئے پوری شہادت شرعیہ کی ضرورت ہے یعنی دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں معتبر کی شہادت سے رضاعت ثابت ہوتی ہے كذافى الدر المختار [3] پس صرف ایک شخص کے بیان سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی لہذا سلمہ کی دختر کا عقد نکاح ہندہ کے پسر سے صحیح ہے۔

بوڑھی عورت نے بچہ کو چھاتی میں لگایا اور اسے پانی آیا تو حرمت ہوگی یا نہیں؟

(سوال ٦٨٦) ہندہ جدہ حقیقیہ نے اپنے پوتے زید کو مدت شیر خوارگی میں اپنے پستان سے لگایا اور اس سے باوجود آئسہ ہونے کے دو چار قطرہ آب کی مانند آجاتے تھے اور بچہ کو آرام ہو جاتا تھا اب اس لڑکے زید کا نکاح اس کی جدہ حقیقیہ ہندہ کے فرزند حقیقی کی دختر سے ہو سکتا ہے یا نہیں جو کہ اس کے بھائی رضاعی کی لڑکی ہے۔

(۱) رد المحتار باب الرضاع ص ٥٦٨ ج ٢ ط.س. ج٣ص ٢٢٤. ظفير
(۲) ويثبت ابوة زوج مرضعة اذا كان لبنها منه له والا لا كما سيجئ (درمختار) المراد به اللبن الذى نزل منها بسبب ولادتها من رجل زوج اوسيد (رد المحتار كتاب الرضاع ص ٥٥٧ ج٢ ط.س. ج٣ص ٢١٢ ... ٢١٣) ظفير
(۳) والرضاع حجته حجة المال وهى شهادة عدلين او عدل و عدلتين لكن لا تقع الفرقة الا بتفريق القاضى (درمختار) وافاد انه لا يثبت بخبر الواحد امرأة كان او رجلاً قبل العقد او بعده و به صرح فى الكافى والنهاية (رد المحتار باب الرضاع ص ٥٦٨ ج ٢ ط.س. ج٣ص ٢٢٤) ظفير

(الجواب) اس صورت میں نکاح اس دودھ پینے والے لڑکے کا مرضعہ کی دوسری پوتی سے درست نہیں ہے کیونکہ یہ پوتا جس نے اپنی دادی کا دودھ پیا اگرچہ قلیل قطرات اس کے حلق میں جاتے ہوں بیٹا رضاعی ہو گیا اور وہ دوسرے پسر کی دختر اس کی بھتیجی رضاعی ہو گئی تو بحکم یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب نکاح اس میں درست نہیں ہے بلکہ حرام ہے اور درمختار میں ہے ویثبت به وان قل ان علم وصوله لجوفه من فمه او انفه الخ [1] وفيه ايضاً ولا حل بين الرضيعة وولد مرضعتها الخ وولد ولدها الخ لانه ولد الاخ [2] فقط

چمچہ میں نکال کر دودھ پلایا رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں

(سوال ۶۸۷) والدہ مریم نے زید کو اپنی پستان سے لگالیا مگر زید نے پستان سے دودھ نہیں پیا مگر جب مریم کی والدہ نے علیحدہ چمچہ میں نکال کر پلایا تو پی لیا ایسی صورت میں کیا زید مریم سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ زید نے مریم کی والدہ کا دودھ پیا خواہ پستان سے یا چمچہ سے نکال کر زید کے حلق میں ڈالا گیا تو زید والدہ مریم کا بیٹا رضاعی اور مریم کا بھائی رضاعی ہو گیا پس بموجب قول رسول اللہ ﷺ یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب [3] زید اور مریم کا باہم نکاح حرام قطعی ہے قال الله تعالىٰ واخواتكم من الرضاعة [4] وفی الدرالمختار والحق بالمص الوجور [5] الخ فقط

سوتیلے بھائی کو دودھ پلایا تو کیا اس کی لڑکی سے اپنے لڑکے کی شادی کر سکتی ہے

(سوال ۶۸۸) ہندہ نے اپنے سوتیلے بھائی خالد کو مدت رضاعت کے اندر دودھ پلایا ہندہ کے زید پیدا ہوا اور خالد کے دختر زینب تولد ہوئی زید کا نکاح زینب سے درست ہے یا نہیں؟

ناواقفیت میں عقد ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(۲) صورت مذکورہ میں اگر بوجہ ناواقفی عقد ہو جاوے تو کیا حکم ہے تفریق کی ضرورت ہے یا خود جدا ہو سکتے ہیں؟

صورت مذکورہ میں خلوت کے بعد تفریق ہو تو کیا حکم ہے

(۳) صورت مذکورہ میں اگر دخول اور خلوت کے بعد تفریق ہو تو شوہر کے ذمہ کیا واجب ہے؟

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۶ ج ۲ ط.س.ج۳ص ۲۱۲۔ ظفیر
(۲) ایضاً ص ۵٦۱ ج ۲ ط.س.ج۳ص ۲۱۷۔ ظفیر
(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج ۲ ط.س.ج۳ص ۲۱۳۔ ظفیر
(٤) سورة النساء : ٤
(۵) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵٤ ج ۲ ط.س.ج۳ص ۲۰۹۔ ظفیر

خلوت سے پہلے تفریق ہو تو؟

(۴) اگر قبل دخول و خلوۃ تفریق ہو جائے تو عورت پر عدت ہے یا نہیں بر تقدیر اول شہور سے عدت ہو گی یا اقراء سے؟

اس نکاح میں جو بچہ ہوا اس کے نسب کا کیا حکم ہے؟

(۵) اگر عقد مذکور کے بعد زوج نے دخول کیا اور علوق ہو گیا تو ثابت النسب ہو گا یا ولد الزنا؟
(۶) حرمت رضاعت کی کوئی ایسی علت جامعہ بیان فرمائیے کہ جہاں اس کا وجود ہو حرمت متحقق ہو جائے؟

(الجواب) (۱) نکاح زید کا ساتھ زینب کے شرعاً حرام ہے اور شعر مشہور از جانب شیر دہ الخ سے حرمت نکاح مذکور ثابت ہے اور حدیث یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب [1] سے بھی حرمت نکاح مذکور کی ثابت ہے اور در مختار میں ہے ولا حل بین الرضیعة وولد مرضعتها ای التی ارضعتها وولد ولدها لانه ولد الاخ [2] الخ

(۲) تفریق ضروری ہے اور متارکت کر دینا کافی ہے شوہر اس کو علیحدہ کر دے اسی سے تفریق ہو جاوے گی (۳) بصورت دخول و خلوت مہر مثل لازم ہے اور بصورت عدم دخول و خلوت کے کچھ لازم نہیں ہے (۴) قبل الدخول تفریق میں عدت لازم نہیں اور بعد دخول عدت لازم ہے اور عدت حائضہ کے لئے تین حیض ہیں (۵) نسب ثابت ہو گا - کذا فی الشامی (۶) حدیث مذکور یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب [3] اور شعر فارسی معروف دربارہ حرمت رضاعت قاعدہ کلیہ اور علت جامعہ ہے - فقط

جس لڑکے نے دودھ نہیں پیا اس کا نکاح جائز ہے؟

(سوال ۶۸۹) مسماۃ زینب و احمد علی دونوں حقیقی بھائی بہن ہیں احمد علی کے لڑکا اور زینب کے لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا حسب قاعدہ دودھ چھڑا دیا گیا تھا دودھ چھڑانے سے آٹھ نو ماہ بعد زینب نے اپنا دودھ اپنے بھائی احمد علی کے لڑکے کو پلایا یہ یاد نہیں کہ دودھ اترا تھا یا نہیں کئی مرتبہ بچے کے منہ میں پستان دینے کا اتفاق ہوا لیکن دودھ اترنے نہ اترنے کی بابت کسی کو یقینی یاد نہیں اب زینب کے لڑکا پیدا ہوا اور احمد علی کے لڑکی زینب کے اس لڑکے سے احمد علی کی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) احمد علی کی اس دختر کا نکاح جس نے زینب کا دودھ نہیں پیا، زینب کے پسر سے بہر حال درست ہے خواہ احمد علی کے پسر سابق نے زینب کا دودھ پیا ہو یا نہ پیا ہو - کما فی الدر المختار و تحل اخت اخیه رضاعاً [4] الخ فقط

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۲۱۳. ظفیر
(۲) ایضاً ص ۵۶۱ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۲۱۷. ظفیر
(۳) ایضاً ص ۵۵۷ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۲۱۳. ظفیر (۴) ایضاً ص ۵۶۱ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۲۱۷. ظفیر

ضعیفہ کا جس لڑکی نے دودھ پیا ہے اس کی شادی ضعیفہ کے پوتے سے درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۶۹۰) زید کی بیوی زمانہ پیری میں جب کہ اس کے قریب بیس سال سے کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی ایک غیر لڑکی کو محض پیار میں اپنی ثدیین منہ میں دیدیا کرتی تھی بعد چند ایام کے اس کی ثدیین میں دودھ اتر آیا اور اس لڑکی نے عرصہ تک اس دودھ سے پرورش پائی کیا اس لڑکی کا عقد مرضعہ کے پوتے سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) مرضعہ کے پوتے کا نکاح لڑکی رضیعہ یعنی دودھ پینے والی سے درست نہیں ہے کیونکہ وہ رضیعہ مرضعہ کے پوتے کی پھوپھی، یعنی باپ کی بہن رضاعی ہوئی اور مسئلہ یہ ہے کہ یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[1] فقط

جس بیوہ سے نکاح کرنا چاہا اس نے کہا مجھے ایسا یاد پڑتا ہے کہ میں نے تمہاری ماں کا دودھ پیا ہے کیا حکم ہے؟

(سوال ۶۹۱) ایک مرد بیوہ عورت سے عقد کرنا چاہتا ہے چنانچہ مرد نے اپنی ہمشیرہ کے ذریعہ سے اس عورت سے عقد کی بابتہ کہلوایا اس نے جواب دیا کہ میں نے ان کی والدہ کا ایک مرتبہ دودھ پیا ہے اور شاید خود ان کی والدہ ہی نے مجھ سے کہا تھا کہ تیری ماں سو رہی تھی اور تو رو رہی تھی تو میں نے تیرے منہ میں دودھ دیدیا تھا اور کسی سے مجھ کو یہ بات معلوم نہیں ہوئی اور بیوہ مذکورہ نے دریافت کرنے پر یہ بھی کہا کہ شاید میری غلطی ہو کسی اور کی بابتہ کہا ہو اور مجھ کو یہ یاد رہا پچیس تیس برس کی بات ہے مرد نے چند روز کے بعد بیان کیا کہ بہت غور کے بعد کچھ خیال مجھ کو بھی ہوتا ہے کہ اس بیوہ عورت نے مجھ سے بھی شاید یہ بات کہی تھی مگر شبہ کے ساتھ یہ خیال ہوتا ہے پورے طور پر یاد نہیں ہے؟

(الجواب) چونکہ اس صورت میں پوری شہادت شرعیہ موجود نہیں ہے یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہ دودھ پلانے کی نہیں ہیں تو شرعاً حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور وہ عورت بیوہ اس مرد کی بہن رضاعی نہیں ہوتی اور شبہ ہے رضاعت ثابت نہیں ہوتی لہذا از راہ فتویٰ و حکم شریعت اس مرد کو اس عورت بیوہ سے نکاح کرنا درست ہے البتہ اگر وہ مرد اس عورت کی اس بارے میں تصدیق کرے تو احوط ہے کہ اس سے نکاح نہ کرے اور اگر مرد اس کی تصدیق نہیں کرتا اور بیوہ کو بھی یقینی طور سے مرد کی والدہ کا قول یاد نہیں اور یاد بھی ہو تو وہ صرف ایک عورت کا قول ہے تو اس حالت میں حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور نکاح صحیح و جائز ہے قال فی الدر المختار وحجته حجة المال وهي شهادة عدلين او عدل عدلتين[2] الخ فقط

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۲۱۳. ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۲۲۴. ظفیر

ں نے نانی کا دودھ پیا اس کا نکاح خالہ کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں ؟

وال ۶۹۲) ایک شخص نے مدت رضاعت میں اپنی نانی کا دودھ پیا آیا خالہ کی لڑکی سے اس شخص کا نکاح جائز
یا نہیں ؟

جواب) اس صورت میں خالہ کی لڑکی دودھ پینے والے کی رضاعی بھانجی ہوئی اور جب کہ حقیقی بھانجی سے
ح حرام ہے ایسا ہی رضاعی بھانجی سے بھی حرام ہے حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من
سب[1] پس نکاح اس شخص کا جس نے اپنی نانی کا دودھ پیا ہے اس کی خالہ کی دختر سے درست نہیں ہے کیونکہ
ں کی بھانجی رضاعی ہوئی ہے۔ فقط

رف دودھ پلانے والی کہتی ہے گواہ نہیں تو کیا حکم ہے ؟

وال ۶۹۳) رضاعت صرف مرضعہ کے کہنے سے بلا کسی شاہد کے صرف عورت کے کہنے سے کہ میں
اپنا بچہ خیال کر کے غلطی سے زید کی لڑکی کے منہ میں دودھ دیدیا رضاعت ثابت ہو سکتی ہے یا نہیں اور کوئی
واقعہ کا گواہ نہیں ہے اور اس واقعہ میں قضاء اور دیانتاً حکم میں کچھ فرق ہوگا یا نہیں ؟

جواب) عورت کے صرف اس کہنے سے کہ میں نے فلاں بچہ کو دودھ پلایا ہے حرمت رضاعت ثابت نہیں
لی اور بدون شہادت نامہ حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی جیسا کہ مفاد عبارت در مختار و شامی کا ہے قال فی
المختار والرضاع حجته حجة المال وھی شهادة عدلين او عدل و عدلتين الخ وقال فی
امی وافادانه لا يثبت بخبر الواحد امرأة كانت اورجلاً قبل العقد او بعده و به صرح فی الكافی
نهاية تبعاً لما فی رضاع الخانيه الخ الی ان قال لكن قال فی البحر بعد ذلك ان ظاهر المتون انه
عمل به مطلقاً فليكن هو المعتمد فی المذهب[2] الخ پس معلوم ہوا کہ صحیح و مفتی بہ یہ ہے کہ
ت رضاعت بدون شہادت تامہ کے ثابت نہیں ہوتی اور صحیح قول کے موافق دیانۃً و قضاءً کسی طرح ایک
ت کے قول سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔

ا نیت سے بھی مدت رضاعت میں دودھ پلایا حرمت ثابت ہو گی

ال ۶۹۴) کلثوم و زینب حقیقی بہنیں ہیں کلثوم کے لڑکا پیدا ہوا اور نو ماہ بعد مر گیا زینب کی لڑکی نے جس
مر ایک سال تین ماہ کی تھی صرف تین بار کلثوم کا دودھ کھچوایا گیا تین دن تک روز ایک بار اس دودھ کھچوانے
یہ منشاء تھی کہ تکلیف رفع ہو جائے دودھ پلانے کی نیت نہیں تھی یہ بیان صرف زینب کا ہے اور کلثوم کا
ل ہو گیا آیا کلثوم کے پسر واحد سے زینب کی لڑکی کا عقد جس نے زینب کا دودھ پیا ہے ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

جواب) مسئلہ یہ ہے کہ مرضعہ کی تمام اولاد رضیع کے بھائی بہن ہو جاتی ہیں اور سب حرام ہو جاتی

---

[1] ایضا ص ۵۵۷ ج ۲ . ط . س . ج ۳ ص ۲۱۳ .

[2] دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸ ج ۲ . ط . س . ج ۳ ص ۲۲۴ . ظفیر

ہیں(۱) جیسا کہ شعر مشہور میں ہے "از جانب شیر دہ ہمہ خویش شوند الخ"

پس اگر یہ ثابت ہو جاوے اور معلوم و معروف ہو کہ زینب کی دختر نے کلثوم کا دودھ پیا ہے اگرچہ ایک دفعہ ہی پیا ہو اور اگرچہ قصد دودھ پلانے کا نہ ہو تو کلثوم کے کسی پسر سے زینب کی دختر کا نکاح نہیں ہو سکتا نہ واحد کے ساتھ نہ اس کے کسی دوسرے بھائی کے ساتھ۔

جس لڑکے نے تمہاری ماں کا دودھ پیا ہے اس سے اپنی لڑکی کا نکاح نہیں کر سکتے

(سوال ۶۹۵) میرے بھانجہ خلیل نے مجھ سے چھوٹی بہن کا جھوٹا دودھ میری والدہ کا پیا اب میں خلیل کی شادی اپنی دختر سے کرنا چاہتا ہوں جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ مسمی خلیل نے تمہاری والدہ کا دودھ پیا تو تمہارا رضاعی بھائی ہو گیا اور تمہاری لڑکی محمد خلیل کی رضاعی بھتیجی ہو گئی لہذا نکاح خلیل مذکور کا تمہاری دختر سے جائز نہیں ہے کیوں کہ حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاع مایحرم من النسب الحدیث(۲) فقط

دودھ پینا ثابت ہوا مگر اسے مدت رضاعت کے بعد ثابت کیا گیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۶۹۶) زید نے عائشہ سے نکاح کیا بعد از نکاح عائشہ نے دعویٰ دائر کیا کہ یہ زید میرا رضاعی بھائی ہے اور چاروں گواہوں نے بچشم خود دودھ پیتے دیکھنے کی گواہی دی اور دو نے بیان کیا کہ زید نے ہمارے روبرو اقرار رضاعت کیا ہے اور زید نے جواب دعویٰ میں کہا ہے کہ میں اس وقت مدت رضاع سے خارج تھا اور اس پر چار گواہ گزارے اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) رد المحتار میں بعد نقل اقوال و عبارت کے فرمایا قلت وجه ذلك ان الرضاع لما كان مما يخفى لانه لا يعلمه الا بالسماع من غيره لم يمنع التناقض فيه لا حتمال انه لمااقربه بناء على ما اخبر به غيره تبين له كذبه فرجع عن اقراره الخ(۳) ص ۴۱۲ جلد ۲ کتاب الرضاع پس اقرار برضاعت میں اول تو یہ نہیں تھا کہ مدت رضاعت میں دودھ پیا ہے اسی طرح دودھ پیتے دیکھنے کی شہادت میں بھی مدت رضاعت میں دودھ پینا بیان نہیں ہوا لہذا شہادت مرد کی اس امر پر کہ دودھ پینا بعد مدت رضاعت کے ہو منافی اور معارض شہادت سابقہ و اقرار سابق کے نہیں ہے لہذا شہادت زوج معتبر ہو گی اور نکاح باطل نہ ہو گا۔ فقط

ایک بیوی نے جب کسی لڑکی کو دودھ پلایا تو اس سے اس لڑکے کا نکاح جو دوسری بیوی سے ہے درست نہیں

(سوال ۶۹۷) ایک شخص کی دو بیوی ہیں محل اولی و محل ثانی محل اولی نے ایک غیر کی لڑکی نولا کو

---

(۱) ولا حل بين الرضيعة وولد مرضعتها اى التى ارضعتها وولد ولدها لانه ولد الاخ (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج ۲، ط.س. ج۳ ص۲۱۷) ظفير (۲) دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۱ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۲۲۴ ظفير (۳) رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۷ ج ۲ ط.س. ج۳

دودھ پلایا ہے کچھ عرصہ دراز کے بعد محل ثانی کو ایک لڑکا پیدا ہوا اور نوبا کے لڑکی پیدا ہوئی ان دونوں میں شرعاً عقد جائز ہے یا نہیں؟

الجواب) مسماۃ نوبا کی دختر اس لڑکے کے محل ثانی کی بھانجی رضاعی ہوئی لہٰذا نکاح اس لڑکے کا دختر مسماۃ ولبا سے صحیح نہیں ہے لقوله عليه السلام يحرم من الرضاع مايحرم من النسب [1] فقط

بڑی بہن نے چھوٹی بہن کو دودھ پلایا تو دونوں کی اولاد میں شادی جائز نہیں

سوال ۶۹۸) بڑی بہن نے چھوٹی بہن کو جب کہ وہ ایک برس کی تھی کئی مرتبہ اپنا دودھ پلایا جسکے تین گواہ چشم دید موجود ہیں جنہوں نے بہ قسم قرآن کہہ دیا ہے کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دودھ پلاتے دیکھا ہے اب چھوٹی بہن کی اولاد اور بڑی بہن کی اولاد میں باہم نکاح درست ہے یا نہیں؟

الجواب) جب کہ معتبر گواہوں سے یہ امر ثابت ہے کہ بڑی بہن نے بحالت شیر خوارگی دودھ پلایا ہے تو چھوٹی بہن بڑی بہن کی رضاعی دختر ہوگئی اور بڑی بہن کی اولاد اس کے بہن بھائی ہو گئے پس چھوٹی بہن کی اولاد سے بڑی بہن کی اولاد کا نکاح شرعاً صحیح نہ ہوگا هكذا في كتب النفقة [2] فقط

عینی بھائی کی رضاعی لڑکی کی لڑکی سے نکاح

سوال ۶۹۹) ایک مرد جاہل و عامی قاسم علی نامی نے حسب مذہب حنفیہ ایک مولوی عبدالرزاق سے اس مسئلہ کے بارے میں فتویٰ طلب کیا میرے عینی بھائی کی دختر دختر رضاعی کو میں نکاح میں لاسکوں گا یا نہیں، مولوی صاحب مذکور نے ساٹھ ستر روپیہ لیکر بداہتہً فتویٰ دیدیا کہ تم کو بلا وسواس حلال ہے اس نے بلا تامل و آخیر عورت مذکورہ کو نکاح میں لایا مولوی محمد لقمان نے اس نکاح کے جواز کی تردید اور حرمت میں مدلل و مفصل فتویٰ لکھا اس صورت میں کیا حکم ہے اور یہ نکاح جائز ہے یا حرام؟

الجواب) فتویٰ مولوی عبدالرزاق کا در بارہ جواز نکاح دختر دختر رضاعی برادر عینی محض باطل اور لغو ہے بنات الاخ و بنات الاخت جیسا کہ نسبی حرام ہیں رضاعی بھی حرام ہیں لقوله عليه الصلوة والسلام يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب [3] اور اس کو حنفیہ اور شافعیہ سب نے تسلیم کیا ہے اور صاحب خازن جو شافعی مذہب ہیں وہ بھتیجی رضاعی کی حرمت کو تسلیم فرماتے ہیں اور جب کہ بھتیجی رضاعی حرام ہے تو بھتیجی کی دختر بھی حرام ہے چنانچہ تفسیر خازن میں بعد نقل حدیث مذکور بنت حمزہؓ کی حرمت کی حدیث نقل فرمائی ہے انها لا تحل لی يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب وانها ابنة اخی من الرضاعة فكل من حرمت بسبب النسب حرم نظير ها بسبب الرضاعة [4] اس سے معلوم ہوا کہ شافعیہ کے نزدیک بھی بھتیجی رضاعی اور

---

(۱) ایضاً ص ۵۵۷ ج ۲ ط.س. ج ۳ ص ۲۱۳. ظفیر
(۲) حرم بسبب الرضاع ماحرم بسبب النسب قرابة و صهرية ولو كان الرضاع قليلا لحديث الصحيحين المشهور يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب (البحر الرائق كتاب الرضاع ص ۲۳۸ ج ۳. ط.س. ج ۳ ص ۲۲۲) ظفیر
(۳) دیکھئے البحر الرائق كتاب الرضاع ص ۲۳۸ ج ۳. ط.س. ج ۳ ص ۲۲۲. ظفیر
(۴) دیکھئے تفسیر خازن المسمی الباب التاویل

بھتیجی رضاعی کی دختر سے جس کو دختر دختر رضاعی برادر عینی سے برادر عینی سے تعبیر کیا ہے نکاح حرام ہے پس
معلوم ہوا کہ فتویٰ مولوی عبدالرزاق کا محض باطل اور فتویٰ مولوی محمد لقمان صاحب کا صحیح اور موافق کتاب
سنت کے ہے اور حنفیہ کو تقلید اور اتباع اپنے امام کا لازم ہے اور صورت مذکورہ میں کسی کا مذہب خلاف بھی ہو
اس پر عمل کرنا درست نہیں ہے۔ فقط

بچہ کو جس عورت نے دودھ پلایا عورت اس بچہ سے اپنی پوتی کا نکاح نہیں کر سکتی

(سوال ۷۰۰) ایک شیر خوار بچہ جس کی عمر ایک سال چار ماہ کی ہو اور اس کی ماں فوت ہو چکی ہو اور اس کی نا
اپنے پستان اس کو چوساتی رہی ہے چار ماہ بعد اس کے دودھ اتر آیا اور بچہ برابر شیر بھی چوستا رہا اب وہ لڑکا جوان ہو
مرضعہ اپنی پوتی سے اس لڑکے رضیع مذکور کا نکاح کرنا چاہتی ہے کیا حرمت رضاعت ثابت ہے یا نہیں؟

(الجواب) مرضعہ کی پوتی اس رضیع کی بھتیجی رضاعی ہوئی پس بقاعدہ یحرم من الرضاع ما یحرم م
النسب [1] نکاح اس رضیع کا مرضعہ کی پوتی سے حرام اور ناجائز ہے اور زیلعی کے قول کو جو انہوں نے خصاف
سے نقل کیا ہے در مختار اور شامی میں رد کر دیا ہے در مختار میں ہے ویثبت التحریم فی المدة فقط ولو ب
الفطام والا ستغناء بالطعام علی ظاهر المذهب و علیه الفتویٰ فتح وغیره قال المصنف فی البح
فما فی الزیلعی خلاف المعتمد لان الفتویٰ متی اختلفت رجح ظاهر الروایة الخ قوله لان الفتو
الخ) ولان اکثرین علی الاول ای علی الحرمة کما فی النهر۔ [2] فقط

جس غیر مسلم لڑکی کو ایک عورت نے دودھ پلایا اس سے عورت کے بھائی کی شادی جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۷۰۱) زید و ہندہ حقیقی بہن بھائی ہیں ہندہ نے مدت رضاعت میں ایک غیر مسلم کی لڑکی کو دود
پلایا بعد چند مدت کے زید نے اس لڑکی کو مسلمان کر کے نکاح کیا اور دودھ پینے کا حال بخوبی معلوم نہ تھا اب ج
کہ اس کے پانچ چھ بچے ہوئے درمیان گفتگو کے معلوم ہوا زبانی ہندہ کے کہ اس لڑکی کو میں نے بھی دودھ پلایا
ہندہ کی یہ گواہی مقبول ہے یا نہیں اور یہ نکاح ناجائز ہے تو علیحدگی کیوں کر ہوگی اور بچوں کا نفقہ کس پر ہے او
کون ہے اور تفریق کے لئے قاضی کا ہونا ضروری ہے یا نہیں اور اگر زوجین اس کو نہ مانیں تو کیا کیا جائے؟

(الجواب) در مختار میں ہے والرضاع حجته حجة المال وهی شهادة عدلین او عدل و عدلت
اس عبارت سے واضح ہے کہ بصورت انکار زوجین صرف ایک عورت مرضعہ کے قول سے حرمت رضاع

---

(۱) البحر الرائق کتاب الرضاع ص ۲۳۸ ج ۳. ط.س. ج۳ ص ۲۲۲. ظفیر
(۲) دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۵ ج۲. ط.س. ج۳ ص ۲۱۲. ظفیر
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸ ج۲. ط.س. ج۳ ص ۲۲۴، ظفیر

ثابت نہ ہوگی اور نکاح صحیح رہے گا اور اولاد ثابت النسب ہوگی اور وراثت ان میں جاری ہوگی اور نفقہ اولاد و زوجہ کا اس شخص ناکح یعنی زید کے ذمہ ہوگا البتہ اگر زوجین اس بارے میں ہندہ کی تصدیق کریں تو حرمت ثابت ہو جائے گی اور ان میں تفریق کی جاوے گی یعنی جب کہ وہ مقر ہیں تو خود علیحدہ علیحدہ ہو جاویں گے قاضی کی تفریق کی ضرورت اس میں نہیں ہے شامی میں ہندیہ سے منقول ہے تتزوج امراۃ فقالت امراۃ ارضعتکما الخ ان صدقاھا فسد النکاح ولا مھر ان لم یدخل الخ [1] فقط

جس لڑکی کو ایک بیوی نے دودھ پلایا اس سے اس لڑکی کی شادی جائز ہے یا نہیں جو دوسری بیوی سے ہے

(سوال ۷۰۲) ایک شخص کی دو بیوی ہیں نصیباً و مراداً نصیبن نے ایک غیر لڑکی کو دودھ پلایا ہے تو مراداً کے لڑکے کے ساتھ اس لڑکی رضیعہ کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اس غیر لڑکی نے جب کہ اس مرد کی ایک زوجہ کا دودھ پیا تو وہ لڑکی جیسا کہ دودھ پلانے والی کی دختر رضاعی ہوئی اس طرح اس کے شوہر کی بھی دختر رضاعی ہوئی اور دوسری زوجہ سے جو اس مرد کا لڑکا ہے وہ بھائی رضاعی اس لڑکی کا ہوا پس نکاح دونوں میں درست نہیں ہے۔[2] فقط

بھائی نے بہن کا دودھ پیا تو ان دونوں کی اولاد میں نکاح جائز ہو گیا نہیں

(سوال ۷۰۳) زید ایک طفل پانچ سالہ ہے اور ہندہ اس کی حقیقی ہمشیرہ بیس پچیس سالہ شادی شدہ ہے زید نے ہمشیرہ مذکورہ کا دودھ پیا زید کی کسی دختر کا نکاح ہندہ کے کسی لڑکے سے جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) زید نے اگر اپنی ہمشیرہ کا دودھ بعمر شیر خوارگی یعنی دو برس کی عمر یا اڑھائی برس کی عمر میں یا اس سے کم عمر میں پیا ہے تو زید اپنی بہن کا پسر رضاعی ہو گیا اور اس بہن کی جس قدر اولاد ہے وہ بہن بھائی رضاعی زید کے ہو گئے پس زید کی کسی دختر کا نکاح ہندہ کے کسی پسر اور دختر سے جائز نہیں ہے [3] اور اگر زید کی عمر بوقت شیر نوشیدگی اڑھائی برس سے زیادہ تھی تو پھر حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی اور نکاح زید کی اولاد کا ہندہ کی اولاد سے حرام نہ ہوگا۔ فقط

دو ڈھائی سال کی عمر کے درمیان دودھ پیا تو کیا حکم ہے ؟

(سوال ۷۰٤) مدت رضاعت میں امام صاحب کا قول اڑھائی سال ہے اور صاحبینؒ پورے دو سال فرماتے ہیں جس بچہ نے دو اور اڑھائی سال کے درمیان دودھ پیا ہے امام صاحب ان کا نکاح باہم حرام قرار دیتے ہیں شرعی فیصلہ مفتی بہ کیا ہے ؟

---

(۱) ردالمحتار باب الرضاع ص ٥٦٨ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۲۲٤. ظفیر
(۲) ویثبت به الخ امومیة المرضعة للرضیع و یثبت ابوة زوج مرضعة اذا کان لبنها منه له والا لا فیحرم منه ما یحرم من النسب (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ٥٥٧ ج۲ ط.س. ج۳ ص ۲۱۲ ـــ ۲۱۳) ظفیر (۳) و یثبت به الخ امومیة المرضعة للرضیع الخ(الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص٥٥٦ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۲۱۲ ـ ۲۱۳)

(الجواب) فقہاء رحمہم اللہ ہر دو قول را مفتی بہ فرمودہ اند صاحب درمختار دربارہ قول صاحبینؒ فرمودہ وبہ یفتی ودربارہ قول امام اعظمؒ فرمودہ وعلیہ الفتویٰ ودر شامی گفتہ و حاصله انهما قولان افتى بكل منهما پس ہر موضع احوط را اختیار کنند مثلاً در فطام بر قول صاحبین عمل کنند ودر حرمت رضاعت بر قول امام اعظم عمل کنند یعنی در صورت مسئولہ حرمت رضاعت خواہد شد۔[1] فقط (خلاصہ یہ ہے کہ صورت مسئولہ میں نکاح حرام ہوگا۔ ظفیر)

شامی اور مؤطا کی عبارت میں غور

(سوال ۷۰۵) آپ نے ایک مسئلہ کا جواب و تحل اخت اخیه رضاعاً فرمایا تھا مگر مؤطا امام محمدؒ ص ۲۷۹ باب الرضاع کی یہ عبارت مخالف ہے تطبیق کی کیا صورت ہے فالاخ من الرضاعة من الاب تحرم عليه اخته من الرضاعة من الاب و ان كانت الامان مختلفان۔

(الجواب) بندہ نے وتحل اخت اخيه رضاعاً لکھا ہوگا[2] اور اس کی صورتیں شامی نے لکھ دی ہیں اس کو ملاحظہ کیا جاوے[3] مؤطا امام محمدؒ کی صورت اس کی مخالف نہیں ہے۔

بلوغ کے بعد پستان منہ میں لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

(سوال ۷۰۶) عمر ہندہ سے زنا کرتا تھا اور ایک دفعہ اس کی پستان منہ میں لی تو عمر کا نکاح ہندہ سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) عمر کا نکاح اس صورت میں صحیح ہے کیوں کہ حرمت رضاعت اس صورت میں ثابت نہیں ہوتی كذافى عامة كتب الفقه[4] فقط فقط (دوڈھائی سال کی عمر کے بعد دودھ سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ ظفیر)

رات میں بچہ نے پستان منہ میں لے لیا کیا حکم ہے

(سوال ۷۰۷) ہندہ سوئی ہوئی تھی اس کے برابر ہندہ کے دیور کا بیٹا جس کی عمر دو سال سے کم تھی سورہا تھا جب یہ لڑکا بیدار ہوا تو اس نے ہندہ کی پستان منہ میں لے لیا مگر یہ معلوم نہیں کہ پستان کتنی دیر منہ

---

(۱) حولان و نصف عنده وحولان فقط عند هما وهو الا صح فتح و به يفتى كما فى تصحيح القدورى عن العون لكن فى الجوهرة انه فى الحولين و نصف ولو بعد انفطام محرم و عليه الفتوىٰ (درمختار) قوله لكن الخ استدراك على قوله به يفتى و حاصله انهما قولان افتى بكل منهما (ردالمحتار باب الرضاع ص ٥٥٤ ج ٢ .ط.س. ج۳ص۲۰۹) ظفیر

(۲) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الرضاع ص ٥٦١ ج ٢ .ط.س. ج۳ص۲۱۷. ظفیر

(۳) اس عبارت کے بعد درمختار میں ہے كان يكون له اخ نسبى له اخت رضاعية وكان يكون لاخيه رضا عا اخت نسبا و بهما وهو ظاهر (درمختار) قوله وهو ظاهر كان يكون له اخ رضاعى رضع مع بنت من امراة اخرىٰ (رد المحتار باب الرضاع ص ٥٦١ ج ٢ .ط.س. ج۳ص۲۱۷) ظفیر

(٤) وقيد بالثلاثين (شهرا) لان الرضاع بعد ها لا يوجب التحريم (البحر الرائق كتاب الرضاع ص ۲۳۹ ج۳ .ط.س. ج۳ص۲۲۲) ظفیر

میں رہا جب ہندہ بیدار ہوئی تو پستان بچہ کے منہ سے نکال لیا یہ بھی معلوم نہیں کہ بچہ نے دودھ پیایا نہیں اس صورت میں رضاعت ثابت ہوئی یا نہیں، زید کہتا ہے کہ یہ صورت شک کی ہے اور حالت شک میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی مگر بطریق تنزہ اور احتیاط کے حرمت رضاعت ثابت ہے اب دونوں قولوں میں سے کس قول میں احتیاط اور تنزہ ہے؟

(الجواب) اس صورت میں زید کا قول صحیح ہے شک سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی در مختار میں ہے فلو التقم الحلمة ولم یدرادخل اللبن فی حلقه ام لا لم یحرم لان فی المانع شکاً ولو الجیه[1] الدرالختار وفیه ایضاً حجته حجة المال وھی شهادة عدلین او عدل و عدلتین الخ[2] اور احتیاط اور تنزہ بیشک یہ ہے کہ اس بچہ کا نکاح اس عورت کی اولاد سے نہ کیا جاوے اگر کیا جاوے گا تو فتویٰ جواز کا ہوگا۔ فقط

شادی کے بعد ایک مرد دو عورت نے رضاعت کی گواہی دی کیا کیا جائے

(سوال ۲/۷۰۷) ایک عورت کی شادی ہونے سے چھ سات ماہ کے بعد ایک مرد دو عورتیں گواہی دیتے ہیں کہ منکوحہ نے اپنے شوہر کی ماں کا دودھ ایام رضاعت میں پیا تھا اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) ایک مرد دو عورتیں نمازی و معتبر گواہی دودھ پینے کی دیتے ہیں تو حرمت رضاعت ثابت ہوگی کما فی الدرالمختار باب الرضاع و حجته حجة المال وھی شهادة عدلین او عدل و عدلتین الخ[3] فقط

صرف عورت رضاعت کی گواہی دے تو کیا حکم ہے

(سوال ۷۰۸) اذا شهدت امرأة واحدة او نسوة منفردات فی اثبات الرضاع و علم صدقها فما حکم الافتاء والقضاء؟

(الجواب) حکم الافتاء والقضاء فی هذه الصورة انه لا یحکم ولا یفتی بشهادة النساء فی حرمة الرضاع فان حجته حجة المال کما فی الدرالمختار[4] فقط

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتارباب الرضاع ص ۵۵۶ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۲۱۲ و فی الفتح لوادخلت الحلمة فی فی الصبی و شکت فی الارتضاع لا تثبت الحرمة بالشك ، رد المحتار و ایضاً ط.س. ج۳ص ۲۲۴) ظفیر (۲) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۲۲۴ ظفیر
(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۲۲۴. ظفیر
(٤) دیکھئے الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۲۲۴. ظفیر

چوتھی فصل

حرمت نکاح بہ سبب جمع

بیوی کی حقیقی بہن سے نکاح باطل ہے اولاد ثابت النسب نہیں ہوگی اور نہ وارث ہوگی

(سوال ۷۰۹) زید نے اول مسماۃ ہندہ سے نکاح کیا اور مہر بھی مقرر ہوا اب چند سال بعد زید نے ہندہ کی بہن حقیقی سے نکاح کر لیا اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ نکاح اول و ثانی دونوں باطل ہیں یا صرف ثانی اور درصورت جواز نکاح اول جو اولاد زید سے پیدا ہوئی وہ دعویٰ جائداد منقولہ و غیر منقولہ میں کر سکتی ہے یا نہیں دوسرے درصورت عدم جواز نکاح ثانی جو اولاد زید سے زوجہ ثانیہ کے بطن سے پیدا ہوئی وہ حرامی ہوئی یا کیا اور یہ اولاً جائیداد منقولہ وغیرہ پر دعویٰ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح اول صحیح ہوا اور دوسرا نکاح جو زوجہ اولیٰ کی بہن سے ہوا وہ باطل ہے اور زوجہ اولیٰ سے جو اولاد ہوئی وہ صحیح النسب ہے اور زید کی وارث ہوگی اور دوسری بہن سے اگر کچھ اولاد ہوئی تو اس کا نسب زید سے ثابت نہیں اور وہ وارث زید کی نہ ہوگی۔[1] فقط

دو سوتیلی بہنوں کو جمع کرنا بھی حرام ہے

(سوال ۷۱۰) زید کی دو بیویاں ہیں ایک امینہ جس کے بطن سے زینب ہے اور دوسری سکینہ جس کے بطن سے کلثوم ہے زید نے عمر سے زینب کا نکاح کر دیا چند روز بعد زینب کی زندگی ہی میں کلثوم سے بھی نکاح کر دیا فی الحال دونوں بہنیں جن کا باپ ایک ہے زید کے گھر میں ہیں تو یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) قال اللہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الایہ[2] اور حرام ہے تم پر دو بہنوں کا جمع کرنا یعنی نکاح میں، پس جو نکاح عمر کا بعد میں کلثوم سے ہوا وہ باطل اور ناجائز ہے اور حرام ہے اس کو علیحدہ کر دینا چاہئیے۔ فقط

سالے کی لڑکی سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۷۱۱) سالے کی لڑکی بہنوئی کے نکاح میں رہ سکتی ہے یا نہیں؟

فكاح الاخيرة
(۱) فان تزوج الاختين فى عقدة واحدة فيفرق بينهما و بينه الخ وان تزوجهما فى عقدتين فنكاح الاخيرة فاسد و يجب عليه ان يفارقها ولو علم القاضى بذالك يفرق بينهما فان فارقها قبل الدخول لا يثبت شئ من الاحكام وان فارقها بعد الدخول فلها المهر و يجب الا قل من المسمى ومن مهر المثل و عليها العدة و يثبت النسب و يعزل عن امرأته حتى تنقضى عدة اختها كذافى محيط السرخسى (عالمگیری کشوری القسم الرابع المحرمات بالجمع ص ۲۸۵ ج ۲ ط ماجدیہ ج۱ ص ۲۷۷) ظفیر

(۲) سورة النساء رکوع : ٤

(الجواب) پہلی زوجہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح حرام ہے غرض یہ کہ جمع کرنا درمیان خالہ بھانجی اور پھوپھی بھتیجی کے درست نہیں ہے[1] البتہ جب زوجہ نکاح میں نہ رہے تو پھر اس کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح درست ہے۔ فقط

خالہ بھانجی کا نکاح میں جمع کرنا درست نہیں

(سوال ۷۱۲) زید نے پہلے ہندہ سے بعدہ صالحہ سے نکاح کیا اور ہندہ وصالحہ آپس میں خالہ بھانجی ہیں جس کا حکم شرعاً وان تزوجهما على التعاقب صح الاول و بطل الثانی ناطق ہے اور صالحہ جس کا نکاح آخری ہے زید اس سے متارکت نہیں کرتا ہے جس کے لئے تفریق ضروری ہے آیا قبل متارکتہ یا تفریق غیر مدخولہ سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ ظاہر ہے اور عبارت منقولہ سے ثابت ہے کہ اس صورت میں نکاح ثانی باطل ہوا پس جب تک زوجہ اولیٰ کو طلاق نہ دے گا دوسری عورت سے نکاح صحیح نہیں ہوگا اور اس صورت میں طلاق ہی تفریق کے لئے متعین ہے تفریق قاضی یہاں نہیں ہو سکتی کیوں کہ دوسرا نکاح صحیح نہیں ہوا وہ تو خود باطل ہے اور پہلا نکاح صحیح ہے پس منکوحہ اولیٰ جس کا نکاح صحیح ہے اس سے تفریق کی ضرورت نہیں اور ثانیہ کا نکاح نہیں ہوا اگر اس سے جماع کرے گا تو زنا ہوگا در مختار میں ہے وان تزوجهما معاً او بعقد تين ونسى الاول فرق القاضى بينه و بينهما الخ و فى الشامى قوله و نسى الاول فلو علم فهو الصحيح والثانى باطل[2] اس عبارت اور عبارت شامی سے واضح ہوتا ہے کہ تفریق قاضی یا متارکتہ کی ضرورت وہاں ہے جب کہ نکاح صحیح و نکاح باطل متعین نہ ہو اور صورت مسئولہ میں یہ امر متعین ہے کہ نکاح اول صحیح ہے اور ثانی باطل ہے تو لامحالہ ثانیہ سے اگر مقاربت کرلے گا زنا ہوگا۔ عام مسلمانان اگر قدرت رکھیں اس عورت ثانیہ کو اس مرد سے علیحدہ کر سکتے ہیں اور اگر ان کو قدرت نہ ہو تو ہر ایک حاکم اس کو حکم کر سکتا ہے کہ اس عورت کو علیحدہ کردے یا اگر وہ مرد اس عورت ثانیہ سے نکاح کرنا چاہے تو پہلی کو طلاق دیدے پھر اگر وہ غیر مدخولہ ہے تو دوسرے سے فوراً نکاح کر سکتا ہے۔

طلاق دیکر فوراً اس کی بہن یا بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۷۱۳) ایک شخص کا نکاح ایک عورت سے ہوا اس کے اولاد نہیں ہوئی اسی وجہ سے اس کو چھوڑ کر اس کی دوسری بہن سے نکاح کیا اسی روز ایک بہن کو طلاق دی اور دوسری بہن سے نکاح کر لیا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں اسی طرح ایک شخص نے زوجہ کو طلاق دیکر فوراً ہی اس کی سگی بھتیجی سے نکاح کر لیا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے لہذا ایک بہن کو طلاق دیکر جس وقت اس کی عدت

---

(۱) ولا يجمع الرجل بين اختين من الرضاعة ولا بين امراة وابنة اختها اوابنة اخيها (البحر الرائق فصل فى المحرمات ص ۱۰۲ ج۳.ط.س.ج۳ص ۹۵) ظفير

(۲) دیکھئے رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۹۳ ج ۲.ط.س.ج۳ص ۴۰. ظفير

گزر جائے اس وقت دوسری بہن سے نکاح کر سکتا ہے اس طرح پھوپھی کو طلاق دیکر جس وقت اس کی عدت گزر جائے اس وقت اس کی بھتیجی سے نکاح جائز ہے قبل عدت گزرنے کے دوسرے سے نکاح جائز نہیں ہے۔ فقط[1]

زوجہ کی سوتیلی ماں سے نکاح کسی صورت میں درست ہے یا نہیں

(سوال ۷۱٤) زوجہ کی زندگی میں یا بعد وفات زوجہ اسکی سوتیلی ماں سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں مع دلیل بیان فرمایئے؟

(الجواب) زوجہ کی زندگی میں بھی اس کی سوتیلی ماں سے نکاح جائز ہے یعنی زوجہ اور اس کی سوتیلی ماں کو نکاح میں جمع کرنا جائز ہے درمختار فجاز الجمع بین امراۃ و بنت زوجها[2] امراۃ سوتیلی ماں ہے اور بنت زوج سوتیلی دختر ہے اور جب کہ زوجہ وفات پاچکی ہے تو اس حالت میں اس کی سوتیلی ماں سے نکاح جائز ہونے میں کچھ شک و شبہ ہی نہیں۔ فقط

بھائی کی بیوہ سے جو اس کی بیوی کی بہن ہے نکاح جائز نہیں

(سوال ۷۱۵) زید نے اپنی شادی ایک لڑکی کے ساتھ کی اور زید کے حقیقی چھوٹے بھائی نے بھی اپنی ایک شادی بھاوج کی حقیقی چھوٹی بہن کے ساتھ کی کچھ دنوں میں زید کا انتقال ہو گیا اب عمر اپنی بھاوج کا عقد ثانی اپنے ساتھ کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب تک عمر کے نکاح میں اس کی زوجہ موجود ہے اس وقت تک اپنی زوجہ کی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا کیونکہ دو بہنوں کا جمع ہونا کسی کے نکاح میں حرام ہے لقوله تعالیٰ وان تجمعوا بين الاختين الاية[3] فقط

پھوپھی بھتیجی کا جمع کرنا نکاح میں حرام ہے

(سوال ۷۱٦) پھوپھی، بھتیجی ایک شخص کے نکاح میں جمع ہو سکتی ہیں یا نہیں؟

(الجواب) پھوپھی اور بھتیجی ایک شخص کے نکاح میں یک وقت میں جمع نہیں ہو سکتی، درمختار میں اور مسلم شریف میں ہے لاتنكح المراة على عمتها ولا على خالتها ولا على ابنة اخيها ولا علىٰ ابنة اختها الحديث[4] پس ایسا ارادہ ہرگز نہ کیا جاوے یہ حرام قطعی ہے البتہ اگر منکوحہ سابقہ کو طلاق دیدے اور اس کی عدت گزر جاوے یا وہ فوت ہو جائے تو پھر اس کی بھتیجی سے نکاح صحیح ہے۔ فقط

---

(۱) وحرم الجمع بين المحارم نكاحا اى عقد اصحيحا و عدة ولو من طلاق بائن (الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ط.س. ج۳ ص۳۸) ظفير

(۲) الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ ط.س. ج۳ ص۳۹

(۳) سورة النساء ركوع : ٤ (٤) دیکھئے البحر الرائق فصل فى المحرمات ص ۱۰٤ ج ۳ ط.س. ج۳ ص۹۸ ظفير

پہلی بہن کو اسی مجلس میں طلاق دیکر دوسری بہن سے نکاح درست ہے یا نہیں

(سوال ۷۱۷) ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دیکر اس مطلقہ کی ہمشیرہ حقیقی سے اسی مجلس میں نکاح کرلیا بعد نکاح کے عورت نے میکہ جاکر دوسرے شخص سے نکاح کرلیا تو کون سا نکاح درست ہوا اور جائز ہوا؟

(الجواب) جو نکاح عورت مذکورہ کا اس کی بہن کی عدت کے اندر ہوا تھا وہ باطل ہے[1] لہذا جو نکاح عورت مذکورہ نے اپنے والدین کے گھر جاکر دوسرے شخص سے کیا وہ صحیح ہوگیا۔

بیوی کی بھانجی سے نکاح

(سوال ۷۱۸) زید کی بیوی فاطمہ حیات ہے اور یہ زید کی خالہ زاد بہن ہے اور فاطمہ کی ہمشیرہ مریم بھی حیات ہے اور اس کی ایک دختر ہے اسکا نکاح مریم کی دختر فاطمہ کی بھانجی سے درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) بموجودگی فاطمہ کے نکاح زید میں زید کا نکاح ہمشیرہ زادی فاطمہ سے درست نہیں ہے لقولہ علیہ السلام لا تنکح المرء ة علی عمتها ولا علی خالتها ولا علی ابنة اخیها ولا علی ابنة اختها رواہ مسلم[2] فقط

جس کے نکاح میں کسی عورت کی بھتیجی ہو پھر وہ عورت اس مرد سے نکاح نہیں کر سکتی

(سوال ۷۱۹) ہندہ نے اپنی بھتیجی کا نکاح الف سے کردیا تو ہندہ کا نکاح الف سے ہو سکتا ہے یا نہیں اور ہندہ کو الف سے پردہ کرنے کا کیا حکم ہے اگر ہندہ الف کے سامنے آئی تو گناہ گار ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) جس حالت میں کہ الف کے نکاح میں ہندہ کی بھتیجی ہے اس وقت تک الف کا نکاح ہندہ سے نہیں ہو سکتا کیونکہ پھوپھی بھتیجی کو جمع کرنا نکاح میں حرام ہے[3] لیکن یہ ضرور ہے کہ ہندہ الف کے محرمات ابدیہ میں سے نہیں ہے لہذا پردہ کے بارے میں وہ بحکم اجنبیہ ہے باقی فقہاء نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر خوف فتنہ نہ ہو تو چہرے کے دیکھنے میں گناہ نہیں ہے پس اس بناء پر ہندہ اگر الف کے سامنے آئی اور منہ نہ چھپایا تو گناہ گار نہ ہوگی البتہ خوف فتنہ ہو تو احتیاط کرنی چاہئے درمختار میں ہے ومن محرمه هی من لا یحل له نکاحها ابداً الخ و ینظر من الاجنبیة الخ الی وجهها و کفیها فقط للضرورة الخ وان خاف الشهوة اوشك امتنع نظره الی وجهها فحل النظر مقید بعدم الشهوة والا فحرام الخ درمختار[4] فقط

---

(۱) وحرم الجمع بین المحارم نکاحا وعدة ولو من طلاق بائن (درمختار) واشار الی من طلق الاربع لا یجوز له ان یتزوج امراة قبل انقضاء عدتهن (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ط.س.ج۳ص۳۸) ظفیر

(۲) دیکھئے رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ ط.س.ج۳ص۳۹ ظفیر

(۳) ولا یجمع الرجل بین اختین من الرضاعة وبین المرأة وابنة اختها وابنة اخیها (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۲ ج ۳ ط.س.ج۳ص۹۵) ظفیر

(٤) الدر المحتار علی هامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحة فصل فی النظر والمس ص ۳۲۲ ج ۵ و ص ۳۲۵ ج ۵ ط.س.ج۳ص۲۷۰ ظفیر

پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہی پوپھا سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۷۲۰) ہندہ کی پھوپھی زندہ ہے اس نے اپنے پھوپھا کے ساتھ نکاح کرلیا یہ نکاح منعقد ہوا یا نہیں بصورت عدم جوازان دونوں کے لئے کیا سزا و کفارہ ہے؟

(الجواب) پھوپھا کے ساتھ بموجودگی پھوپھی کے اور بحالت منکوحہ ہونے پھوپھی کی ہندہ کا نکاح جائز نہیں ہے غرض یہ ہے کہ پھوپھی اور بھتیجی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتی کما فی الحدیث لا تنکح المراة علی عمتها و خالتها الحدیث [1] او کما قال ﷺ اور کفارہ اس کا یہ ہے کہ نکاح کرنے والا ہندہ کو علیحدہ کردیوے اور اپنے گناہ سے توبہ کرلے۔ فقط

بیوی کے رہتے ہوئے سالی یا سالی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۷۲۱) عبدالسلام کی ایک سالی ہے اس کی دختر زبیدہ ہے عبدالسلام کا نکاح زبیدہ سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) بموجودگی اپنی زوجہ کے سالی سے یا سالی کی دختر سے نکاح نہیں کرسکتا اس لئے کہ سالی کی دختر اس کی زوجہ کی بھانجی ہے اور خالہ و بھانجی کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے البتہ اگر وہ زوجہ اس کے نکاح میں نہ رہے مرجاوے یا اس کو طلاق دیدے تو عدت طلاق کے بعد اس کی بھانجی سے نکاح درست ہے۔ فقط

بیوی کے ہوتے ہوئے ناجائز بہن سے بھی نکاح حرام ہے

(سوال ۷۲۲) زید کی ایک زوجہ حمیدہ ہے اور دوسری عورت غیر منکوحہ مسماۃ ہندہ جو زید کی زر خرید موجود ہے زوجہ منکوحہ کے بطن سے ایک لڑکی سعیدہ ہے اور غیر منکوحہ عورت سے ایک لڑکی کریمہ ہے زید نے سعیدہ کا عقد اپنے بھانجہ خالد کے ساتھ کردیا جو بقید حیات موجود ہے لیکن خالد اب یہ چاہتا ہے کہ کریمہ کے ساتھ بھی نکاح کرے تو کیا سعیدہ کی موجودگی میں کریمہ سے خالد کا عقد صحیح ہو سکتا ہے یا نہ؟

(الجواب) فی الشامی قال قوله ولو من زنا تعمیم بالنظر الی کل ما قبله ای لا فرق فی اصله او فرعه او اخته ان یکون من الزنا اولا [2] الخ پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں جمع کرنا درمیان سعیدہ کے اور کریمہ کے جو بہنیں علاتی ہیں خالد کو درست نہیں ہے۔ فقط

ماں شریک دو بہن ایک مرد کے نکاح میں نہیں آسکتیں

(سوال ۷۲۳) ایک عورت نے نکاح کیا اس خاوند سے ایک لڑکی پیدا ہوئی خاوند کا انتقال ہوگیا عورت مذکورہ نے نکاح ثانی کرلیا اس سے بھی ایک لڑکی پیدا ہوئی اس عورت نے ہر دو لڑکیوں کا نکاح بالغہ ہونے پر

---

(۱) دیکھئے رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ ط.س. ج۳ ص۳۹. ظفیر
(۲) دیکھئے رد المحتار للشامی فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ ط.س ج۳ ص۳۹. ظفیر

کردیا دو مردوں کے ساتھ ایک لڑکی کے خاوند کا انتقال ہو گیا کیا وہ لڑکی اپنی ہمشیرہ کے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے ایک مرد کے نکاح میں دو بہنیں ماں شریک جمع ہو سکتی ہیں ؟

(الجواب) ماں شریک بہنیں ایک مرد کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتی ہیں لہذا اس بیوہ لڑکی کا نکاح اس کی بہن کے شوہر سے بحالت موجودگی بہن کے صحیح نہیں بلکہ قطعاً حرام اور باطل ہے لقوله تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الایة[1] پس یہ آیت تینوں قسم کی بہنوں کو شامل ہے یعنی عینی بہنیں ہوں یا علاتی یا اخیافی، علاتی وہ جن کا باپ ایک اور ماں دو اور اخیافی وہ جن کی ماں ایک اور باپ دو ہوں۔ فقط

پھوپھا کا نکاح زوجہ کی بھتیجی سے جائز ہے یا نہیں ؟

(سوال ۷۲۴) پھوپھا کا نکاح بھتیجی سے جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) پھوپھا کا نکاح زوجہ کی بھتیجی سے بعد مرنے زوجہ کے یا بعد طلاق دینے اور عدت گزرنے کے درست ہے۔[2] فقط

بیوی کے مرنے کے بعد خوشدامن کی بہن سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

(سوال ۷۲۵) زید کی بیوی کا انتقال ہو گیا ہے زید اپنی بیوی کی خالہ حقیقی سے نکاح کرنا چاہتا ہے یعنی خوشدامن کی بہن حقیقی سے یہ نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

(الجواب) بیوی کے مرنے کے بعد اس کی خالہ یعنی خوشدامن کی بہن حقیقی سے نکاح درست ہے۔ فقط

بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بھانجی سے نکاح کرنے والا اور کرانے والے کا کیا حکم ہے ؟

(سوال ۷۲۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ کی موجودگی میں بغیر اس کو طلاق دیئے اس کی حقیقی بھانجی سے یعنی اپنی سالی کی دختر سے نکاح کیا آیا وہ نکاح شرعاً درست ہے یا نہیں اور پہلی زوجہ اس پر حلال ہے یا حرام مسلمانوں کو اس کے بیاہ میں شریک ہونا کیسا ہے اور جن لوگوں نے اس نکاح میں مدد کی اُن کے لئے کیا حکم ہے اگر ان میں کوئی مر گیا ہو اس کی جنازہ کی نماز شرعاً جائز ہے یا نہیں وہی خطیب جس نے خلاف شرع نکاح پڑھایا تھا فوت ہو گیا اس کی تجہیز و تکفین میں کوئی مسلمان شریک نہیں ہوا دو آدمیوں نے گاڑیوں میں ڈال کر بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا آیا اس کی جنازہ کی نماز مسلمانوں کو پڑھنی چاہئے تھی یا نہیں اور تارک الصلوٰۃ کے جنازہ کی نماز پڑھنی چاہئے یا نہیں ؟

(الجواب) خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کرنا یعنی دونوں سے نکاح کرنا حرام ہے کما فی حدیث مسلم لا تنکح المرء ۃ علی عمتها ولا علے خالتها ولا علی ابنة اخیها ولا علی ابنة اختها[3] اور ان

---

(۱) سورة النساء رکوع : ٤

(۲) وحرم الجمع بین امراتین انهما فرضت ذکراً لم تحل للاخری ابدا (درمختار) الحدیث مسلم لا تنکح المراة علی عمتها ولا علی خالتها ولا ابنة اخیها ولا علی ابنة اختها (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۱ ج ۳ ط س ج ۳ ص ۳۸) ظفیر (۳) فتح القدیر ص ۱۲٤ ج ۳ ظفیر

دونوں میں جو پچھلا نکاح ہوا وہ باطل ہے کما فی الشامی فلو علم فھو الصحیح والثانی باطل ولہ وطی الاولی الا ان یطاء الثانیة فتحرم الاول الی انقضاء عدة الثانیة (۱) الخ پس جس شخص نے نکاح کیا ہے اس کو چاہئے کہ اس فعل شنیع سے توبہ کرے اور دوسری زوجہ کو علیحدہ کردے اور اس کے پاس نہ جاوے اور اگر اس سے وطی کرلی ہے تو جب تک اس کی عدت نہ گزر جاوے اس وقت تک پہلی زوجہ سے وطی نہ کرے اور جن لوگوں نے باوجود علم کے اس نکاح ثانی کی مدد کی اور شرکت کی وہ سب عاصی و فاسق ہوئے توبہ واستغفار کریں اور اللہ سے معافی چاہیں اور جب تک وہ توبہ نہ کریں مسلمانان ان سے ملنا جلنا چھوڑ دیں اور ان کو تنبیہ کریں بعد توبہ کے ان سے ملنا اور شریک شادی و غمی ہونا درست ہے اور جو ان میں سے فوت ہو گیا ہے اس کی جنازہ کی نماز پڑھیں کیوں کہ فاسق کے جنازہ کی نماز پڑھنے کا حکم ہے لقولہ علیہ الصلوٰة والسلام صلوا علی کل بروفاجر الحدیث (۲) پس اس خطیب کے جنازہ کی نماز بھی پڑھنی چاہئے تھی یہ کام مسلمانوں نے برا کیا اس سے توبہ کریں اور تارک الصلوٰة کے جنازہ کی نماز بھی پڑھنی چاہئے بوجہ حدیث مذکور کے کہ اس کا حاصل یہ ہے کہ ہر ایک نیک اور فاجر کی جنازہ کی نماز پڑھو۔ فقط

دو علاتی بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں

(سوال ۷۲۷) ہمارے خسر صاحب کے دو بی بی سے ایک ایک لڑکی ہے بڑی لڑکی ہماری بیوی زندہ ہے اس سے کوئی اولاد نہیں آیا دوسری لڑکی کا نکاح ہمارے ساتھ جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) دو بہنوں علاتی کا بھی نکاح میں جمع کرنا حرام ہے مثل دو حقیقی بہنوں کے لعموم قولہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الایة (۳) فقط

دو اخیافی بہن سے نکاح جائز سمجھنے والے کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۷۲۸) اگر کوئی شخص دو بہن اخیافی کو ایک ساتھ نکاح میں رکھے اور اس فعل کو جائز سمجھے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(الجواب) دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا حرام ہے خواہ دونوں بہنیں عینی ہوں یا علاتی یا اخیافی کما قال اللہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الایة (۴) وھکذا فی عامة التفاسیر و کتب الفقہ اور جمع کرنے والا دو بہنوں کا ایک ساتھ نکاح میں فاسق ہے اور منکر اس کی حرمت کا کافر ہے۔

بیوی کے ہوتے ہوئے سالے کی نواسی سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۷۲۹) زید کے سالے کی لڑکی کی لڑکی سے زید نکاح کرنا چاہتا ہے اور زید کی زوجہ سابقہ بھی

---

(۱) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۳ ج ۲ ۔ط.س. ج ۳ ص ۴۰ ۔ ظفیر
(۲) دیکھئے مشکوٰة المصابیح
(۳) سورة النساء : رکوع ٤
(٤) النساء رکوع : ٤

موجود ہے تو زید اس سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) زید کے سالے کی نواسی زید کی زوجہ کی بھتیجی کی دختر ہوئی پس جب کہ زید کی زوجہ سابقہ موجود ہے تو جمع کرنا ان دونوں میں حرام ہے یعنی زید اپنی زوجہ کی بھتیجی کی دختر سے نکاح نہیں کر سکتا۔ کذافی کتب الفقه[1] فقط

بیوی کے رہتے ہوئے اس کی سوتیلی ماں سے نکاح درست ہے یا نہیں ؟

(سوال ۷۳۰) زید کا نکاح اپنے خسر کی منکوحہ ہندہ سے درست ہے یا نہیں ہندہ زید کی زوجہ زینب کی ماں نہیں ہے تو ہندہ و زینب کا جمع کرنا زید کے لئے درست ہے یا نہیں ؟

(الجواب) زید کا نکاح ہندہ مذکورہ سے درست ہے اور جمع کرنا مابین زینب و ہندہ درست ہے کما فی الدر المختار فجاز الجمع بین امراۃ و بنت زوجها[2] الخ فقط

بیوی کے ہوتے ہوئے اس کی بہن سے نکاح نہیں ہوتا ہاں صحبت کے بعد مہر اور عدت لازم ہے

(سوال ۷۳۱) اگر زید نے اپنی بی بی کے ہوتے ہوئے اس کی بہن سے نکاح کر لیا تو صحیح ہو گا یا نہیں اگر صحیح نہ ہوا تو زید کو طلاق دینا ہو گی یا نہیں اور مہر واجب الادا ہو گا یا نہیں اور عدت لازم ہو گی یا نہ اگر ہندہ زوجہ زید مر جائے تو اس کی بہن سے زید نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اپنی زوجہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بہن سے خواہ عینی ہو یا علاتی یا اخیافی نکاح کرنا حرام ہے۔ لقوله تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الاية[3] اور وہ نکاح ثانی زوجہ کی بہن سے باطل ہے حاجت طلاق دینے کی نہیں ہے وہ نکاح صحیح ہی نہیں ہوا اور اگر صحبت کر لی تو مہر مثل اس کا اور عدت اس پر لازم ہے[4] اور زوجہ اولیٰ فوت ہو جائے تو اس کی بہن سے دوبارہ نکاح کرنا جائز ہے۔ فقط

بیوی کے ہوتے ہوئے اس کے رضاعی بھائی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں اور اسی طرح رضاعی بھتیجی سے بھی نکاح درست نہیں

(سوال ۷۳۲) ہندہ نے زید و عمر کو ایام رضاعت میں دودھ پلایا ہندہ نے اپنی لڑکی صالحہ کا عقد عمر کے

---

(۱) ولا يجمع الرجل بين اختين من الرضاعة ولا بين امراة و ابنة اختها او ابنة اخيها و كذالك كل امراة ذات محرم منها من الرضاعة للاصل الذى بيانه كل امراتين كانت احداهما ذكر اوالاخرى انثى لم يجز للذكر ان يتزوج الانثى فانه يحرم الجمع بينهما بالقياس على حرمة الجمع بين الاختين (البحر الرائق فصل فى المحرمات ص ۱۰۲ ج ۳ ط.س. ج۳ص۹۵) ظفير

(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ ط.س. ج۳ص۳۹. ظفير

(۳) سورة النساء : ٤ (٤) وان تزوجها اى الاختين او بعقدتين و نسى النكاح الاول فرق القاضى بينه و بينها الخ واذا كانت الفرقة بعد الدخول وجب لكل واحدة مهر كامل (درمختار) قوله نسى الاول فلو علم فهو الصحيح والثانى باطل وله وطى الاولى الا ان يطا الثانية فتحرم الاول الى انقضاء عدة الثانية (رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۹۳ و ص ۳۹٤ ج ۲ ط.س. ج۳ص٤٠) ظفير

بھائی خالد سے کیا چند سال کے بعد زید نے اپنی لڑکی حمیدہ کا عقد خالد سے کرنا چاہا بموجودگی صالحہ کے۔ اس وقت بکر نے زید کو لکھا کہ حمیدہ کا نکاح بموجودگی صالحہ خالد سے نہیں ہو سکتا کیوں کہ پھوپھی بھتیجی رضاعی کا اجتماع حرام ہے اس لئے حمیدہ کا نکاح خالد سے نہیں ہوا لیکن چند سال بعد جب کہ شاہدوں میں سے سوائے مرضعہ ودیگر چند عورتوں کے کوئی شاہد رضاعت کا نہ رہا تب عمر نے یہ خواہش کی کہ میں اپنا نکاح زید کی لڑکی حمیدہ سے کروں گا اب اس وقت سوائے دو چار عورتوں کے کوئی شاہد رضاعت کا مردوں میں سے نہیں رہا البتہ زید رضیع جو نہایت ثقہ و عالم با عمل تھا اسکی تحریر موجود ہے جس کو خالدہ بمنزلہ ایک شاہد عدل کے تصور کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تحریر زید ودیگر مستورات کی شہادت کا مجموعہ ثبوت رضاعت کے لئے کافی شہادت شرعیہ ہے پس نکاح حمیدہ کا عمر سے جائز نہیں عمر کہتا ہے کہ صرف مستورات کی شہادت سے رضاعت ثابت نہیں ہو سکتی کیوں کہ زید کی تحریر کا دیانۃً و قضاءً کچھ اعتبار نہیں لہذا نکاح حمیدہ کا عمر سے جائز ہے ایسی حالت میں عمر کا نکاح حمیدہ سے دیانۃً و قضاءً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جیسا کہ پھوپھی بھتیجی نسبی کا جمع کرنا نکاح میں حرام ہے ایسے ہی پھوپھی بھتیجی رضاعی کا جمع کرنا بھی حرام ہے لقوله عليه الصلوة والسلام يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب رواه الشيخان [1] وفي الشامي واراد بالمحارم ما يشمل النسب والرضاع [1] الخ ولیکن رضاع از شہادت نساء ثابت نمی شود (یعنی حرمت رضاعت صرف عورتوں کی گواہی سے ثابت نہیں ہوتی) کما في الدرالمختار حجته حجة المال وهي شهادة عدلين او عدل و عدلتين الخ [2] و تحریر زید بحکم شہادت زید نخواہد شد (زید کی تحریر شہادت کے حکم میں نہ ہوگی) لان الشهادة بيان عن العيان والله المستعان (لیکن جب رضاعت پہلے سے ثابت شدہ ہے اور خود عمر بھی جانتا ہے اس لئے دیانۃً اس کا نکاح زید کی لڑکی حمیدہ سے درست نہیں ہے) واللہ اعلم ظفیر

بیوی اور اس کے شوہر سابق کی لڑکی کا جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۷۳۳) هل يجوز الجمع بين امراة وابنة زوجها من غير هالم لا . بينوا توجروا؟

(الجواب) قال في الدرالمختار فجاز الجمع بين امراة و بنت زوجها او امراة ابنها الخ [4] وكذافي غيره من كتب الفقه پس معلوم شد کہ جمع کردن درمیان زن وبنت زوج او کہ از زن دیگر است جائز و حلال است کہ علت حرمت جمع در آنہا یافتہ نمی شود کما حققہ فی رد المحتار۔ فقط

بیوی کے رہتے ہوئے اس کی بہن سے نکاح حرام ہے اور زنا تو ہر حال میں

(سوال ۷۳۴) زبیدہ چار سال سے بیوہ ہے اور اس کو چار ماہ کا حمل ہے جو اس کے دیور مسمی اکبر سے ہے۔

---

(۱) دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۷ ج ۲ ط.س. ج۳ص۲۱۳ ظفیر
(۲) رد المحتار فصل في المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ط.س. ج۳ص۳۸ ظفیر
(۳) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۶۸ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۲۲۴ ظفیر
(٤) الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل في المحرمات ص ۳۹۱ ج ۲ ط.س. ج۳ص۳۹ ظفیر صدیقی

اب حرام کے حمل میں مسماۃ مذکور کا نکاح اس کے دیور اکبر سے جائز ہے یا نہیں جب کہ مسماۃ زبیدہ کی حقیقی بہن اکبر کے گھر میں موجود ہے دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جو عورت حاملہ زنا سے ہوئی ہے اس کے ساتھ نکاح کرنا درست ہے ان تزوج حبلی من زنا جاز النکاح ہدایہ ص ۲۹۲ مگر جب اکبر کے نکاح میں مزنیہ کی بہن ہے تو اس صورت میں مزنیہ کے ساتھ اکبر کا نکاح درست نہیں ولا یجمع بین اختین نکاحاً ہدایہ ص ۲۸۸ ج ۲ فقط

دو رضاعی بہنوں کو جمع کرنا حرام ہے

(سوال ۷۳۵) ایک لڑکی ہے جس کا باپ عرصہ تک لاپتہ رہا اور ماں کا انتقال ہو گیا حالت لاوارثی میں اس لڑکی کے ایک عزیز نے اپنے یہاں لے جا کر اپنے لڑکے کے ساتھ عقد کر دیا جس کو زمانہ بیس سال کا ہوتا ہے لیکن اس وقت لڑکا و لڑکی دونوں نابالغ تھے حالت بلوغیت پر لڑکی نے اس عقد کو منظور نہیں کیا اور عرصہ سولہ سال کا ہوتا ہے کہ وہ اپنی لڑکی اپنے شوہر کے یہاں سے اپنے مکان چلی آئی اس وقت اس کا لاپتہ والد بھی آ گیا اور شروع عقد سے آج تک اس لڑکے اور لڑکی میں کسی قسم کا واسطہ نہیں رہا ہے اب اس لڑکے نے اپنی بیوی کی خالہ زاد بہن سے عقد کر لیا ہے مگر ان دونوں لڑکیوں نے ایک ہی ماں کا دودھ پیا ہے آیا اس پہلی لڑکی کا عقد ناجائز ہو کر دوسرا عقد ہو سکتا ہے یا نہیں اور یہ دوسری لڑکی اس لڑکے کے نکاح میں آسکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ اس کی پہلی زوجہ اور اس زوجہ کی خالہ زاد بہن رضاعی بہنیں ہیں تو وہ دونوں ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں اور اگر اس پہلی زوجہ کی خالہ زاد بہن سے جو کہ اس کی رضاعی بہن ہے نکاح کرنا منظور ہے تو پہلی زوجہ کو طلاق دے دیوے جب اس کی عدت تین حیض گزر جاویں اس وقت اس کی رضاعی بہن سے نکاح درست ہو سکتا ہے اور محض عورت کے انکار سے بعد بلوغ کے بلا قضائے قاضی نکاح فسخ نہیں ہوتا۔ کذا فی الدر المختار۔[1] فقط

بیوی کے رہتے ہوئے اس کی بھتیجی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۷۳۶) ایک شخص نکاح ثانی کرنا چاہتا ہے اس کی زوجہ حیات ہے جس عورت سے عقد کرنا چاہتا ہے وہ زوجہ کی حقیقی بھتیجی کی لڑکی اور حقیقی بھانجی کی لڑکی ہے یعنی بھائی حقیقی کی نواسی ہے اور حقیقی بہن کی پوتی ہے، علماء کرام اس نکاح کو حرام ثابت کرتے ہیں آیا فتویٰ ان کا صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) علماء کرام کا فتویٰ صورت مذکورہ میں صحیح ہے موجودگی زوجہ کے اس کے بھائی کی نواسی اور بہن کی پوتی سے نکاح درست نہیں ہے قطعاً حرام ہے ہکذا فی کتب الحدیث والفقہ۔[2] فقط

---

(۱) بشرط القضاء للفسخ (درمختار) حاصلہ انہ اذا کان المزوج للصغیر والصغیرۃ غیر الاب والجد فلھما الخیار بالبلوغ اوالعلم بہ فان اختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء (رد المحتار باب الاولی ۴۲۱ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۷۰) ظفیر (۲) ولا یجمع الرجل الخ بین امراۃ وابنۃ اختھا اوابنۃ اخیھا وکذلک کل امراۃ ذات محرم منھا من الرضاعۃ للاصل الذی بینا ان کل امراتین لو کانت احدھما ذکرا واخری انثی لم یجز للذکر ان یتزوج الانثی فانہ یحرم الجمع بینھما بالقیاس علی حرمۃ الجمع بین الاختین (البحر الرائق فصل فی المحرمات ص ۱۰۲ ج۳ ط.س. ج۳ص ۳۹) ظفیر

بیوی کے ہوتے ہوئے پھوپھا نے بیوی کی بھتیجی سے نکاح کیا، پھر باپ نے اس کا دوسرا نکاح کر دیا کون سا درست ہے؟

(سوال ۷۳۷) ایک شخص نے اپنی لڑکی کو اس کے پھوپھا کے پاس چھوڑ آیا عرصہ کے بعد جب وہ اپنی لڑکی کو لینے گیا تو لڑکی کا پھوپھا کہنے لگا کہ میں نے تیری لڑکی سے نکاح کر لیا ہے میں نہیں بھیجتا، دنگہ فساد ہو کر بمشکل تمام لڑکی کو وہاں سے لے آیا جب یہ شہرت ہوئی تو لوگوں نے لعنت ملامت کی کہنے لگا کہ میں نے تو اپنی زوجہ کو طلاق دیکر اس سے نکاح کیا ہے حالانکہ وہ عورت اس وقت تک اس کے گھر میں ہے کیا ایسی صورت میں نکاح جائز ہو سکتا ہے لڑکی کے والد نے لڑکی کا نکاح دوسری جگہ کر دیا ہے صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) پھوپھی کے نکاح میں رہتے ہوئے اس کی بھتیجی سے نکاح حرام ہے جمع کرنا پھوپھی اور بھتیجی کو نکاح میں حرام قطعی ہے[1] پس اگر پھوپھا نے اپنی پہلی زوجہ کو طلاق نہیں دی تو کسی طرح اس لڑکی سے نکاح درست نہیں ہے اور اگر طلاق دی لیکن عدت طلاق کی جو تین حیض ہیں نہیں گزرے تب بھی نکاح لڑکی سے حرام ہے اور اگر طلاق بھی دیدے اور عدت بھی گزر گئی لیکن لڑکی نابالغہ ہے تب بھی بدون اجازت باپ کے نکاح ناجائز ہے البتہ اگر پہلی زوجہ کو طلاق دیدی ہو اور اس کی عدت پوری ہو گئی ہو اور لڑکی بالغہ ہو اور لڑکی کی رضاء و اجازت سے نکاح ہوا ہو تب نکاح صحیح ہے اور جن صورتوں میں پھوپھا کا نکاح ناجائز ہوا ان صورتوں میں اگر لڑکی کے باپ نے کسی دوسری جگہ نکاح لڑکی کا کر دیا تو وہ نکاح صحیح ہے۔

مندرجہ ذیل رشتہ کی دو عورتوں کو جمع کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۷۳۸) زید کے نکاح میں ہندہ عرصہ تک رہی اب وہ زبیدہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے ہندہ و زبیدہ کا رشتہ ذیل ہے زبیدہ کے باپ کے نانا کے دو عورتیں تھیں ان کے ایک لڑکی پیدا ہوئی زبیدہ کے نانا کے باپ کی پہلی بیوی ہندہ پیدا ہوئی اور دوسری سے وہ لڑکی جو زبیدہ کے باپ کی ماں ہے اب ان دونوں میں دادی پوتی کا رشتہ ہے یا نہیں اور ان دونوں کو جمع کرنا نکاح میں درست ہے یا نہیں اگر زید ہندہ کو طلاق دیدے اور اس کی عدت میں زبیدہ سے نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں اگر نکاح ہو گیا ہو اب کیا کرنا چاہئیے نکاح اول جو عدت میں پڑھایا گیا باطل ہو گیا تو تجدید نکاح کیوں کر ہو کیوں کہ اب زبیدہ حاملہ بھی ہے اور نکاح خواں و حاضرین کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) زبیدہ اور ہندہ میں ایسا رشتہ اور قرابت ہے کہ ان دونوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے کیونکہ ان میں سے جس کو مرد فرض کرو دوسرے اس کے لئے حرام ہو گئے اس لئے کہ زبیدہ کی دادی ہندہ کی ہمشیرہ علاتی ہے[2] اور اگر ہندہ کو طلاق دیدی جائے تو اس کی عدت میں بھی زبیدہ سے نکاح حرام ہے اگر

---

(۱) ولا یجمع بین المراۃ و عمتها الخ (هدایه باب المحرمات ص ۲۸۸ ج ۲) ظفیر

(۲) وحرم الجمع وطا بملك یمین بین امراتین ایتهما فرضت ذکر الم تحل الاخری ابدا (الدرالمحتار علی هامش رد المحتار باب المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ط.س. ج۳ ص۳۸) ظفیر

ایسا ہو گیا تو اس نکاح کو باطل سمجھا جاوے بعد عدت کے پھر نکاح کیا جاوے[1] زبیدہ اگرچہ حاملہ ہو ہندہ کی عدت گزرنے کے بعد زبیدہ سے اسی حالت حمل میں تجدید نکاح ہو سکتی ہے کیونکہ وہ حمل ثابت النسب نہیں ہے اور حاملہ عن الزنا سے قبل از وضع حمل نکاح صحیح ہے[2] اور نکاح خواں اور حاضرین توبہ کریں اور کوئی تعزیر ان کے لئے نہیں ہے۔

بیوی کی علاتی بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۷۳۹) ایک شخص نے ایک ایسی عورت سے نکاح کیا جو اس کی بیوی کی علاتی بھتیجی تھی اور نیز نکاح کرنے والا قبل از نکاح اپنی بیوی کو طلاق بھی دے چکا تھا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اکٹھا کرنا پھوپھی اور بھتیجی کا نکاح میں حرام ہے لقوله عليه الصلوة والسلام لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها ولا على ابنة اخيها ولا على ابنة اختها[3] (رواه مسلم) لیکن اگر اپنی زوجہ کو طلاق دیدی تھی اور اس کی عدت بھی گزر گئی تھی یعنی تین حیض پورے ہو گئے تھے تو اس کے بعد بیوی کی بھتیجی سے نکاح درست ہے اور حقیقی اور علاتی پھوپھی اور بھتیجی حرمت میں برابر ہیں۔

بیوی کی حقیقی بھتیجی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۷۴۰) زید منکوحہ کے ہوتے ہوئے اس کی حقیقی برادر زادی سے نکاح کرلے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) بیوی کے حقیقی برادر زادی (بھتیجی) سے نکاح حرام ہے کیونکہ پھوپھی، بھتیجی کا نکاح میں جمع کرنا احادیث میں ممنوع اور حرام آیا ہے۔ لا يجمع بين المراة و عمتها (الحديث) مشكوة باب المحرمات ص ۲۷۲ ظفیر)

ایک شخص نے دو بہنوں سے نکاح کیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۷۴۱) ایک شخص نے دو بہنوں سے نکاح کیا پھر لوگوں کے کہنے سننے سے پہلے بہن کو طلاق دیدی بعد عدت کے دوسری بہن سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) مسئلہ شریعت کا یہ ہے کہ اگر دو بہنوں سے آگے پیچھے نکاح کیا جاوے تو پہلا نکاح صحیح ہوتا ہے اور دوسرا باطل ہے پس صورت مسئولہ میں اگر اس شخص نے دونوں بہنوں سے آگے پیچھے نکاح کیا تھا یعنی ایک وقت میں ایک ایجاب و قبول سے نکاح نہ ہوا تھا بلکہ متفرق وقت میں نکاح ہوا تھا تو دوسرا نکاح جو بعد میں ہوا وہ باطل ہے اور پہلا صحیح ہے لیکن جب اس نے زوجہ اولیٰ کو طلاق دیدی تو اگر طلاق بائنہ یا مغلظ

---

(۱) واذا طلق الرجل امراته طلاقا بائنا او رجعيا لم يجز له ان يتزوج باختها حتى تنقضى عدتها(هدايه فصل فى المحرمات ص ۲۸۹ ج ۲)

(۲) وان تزوج حبلى من زنا جاز النكاح ولا يطا ها حتى تضع حملها(هدايه ص ۲۸۹ ج ۲) ظفير

(۳) رد المحتار ص ۳۹۱ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۳۹

دی تھی یا طلاق رجعی دیکر عدت میں رجوع نہ کیا تھا تو وہ نکاح بھی ٹوٹ گیا پس اس کی عدت گزرنے کے بعد اگر وہ دوسری عورت سے نکاح کرلے تو صحیح ہے۔[۱] فقط

دو بہن سے نکاح اور ان کی اولاد کا حکم

(سوال ۷۴۲) دو بہن سے ایک عقد میں نہ بلکہ دو عقد میں ایک شخص نے نکاح کرلیا اور دونوں سے لڑکے بالے بھی شروع ہوگئے تو اب اولاد کا نسب اس شخص سے ثابت ہوگا یا نہیں' اور پچھلی عورت کے انتقال کے بعد پہلی عورت کا نکاح سابق باقی رہے گا یا جدید کرنا ہوگا اور اس پر کیا کفارہ ہے اور جس قاضی یا امام نے باوجود مسلمانوں کے منع کرنے کے نکاح پڑھایا اس کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) اگر نکاح دو بہن سے آگے پیچھے ہوا ہے تو پہلی کا صحیح ہوگیا اس سے جو اولاد ہوئی وہ صحیح النسب ہے اور دوسری پچھلی کا نکاح باطل ہوا اس سے جو اولاد ہوئی اس کا نسب ثابت نہ ہوگا اور پچھلی کے مرنے کے بعد پہلی عورت سے نکاح جدید کی ضرورت نہیں ہے وہ نکاح قائم وباقی ہے[۲] اور کفارہ اس گناہ کا یہ ہے کہ وہ شخص اپنے فعل بد سے تائب ہو اور استغفار کرے اور کچھ کفارہ نہیں ہے۔ اور قاضی فاسق و گناہ گار ہے توبہ کرے اور اس قاضی کی امامت مکروہ ہے۔

---

(۱) وحرم الجمع بين المحارم نكاحا اى عقداً صحيحا و عدة ولو من طلاق بائن (درمختار) اذا تزوجهما فى عقد واحد فانه لا يكون صحيحا قطعا ولا فيما اذا تزوجهما على التعاقب وكان نكاح الاولى صحيحا فان نكاح الثانية والحالة هذا باطل قطعاً (ردالمحتار باب المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ط.س. ج۳ص۳۸) ظفير

(۲) وحرم الجمع بين المحارم نكاحا وعدة الخ وان تزوجهما معا اى الاختين الخ و نسيى النكاح الاول فرق القاضى بينه و بينهما (درمختار) قوله نسيى الاول فلو علم فهو الصحيح والثانى باطل الخ وفرق بينه و بين الاخرى (رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۹۳ ج ۲. ط.س. ج۳ص۳۹) رجل مسلم تزوج بمحارمه فجئن باولاد يثبت نسب الاولاد منه عند ابى حنيفة خلافا لهما بناء على ان النكاح فاسد عند ابى حنيفة و باطل عندهما كذافى الظهيرية (عالمگيرى كشورى ص ۵۵۶ ج۲ ط.ماجديه ج۱ص ۵۴۰) وان تزوجهما اى الاختين فنكاح الاخيرة فاسد و يجب عليه ان يفارقها ولو علم القاضى بذالك يفرق بينهما فان فارقها قبل الدخول لايثبت شئ من الاحكام وان فارقها بعد الدخول فلها المهر الخ و عليها العدة و يثبت النسب و يعتزل امرأته حتى تنقضى عدة اختها (عالمگيرى باب المحرمات ص ۲۸۵ ج ۲ ط.ماجديه ج۱ص۲۷۷) و تقدم فى باب المهر ان الدخول فى النكاح الفاسد موجب للعدة و ثبوت النسب و مثل له فى البحر هناك بالتزوج بلاشهود و تزوج الاختين معا (رد المحتار باب العدة ص ۸۵ ج۲ ط.س. ج۳ص۵۱۶) نیز دیکھئے البحر الرائق ص ۱۶۹ ج ۳ باب المهر ان تفصیلی حوالوں کا منشاء یہ ہے کہ دوسری کی اولاد بھی ثابت النسب ہوگی۔ واللہ اعلم ظفیر

پانچویں فصل

حرمت نکاح بہ سبب اختلاف مذہب

غلام احمد قادیانی کو جو پیغمبر مانے وہ مرتد ہے اس سے نکاح درست نہیں

(سوال ۷۴۳) زوجین میں اس قسم کی گفتگو ہوئی جس سے مرد پر قادیانی ہونے کا شبہ ہوتا ہے مثلاً یہ کہ مرد نے کہا کہ نبوت ختم ہو چکی ہے یا نہیں عورت نے کہا نبوت ختم ہو چکی ہے مرد نے کہا نہیں ان کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی بھی پیغمبر ہوا ہے ؟

(الجواب) الفاظ و کلمات مذکورہ کی وجہ سے معلوم ہوا کہ وہ مرد قادیانی ہے اور قادیانی مرتد و کافر ہے لہذا ان میں نکاح قائم نہیں رہا عورت کو چاہئے کہ اس سے علیحدہ ہو جاوے اور اگر وہ اپنے عقائد باطلہ کفریہ سے توبہ کرے اور تجدید ایمان کرے تو اگر عورت راضی ہو تو از سر نو ان میں نکاح ہونا ضروری ہے۔[1] فقط

سنی لڑکی کا نکاح قادیانی سے درست نہیں اور شوہر اگر بعد نکاح قادیانی ہو گیا تو نکاح باطل ہو گیا

(سوال ۷۴۴) زید حنفی نے اپنی لڑکی ہندہ کا نکاح عمر سے کیا اگر عمر بوقت نکاح قادیانی تھا تو نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور اگر بوقت نکاح حنفی تھا بعد کو قادیانی ہو گیا تو نکاح قائم رہا یا نہیں اور ہندہ حنفیہ کسی دوسرے حنفی سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) شوہر کے قادیانی ہونے کی صورت میں ہندہ سنیہ حنفیہ کا نکاح اس کے ساتھ صحیح نہیں ہوا[2] اور اگر شوہر بعد نکاح کے قادیانی ہو گیا تو نکاح باطل ہو گیا لان ارتداد احد الزوجین موجب لفسخ النکاح[3] پس اس صورت میں بعد عدت کے ہندہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ فقط

شیعہ اہل قرآن وغیرہ سے نکاح درست ہے یا نہیں

(سوال ۷۴۵) اگر لڑکا اہل سنت اور لڑکی شیعہ یا مرزائی یا چکڑالوی وغیرہ ہو تو وہ باہم نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں اور اگر لڑکی اہل سنت اور لڑکا شیعہ وغیرہ ہو تو باہم نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

مسلمان کی شادی عیسائی عورت سے

(۲) مسلمان مرد عیسائی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) نہیں ہو سکتا کیونکہ مرزائی چکڑالوی و روافض غالی کی تکفیر کی گئی ہے اور باہم مسلمان و کافر میں مناکحت جائز نہیں ہے۔[4]

(۱-۲) وحرم نكاح الوثنية بالا جماع وفى الفتح و يدخل فيه عبدة الاوثان و عبدة الشمس الخ و كل مذهب يكفر به معتقده (رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۹۷ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۴۵) ظفير

(۳) وارتداد احدهما اى الزوجين فسخ الخ عاجل بلا قضاء (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب النكاح الكافر ص ۵۳۹ ج۲ ط س ج۳ص ۱۹۳) ظفير

(۴) وحرم نكاح الوثنية الخ وكل مذهب يكفر معتقده (رد المحتار فصل فى المحرمات ص ۳۹۳ ج ۲) ظفير

(۲) کر سکتا ہے کیونکہ اہل کتاب سے مناکحت مسلمان کو درست ہے۔ کذافی الدرالمختار وغیرہ[1] فقط (لیکن بچنا بہتر ہے ففی الفتح و یجوز تزوج الکتابیات والاولی ان لا یفعل رد المحتار ص ۳۹۷ ج ۲) ظفیر

مرزائی کی لڑکی سے نکاح اور اس سے تعلقات کا کیا حکم ہے

(سوال ۷۴۳) ایک شخص نے مرزائیوں کے یہاں اپنے لڑکے کی شادی کرلی ہے اور جو شخص مرزائی کی لڑکی کو بیاہ کر لایا ہے اس سے مسلمانوں کو تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر اس مرزائی لڑکی کا عقیدہ بھی مرزائی ہے تو اس سے مسلمان سنی کا نکاح صحیح نہیں ہوا اس شخص مسلمان سے کہہ دیا جاوے کہ مرزائی عورت کو علیحدہ کردے یا اس کو اسلام کی تلقین کر کے اور مسلمان کر کے تجدید نکاح کرے۔ فقط (قادیانی کے کفر پر علماء امت متفق ہیں)

شیعہ جو قرآن کو محرف کہتا ہے اس سے نکاح درست نہیں

(سوال ۷۴۴) ہندہ سنیہ کا نکاح زید شیعہ سے ہو گیا اب ہندہ کو لوگوں نے یہ شک دلادیا ہے کہ شیعہ عموماً کافر ہوتے ہیں تیرا نکاح زید کے ساتھ صحیح نہیں ایک شخص کے دریافت کرنے سے زید نے حلف اپنے عقیدہ کا اظہار کیا اور کہا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں تقیہ نہیں کہتا اور نہ یہ موقع تقیہ کا ہے بلکہ اپنے دلی خیالات کو صحیح صحیح ظاہر کرتا ہوں کہ میں صحبت ابوبکرؓ کا قائل ہوں قذف عائشہؓ حرام جانتا ہوں اولوہیت حضرت علیؓ کا قائل نہیں ہوں حضرت جبریلؑ سے ہرگز غلطی نہیں ہوئی قرآن موجودہ کو اپنا قرآن جانتا ہوں اسی وقت سائل نے زید سے یہ کہا کہ تمہاری کتاب اصول کافی میں حضرت امام جعفرؒ سے ایک حدیث مروی ہے جس کا ایک ٹکڑا یہ ہے واللہ ما فیہ من قراء تکم حرف واحد اس حدیث کا کیا جواب ہے تو زید نے کہا کہ میں اپنے مجتہد سے دریافت کر کے اس کا جواب دوں گا سائل نے پھر زید سے پوچھا کہ موجودہ قرآن محرف ہے یا نہیں زید نے اس کے جواب کو بھی مجتہد کے پوچھنے پر اٹھا رکھا پندرہ یوم ہوئے جواب نہیں دیا ایسی صورت میں نکاح ہندہ کا زید سے صحیح رہے گا یا نہیں اور حدیث مذکور کا کیا جواب ہے؟

(الجواب) یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؒ پر افترا ہے اور وہ رافضی جس سے گفتگو ہوئی ہے اگر قرآن شریف موجودہ کے محرف ہونے کا قائل ہے تو وہ بھی کافر ہے اس سے نکاح سنیہ کا نہیں ہو سکتا۔

علی ہذا القیاس اگر کوئی دوسرا امر موجب کفر اس میں موجود ہے تب بھی نکاح سنیہ کا اس سے صحیح نہ ہوگا اور اگر وہ جملہ عقائد کفریہ سے برأت ظاہر کرے تو نکاح صحیح ہوگا لیکن رافضیوں کا کسی حال میں اعتبار نہیں کہ تقیہ کی آڑ غضب ہے اس لئے سنیہ کو اس سے علیحدہ ہی کرنا چاہئے۔[1] فقط

---

(۱) وصح نکاح کتابیة وان کرہ تنزیھا مومنة بنبی مرسل مقرة بکتاب منزل وان اعتقد والمسیح الھا (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۷ و ص ۲۹۸ ج ۲ ط.س. ج۳ص۴۵) ظفیر

(۲) وبھذا ظھر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوھیة فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبة الصدیق او یقذف السیدة الصدیقة فھو کافر لمخالفة القواطع المعلوم من الدین بالضرورة (رد المحتار ص ۳۹۸ ج ۲ فصل فی المحرمات. ط.س. ج۳ص۴۶) ظفیر

مرزائی سے سنیہ کا نکاح درست نہیں ہے

(سوال ۷۴۵) کچھ عرصہ ہوا کہ ایک عقد نکاح مابین مرزائی و اہل سنت والجماعت کے ہو گیا تھا اور زوجین بوقت نکاح نابالغ تھے اور اب بھی نابالغ ہیں مگر اس وقت لڑکی کے والد سنی نے لڑکے کے والد کو جو سخت بد عقیدہ مرزائی ہے دیکھ کر یہ چاہا کہ یہ نکاح فسخ ہو جائے اور اسی وجہ سے وہ لڑکی کو رخصت نہیں کرتا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح مذکور منعقد نہیں ہوا سنی کو چاہئیے کہ اپنی دختر کو وہاں رخصت نہ کرے اور اہل سنت و جماعت میں نکاح کر دیوے کیونکہ اس جماعت مرزائیہ کی تکفیر کا فتویٰ جمہور علماء کا ہے اور مابین کافر و مسلم نکاح منعقد نہیں ہوتا اور اولاد نابالغ تابع والدین کے ہوتی ہیں ولا یصح ان ینکح مرتداً او مرتدة احد من الناس درمختار[1] وفی الشامی لانه قبل البلوغ تبع لابویه الخ ص ۳۹۴ ج ۲ شامی[2] فقط

کلمہ کفر جس نے کہا اس سے مسلمان لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۷۴۶) ہندہ کا نکاح نابالغی میں زید سے ہوا زید اور زید کے گھر والے نکاح ہونے کے قبل سے شرک کا اعتقاد رکھتے ہیں اور رام رام کہتے دیکھا ہے اور چڑھاوا چڑھاتے ہیں آیا زید سے ہندہ مسلمہ کا نکاح صحیح اور منعقد ہو گیا نہیں؟

(الجواب) اگر زید سے خاص کوئی فعل شرک کا دیکھا گیا جس میں کچھ تاویل نہ ہو سکتی ہو یا کلمہ کفر کہتے سنا گیا غرض یہ کہ زید کے ارتداد اور کفر میں کچھ شبہ نہ رہے تو اس وقت بطلان نکاح کا حکم ہو گا ورنہ نہیں۔[3] فقط

مرزائی سے نکاح پڑھانے والے اور اس میں شرکت کرنے والے کا حکم

(سوال ۷۴۷) ایک ملا نے ایک دختر سنیہ کا نکاح ایک مرزائی عقیدہ سے کر دیا یہ نکاح صحیح ہو گیا نہیں اور ملا و حاضرین کا نکاح ٹوٹا یا نہیں اور اس ملا کی بیعت و امامت کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) دختر سنیہ کا نکاح مرزائی عقیدے کے شخص سے جائز نہیں ہے[4] پس ملا نے فساد عقیدہ اس مرزائی کے جاننے کے باوجود نکاح پڑھا وہ گناہ گار و فاسق ہے اور اس کی بیعت درست نہیں اور امامت اس کی مکروہ تحریمی ہے مگر اس کا نکاح باقی ہے اور حاضرین کا نکاح بھی باقی ہے ان سب کو توبہ کرنا چاہئیے اور ظاہر کر دینا چاہئیے کہ یہ نکاح جو مرزائی سے ہوا صحیح نہیں ہوا۔ فقط

---

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۴۵ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۲۰۰. ظفیر

(۲) رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۴۲ ج۲. ط.س. ج۳ص ۱۹۷. ظفیر

(۳) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۹ ج۲. ط.س. ج۳ص ۱۹۳) ظفیر

(۴) ولا یصح ان ینکح مرتدا او مرتدة احد من الناس مطلقا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۴۵ ج۲. ط.س. ج۳ص ۲۰۰) ظفیر

شیعہ سے نکاح کرنے میں احتیاط ضروری ہے

(سوال ۷۴۸) زید سنت والجماعت کا مذہب رکھتا ہے اور اس کا پھوپھی زاد بھائی بکر خاندان غیر مغالطہ شیعہ سے ہے لیکن معلوم ہے کہ وہ پابند مذہب روافض نہیں ہے اور اس کی والدہ زید کی پھوپھی اہل تسنن سے ہے اور بکر کی بیوی بھی خاندان اہل سنن کی لڑکی ہے اور بکر کہتا ہے کہ ہم رافضی نہیں ہیں ہمارے نزدیک تمام صحابہ رسول اللہ ﷺ کے برابر ہیں ہم کسی کی برائی نہیں کرتے سب صحابہؓ پر تبرا ناجائز ہے اور نماز جمعہ پڑھتے ہیں اور باجماعت پڑھتے ہیں اور باجماعت نمازیں ادا کرتے ہیں پس بکر اپنے لڑکے کے لئے زید کی دختر کا خواستگار ہے آیا ان کا نکاح جائز ہے یا نہیں علاوہ ازیں ایک تقریر مستفتی نے لکھی تھی جس کا حاصل یہ ہے کہ ثواب وعقاب کا دارومدار عمل پر ہے خواہ عقیدہ کچھ ہو۔

(الجواب) جواب مسئلہ کا یہ ہے کہ اگر بکر شیعہ غالی تبرائی نہیں ہے تو اس لڑکے سے جب کہ وہ بھی ایسا ہی ہو زید کی دختر کا نکاح صحیح ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ جب تک بکر پورا اہل سنت والجماعت نہ ہو اس وقت تک نکاح نہ کیا جاوے' اور ایک تردد اس جگہ دوسرا ہے وہ یہ ہے کہ روافض میں تقیہ ضروری سمجھا جاتا ہے تو یہ کیوں کہ اطمینان ہو کہ جو کچھ وہ زبان سے کہتے ہیں ان کا یہ کہنا از راہ تقیہ تو نہیں ہے اور واضح ہو کہ عقائد کی خرابی بہت بڑی اور مضر ہے اور آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو تہتر فرقہ بتلا کر یہ ارشاد فرمایا ہے کلھم فی النار الا واحدۃ الخ[1] کہ وہ سب دوزخی ہیں سوائے ایک فرقہ کے کہ وہ اہل سنت والجماعت ہیں اور اس فرقہ اہل سنت و الجماعت کی تعریف آنحضرت ﷺ نے یہ فرمائی ہے ما انا علیہ واصحابی کہ وہ اس طریقہ پر ہوں گے جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں پس جو فرقہ اہل سنت وجماعت سے خارج ہے وہ ناری ہے اور اہل اہواء اور اہل باطل میں سے ہے پس آنحضرت ﷺ سے زیادہ جاننے والا قرآن شریف کا کون ہو سکتا ہے اس لئے یہ تقریر آپ کی سب بیکار اور بے اصل ہے طریقہ صحابہؓ کا دیکھنا چاہئیے کہ کیا تھا کیوں کہ وہی طریقہ آنحضرت ﷺ کا ہے اور وہی نجات دینے والا ہے محض نام مسلمان ہونے سے کام نہیں چلتا اور فساد عقیدہ کے ساتھ اعمال صالحہ کچھ کام نہیں آتے جیسا کہ حدیث خوارج میں مذکور ہے یحضر احدکم صلاتہ مع صلاتھم الحدیث. فقط

سنی لڑکے کا نکاح شیعہ عورت سے جائز ہے یا نہیں

(سوال ۷۴۹) میرا مذہب سنی ہے اور میں نے ایک شیعہ کی دختر سے نکاح کیا ہے یہ نکاح صحیح اور جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) روافض میں وہ لوگ جو غالی ہیں مثلاً حضرت صدیقہؓ کے افک کے قائل ہیں وہ بالاتفاق کافر ہیں[2] اور جو روافض سب شیخین کرتے ہیں ان کے کفر میں اختلاف

---

(۱) و تفترق امتی علی ثلث و سبعین ملة کلھم فی النار الاملة واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی (مشکوۃ ص ۳۰) ظفیر

(۲) وبھذا ظھر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوھیة فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبة الصدیق او یقذف السیدۃ الصدیقة فھو کافر (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۹۸ ج ۲ . ط.س. ج۳ص۴۶) ظفیر

ہے(۱) بہر حال احتیاط اس میں ہے کہ اس عورت کو سنیہ کر کے پھر نکاح کیا جاوے کیوں کہ کافرہ عورت کا نکاح مسلمان سنی سے نہیں ہو سکتا۔ فقط

مرتد مطلقہ کو مسلمان کر کے دوسرا شخص شادی کر سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۷۵۰) ایک مسلمان شخص نے ایک ہندو عورت کو مسلمان کر کے نکاح کر لیا لیکن عورت شوہر کے گھر سے باہر ہو کر بد دین کے پاس چلی گئی، جب شوہر کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے فوراً عورت کو تین طلاق دیدی اب کسی دوسرے مسلمان کو اس عورت سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں کیوں کہ عورت مرتد ہو گئی اس کو مسلمان کرانے سے مسلمان ہو گی یا نہیں؟

(الجواب) اگر وہ عورت مرتد ہو گئی تو اس کو پھر مسلمان کر کے اور کلمہ پڑھا کر عدت گزار کر کوئی مسلمان اس سے نکاح کر سکتا ہے اور مطلقہ ثلثہ اگر مرتدہ ہو جاوے العیاذ باللہ تعالیٰ تو اس کے اسلام لانے کے بعد اگر شوہر اول اس سے نکاح کرنا چاہے تو پھر حلالہ کی ضرورت ہے بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی۔ فی الشامی توجه الشبه بين المسئلتين ان الردة واللحاق والسبي لم تبطل حكم الظهار واللعان كما لم تبطل حكم الطلاق ص ۵۳۸ ج ۲ اور جس شخص کی دو تین بی بی ہوں اور اس نے ایک دو تین طلاق زبان سے کہا اور کسی زوجہ کا نام نہیں لیا تو اس سے دریافت کیا جاوے کہ کون سی زوجہ مراد لی ہے جس کو وہ کہہ دے اس پر تین طلاق واقع ہوں گی۔ فقط

تبرائی شیعہ سے سنیہ عورت کا نکاح درست نہیں ہے

(سوال ۷۵۱) زید شیعہ تبرائی جو حضرت صدیقہ عائشہؓ کو تہمت لگائے اور شیخین کو برا کہے اور خلافت کا منکر ہو اس کے ساتھ نکاح ہندہ حنفیہ سنیہ کا جائز ہے یا نہیں اور ہندہ مہر پانے کی مستحق ہے یا نہیں؟

(الجواب) شیعہ مذکور سے نکاح سنیہ کا صحیح نہیں ہے اور اگر دخول ہو چکا ہے تو مہر کامل ہے قال فی الشامی نعم لا شك فی تكفير من قذف السيدة عائشةؓ اوانكر صحبة الصديق او اعتقد الالوهية فی علیؓ اوان جبرئيل غلط فی الوحی او نحو ذلك من الكفر الصريح(۳) الخ باب المرتد وفی الدر المختار فللموطؤة ولو حكما كل مهرها لتاكده الخ(۴) فقط

---

(۱) بخلاف ما اذا كان يفضل عليا او يسب الصحابة فانه مبتدع لا كافر (ايضاً ص ۲۹۸ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۴۶) ظفير
فی البحر عن الجوهر معزيا للشهيد من سب الشيخين او طعن فيهما كفر ولا تقبل توبته و به اخذ الدبوسي و ابو الليث وهو المختار للفتوى (الدر المختار على هامش رد المحتار باب المرتد ص ۴۰۴ ج ۳. ط.س. ج۳ ص ۲۳۷) ظفير

(۲) رد المحتار باب الرجعة ص ج ۲

(۳) رد المحتار باب المرتد مطلب مهم فی حكم ساب الشيخين ص ۴۰۵ ج ۴ و ص ۴۰۶ ج ۳. ط.س. ج۳ ص ۲۳۷. ظفير

(۴) الدر المختار على هامش رد المحتار باب المهر ص ج ۲

شیعہ سنی شادی میں اولاد کا حکم؟

(سوال ۷۵۲) کسی سنی مرد کا شیعہ عورت سے یا سنی عورت کا شیعہ مرد سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں اگر ہو گیا تو اولاد ولد الزنا ہو گی یا کیا؟

(الجواب) شیعہ تبرائی پر بہت سے علماء کا فتوی کفر کا ہے لیکن محققین حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ ان کو مبتدع فاسق کہا جاوے اور کافر نہ کہا جاوے کہ کافر نص قطعی کا منکر ہوتا ہے لہذا جو روافض حضرت صدیقہؓ کے افک و اولوہیت حضرت علیؓ عقائد کفریہ کے قائل ہیں وہ باتفاق کافر ہیں اور جو ایسے نہیں ہیں محض تبرائی ہیں وہ کافر نہیں ہیں۔(۱) لیکن نکاح سے احتیاط کی جاوے کہ عورت سنیہ کا نکاح ان سے نہ کیا جاوے اور اگر ہو گیا ہے تو اولاد کو ولد الزنا نہ کہیں گے نسب اولاد کا والدین سے ثابت ہو گا۔(۲) فقط

فرقہ اثنا عشریہ سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۷۵۳) فرقہ اثناعشریہ کافر ہیں یا مسلم سنیہ عورت کا ان کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) روافض کے فرقہ مختلف ہیں بعض غالی ہیں جو حضرت علیؓ کی اولوہیت کے قائل ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر افک کے قائل ہیں وہ باتفاق قطعاً کافر ہیں اور بعض سب شیخین کرتے ہیں بعض فقہاء نے ان کو بھی کافر کہا ہے ایسے روافض کے ساتھ عورت مسلمہ سنیہ کا نکاح نہیں ہوتا(۳) اور بعض محض تفضیلیہ ہیں وہ کافر نہیں اگرچہ مبتدع ہیں ان کے ساتھ نکاح سنیہ کا ہو جاتا ہے۔(۴) فقط

شیعہ تبرائی سے شادی کا کیا حکم ہے اور جو لوگ اس میں حصہ لیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

(سوال ۷۵۴) (۱) عورت اہل سنت والجماعت کا نکاح کہ جس کے والدین بھی اہلسنت والجماعت ہوں شیعہ مرد کے ساتھ کہ جس کے باپ دادا بھی شیعہ ہوں جائز ہے یا نہیں؟

(۲) یہ کہ نکاح عورت مرد مذکورہ بالا کے بارے میں مولوی نکاح خواں اور حاضرین مجلس پر تعزیر شرعی کا کچھ خوف ہے یا نہیں اگر ہے تو کیا حکم ہے؟

(الجواب) قال فی ردالمحتار و بھذا ظھر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد اولوھیة علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبة الصدیقؓ او یقذف السیدة الصدیقةؓ فھو کافر لمخالفة القواطع المعلومة من الدین ضرورة بخلاف ما اذا یفضل علیاً او یسب الصحابة فانه

---

(۱) وبھذا ظھر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الا لوھیة فی علی اوان جبریل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبة الصدیق او یقذف السیدة الصدیقه فھو کافر لمخالفته القواطع المعلومة من الدین بالضرورة بخلاف ما اذا کان یفضل علیا او یسب الصحابة فانه مبتدع لا کافر (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲ ط.س. ج۳ص۴۶) ظفیر

(۲) وتقدم فی باب المھر ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدة و ثبوت النسب (ردالمحتار باب العدة ص ۸۳۵ ج ۲ ط.س. ج۳ص۵۱۶) ظفیر

(۳) وحرم نکاح الوثنية الخ وکل مذھب یکفر معتقده (ر المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۳ ج ۲ ط.س. ج۳ص۴۵) ظفیر

(۴)

مبتدع لا کافر الخ (۱) ص ۲۹۰ اس عبارت سے واضح ہے کہ رافضی اگر منکر قطعیات ہے جیسے قائل ہونا افک اور قذف حضرت صدیقہؓ کا تو قطعاً کافر ہے نکاح اس کا سنیہ مسلمہ سے درست نہیں ہے بالکل باطل ہے لان اختلاف الملة مانع عن صحة النکاح کذافی کتب الفقه (۲) اور واضح ہو کہ سب شیخین کو بھی اگرچہ بعض فقہاء نے کفر کہا ہے لیکن عند المحققین وہ فسق وبدعت ہے کفر نہیں ہے (۳) لیکن اگر سب شیخین کے ساتھ حضرت صدیقؓ کی صحبت کا انکار ہو جو کہ نص قطعی سے ثابت ہے یا حضرت صدیقہؓ کے افک کا قائل ہو تو پھر باتفاق کافر ہے اور تبرا گو غالباً حضرت صدیقہؓ کے قذف وافک کے بھی قائل ہوتے ہیں اور اس سے خوش ہوتے ہیں لہذا ایسے روافض کے کفر میں کچھ خفا نہیں ہے اور نکاح اس کا سنیہ مسلمہ سے درست نہیں ہے اور جن لوگوں نے باوجود علم کے نکاح پڑھا اور گواہ ہوئے اور وکیل ہوئے وہ فاسق ہوئے توبہ کریں اور مابین الزوجین یعنی مابین شوہر رافضی اور زوجہ سنیہ مسلمہ تفریق کرادیویں یہی ان کے لئے کفارہ ہے۔ فقط

باپ نے شیعہ سے نکاح کردیا پھر دوسرے سے کردیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۷۵۵) ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک مرد شیعی کے ساتھ جس کے عقائد باطل ہیں یعنی افک حضرت عائشہؓ کا قائل ہے اور سب شیخین کرتا ہے الیٰ غیر ذلک اس لڑکی کے باپ نے یہ خیال کرکے کہ یہ مرد شیعی مسلمان نہیں ہے اس وجہ سے نکاح صحیح نہیں ہوا اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سنی سے کردیا ہے نکاح ثانی صحیح ہے یا نکاح اول باقی ہے؟

(الجواب) روافض جو سب شیخین کرتا ہے ان کے کفر میں اختلاف ہے بعض فقہاء نے ان کی تکفیر کی ہے اور محققین علماء عدم تکفیر کے قائل ہیں لیکن جو روافض افک صدیقہ کے قائل ہیں وہ باتفاق کافر ہیں اسی طرح بعض دیگر عقائد روافض غالیہ کے مثلاً یہ کہ حضرت جبرئیلؑ نے وحی کے پہنچانے میں غلطی کی یا حضرت علیؓ خدا تھے وغیرہ وغیرہ یہ عقائد باتفاق اہل سنت کفر ہیں در مختار میں ہے فی البحر عن الجوهرة معزيا للشهيد من سب الشيخين او طعن فيهما كفر ولا تقبل توبته وبه اخذ الدبوسی و ابو للیث وهو المختار للفتوى انتهى و جزم به فی الاشباه واقره المصنف (الی ان قال) لكن فی النهر وهذا لا وجود له فی اصل الجوهرة وانما وجد على هامش بعض النسخ فالحق بالاصل مع انه لارتباط بما قبله انتهى درمختار (ص ۴۰۵۔ ۴۰۴ ج ۳) قال الشامی تحت قوله لكن فی النهر الخ واذا كان كذلك فلا وجه للقول لعدم قبول توبة من سب الشيخين بل لم يثبت ذلك عن احد من الائمة فيما اعلم (الی ان قال) على ان الحكم عليه لكفر مشكل (ثم قال فی اخر كلامه تحت القول المذكور نعم لاشك فی تكفير من قذف السيدة عائشةؓ او انكر صحبة الصديق او اعتقد الا لوهية فی علیؓ اوان جبرئيل غلط فی الوحی او نحو ذلك من الكفر الصريح المخالف للقرآن الخ (ص ۴۰۵، ۴۰۶) پس صورت مسئولہ میں نکاح اول جو ایسے غالی شیعہ سے ہوا صحیح نہیں ہوا بلکہ باطل ہوا اور دوسرا نکاح صحیح ہے۔ فقط

(۱) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۸ ج ۲۔ ط.س.ج ۳ ص ۴۶۔ ظفیر
(۲) وحرم نكاح الوثنية الخ و كل مذهب يكفر معتقده (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۳ ج ۲۔ ط.س.ج ۳ ص ۴۵) ظفیر
(۳) بخلاف ما اذا كان يفضل عليا او يسب الصحابة فانه مبتدع لا كافر (ايضاً ص ۳۹۸ ج ۲۔ ط.س.ج ۳ ص ۴۶) ظفیر

سنی عورت شیعہ سے بیاہی گئی اب کیا کرے؟

(سوال ۷۵۶) ایک عورت سنی مذہب ایک مرد شیعہ سے بیاہی گئی ہے اس کے جبر واکراہ و تبدیل مذہب و اطوار وغیرہ سے نہایت تنگ ہے علیحدگی کی خواستگار ہے طلاق نہیں دیتا ایسی صورت میں عورت مذکورہ کا نکاح دوسرے مرد سنی سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اقول و باللہ التوفیق فرقہ شیعہ کی تکفیر وعدم تکفیر میں اختلاف ہے والاصح عدم التکفیر اور بعض فقہا حکم ان کا اہل کتاب کا سا فرماتے ہیں پس بناءً علیہ صورت مسئولہ میں نکاح اس عورت مسلمہ سنیہ کا مرد شیعہ سے نہیں ہوا ہے[1] عورت مذکورہ بدون طلاق شوہر عقد ثانی اپنا کر سکتی ہے اور سنی کو دختر اپنی شیعہ کو دینا درست نہیں ہے۔

مندرجہ ذیل صورت میں کیا حکم ہے؟

(سوال ۷۵۷) ایک عورت مسلمان ہوئی جب اس کے شوہر پر اسلام پیش کیا گیا تو اس نے انکار کیا لہذا تفریق ہو گئی مگر بعد کو مرد بھی مسلمان ہو گیا اور مبلغ عاﷲ سکہ کلدار پر نکاح ہو گیا اس شرط پر کہ فلاں مقام میں رہوں گی جہاں دین اسلام اور مسلمان ہیں رہوں گی انچولی میں نہیں جاؤں گی بعد کو مرد نے عورت کو انچولی لے جانا چاہا مگر عورت نہیں گئی تو مرد نو مسلم نے لوگوں سے یہ کہا کہ میں عورت کے واسطے دین سے بے دین ہوا جب بھی مولوی صاحب میری عورت میرے سپرد نہیں کرتے آٹھ آدمیوں نے اس بات کی گواہی دی اس پر اس نو مسلم نے یہ کہا کہ یہ سب گواہ میری ناڑ یعنی گردن کاٹتے ہیں ایک روز میں بھی ان کی ناڑ سیتلا پر چڑھا دوں گا بعد کو اس مرد نو مسلم نے توبہ کر لی اس صورت میں وہ مرد نو مسلم کافر و مرتد ہوا یا نہیں اور عورت اس کی سپردگی میں بلا تجدید نکاح دے دی جاوے گی یا کیا اور عورت کی رضامندی تجدید نکاح کے وقت ضروری ہو گی یا نہیں اور مہر جدید مقرر ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں حکم کفر وارتداد اس نو مسلم کا نہ کیا جاوے گا اور جب کہ حکم کفر نہ ہوا تو نکاح بھی باطل نہیں ہوا لیکن بہتر یہ ہے کہ تجدید نکاح کرا دی جاوے جدید نکاح میں مہر جدید ہو گا لیکن عورت کو گنجائش انکار کی نہیں ہے کیوں کہ نکاح اول درحقیقت فسخ نہیں ہوا کہ وہ متفرع ہے کفر وارتداد پر اور وہ ثابت نہیں ہے اور تکفیر مسلم کا حکم حتی الوسع نہ کرنا چاہئیے جب کہ گنجائش تاویل کی موجود ہو اور پہلے جملہ سے خود انکار اس شخص کا ثابت ہے کیوں کہ اس کا یہ کہنا کہ یہ گواہ میری ناڑ یعنی گردن کاٹتے ہیں انکار ہے الفاظ مذکورہ کے کہنے سے یا انکار محتمل ہے تب بھی اس احتمال کو ترجیح دی جاوے گی اور دوسرا جملہ موجب کفر وارتداد نہیں ہے گو معصیت ہے۔ فقط

(۱) حکم عدم انعقاد نکاح کا غالباً ان روافض اور اہل تشیع کے متعلق ہے جن کا انکار ضروریات دین سے ثابت ہو جائے جیسا کہ شامی کی عبارت آئندہ سے بھی مستفاد ہے اور خود حضرت مفتی صاحب کے دوسرے فتاویٰ میں اسکی تفصیل موجود ہے ورنہ جو شیعہ صرف تفضیل علی رضا کے قائل ہوں اور ضروریات دین میں سے کسی چیز کے منکر نہ ہوں ان پر نہ کفر کا فتویٰ دیا جا سکتا ہے اور نہ عدم انعقاد نکاح کا جیسا کہ حضرت مفتی صاحبؒ کے دوسرے فتاویٰ اس پر شاہد ہیں۔ فقط واللہ اعلم بندہ محمد شفیع غفرلہ محرم ۵۴ھ

چھٹی فصل

حرمت نکاح بہ سبب حق غیر

دوسرے کی منکوحہ سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۷۵۸) محمد خاں معمار نے چھجو کو بیٹا بنا کر رکھا اور کام معماری کا سکھایا جب محمد خاں کی زوجہ مر گئی تو اس نے چھجو کی بیوی کو اپنے یہاں رکھ لیا اور چھجو کے یہاں نہیں جانے دیتا چھجو نے منصفی میں اپنی زوجہ کو لینے کا دعویٰ کیا ہے اور چھجو نے اپنی زوجہ کو طلاق نہیں دی محمد خاں نے ایک قاضی کو سوا روپیہ دیکر نکاح پڑھالیا ہے تو اس صورت میں وہ عورت چھجو کو ملنی چاہئے یا محمد خاں کی ہے ؟

(الجواب) جب کہ چھجو نے اپنی زوجہ کو طلاق نہیں دی اور کوئی دوسری وجہ فسخ نکاح کی بھی نہیں پائی گئی تو وہ عورت چھجو کی زوجہ ہے محمد خاں سے نکاح اس کا باطل ہے وہ عورت چھجو کو ملنی چاہئے۔[1] فقط

غیر مطلقہ سے شادی اور اس کے معاون کا حکم

(سوال ۷۵۹) مسماۃ ہندہ کو اس کے شوہر نے طلاق نہیں دی چند روز آوارہ رہ کر ایک دوسرے شخص نے بلا طلاق اس سے عقد کر لیا اس کے ساتھ کھانا پینا نشست و برخاست شرعاً جائز ہے یا نہیں چند لوگوں نے دانستہ جا کر کھانا کھایا ان کی سزا کیا ہے اور ایک شخص نے تہمت عیب لگا کر جرمانہ لیا تو مستحق سزا ہوئے یا نہیں اور جملہ ر اور ان کی دولت تین آدمیوں نے چرالیا ان کی سزا کیا ہے ؟

(الجواب) منکوحہ غیر سے بدون طلاق کے نکاح کرنا حرام اور باطل ہے وہ فاسق ہوا توبہ کرے اور اس عورت سے علیحدگی کرے یہی کفارہ اس کا ہے[2] اور جو شخص کھانے میں شریک ہو گئے وہ بھی توبہ کریں بعد توبہ کر کے ان کا گناہ معاف ہو جاوے گا اور جرمانہ مالی لینا شریعت میں ناروا ہے[3] اور تہمت لگانا کبیرہ گناہ ہے س سے توبہ کرے اور جرمانہ واپس کرے اور معاف کرادے اور چوروں کی سزا یہ ہے کہ

---

(۱) اما نکاح منکوحة الغیر الخ فلم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلاً (رد المحتار باب المهر ص ۴۸۲ ج۲) ظفیر

(۲) اما نکاح منکوحة الغیر الخ فلم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلا ولهذا لا یجب الحدمع العلم بالحرمة لکونه زنا (رد لمحتار باب المهر ص ۴۸۲ ج۲) ظفیر

(۳) لاباخذ المال فی المذهب (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۴۶ ج۳. ط.س. ج۳ص ۶۱) ظفیر

توبہ کریں اور مال واپس کریں اور حدود اس ملک میں جاری نہیں ہیں۔[1] فقط

دوسرے کی منکوحہ سے شادی اور اس سے جو لڑکا ہوا اس کا حکم

(سوال ۷۶۰) ہندہ نے اپنا عقد ثانی بعد گزرنے ایام عدت کے زید سے کرلیا تین ماہ بعد زید لڑائی پر چلا گیا بعدہٗ ہندہ نے تین یا چار ماہ بعد عمر سے اپنا عقد کرلیا حالانکہ عمرو نیز سب لوگوں کو اطلاع تھی کہ اس کا شوہر لڑائی پر ہے اب زید لڑائی سے واپس آگیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور عمر اور اس کی معین لوگوں کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے اور عمر سے جو لڑکا ہوا وہ حلال ہے یا حرام اور صحیح النسب لڑکی سے اس کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) ہندہ کا نکاح عمر سے صحیح نہیں ہوا بلکہ باطل و ناجائز ہوا کذا فی کتب الفقہ اور اگر وطی ہوئی تو وہ زنا ہوا واپس زید کے آنے پر وہ عورت اس کو ملے گی ہندہ و عمر اور اس کی معین سب فاسق و آثم ہوئے توبہ کریں لڑکے کا نسب عمر سے ثابت نہ ہوگا اور وہ کفو صحیح النسب لڑکی کا نہیں ہے باقی جن صورتوں میں غیر کفو سے نکاح ہو سکتا ہے اس سے بھی ہو سکتا ہے مکرر آنکہ غیر کفو کے ساتھ نکاح اس طرح صحیح ہو سکتا ہے کہ لڑکی اگر بالغہ ہے تو وہ بھی راضی ہو اور اس کے اولیاء بھی راضی ہوں تو غیر کفو سے بھی نکاح ہو جاتا ہے۔

بلا طلاق منکوحہ کا دوسرا تیسرا چوتھا اور پانچواں نکاح درست نہیں ہوا

(سوال ۷۶۱) ایک عورت نے اپنے خاوند کو چھوڑ کر نمبر ۲ سے آشنائی کی بعد دو سال کے ایک لڑکا پیدا ہوا پھر نمبر ۲ کو چھوڑ کر نمبر ۳ کے ہمراہ نکاح کیا اس نے بھی طلاق دیدی پھر نمبر ۴ کے ہمراہ نکاح کیا اور پھر نمبر ۴ کو بھی چھوڑ کر نمبر ۵ کے ہمراہ نکاح کا قصد کیا ایک جاہل قاضی نے نکاح پڑھایا چونکہ قاضی جاہل تھا تو جس قدر اشخاص وہاں پر موجود تھے انہوں نے یہ کہا کہ نکاح نہیں ہوا اور عورت نے دریافت کرنے پر یہ کہا کہ میرے خاوند نے طلاق دیدی اور عدت ختم ہوگئی تو جو اشخاص نکاح نمبر ۵ میں شریک تھے وہ گناہ گار ہوئے یا نہیں اور نکاح ان کا ٹوٹا یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ پہلے شوہر نے طلاق نہیں دی تھی تو اس کے بعد کوئی نکاح اس عورت کا جائز نہیں ہوا پس نمبر ۵ سے جو نکاح کیا گیا وہ باطل اور ناجائز ہے شوہر اخیر کو چاہیئے کہ اس سے علیحدگی کرے اور جب تک شوہر اول کا طلاق دینا ثابت نہ ہو جائے اس وقت تک نکاح نہ کرے[2] باقی جن لوگوں کو کچھ حقیقت حال کی خبر نہیں ہے ان پر کچھ گناہ نہیں ہے اور نہ ان کا نکاح ٹوٹا فقط

جو نکاح صرف گھنٹہ دو گھنٹہ عدت سے پہلے ہو وہ جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۷۶۲) زید کا نکاح عدت گزرنے سے پہلے گھنٹہ دو گھنٹہ ہندہ کے ساتھ غلطی سے ہوگیا تو وہ

---

(۱) لانہ لا حد بالزنا فی دار الحرب (ایضاً کتاب الحدود ص ۱۹۵ ج ۳ . ط.س. ج۳ ص ۵) ظفیر

(۲) اما نکاح منکوحة الغیر و معتدته الخ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (ردالمحتار بالمحرمات ص ۴۸۲ ج ۲ . ط.س. ج۳ ص ۱۳۲) ظفیر

نکاح نافذ ہوا یا نہیں؟

(الجواب) وہ نکاح نافذ و صحیح نہیں ہوا۔ کما فی عامۃ المعتبرات [۱] فقط

عدت میں نکاح کرنے سے جو اولاد ہوئی اس کا نسب

(سوال ۷۶۳) ایک شخص نے عدت میں نکاح کیا اور اس سے اولاد ہوئی اس کو یہ معلوم ہو کہ یہ نکاح شرع میں جائز ہے تو یہ نکاح ہوا یا نہیں اور اولاد کا نسب ثابت ہوگا یا نہیں اور اس کی وارث ہوگی یا نہیں؟

(الجواب) زمانہ عدت میں نکاح باطل ہے لیکن نسب ثابت ہے اور اولاد وارث ہوگی۔ [۲] فقط

غیر کی منکوحہ سے نکاح کو جو درست بتائے اس کے متعلق کیا حکم ہے

(سوال ۷۶۴) ایک عورت منکوحہ بیکانیر سے اجمیر شریف اپنی خالہ کے یہاں آئی موضع تاراپور کا قاضی اس عورت کو اجمیر شریف سے فرار کرکے تاراپور لے آیا اور اس کے ساتھ نکاح کر لیا حالانکہ شوہر اول نے طلاق نہیں دی اور اس نکاح کو حلال کہتا ہے کتب عقائد میں مشرح موجود ہے کہ جس چیز کا حرام ہونا قرآن سے یا حدیث سے متواتر ثابت ہو' جو اس کو حلال کہے گا کافر ہو جائے گا لہذا اس صورت میں اس نکاح اور ناکح منکوحۃ الغیر کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے آیا ناکح کافر ہو گیا یا نہیں اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟

(الجواب) قال فی رد المحتار اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ فالدخول فیہ لا یوجب العدۃ ان علم انها للغیر لانہ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً الی ان قال ولهذا لا یجب الحد مع العلم بالحرمۃ لانہ زنا [۳] الخ ص ۳۵ و مثلہ فی عامۃ کتب الفقہ الحاصل منکوحۃ الغیر سے بدون طلاق و انقضائے عدت کے نکاح درست نہیں ہے اور وہ نکاح منعقد نہیں ہوتا اور حرمت منکوحۃ الغیر قطعیہ ہے جیسا کہ آیت والمحصنات الآیۃ [۴] سے ثابت ہے لہذا ناکح مذکور فاسق مرتکب کبیرہ کا ہے البتہ چونکہ تکفیر مسلم میں فقہاء نے بہت احتیاط فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ اگر ننانوے وجوہ کسی شخص میں کفر کے ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو اور وہ بھی ضعیف ہو تو مفتی کو میلان عدم تکفیر کی طرف لازم ہے [۵] اور چونکہ صورت مذکورہ میں تاویل ممکن ہے اس لئے تکفیر سے بچنا چاہئے اور اس شخص کو کافر نہ کہا جاوے اور معاملہ مسلمانوں کا اس کے ساتھ کیا جاوے اس کو فاسق و عاصی کہا جاوے اور توبہ کرائی جاوے۔ فقط

---

(۱) اما نکاح منکوحۃ الخ. ط.س. ج۳ ص۵۱۶ باب العدۃ

(۲) وتقدم فی باب المهر ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدۃ و ثبوت النسب (ردالمحتار باب العدۃ ص ۸۳۵ ج۲. ط.س. ج۳ ص۵۱۶) ظفیر

(۳) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۸۲ ج۲. ط.س. ج۳ ص۱۳۲. ظفیر

(۴) سورۃ النساء رکوع ۴

(۵) وقد ذکر وان المسئلۃ والمتعلقۃ بالکفر اذا کان لها تسع و تسعون احتمالا لکفر واحتمال واحد فی نفیہ فالا ولی للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی لان الخطا فی ابقاء الف کا فر اهون من الخطا فی افناء مسلم واحد الخ (شرح فقہ اکبر ص ۱۹۹) ظفیر

شوہر پاگل ہو اور نان و نفقہ کی خبر نہ لے آیا بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۷۶۵) زید چھ برس سے پاگل ہے اور اس حالت میں بیوی کے نان و نفقہ کی خبر نہیں لے سکتا ایسی حالت میں اس کی بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) مجنوں کی زوجہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتی[1] لیکن اگر مجنوں کے پاس کچھ مال جائیداد ہے تو اس میں سے زوجہ کو خرچ دیا جائے۔

دوسرا نکاح منکوحہ کا جو زبردستی کیا گیا جائز نہیں

(سوال ۷۶۶) ہندہ بیوہ نے اپنا نکاح اپنی رضاء سے کیا اور گواہ بھی موجود ہیں اب اس عورت کو کسی نے مار پیٹ کر نکاح سے منکر کرا دیا اور نکاح خواں سے بھی انکار کرا دیا اب وہ نکاح خواں اس عورت کا نکاح دوسرے شخص سے کرتا ہے حالانکہ پہلے نکاح کا بھی مقر ہے مگر جبراً منکر ہے کوئی عالم صاحب کہتے ہیں کہ جب عورت منکر ہے تو نکاح فسخ ہو سکتا ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے اور عورت سے خلوت بھی ہو چکی ہے پہلے شوہر سے

(الجواب) بیوہ بالغہ کا نکاح خود اس کی رضا و اجازت سے کفو میں صحیح ہو جاتا ہے اور جب کہ دو گواہ عادل نکاح کے موجود ہوں تو عورت کا انکار شرعاً معتبر نہیں ہے[2] اور اس صورت میں دوسرے شخص سے نکاح اس کا جائز نہیں ہے اور نکاح کرنے والا وغیرہ شرکاء سب عاصی و فاسق ہیں اگر دو گواہ معتبر نکاح سابق کے موجود نہیں ہیں اور عورت منکر ہے تو پھر وہ نکاح ثابت نہیں ہے ایسی حالت میں کسی عالم کا فسخ یا عدم جواز کا حکم کرنا صحیح ہے۔ فقط

جس کو کالا پانی کی سزا ہو گئی اس کی بیوی دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۷۶۷) ایک شخص کو بحکم سرکار کالا پانی ہو گیا اب اس کے آنے کی امید نہیں ہے تو اس کی بیوی کو دوسرا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب تک وہ شخص زندہ ہے یا طلاق نہ دیوے اس وقت تک اس کی زوجہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتی وہ نکاح شرعاً باطل ہوگا۔[3] فقط

نکاح کرنے کے بعد انکار کرنے سے نکاح رہتا ہے یا نہیں

(سوال ۷۶۸) ایک شخص نے اپنی دختر کا نکاح ایک جگہ کر دیا بعد میں کسی وجہ سے دختر اور اس کا باپ

---

(۱) ولا یتخیر احد الزوجین بعیب الآخر ولو فاحشا کجنون و جذام و برص و رتق و قرن الخ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار ص ۸۲۲ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۵۰۱) مجنوں کی بیوی کس طرح چھٹکارا حاصل کرے اس کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ اور کتاب الفسخ والتفریق ظفیر

(۲) فنفذ نکاح حرة مكلفة بلا رضاء ولی الخ وله الاعتراض فی غیر الکفؤ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ص ۴۰۷ و ص ۴۰۸ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۵۵) ظفیر (۳) اما نکاح منکوحة الغیر الخ فلم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب العدة ص ۸۳۵ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۵۱۶) ظفیر

دونوں منکر ہو گئے اس صورت میں وہ نکاح صحیح رہا یا نہیں ؟

(الجواب) جس سے پہلے نکاح ہوا وہ صحیح ہو گیا دوسری جگہ اس کا نکاح صحیح نہیں ہے اور بعد نکاح کر دینے کے ولی یا خود دختر کے انکار کر دینے سے نکاح مذکور فسخ نہیں ہوتا شوہر دعویٰ کر کے اپنی زوجہ کو رخصت کرا سکتا ہے۔

مطلقہ نے طلاق کے بعد دوسرا نکاح کر لیا اب بذریعہ عدالت پھر اس عورت کو حاصل کر لیا تو کیا حکم ہے ؟

(سوال ۷۶۹) خلاصہ سوال یہ ہے کہ میاں دین نے اپنی زوجہ بتولن کو خط میں طلاق بائن لکھ کر بھیج دی عورت نے دوسرا نکاح کر لیا اس کے بعد جب میاں دین گھر آیا تو اس نے نالش کر دی کہ میری عورت کو فلاں شخص نے بھگا دیا بخوف قید عقد ثانی والے شوہر نے انکار کر دیا کہ میرے یہاں عورت نہیں ہے عدالت نے مسماۃ بتولن میاں دین کو واپس کرا دی تو وہ عورت میاں دین کے لئے حلال ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں موافق اس طلاق نامے کے اگر یہ طلاق نامہ میاں دین کا لکھا ہوا ہے یا اس نے دوسرے شخص سے لکھوا کر اس کی تصدیق کی اور خوشی سے دستخط کئے تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گی[1] اور عدت کے بعد جو دوسرے شخص سے اس نے نکاح کیا وہ صحیح ہو گیا اب وہ عورت میاں دین کے لئے حلال نہیں ہے البتہ لوگوں کو طلاق نامہ لکھنے سے یا اس کے تسلیم کرنے سے انکار کرے اور دو گواہ عادل نہ ہوں تو پھر وہ عورت میاں دین کے لئے حلال ہے۔

نکاح ہوا اور انگوٹھا نہیں لگایا تو کیا حکم ہے ؟

(سوال ۷۷۰) ایک عورت کا نکاح ہو چکا ہے مگر بوقت نکاح سرکاری رجسٹر پر انگوٹھے نہیں لگائے اب عورت مذکورہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) جب اس عورت کا نکاح ہو چکا ہے تو دوسرے شخص سے اس کا نکاح باطل اور حرام ہے کیوں کہ منکوحۃ الغیر کا نکاح حرام ہے کما قال اللہ تعالیٰ والمحصنٰت من النساء الآیۃ[2] فقط

خاوند سے عاجز ہو کر پیشہ عصمت فروشی کر لیا اب دوسرے سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

(سوال ۷۷۱) عورت نے اپنے خاوند کی لاپرواہی سے دام مصیبت میں پھنس کر حکومت سے سند حاصل کر کے بازار میں ناجائز کام شروع کر دیا ہے اب وہ نکاح ثانی کرنا چاہتی ہے تو اس کو طلاق کی ضرورت

---

(۱) کتاب الطلاق ان مستبینا علی نحو لوح وقع ان نوی و قیل مطلقا و علی نحو الماء فلا مطلقا ولو کتب علی وجه الرسالة والخطاب کان یکتب یا فلانة اذا اتاك کتابی هذا فانت طالق طلقت بوصول الکتاب (درمختار) اما ان ارسل الطلاق بان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب هذا یقع الطلاق وتلزمها العدة من وقت الکتابة (رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۹ ج۲ .ط.س. ج۳ص۲۴۶) ظفیر

(۲) سورة النساء : ٤

ہے یا نہیں؟

(۲) اگر کوئی شخص اپنی سالی کو بلا نکاح رکھ لے اور بچہ بھی پیدا ہو گیا اور منکوحہ کو بلا طلاق علیحدہ کر دے تو زوجہ کو طلاق ہو گئی یا طلاق لینے کی ضرورت ہے؟

(الجواب) طلاق لینے کی ضرورت ہے بدون طلاق کے دوسرا نکاح کرنا اس کو جائز نہیں ہے۔[1]

(۲) طلاق لینے کی اس کو ضرورت ہے بدون طلاق کے پہلی زوجہ اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی اور سالی کو رکھنا بحالت موجودہ جائز نہیں ہے۔[2] فقط

جب نکاح ہو چکا ہے تو عدالت انگلشیہ کے فیصلہ سے وہ ختم نہیں ہو سکتا

(سوال ۷۷۲) ہندہ کا ایک شخص سے نکاح ہوا تھا لیکن دو تین سال بعد منکر نکاح ہو کر شوہر کے مکان میں نہیں جاتی شوہر نے مجبور ہو کر دعویٰ عدالت میں دائر کیا حاکم نے گواہ لیکر یہ فیصلہ کیا کہ نکاح ہونے کا مجھے اعتبار نہیں ہے اب ہندہ دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر نکاح در حقیقت ہو گیا تھا تو عورت کے انکار کرنے سے نکاح نہیں ٹوٹا۔ اس عورت کو دوسرے مرد سے نکاح درست نہیں ہے جب کہ اس کو معلوم ہے کہ میرا نکاح اول شخص سے ہو گیا ہے باقی ثبوت نکاح عند الحاکم دو گواہان عادل سے ہو سکتا ہے[3] پس شوہر دعویٰ نکاح کا کرے اور عورت انکار کرے تو مرد اگر دو گواہ عادل نکاح کے پیش کرے تو نکاح ثابت ہو گا ورنہ ثابت نہ ہو گا لیکن عورت کو جب کہ معلوم ہے کہ میرا نکاح اس سے ہو چکا ہے تو حاکم وقت کے نزدیک ثابت نہ ہونے سے اس کو یہ درست نہیں ہے کہ بدون طلاق دیئے شوہر اول کے دوسرے شخص سے نکاح کرے قال فی الشامی اما نکاح منکوحة الغیر ومعتدته فالدخول فیه لا یوجب العدة ان علم انها للغیر لانه لم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلاً[4] الخ ص ۳۵۰ ج۲ فقط

جب شوہر بارہ سال تک خبر نہ لے تو دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۷۷۳) مسماۃ رحمت بیوہ نے اپنی دختر مسماۃ چراغی نابالغہ کا نکاح مسمی ہندو کے ساتھ کر دیا تھا جس کو عرصہ بارہ سال کا ہو چکا ہے ہندو مذکور نے کوئی خبر گیری اپنی بیوی کی نہیں کی بلکہ پاس تک بھی نہیں گیا اور نہ طلاق دیتا ہے نہ خبر گیری کرتا ہے لڑکی جوان ہے خاوند کے گھر جانا نہیں چاہتی اور اس کی والدہ بھی دوسری جگہ نکاح کرنا چاہتی ہے اس صورت میں جو حکم شرعی ہو اس سے مطلع فرمائیں؟

---

(۱) جب تک شوہر نے طلاق نہیں دی ہے شوہر کی بیوی ہے چاہے حرام کاری کا پیشہ اختیار کرے واما نکاح منکوحة الغیر الخ لم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلا (رد المحتار ص ۴۸۲ ج۲ ط.س. ج۳ ص ۵۱۶) ظفیر

(۲) سالی کے ساتھ اس نے جو کچھ کیا وہ زنا کے حکم میں ہے اور بیوی کا رشتہ طلاق کے بعد ہی ختم ہو سکتا ہے۔ ظفیر

(۳) ونصابها (ای الشهادة) لغیر ها من الحقوق سواء کان الحق مالاً او غیره کنکاح و طلاق و و کالة الخ رجلان او رجل وامراتان (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشهادات ص ۵۱۵ و ص ۵۱۶ ج۴. ط.س. ج۳ ص ۴۶۴، ۴۶۵)

(۴) دیکھئے ردالمحتار باب العدة ص ۸۳۵ ج۲. ط.س. ج۳ ص ۵۱۶ ظفیر

(الجواب) مسئلہ شرعی اس صورت میں یہ ہے کہ مسماۃ رحمت جب کہ ولی جائز چراغی نابالغہ کی تھی اور اسی حالت میں اس نے چراغی کا نکاح مسمی بندو کے ساتھ کیا تو وہ نکاح صحیح ہو گیا [1] اب جب تک بندو طلاق نہ دے یا فوت نہ ہو جائے چراغی کو دوسرا نکاح کرنا درست نہیں ہے جس طرح ہو جبراً قہراً بندو سے طلاق لی جاوے۔ [1] فقط

بلا طلاق منکوحہ نے جو دوسرا تیسرا نکاح کیا وہ صحیح نہیں ہوا

(سوال ۷۷۴) امراة بالغة زوجت نفسها بامر ابيها فصحب بها الزوج مدة ودخل بها مرارا ثم فرمنه الى ديار اخر فزوجها الثانى ولم يطلقها الاول فولدت بنتا و مات الزوج الثانى ثم زوجها الثالث فولدت بنتين و زوجها الاول حى طالب وهى راغبة فهل النكاح الاول باق ام لا وهل صح الثانى و الثالث و كيف حال البنات و كيف المصلحة فيه ؟

(الجواب) النكاح الاول باق ولم يصح النكاح الثانى والثالث والبنات للثانى والثالث و ترد الزوجة الى الاول قال فى الدرالمختار غاب عن امراته فتزوجت بآخر و ولدت اولادا ثم جاء الزوج الاول فالا ولاد للثانى على المذهب الذى رجع اليه الامام و عليه الفتوىٰ كما فى الخانيه والجوهرة والكافى [2] فقط

ولی کی اجازت سے نابالغہ کا نکاح ہو جاتا ہے اور وہ بلا طلاق دوسری شادی نہیں کر سکتی

(سوال ۷۷۵) آٹھ سالہ لڑکی کی شادی کرنا درست ہے یا نہیں اور جس میں عرصہ چھ سال کے اندر کل ایک یوم کے واسطے گئی ہو اگر خاوند کی رضامندی نہ ہو طلاق لینے کی کوئی صورت نکل سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) آٹھ سال کی عمر میں اگر لڑکی کی شادی اس کے والد اور ولی نے کی تو نکاح صحیح ہو گیا اب جب تک شوہر بالغ ہونے کے بعد طلاق نہ دیوے اس وقت تک وہ لڑکی اس کے نکاح سے باہر نہیں ہوئی اس کی زوجہ ہے بدون طلاق دینے شوہر کے دوسری جگہ نکاح اس کا جائز نہیں ہے۔ [3] فقط

شوہر چوری کی وجہ سے جیل چلا جائے تو بیوی دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۷۷۶) میری لڑکی کی شادی بھرت پور میں ایک شخص سے ہو گئی تھی وہ شخص جواری اور چور ہے اس وجہ سے اس کو ڈھائی برس کی سزا ہو گئی ہے میری لڑکی کا ایسی حالت میں دوسرا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

---

(۱) بہار واڑیسہ میں قاضی شریعت کے یہاں درخواست دیکر فسخ نکاح کرا سکتی ہے اور دوسرے صوبوں میں مسلمان پنچایت کے ذریعہ جس میں عالم کا ہونا بھی ضروری ہے دیکھئے حیلہ الناجزہ از تھانویؒ یا کتاب الفسخ والتفریق از مولانا رحمانی ظفیر

(۲) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب ثبوت النسب ص ۸۶۸ ط.س.ج۳ص ۵۵۲. لوعاد حيا بعد الحكم بموت اقرانه قال الطحطاوى الظاهر انه كالميت اذا احى والمرتد اذا اسلم الخ و نقل ان زوجته له والا ولاد للثانى (رد المحتار كتاب المفقود ص ۴۵۸ ج۳ ط.س.ج۴ص۲۹۷) ظفير

(۳) وللولى انكاح الصغير والصغيرة جبراً ولو ثيبا الخ ولزم النكاح ولو بغبن فاحش (الدرالمختار علىٰ هامش رد المحتار باب الولى ص ۴۱۷ ج۲ ط.س.ج۳ص۶۵) ظفير

(الجواب) شوہر سے طلاق دلوائی جائے بدون طلاق دینے شوہر کے دوسرا نکاح صحیح نہیں ہوگا۔

اگر کوئی سرکاری عدالت سے شوہر کے خلاف فیصلہ حاصل کرلے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۷۷۷) زید نے ہندہ اپنی زوجہ کو میکے نہ جانے دیا ایک اجنبی آدمی جبراً قہراً زید کی بی بی کو لے گیا اور چار ماہ اپنے گھر رکھا زید نے عدالت میں دعویٰ کیا فیصلہ زید کے خلاف ہوا تو ایسی صورت میں اجنبی شخص ہندہ سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) فیصلہ خلاف ہونے پر زید کی زوجہ زید کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی اور وہ شخص اجنبی عورت سے نکاح نہیں کرسکتا کیوں کہ منکوحۃ الغیر سے نکاح حرام ہے قال اللہ تعالیٰ والمحصنٰت من النساء الآیۃ[1] یعنی حرام ہے نکاح خاوند والی عورتوں سے۔ فقط

دادا نے نابالغہ کا نکاح کردیا مگر اب شوہر خبر نہیں لیتا کیا کیا جائے؟

(سوال ۷۷۸) لڑکی نابالغہ یتیمہ ۳ سالہ کا نکاح اس کے دادا نے اپنی قوم میں کردیا جس کو ۱۴ سال ہوتے ہیں آج تک لڑکے والوں کا کوئی شخص واپس نہیں آیا نہ لڑکی کی روٹی کپڑے کی فکر کی مگر معلوم ہوا ہے کہ وہ لڑکا اور اس کی ماں زندہ ہیں، ایسی حالت میں لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ایسی حالت میں لڑکی کا دوسرا نکاح عند الحنفیہ درست نہیں ہے اگر شوہر طلاق دیدیوے تو عدت گزار کر دوسرا نکاح ہوسکتا ہے بدون طلاق لئے نہیں ہوسکتا۔ کذافی الدرالمختار[2] فقط

شوہر کی موجودگی میں جس غیر کا حمل ہوگیا اس سے نکاح

(سوال ۷۷۹) زید کا ہندہ سے نکاح ہوا چند ماہ اپنے شوہر کے پاس رہ کر اپنے عزیزوں میں آگئی اور چند سال رہی کچھ دن بعد ہندہ اور خالد میں تعلقات ہوگئے اور خالد سے ہندہ کو حمل رہ گیا حمل سے تین ماہ بعد ہندہ کے عزیزوں نے خالد کو زید کے انتقال کی خبر دی اور اس قدر مدت کے بعد خبر دی جو ایام عدت کے برابر ہیں اس صورت میں دونوں کا نکاح صحیح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ہندہ کا نکاح خالد سے بعد وضع حمل کے ہوسکتا ہے اس سے پہلے درست نہیں، کیونکہ مسئلہ یہ ہے کہ شوہر کی موت سے اگر دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوجائے تو نسب اس کا شوہر متوفی سے ثابت ہوتا ہے کما فی الدرالمختار[3] و یثبت نسب ولد معتدۃ الموت لا قل منهما من وقته ای الموت اذا کانت کبیرۃ ولو غیر مدخول بها الخ باب ثبوت النسب و فیه ایضاً من العدۃ وفی

---

(۱) سورۃ النساء: ٤
(۲) ایسی حالت میں کہ شوہر نہ حقوق ادا کرے اور نہ طلاق دے تو جہاں محکمہ قضا امیر شریعت کے تحت قائم ہے وہاں قاضی کے ذریعہ ورنہ مسلمان پنچایت کے ذریعہ نکاح فسخ کراوے پھر نکاح کی بات سوچے تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفریق ظفیر
(۳) الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب ثبوت النسب ص ۸۶۰ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۵۴۳. ظفیر

حق الحامل مطلقاً ولو امة او كتابيةً او من زنا. بان تزوج حبلى من زنا و دخل بها ثم مات الخ وضع جميع حملها الخ .[1] فقط

شوہر کے رہتے ہوئے بلا طلاق دوسرا نکاح باطل ہے البتہ شوہر کے مرنے کے بعد جس سے چاہے شادی کر سکتی ہے

(سوال ۷۸۰) ایک عورت نے اپنے زندہ شوہر کو چھوڑ کر دوسرے آدمی سے نکاح کر لیا اور پہلے نے طلاق نہ دی تھی اب پہلا خاوند مر گیا اب دوسرے خاوند سے نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور زیادہ مستحق اس کے نکاح کا کون ہے اور عورت تیسرے سے بھی نکاح کر سکتی ہے یا دوسرا ہی مستحق ہے؟

(الجواب) دوسرے مرد سے اس کا نکاح ناجائز اور باطل ہے پہلا نکاح قائم رہا بعد مرنے شوہر اول کی عدت وفات دس دن چار مہینے پوری کر کے جس سے چاہے وہ عورت نکاح کر سکتی ہے اس شخص ثانی کا جس نے اپنے گھر میں رکھا کچھ حق نہیں بلکہ وہ اس فعل سے فاسق و عاصی ہوا۔ فقط

شریر شوہر بھی جب تک طلاق نہ دے دوسرا نکاح درست نہیں

(سوال ۷۸۱) عرصہ زائد از چھ سال منقضی ہوا کہ میرے شوہر نے شرارت سے مجھے چھوڑ رکھا ہے نان و نفقہ سے سخت مجبور ہوں سنا گیا ہے کہ کسی رنڈی کے یہاں مجھے فروخت کرنے پر آمادہ تھا اس صورت میں دوسرا نکاح کرنا درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) ایسے شوہر سے جس طرح ہو طلاق لی جاوے بعد طلاق کے اور بعد گزرنے عدت کے دوسرا نکاح صحیح ہوگا طلاق سے پہلے دوسرا نکاح کرنا عورت کو درست نہیں ہے۔[2] فقط

بلا طلاق پندرہ سال سے دوسرے کے گھر میں ہے کیا اس سے نکاح ہو سکتا ہے؟

(سوال ۷۸۲) ایک عورت تقریباً پندرہ سال سے شوہر کے گھر سے نکل کر دوسرے شخص کے گھر میں آباد ہو گئی ہے اور شوہر نے ابھی تک اس کو طلاق نہیں دی کیا اس عورت کا نکاح اس شخص کے ساتھ ہو سکتا ہے جس کے گھر میں اب رہتی ہے؟

(الجواب) جب تک شوہر اول طلاق نہ دے یا فوت نہ ہو جاوے اور عدت نہ گزر جاوے اس وقت تک دوسرے شخص سے نکاح درست نہیں ہے۔ فقط

بد دین جاہل شوہر کی بیوی بھی بغیر طلاق دوسرا نکاح نہیں کر سکتی

(سوال ۷۸۳) ایک جاہل سے ایک خواندہ لڑکی کی شادی غلطی سے ہو گئی اب لڑکی شوہر کی بد دینی کی وجہ

---

(۱) ایضاً باب العدت ص ۸۳۱ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۵٤۳. ظفیر

(۲) ایسے شوہر کے خلاف محکمہ قضاء میں درخواست دیکر مسلمان قاضی یا مسلمان پنچایت سے نکاح فسخ کرا سکتی ہے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفریق۔ ظفیر

سے متنفر ہے ازروئے شریعت کیا کرنا چاہیئے۔ فقط

(الجواب) اس صورت میں جب تک شوہر طلاق نہ دے گا اس وقت تک کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہو سکتی اور نہ دوسرا نکاح ہو سکتا ہے۔ فقط

عورت بلا طلاق اور بلا فسخ دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی

(سوال ۷۸٤) بموجودگی شوہر اول وبلا طلاق او زوجہ اش نکاح ثانی بیتواں کرد یانہ زوجہ مذکورہ نکاح ثانی بموجودگی شوہر اول کردہ است از شوہر ثانی اولاد ذکور واناث کہ پیدا شدہ موجود است در ترکہ او استحقاق ملکیت می وارد۔ ایں اولاد کہ از شوہر دیگر است شرعاً حکم حلالش میدارد؟ اکنوں اگر شوہر اول زن خود را خواہد در حق او شرعاً چہ حکم است؟

(الجواب) بموجودگی شوہر اول وعدم طلاق او نبودن امرے کہ موجب فسخ نکاح مابینہما باشد زنش را نکاح ثانی جائز نیست وباوجود علم بآنکہ شوہرش موجود است وطلاق نداده وہیچ وجہ از وجوہ فرقت درمیاں واقع نہ شدہ است نکاح شوہر ثانی باآں زن باطل وکالعدم است واولادش صحیح النسب نیست ووارث ترکہ شوہر ثانی ہم نیست کما قال فی البحر لو تزوج بامراة الغیر عالماً بذلك و دخل بها لا تجب العدة علیها ولا یحرم علی الزوج وطؤها وبه یفتی لانه زنا والمزنی بهالا تحرم علی زوجها الخ شامی [1] ص ۲۹۳ ج۲ وفیه ایضاً اما نکاح منکوحة الغیر و معتدته فالدخول فیه لا یوجب العدة ان علم انها للغیر لانه لم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلاً الخ [2] ص ۳۵۰ ج۲ پس واضح گشت کہ بصورت موجودہ نکاح ثانی باطل است واولادش ولد الحرام است ووارث ترکہ شوہر ثانی نیست ونکاح شوہر اول باقی است واو طئ جائز است وزوجہ اش باو سپرد خواہد شد۔

صرف وہم وگمان سے شوہر کو مردہ سمجھ کر نکاح کرنا درست نہیں

(سوال ۷۸۵) امام الدین کا کچھ روپیہ اس کے بھائی کے پاس تھا اس نے خط لکھا کہ میرا روپیہ بھیج دو جب روپیہ کے پہنچنے میں دیر ہوئی تو بیماری کی حالت میں وہ خود آیا اس وقت مرض وبائی تھا اس کے بھائی نے کہا کہ میں نے تمہارا روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیا ہے تم خود جاؤ اور وصول کر لو وہ واپس اپنے وطن کو چلا گیا مگر اس وقت زیادہ بیمار ہو گیا تھا اور بھانجہ نے ریل میں سوار کرا دیا جب امام الدین وطن نہ پہنچا اس کی بیوی نے اس کے بھائی کو خط لکھا کہ میرے خاوند کو جلد بھیج دو تاکہ روپیہ منی آرڈر کا وصول کر لے یہاں سے جواب لکھا گیا کہ اس کو فلاں تاریخ کو ریل میں سوار کرا دیا تھا اور وہ بیمار بھی تھا تب اس کی بیوی بچوں کو فکر ہوا اور تلاش سے بھی پتہ نہ چلا اس کی بیوی نے یہ سمجھ کر کہ وہ مر گیا عدت وفات گزار کر نکاح کر لیا آیا یہ نکاح اس صورت میں صحیح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) مسئلہ یہ ہے کہ اگر عورت کو یہ خبر پہنچی کہ تیرا شوہر مر گیا ہے اور اس خبر پر اس نے عدت

---

(۱) رد المحتار فصل فی المحرمات قبیل باب الولی ص ۴۰۲ ج۲. ط.س. ج۳ص ۵۰. ظفیر

(۲) رد المحتار باب المهر ص ۴۸۲ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۱۳۲. ظفیر .

وفات دس دن چار ماہ پورے کر کے دوسرا نکاح کیا تو دوسرا نکاح صحیح ہے اور اگر بلا کسی کی خبر دینے کے محض یہ خیال کر کے کہ میرا شوہر فوت ہو گیا ہو گا ورنہ ضرور آتا عدت گزار کر نکاح ثانی کیا تو نکاح ثانی اس صورت میں صحیح نہیں ہوا در مختار میں ہے غاب عن امراته فتزوجت بآخر الخ قوله غاب عن امراته الخ شامل لما اذا بلغها موته او طلاقه فاعتدت و تزوجت[1] الخ شامی فقط

شوہر کا دعویٰ خارج کر دے تو اس سے عورت کو شادی کا حق نہیں ہوتا

(سوال ۷۸۶) ایک عورت بیوہ نے ایک مرد کے ساتھ نکاح کیا اور چار ماہ تک اس کے گھر میں رہی پھر گھر سے نکل گئی بوجہ تکرار شدید کے کہ شخص ناکح کی منکوحہ قدیم بھی ہے اور عمر ناکح کی ساٹھ پینسٹھ سال ہے اب وہ عورت اس کے گھر میں رہنے سے قطعاً انکار کرتی ہے شخص مذکور لینے کو آیا تو اس کے ساتھ نہیں گئی اور مرد پر بہت کچھ تشدد کیا لاٹھی بھی ماری اور دوسری جگہ نکاح کر لیا ایک ماہ یا دو ماہ بعد وہاں سے بھی کہیں اور چلی گئی اب اس شخص نے جس کے یہاں چار ماہ تک رہی تھی عدالت مجاز میں دعویٰ کیا عورت گرفتار ہوئی عورت کا بیان لیکر عدالت نے دعویٰ اس شخص کا خارج کر دیا اور عورت کو خود مختار کر دیا اب یہ عورت ایک اور شخص سے نکاح کرنا چاہتی ہے کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب تک وہ شخص جس نے اس بیوہ سے نکاح کیا تھا اور عدالت مجاز سے اس کا دعویٰ خارج کر دیا گیا تھا طلاق نہ دے اور عدت نہ گزر جاوے دوسرے شخص سے وہ عورت نکاح نہیں کر سکتی اگر کرے گی تو نکاح باطل متصور ہو گا۔[2] فقط

شوہر گھر سے نکال دے تو عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۷۸۷) ایک لڑکی بالغہ کو اس کے شوہر نے نکال دیا ہے اس کا نکاح دوسری جگہ جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) دوسری جگہ نکاح شوہر اول سے طلاق لینے کے بعد ہو سکتا ہے یعنی جس وقت شوہر اول طلاق دیدے اور عدت طلاق کی تین حیض گزر جاویں اس وقت دوسرے مرد سے وہ عورت نکاح کر سکتی ہے محض نکال دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی البتہ اگر شوہر یہ لفظ کہے اپنی زوجہ کو کہ نکل جا اور چلی جا اور نیت ان الفاظ سے طلاق کی ہو تو طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے اور بعد عدت کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے غرض یہ کہ نکل جا وغیرہ الفاظ کنایہ ہیں ان میں اگر نیت طلاق کی ہو تو واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں اور نیت کا حال شوہر کے کہنے سے معلوم ہو سکتا ہے یا قرائن ایسے ہوں جن سے معلوم ہو جاوے کہ نیت شوہر کی طلاق کی ہے اور یہ تفصیل کتب فقہ میں ہے کہ بعض کنایات میں مذاکرہ طلاق اور بعض میں حالت غیض و غضب قرینہ طلاق کے مراد ہونے کا ہوتا ہے اور نکل جا وغیرہ ان الفاظ میں سے ہیں کہ ان میں ہر حال میں نیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کذافی الدر المختار[3] فقط

---

(۱) رد المحتار للشامی باب ثبوت النسب ص ۸۶۸ ج ۲. ط.س. ج ۳ ص ۵۵۲. ظفیر (۲) والمحصنت من النساء (سورۃ النساء : ٤) (۳) کنایة عند الفقها مالم یوضع له ای الطلاق واحتمله وغیره فالکنایات لا تطلق بها قضاء الا بنیة اودلالة الحال الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص ٦۳۵ وص ٦۳٦ ج ۲. ط.س. ج ۳ ص ۲۹٦)

بیس برس سے جو عورت شوہر سے علیحدہ ہو وہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۷۸۸) خلاصہ سوال یہ ہے کہ ایک عورت بیس برس سے اپنے شوہر سے علیحدہ ہے تو وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب تک اس عورت کے شوہر سے طلاق نہ لی جاوے اس وقت تک دوسرا نکاح اس کا صحیح نہ ہوگا اول اس سے طلاق لی جاوے بعد طلاق کے جس وقت عدت گزر جاوے اس وقت دوسرے شخص سے اس کا نکاح صحیح ہوگا۔ فقط

غیر مطلقہ سے نکاح عدالت کے فیصلہ کے باوجود جائز نہیں

(سوال ۷۸۹) اصغری واکبری دو بہنیں ہیں اصغری کا نکاح زید کے ساتھ ہوا لیکن کچھ عرصہ کے بعد اصغری کے ساتھ اپنے نکاح کا دعویٰ عدالت میں دائر کرا کر بابحہ ثابت کر کے اصغری کو اپنے قبضہ میں کر کے نکاح کر لیا بغیر طلاق دینے زید کے اور اکبری نے زید سے اپنا نکاح کر لیا بعدہ عمر پاگل ہو کر پاگل خانہ پہنچ گیا جس کو آٹھ دس سال ہوئے اور لا علاج ہے اصغری بکر کے پاس رہنے لگی جس سے بغیر نکاح کے ایک لڑکا تولد ہوا جواب سات آٹھ سال کا ہو چکا ہے لیکن اب بکر اصغری کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے زید و عمر سے طلاق نامہ حاصل کرنا ناممکن ہے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب تک زید اصغری کو طلاق نہ دیوے اور عدت نہ گزر جاوے اس وقت تک بکر کے ساتھ اسکا نکاح صحیح نہ ہوگا اور عمر کے ساتھ اصغری نکاح جائز نہ ہوا تھا[1] اور نہ زید کا اکبری کے ساتھ کیونکہ اکبری کی بہن اصغری زید کے نکاح میں ہنوز موجود ہے۔[2] فقط

خنثیٰ سے جب نکاح کر دیا گیا ہو تو دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۷۹۰) ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کے والدین نے ایک مرد خنثیٰ سے کر دیا اعضائے تناسل بہت صغیر ہے اور اس کی جڑ میں ایک سوراخ ہے اس میں سے پیشاب آتا ہے بعد بلوغ لڑکے کے یہ بات ظاہر ہوئی اس صورت میں اگر وہ لڑکی دوسرے سے عقد کرنا چاہے تو بلا طلاق کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر وہ شخص جس سے لڑکی نابالغہ کا نکاح کیا گیا ہے خنثیٰ مشکل ہے کہ اس کا مرد و عورت ہونا متحقق نہیں ہے تو وہ نکاح موقوف رہتا ہے بعد میں اگر متحقق ہو جاوے کہ مرد ہے تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور اگر متحقق ہو جائے کہ وہ عورت ہے تو نکاح باطل ہے کیوں کہ عورت کا نکاح عورت سے صحیح نہیں ہے اور خنثیٰ مشکل وہ ہے کہ اس کے دونوں علامتیں ہوں مرد کی بھی عورت کی بھی یا کوئی بھی نہ ہو اور اگر اخیر تک بھی اشکال باقی رہے کہ نہ اس کا مرد ہونا معلوم ہو نہ عورت ہونا تو نکاح باطل ہو جاتا ہے[3] صورت

---

(۱) اما نکاح منکوحة الغیر الخ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار ص ۴۸۲ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۱۳۲) اور حکومت کا فیصلہ غلط ہے (۲) وحرم الجمع بین المحارم نکاحا وعدة الخ (الدرالمختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۹۰ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۳۸) ظفیر (۳) ہو عقد یفید ملک المتعة ای حل استمتاع الرجل من امراة لم یمنع من نکاحہا مانع شرعی فخرج الذکر والخنثی المشکل (درمختار) ای ایرادالعقد علیہما لا یفید ملک استمتاع الرجل بہما لعدم محلیتہما الخ (رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۶ ج۲ ط.س. ج۳ ص ۳ ...... ۴) ظفیر

مسئولہ میں سائل نے یہ لکھا ہے کہ عضو تناسل اس کا بہت صغیر ہے اور اس کی جڑ میں سوراخ ہے کہ اس سے پیشاب آتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ وہ خنثیٰ نہیں ہے بلکہ رجل ہے لیکن نامرد اور عنین ہے اس میں حنفیہ نے یہ تفصیل فرمائی ہے کہ اس صورت میں نکاح منعقد ہو جاتا ہے پھر اگر عضو تناسل شوہر کا اس قدر صغیر ہے کہ مثل گھنڈی کے ہے کہ ادخال اس کا فرج زوجہ میں ممکن نہیں ہے تو حکم اس کا مجبوب یعنی مقطوع الذکر کا سا ہے کہ عورت کی طلب پر قاضی ان میں فوراً تفریق کرادے گا اور جو ایسا نہیں بلکہ عنین ہے تو ایک سال کی مہلت شوہر کو بغرض علاج دی جاتی ہے اس کے بعد اگر عورت طلب کرے قاضی تفریق کرادے گا[1] مگر اس زمانہ میں جب کہ قاضی نہیں تو حکم مسلم فریقین یہ کام کرے گا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو بدون طلاق دینے شوہر کے اور بدون گزرنے عدت کے اگر خلوت ہو چکی ہے دوسرا نکاح درست نہیں ہے۔ فقط

دائم الحبس کی بیوی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۷۹۱) ایک شخص کو حکام وقت نے دائم الحبس کیا اور آب شور سے گزران کر دیا باقی عورت منکوحہ الغہ غیر مدخولہ اسکے گھر موجود ہے بسبب خوف فتنہ زنا اور عدم نفقہ بعد فرقت و فسخ نکاح اول اس عورت کو کسی دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں عورت اپنے نکاح کو فسخ نہیں کر سکتی اور دوسرا نکاح نہیں کر سکتی مفقود کا مسئلہ یہاں جاری نہیں ہو سکتا جب تک شوہر طلاق نہ دے یا موت کی خبر نہ آجاوے اور عدت نہ گزر جاوے اس وقت تک دوسرا نکاح درست نہیں ہو سکتا۔ فقط

عدت کے اندر نکاح جائز نہیں اور جو ایسا کریں یا کرائیں وہ فاسق ہیں

(سوال ۷۹۲) بعض اشخاص عدت طلاق کے اندر نکاح کرتے کراتے ہیں ان کی بابت کیا حکم ہے اور یہ صحیح ہے یا نہیں ان کے لئے کیا کفارہ ہے؟

(الجواب) عدت کے اندر نکاح ثانی کرنا باطل و ناجائز ہے عدت کے اندر نکاح منعقد نہیں ہوتا عدت کے اندر ہرگز نکاح نہ کرنا چاہئے عدت طلاق کی تین حیض ہیں اس کے بعد نکاح جائز ہے اور جو شخص ایسا کرتے ہیں اور کراتے ہیں وہ مرتکب فعل حرام کے ہیں اور گناہ گار ہیں[2] ان کے لئے یہی کفارہ ہے کہ توبہ کریں اور آئندہ ہرگز ایسا نہ کریں سوائے توبہ کے اور کوئی سزا یا جرمانہ ان کے لئے نہیں ہے البتہ یہ سزا ہو سکتی ہے کہ جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان سے متارکت کر دی جائے اور کوئی تعلق کسی قسم کا ان سے نہ رکھا جاوے۔ فقط

---

(۱) اذا وجدت المرأة زوجها مجبوبا او مقطوع الذكر فقط او صغيره جدا كالزر ولو قصيراً لا يمكنه ادخاله داخل الفرج قوله فرق بينهما الحاكم بطلبها فى الحال الخ ولو وجدته عنينا او خصيا الخ اجل سنة الخ فان وطئ مرة والا بانت بالتفريق بطلبها (الدرالمختار ص ۲۵۴ ج ۲. ط.س. ج۳ ص ۴۹۴) ظفير

(۲) اما نكاح منكوحة الغير و معتدته الخ لم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (رد المحتار باب العدة ص ۸۳۵ ج۲. ط.س. ج۳ ص ۵۱۶) ظفير

جس عورت کا شوہر مر جائے وہ کب نکاح کر سکتی ہے؟

(سوال ۷۹۳) (۱) بیوہ عورت کا نکاح کم از کم کس قدر مدت میں ہونا چاہیئے آیا تین مہینہ سترہ دن میں بھی ہو سکتا ہے یا چار مہینہ دس روز ہی مشروط ہیں۔
(۲) شوہر اول کی فوت گاہ قبل از عدت بلا ضرورت چھوڑنے سے عقد ثانی میں کچھ سقم تو نہیں ہے۔
(۳) اگر قبل از مدت چار ماہ دس روز نکاح ہوا تو جائز ہے یا نہیں اگر جائز نہیں تو طلاق دیکر مکرر اسی شخص سے تو نکاح کرنا ضروری نہیں یا اسی کو مجبوراً ختم عدت پر کرنا ہوگا؟
(۴) نکاح ثانی قبل از عدت ہوا تو شب حیض کی تھی اس وجہ سے مجامعت متروک ہوئی تو اس کے واسطے طلاق کی کیا شکل ہے (۵) کسی شخص کا نکاح بالا اسی طریقہ پر کیا گیا ہو کہ عورت کی جھوٹی توصیف کی گئی ہے اور اس کے بر خلاف پا کر ناکح متنفر ہو گیا ہو تو اس کو کیا کرنا چاہیئے اور آدمی مہر کی بھی طاقت نہیں رکھتا ہو۔؟

(الجواب) عدت بیوہ یعنی متوفی عنہا زوجہا کی چار ماہ دس یوم ہیں۔[1] اس مدت سے پہلے نکاح نہیں ہو سکتا اور جو نکاح عدت میں ہوا وہ باطل ہے منعقد نہیں ہوا اس میں طلاق کی ضرورت نہیں ہے اور نہ وہ عورت اسی مرد سے نکاح کرنے پر مجبور ہے بعد گزرنے عدت کے جس سے چاہے نکاح کر لے اور ایسے ناجائز نکاح میں بدوں دخول و صحبت کے مہر لازم نہیں ہوتا اگر صحبت ہو گئی ہے تو مہر مثل لازم ہے۔[2] فقط

بالغہ کا جو نکاح اجازت سے ہوا دوسرا نکاح درست نہیں؟

(سوال ۷۹۴) ایک شخص نے منصوری پر اپنی لڑکی بالغہ کا نکاح کر دیا لڑکی شیر کوٹ اپنے مکان پر تھی مگر اس شخص نے کہا کہ میں اپنی لڑکی سے دریافت کر کے آیا ہوں اس نے بخوشی نکاح کی اجازت دیدی ہے اور اس نکاح میں بہت آدمی موجود تھے اب برادری رخصت کرنے سے مانع ہے حالانکہ سب کے روبرو اس نے اقرار کر لیا کہ میں نکاح کر آیا ہوں بہت سے آدمیوں نے روپیہ کی طمع دی ان کے بھکانے سے وہ رخصت نہیں کرتا بلکہ دوسری جگہ نکاح کرنے پر آمادہ ہے اور قبل از نکاح منصوری پر لڑکی کے باپ بابتہ مہر مبلغ پانچ سو روپیہ اور بابتہ نان و نفقہ تحریر کرالیا ہے برادری کہتی ہے کہ لڑکی کی غیر حاضری میں نکاح نہیں ہوا اور دباؤ ناجائز دیتی ہے شرعاً اس کا نکاح ہو گیا یا نہیں باپ ہر طرح راضی ہے اور تحریر کر دیا ہے اور اب بھکانے سے پھر گیا ہے بہت گواہ موجود ہیں۔

(الجواب) باپ نے جو نکاح دختر بالغہ کا باجازت دختر کے کیا وہ نکاح صحیح ہو گیا اور منعقد ہو گیا اب دوسرے شخص سے نکاح اس لڑکی کا درست نہیں ہے اور برادری کا دباؤ ناجائز ہے اور اس ناجائز دباؤ سے پہلا نکاح نہیں ٹوٹ

---

(۱) والعدة للموت اربعة اشهر بالاهلة لو فی الغرة وعشر من الایام بشرط بقاء النکاح صحیحا الی الموت مطلقا الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ص ۸۳۰ ج۲ .ط.س. ج۳ص ۵۱۰) ظفیر
(۲) باب النکاح الفاسد انما یجب فیها مهر المثل والعدة بالوطی لا بمجرد العقد ولا بالخلوة (رد المحتار باب العدة ص ۸۳۶ ج۲ .ط.س. ج۳ص۵۱۶) ظفیر

نتا اور باپ کا انکار کرنا بھی معتبر نہیں ہے جب کہ اس کی تحریر سے اور گواہوں سے نکاح ثابت ہے اور نص
آئی سے منکوحہ کا نکاح باطل اور حرام ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ والمحصنات من النساء ۔ فقط

س کا شوہر مر گیا اس کا نکاح عدت کے اندر درست نہیں

سوال ۷۹۵) ایک عورت کا خاوند ۳ ماہ رمضان کو فوت ہو گیا پورے چار ماہ گزرنے پر اس کے رشتہ داروں
نے اس کا نکاح جبراً ایسے شخص سے کر دیا کہ جس سے وہ تنفر تھی یہ نکاح چار ماہ محرم کو ہوا کیا یہ نکاح جو عدت
کے اندر ہوا جائز ہے؟

الجواب) عدت وفات کی مدت دس روز چار ماہ ہیں عدت کے ختم ہونے سے پہلے اگرچہ ایک دو دن پہلے بھی
نکاح ثانی حرام ہے اور باطل ہے وہ نکاح شرعاً صحیح نہیں ہوا قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدة النكاح حتى
غ الكتاب اجله الايه[1] (ترجمہ) اور نکاح کا ارادہ نہ کرو یہاں تک کہ عدت پوری ہو جاوے وقال اللہ
الیٰ والذين يتوفون منكم و يذرون ازواجاً يتربصن بانفسهن اربعة اشهر و عشراً الاية[2] (ترجمہ)
جو لوگ تم میں سے فوت ہو جاویں اور زوجات کو چھوڑ دیں تو وہ بیوہ عورتیں چار ماہ اور دس دن تک اپنے آپ
نکاح وغیرہ سے روکیں اور عدت کے پورا ہونے کا انتظار کریں۔ فقط

ت کے اندر نکاح درست نہیں ہوا اور ایک دو
اق کے بعد بھی شوہر سے نکاح درست ہے

سوال ۷۹۶) ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دیدی اس کا نکاح عدت میں دوسرے شخص سے کرا لیا گیا
ب زوج ثانی نے بھی طلاق دیدی عورت چاہتی ہے کہ میرا نکاح عدت کے اندر زوج اول سے کرا دیا جاوے آیا
صورت میں زوج اول سے نکاح اس عورت کا ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب) دوسرا نکاح جو عدت کے اندر ہوا باطل ہوا اس کی طلاق بھی واقع نہ ہوئی[3] اور شوہر اول نے اگر
ن طلاق نہ دی تھی بلکہ ایک یا دو طلاق دی تھی تو اگر صریح الفاظ میں طلاق دی تھی تو عدت کے اندر وہ بلا نکاح
وع کر سکتا ہے اور اگر صریح الفاظ سے طلاق نہ دی تھی بلکہ کنایہ کے الفاظ سے طلاق دی تھی اور طلاق بائنہ
ی تو بلا نکاح رجعت نہیں ہو سکتی لیکن شوہر اول سے نکاح عدت میں اور بعد عدت کے ہو سکتا ہے اور اگر تین
اق دی تھی تو پھر بلا حلالہ شوہر اول سے نکاح صحیح نہ ہوگا۔[4] فقط

) البقرة : ۳۰ (۲) البقرة : ۳۰

۲) اما نكاح منكوحة الغير و معتدته الخ لم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (رد المحتار باب المحرمات ص ٤٨٢
۲ ط.س. ج۳ ص ۱۳۲) ظفير

) اذا طلق الرجل امراته تطليقة رجعية او تطليقتين فلم ان يراجعها فى عدتها رضيت بذالك اولم ترض (هدايه باب الرجعه
۳۷۳ ج۲ ط.س. ج۳ ص ۲۸٤ ..... ۲۸٦)واذا كان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان يتزوجها فى العدة و بعد انقضائها
وان كان الطلاق ثلثا الخ لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره و يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (ايضا فصل فيما به
طلقه ص ۳۷۸ ج۲) ظفير

بسم اللہ کے باپ کا نام نہ بتاؤں تو طلاق اس کہنے کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۷۹۷) زید نے کہا کہ اگر میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے باپ کا نام نہ بتا سکوں تو میری بیوی پر طلاق ہے اور باپ کا نام نہ بتا سکا تو کیا حکم ہے؟ اس پر مجیب نے احتیاطاً تجدید ایمان و تجدید نکاح کا حکم دیا زید جب تجدید نکاح کے لئے اپنی زوجہ کے پاس گیا تو زوجہ نے انکار کیا اور شوہر ثانی کا ارادہ ظاہر کیا آیا زوجہ زید زوج ثانی کی زوجیت میں جا سکتی ہے؟

(الجواب) اقول و باللہ التوفیق چونکہ حکم تجدید ایمان و تجدید نکاح اس صورت میں احتیاطاً تھا نہ اس وجہ سے کہ یقیناً وہ کافر ہو گیا ہے یمکن التاویل وان کان ضعیفاً لا یحکم بکفرہ رد المحتار وغیرہ لہذا عورت مذکورہ کو یہ جائز نہیں کہ بدون طلاق زید و انقضاء عدت دوسرے شخص سے نکاح کر سکے در مختار میں ہے وما فیہ خلاف یومر بالا ستغفار والتوبۃ و تجدید النکاح الخ قولہ و تجدید النکاح ای احتیاطاً قولہ ای یامرہ المفتی بالتجدید لیکون وطؤہ حلالاً باتفاق و ظاہرہ انہ لا یحکم القاضی بالفرقۃ بینھما واقدم ان المراد بالا ختلاف ولو روایۃً ضعیفۃً رد المحتار شامی جلد ۳، ص ۲۹۹ فقط

خواہ وجہ کچھ بھی ہو منکوحہ کا بلا طلاق نکاح درست نہیں

(سوال ۷۹۸) زید نے اپنی بیوی کو بیچنا چاہا، وہ بلا طلاق علیحدہ ہو گئی وہ دوسرے کے گھر آباد ہے اب اگر دوسرے سے نکاح کرنا چاہتی ہے کیا حکم ہے؟

(الجواب) جب تک زید طلاق نہ دے اور عدت نہ گزر جائے اس وقت تک دوسرے سے شادی درست نہیں ہے۔

توبہ کرے اور بعد عدت پھر نکاح کرے تو اسے معاف کر دیا جائے

(سوال ۷۹۹) زید نے عورت بیوہ سے ایام عدت میں نکاح کر لیا اس خیال سے کہ تا ایام حمل واختتام عدت زید کے والدین عورت کو عدت گزارنے کے لئے اپنے مکان میں نہ رہنے دیں گے برادری نے علیحدہ کر دیا کیا حکم ہے؟

(الجواب) عورت حاملہ کی عدت وضع حمل ہے پس اس سے پہلے جو نکاح کیا گیا وہ باطل اور حرام ہے اس معدوم سمجھ کر بعد عدت کے پھر نکاح برضاء زوجین ہونا ضروری ہے اور زید نے اگرچہ کسی خیال سے عدت میں نکاح کیا ہو وہ عاصی اور فاسق ہوا توبہ کرے اور نکاح پھر بعد عدت کے کرے اور زید اگر توبہ کرے اور عدت ختم ہونے تک اس کو علیحدہ کر دے تو برادری کو چاہئے کہ اس کا قصور معاف سمجھیں اور اس سے میل جول قائم کریں اس وقت جو کچھ برادری نے زید وغیرہ مجرموں کی تنبیہ کے لئے کیا اچھا کیا بعد توبہ کرنے کے اور اپنے گناہ سے نادم ہونے کے پھر اس سے میل جول قائم کر لیں۔

پہلے شوہر نے جب طلاق نہیں دی تو دوسرا نکاح درست نہیں ہوا

(سوال ۸۰۰) رحمت بی بی قادر بہشتی کے نکاح میں تھی قادر بہشتی ایک مقدمہ کے خوف سے رحمت بی کو چھوڑ کر فرار ہو گیا اسی درمیان میں حافظ عبدالغفور نے مسماۃ مذکور کو اپنے گھر میں ڈال لیا اور کہتے ہیں کہ میں نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا ہے اس کے بعد رحمت بی اور عبدالغفور میں جھگڑا ہوا اور تقریباً چھ ماہ سے رحمت بی عبدالغفور سے علیحدہ ہے اب رحمت بی کا نکاح دوسرے شخص سے جائز ہے یا نہیں اور اگر رحمت بی کا نکاح عبدالغفور سے ہوا بھی ہو تو اب طلاق ہو چکی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) ابھی تک مسماۃ رحمت قادر بہشتی کے نکاح میں ہے کیونکہ قادر بہشتی کے فرار ہو جانے سے اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی لہذا اگر بالفرض عبدالغفور نے اسی عورت سے نکاح بھی کیا ہو تو وہ نکاح باطل ہے اور طلاق کی ضرورت نہیں ہے اور نہ طلاق واقع ہو سکتی ہے اور مسماۃ رحمت کا نکاح اب کسی اور شخص سے بھی جائز نہیں ہے البتہ اگر قادر بہشتی شوہر اول فوت ہو گیا یا مفقود الخبر ہو تو پھر اس کے موافق دوسرا حکم ہو سکتا ہے۔ فقط

شوہر گم ہو جائے تو بیوی دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں ؟

(سوال ۸۰۱) زید نے ہندہ سے نکاح کیا تین سال ہوئے اور زید ایک سال سے گم شدہ ہے ہندہ کے والدین نے روپیہ لیکر ہندہ کا نکاح عمر کے ساتھ کر دیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اور ناکح و شرکاء پر کیا جرم ہے ؟

(الجواب) اس صورت میں ہندہ کا دوسرا نکاح عمر کے ساتھ صحیح نہیں ہے[1] نکاح کرنے والے اور معاونین گناہ گار ہیں توبہ کریں۔ فقط

شوہر پاگل ہو جائے تو عورت دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں ؟

(سوال ۸۰۲) زید کی منکوحہ تقریباً دس سال تک زید کے پاس رہی لیکن اتفاقاً زید پاگل ہو گیا عورت نے چندماہ مزدوری کر کے اپنا گزارہ کیا آخر کار مرد کی طمع دامن گیر ہوئی وہ دوسرے شہر میں چلی گئی اور مثلاً عمر کے پاس سکونت اختیار کی سات سال تک عمر کے پاس رہی اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ وہ عورت عمر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اگر نکاح کے جواز کی صورت ہو تو اطلاع بخشی جاوے ؟

(الجواب) بدون طلاق دینے شوہر اول زید کے دوسرا نکاح عمر سے درست نہیں ہے اور زید چوں کہ مجنوں ہو گیا ہے اس کی طلاق بھی واقع نہیں ہو سکتی جب تک زید کو افاقہ نہ ہو اس وقت تک اس کی طلاق واقع نہیں ہو سکتی۔[2] بعد افاقہ اگر وہ طلاق دے اور عدت گزر جاوے اس وقت دوسرے شخص سے نکاح ہو سکتا ہے۔

---

(۱) اما نکاح منکوحة الغیر الخ لم یقل احد بجوازہ (رد المحتار باب العدة ص ۸۳۵ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۵۱۶) ظفیر

(۲) ولا یقع طلاق الصبی والمجنون (ہدایہ کتاب الطلاق ص ۳۳۷ ج ۲) اس سے چھٹکارے کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزہ ظفیر

جس عورت کو شوہر نے سترہ سال سے چھوڑ رکھا ہو وہ کیا کرے؟

(سوال ۸۰۳) ایک عورت سترہ سال سے نکاح کرا چکی ہے مگر وہ اتنے ہی عرصہ سے اپنے والدین کے گھر بیٹھی ہوئی ہے شوہر اس کا خرچ دیتا ہے نہ خیال کرتا ہے نہ طلاق دیتا ہے آیا اگر بلا طلاق دوسری جگہ نکاح کیا جاوے تو جائز ہے؟

(الجواب) درمختار میں ہے **ولا یفرق بینهما لعجزه عنها بانوا عها الثلاثة ولا بعدم ایفائه لو غائباً حقها الخ**[1] پس معلوم ہوا کہ عورت مذکورہ کو بدون طلاق دینے شوہر کے اور بدون گزرنے عدت کے دوسرا نکاح درست نہیں ہے۔

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب النفقة مطلب فسخ النکاح بالعجز ص ۹۰۳ ج ۲. ط.س.ج ۳ ص ۵۹۱ ایسا شوہر متعنت کہا جاتا ہے ایسے شوہر سے چھٹکارا کی صورت مسلمان پنچایت یا قاضی کے ذریعہ با آسانی ہو سکتی ہے تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق از مولانا عبد الصمد رحمانی یا الحیلۃ الناجزہ از مفتی محمد شفیع ظفیر

ساتویں فصل

حرمت نکاح بہ سبب طلاق

غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاق دی اب نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

(سوال ۸۰٤) زید نے اپنی منکوحہ غیر مدخولہ کو تین طلاق دی آیا ایک سال کے بعد بلا حلالہ کے زید کے نکاح میں آسکتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) کتب فقہ میں ہے کہ اگر غیر مدخولہ کو تین طلاق متفرق طریق سے دی جاویں تو وہ ایک طلاق بائنہ ہو جاتی ہے دوسری اور تیسری طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر اکٹھی تین طلاق ایک کلمہ سے دی جاویں یہ کہے کہ انت طالق ثلاثاً یعنی تجھ کو تین طلاق ہے تو تینوں واقع ہو جاتی ہیں[1] اس صورت میں بدون حلالہ کے اس سے نکاح درست نہیں اور پہلی صورت میں بلا حلالہ کے نکاح صحیح ہے۔[2] فقط

اپنی مطلقہ سے دوبارہ نکاح

(سوال ۸۰۵) کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیدے کیا عرصہ پانچ ماہ بعد مطلقہ اسی شخص کے نکاح میں آسکتی ہے ؟

(الجواب) اگر اس عورت کو شوہر نے تین طلاق دی تھی تو بلا حلالہ کے شوہر اول سے اس کا نکاح صحیح نہیں ہے اور اگر ایک یا دو طلاق دی تھی تو بعد عدت کے یا پہلے عدت کے شوہر اول سے نکاح درست ہے۔ فقط

شوہر ثانی نے جب وطئ سے پہلے طلاق دیدی تو اس پر عدت نہیں ہے لیکن وہ شوہر اول کے لئے درست نہیں ہوگی

(سوال ۸۰٦) مطلقہ نے نکاح ثانی کر لیا لیکن شوہر ثانی نے بھی کسی وجہ سے اسی وقت طلاق ثلاثہ دیدی اور وطئ نہ کی اس صورت میں خاوند اول سے نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اگر شوہر ثانی نے قبل وطئ و قبل خلوت طلاق دیدی ہے تو اس کی عدت نہیں ہے لقولہ تعالی وان طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃٍ تعتدونھا[3] لیکن، شوہر اول نے اگر

---

(۱) قال لزوجة غير المدخول بها انت طالق ثلاثا وقعن الخ وان فرق بانت بالاول لا الى عدةٍ ولم تقع الثانية
(الدرالمختار على هامش رد المحتار باب طلاق غير المدخول بها ص ٦٢٤ ج٢ و ص ٩٢٦
ط.س. ج٣ ص ٢٨٤ — ٢٨٦) ظفير

(۲) وان كان الطلاق ثلاثا فى الحرة الخ لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحاً صحيحا و يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (هدايه باب الرجعة ص ٣٧٨ ج ٢) واذا كان الطلاق بائنا فله ان يتزوج فى العدة و بعد انقضائها (ايضاً)

(۳) سورة البقرة ركوع : ٣١

تین طلاق دی تھی تو بدون وطیٔ شوہر ثانی وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی کیونکہ حلالہ میں وطیٔ شوہر ثانی کی شرط ہے۔ کما فی عامة کتب الفقه[1] فقط

مراہق سے حلالہ میں نکاح ہو تو کیا حکم ہے

(سوال ۸۰۷) زید نے زوجہ کو تین طلاق دیدی اور حلالہ ایسے شخص سے ہوا جس کے بلوغ میں بظاہر کمی معلوم ہوتی ہے اور عمر تخمیناً پندرہ سال کی ہے اس صورت میں نکاح زید کا دوبارہ شرعاً درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) حلالہ کے بعد زید اس مطلقہ ثلثہ سے نکاح کر سکتا ہے اور وہ نکاح شرعاً صحیح ہے اور حلالہ میں اگر شوہر ثانی جس سے دوسرا نکاح ہوا تھا مراہق یعنی قریب البلوغ بھی تھا اور اس نے بعد دخول و مجامعت کے طلاق دی تو عدت گزرنے کے بعد شوہر اول اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔ کذافی کتب الفقه[2] فقط
(مراہق بعد بلوغ طلاق دیگا تو واقع ہوگی ورنہ نہیں ظفیر)

حلالہ کے بعد نکاح درست ہے اور حلالہ کی نیت سے شادی مکروہ تحریمی ہے

(سوال ۸۰۸) زید نے مثلاً اپنی زوجہ کو طلاق دی اور پھر وہ نکاح اس عورت سے کرنا چاہتا ہے تو کسی شخص سے کہتا ہے کہ تم فلاں عورت سے ایک رات کے لئے نکاح کر لو اور وطیٔ کر کے طلاق دیدو تاکہ میں دوبارہ اس عورت سے نکاح کر سکوں تو اس شرط سے نکاح درست ہے یا نہ اور ملاجی نکاح خواں کہتا ہے کہ میں نے کتاب سے اس مسئلہ کا استخراج کیا ہے مجھ کو کچھ روپیہ دینا پڑے گا تو اس کو یہ لینا جائز ہے یا نہیں اور وہ ملاجی غنی ہے وہ صدقۃ الفطر و چرم قربانی بھی لیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے یا نہ؟

(الجواب) درمختار میں ہے وکره التزوج للثانی تحریماً لحدیث لعن المحلل والمحلل له بشرط التحليل الخ وان حلت للاول الخ اما اذا اضمر ذالك لا يكره وكان الرجل ماجوراً الخ[3] اس عبارت سے معلوم ہوا کہ بشرط تحلیل نکاح کرنا مکروہ ہے لیکن وہ عورت اس طرح نکاح ثانی کرنے اور بعد وطیٔ کے طلاق ہونے سے شوہر اول کے لئے حلال ہو جاوے گی اور ملاجی کو اس صورت میں روپیہ لینا جائز نہیں ہے اور غنی کو صدقہ فطر اور قیمت چرم قربانی اور زکوۃ لینا درست نہیں ہے۔

---

(۱) لا ینکح مطلقة بها ای بالثلاث الخ حتی یطاها غیره الخ بنکاح نافذ الخ والشرط التیقن بوقوع الوطی فی المحل المتیقن، (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ص ۷۳۹ ج۲، ۷۴۰ ج۲، ۴۱/ ط.س. ج۳ ص ۴۰۹ ...... ۴۱۰ ظفیر

(۲) ولو الغیر مراهقاً یجامع مثله (درمختار) هو الدانی من البلوغ نهر ولا بدان یطلقها بعد البلوغ لان طلاقه غیر واقع د(ر) منتقی عن التتارخانیه الخ والا ولی ان یکون حرابا لغا فان الا نزال شرط عنها لك فالا ولی الجمع بین المذهبین (رد المحتار باب ایضاً ص ۷۴۰ ج۲ ط.س. ج۳ ص ۴۱۰) معلوم هوا که اگر مراهق بالغ نهیں هے تو اس کی طلاق واقع نهیں هو گی، ظفیر

(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة قبیل مطلب فی حکم لعن المعصاة ص ۷۴۳ ج ۲ و ص ۷۴۴ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۴۱۴. ظفیر

حلالہ میں وطی شرط ہے

(سوال ۸۰۹) ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی اس عورت نے تین ماہ دس دن بعد ایک شخص سے نکاح کرلیا اس نے ہمبستر ہونے سے پہلے اس کو طلاق دیدی اب وہ عورت پہلے شوہر سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر اس شخص شوہر اول نے تین طلاق دی تھی تو بلا حلالہ کے شوہر اول اس مطلقہ سے نکاح نہیں کرسکتا اور حلالہ میں دوسرے شوہر کا وطی کرنا ضروری ہے پس شوہر ثانی نے جب کہ بلا وطی کے اس کو طلاق دیدی ہے تو وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہوئی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره الآية[1] اور شوہر جب کہ طلاق کا مقر ہو تو کسی گواہ کی ضرورت نہیں ہے البتہ اگر شوہر طلاق دینے سے انکار کرے اور عورت دعویٰ طلاق کا کرے تو دو گواہوں کی ضرورت ہوگی۔ فقط

حلالہ میں چھوٹے بھائی سے نکاح کردیا تو کیا حکم ہے

(سوال ۸۱۰) کسی شخص نے اپنی حاملہ عورت کو تین طلاق دی بعد وضع حمل مرد وعورت جو بسبب جدائی کے رنجیدہ تھے اتفاقاً دونوں یکجا ہوگئے دوبارہ نکاح کی تجویز کرکے مطلق مذکور نے اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ صرف پانچ روپیہ مہر پر نکاح کرادیا بعد یکماہ کے چھوٹے بھائی نے بھی طلاق دیدی اب شوہر اول سے اس عورت کا نکاح کردیں تو درست ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) بعد وضع حمل اس مطلقہ ثلثہ کی عدت گزر گئی لہذا مطلق کے چھوٹے بھائی سے نکاح صحیح ہوا اور پھر اگر اس نے مجامعت اور دخول کے بعد طلاق دی ہے تو اس طلاق کی عدت گزرنے کے بعد شوہر اول سے نکاح صحیح ہوسکتا ہے[2] اور عدت طلاق کی جب کہ وہ حاملہ نہ ہو تین حیض ہیں اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ ہیں الغرض عدت گزرنے سے پہلے شوہر اول نکاح نہیں کرسکتا اور اگر کیا جاوے تو وہ نکاح صحیح نہ ہوگا بلکہ باطل اور حرام ہوگا۔ كما قال الله تعالىٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره الآية[3] و طلاق الزوج الثاني و وطيه وانقضاء عدته ثبت من نصوص اخر (دیکھو ہدایہ باب الرجعة ص ۳۷۸ ج ۲) فقط

---

(۱) سورة البقرة ركوع : ۲۹- الشرط التيقن بوقوع الوطؤ فى المحل المتيقن (درمختار) فلذا اشترطوا فيه الوطؤ الموجب الغسل بايلاج الحشفة بلا حائل فى المحل المتيقن احترازاً عن المفضاة والصغيرة من بالغ او مراهق قادر عليه بعقد صحيح لا فاسد ولا موقوف (رد المحتار باب الرجعة ص ۷۴۱ ج ۲ و ص ۷۴۲ .ط. س. ج۳ ص ۴۱۲) ظفير

(۲) لا ينكح مطلقة من نكاح صحيح نافذ بها اى بالثلاث لو حرة الخ حتى يطاه غيره الخ بنكاح نافذ (درمختار) ولا بد من كون الوطأ بالنكاح بعد مضى عدة الاول لو مدخولا بها (رد المحتار باب الرجعة مطلب فى العقد على لحانة ص ۷۳۹ ج ۲ .ط.س. ج۳ ص ۴۰۹) ظفير

(۳) سورة البقرة : ۲۹

مدخولہ سے تین طلاق بعد بلا حلالہ نکاح درست نہیں

(سوال ۸۱۱) ایک شخص نے اپنی عورت کو تین طلاق دیدی تھی چار پانچ یوم بعد ایک قاضی نے اس عورت کا نکاح شوہر اول سے کردیا آیا یہ نکاح صحیح ہو لیا نہیں؟

(الجواب) تین طلاق کے بعد بدون حلالہ کے شوہر اول سے نکاح نہیں ہو سکتا ایسی حالت میں جو نکاح پڑھایا گیا وہ باطل اور حرام ہے نکاح نہیں ہوا، ان میں علیحدگی کرادی جاوے۔[1] فقط

مطلقہ مغلظہ کی شادی بعد تین حیض درست ہے اور پہلے شوہر سے بغیر حلالہ درست نہیں

(سوال ۸۱۲) ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی تین ماہ پندرہ یوم کے بعد اس کا نکاح دوسرے سے کردیا بعد پندرہ یوم کے اس نے طلاق دیدی جس کو تین ماہ پندرہ یوم ہوگئے اب اس کا نکاح پہلے شوہر سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) مطلقہ کی عدت تین حیض ہیں یعنی اگر اس کو حیض آتا ہو جس وقت تین حیض پورے ہو جاویں اس وقت دوسرا نکاح صحیح ہوتا ہے اور تین طلاق میں بدون حلالہ کے شوہر اول سے اس مطلقہ کا نکاح صحیح نہیں ہو سکتا اور طریقہ حلالہ کا یہ ہے کہ عدت طلاق یعنی حیض کے بعد وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کرے اور یہ بعد وطی اور صحبت کے طلاق دے پھر اس کی عدت بھی گزر جاوے[2] یعنی تین حیض پورے ہو جاویں اس وقت شوہر اول سے نکاح صحیح ہو سکتا ہے قال اللہ تعالیٰ **والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلاثة قروء** یعنی مطلقہ عورتیں تین حیض تک اپنے نفس کو روکیں یعنی عدت ان کی تین حیض ہیں۔ فقط

حلالہ میں اختلاف ہوا شوہر ثانی کہتا ہے صحبت نہیں ہوئی عورت کہتی ہے ہوئی کیا حکم ہے؟

(سوال ۸۱۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دی پھر عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کرلیا ڈیڑھ ماہ کے بعد اس نے بھی طلاق دیدی پھر شوہر اول نے نکاح کرلیا اس کے بعد شوہر اول و ثانی میں جھگڑا ہوا اور زوج ثانی کہتا ہے کہ میں نے عورت سے صحبت نہیں کی لیکن حلفیہ نہیں کہتا اور عورت حلفیہ بیان کرتی ہے کہ صحبت ہوئی ہے اس صورت میں کس کا قول معتبر ہے؟

(الجواب) اس صورت میں قول عورت کا معتبر ہے اور حلالہ صحیح ہو گیا اور نکاح شوہر اول کا اگر بعد

---

(۱) وان كان الطلاق ثلثا فى الحرة الخ لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا و يدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (هدايه باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ص ۳۷۸ ج ۲) ظفير

(۲) وهى اى العدة فى حق حرة تحيض لطلاق الخ بعد الدخول حقيقة او حكما الخ ثلاث حيض كوامل (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب العدة ص ۸۲۵ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۵۰۴) لا ينكح مطلقة من نكاح صحيح نافذ بها اى بالثلاث الخ حتى يطاها غيره الخ بنكاح نافذ الخ و تمضى عدته (ايضاً باب الرجعة ص ۷۳۹ و ص ۷۴۰ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۴۰۹) ظفير

گزرنے عدت طلاق شوہر ثانی کے ہوا تو صحیح ہو گیا۔ [1] فقط

دباؤ سے تین طلاق دلوادی تو پھر نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۸۱٤) اہل برادری نے ایک شخص پر دباؤ ڈال کر اس کی زوجہ کو اس سے تین طلاق دلوادی اب وہ مرد اس عورت کو پھر اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی [2] اور حرام مغلظہ ہو گئی اب بلا حلالہ کے شوہر اول اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا ہے۔ [3] فقط

تین طلاق کے بعد ہندہ پہلے شوہر کے پاس اس وقت تک نہیں جا سکتی جب تک دوسرا شوہر طلاق نہ دیدے؟

(سوال ۸۱۵) زید ہندہ راشادی کردہ باوے سہ سال روزگار گزرانید بعد ازاں جہت عدم موافقت با زید بخانہ پدر رفتہ دو سال بسر بردو زید گاہ گاہ برائے آوردن او میرفت اما او بر آمدن راضی نشدے وبعد دو سال ہندہ نوٹس طلاق خواہم داو زید نوٹس رانہ گرفتہ و خاموش ماند۔ بعد ازاں ہندہ پیش قاضی رجسٹر رفتہ بحضور قاضی نفس خود راسہ طلاق داد۔ قاضی انگشت زدہ گرفتہ طلاق نامہ رجسٹری نمود۔ پس از یک سال عمرو از ہندہ نکاح کرد و ہندہ نزد عمرو بست روز ماندہ باز نزد زید آمد پس عمرو بنام زید مذکور و خالد دیگر بایں طور فوضدائے نمود کہ زید و خالد زنم راز خانہ من بردند و طلاق نامہ ہندہ پیش حاکم نمودہ۔ زید وخالد و ہندہ بروز مقررہ پیش حاکم زماں حاضر شدند۔ ہندہ جواب داد کہ زید شوہر من است بخانہ او ماندم و عمرو شوہرم نے پرسیدہ شد کہ شادی از عمر کردہ جواب داد کہ نہ باز پرسیدہ شد کہ ایں طلاق نامہ رجسٹری کردہ دادہ جواب داد کہ من ندانم لیکن از انگشت من زدہ گرفت بعد ازاں حاکم ہر دو زوج و ہندہ را معائنہ نمودہ حکم داد کہ ایں برائے زید است نہ عمرو پس بحسب دادن حاکم کافر مر زید را بعد عدت شبہ حلال گردد یا نہ؟

(الجواب) ہرگاہ ہندہ موافق تفویض زید نفس خود راسہ طلاق داد و ہندہ بعد عدت بعمرو نکاح کرد در یں صورت حکم حاکم با آنکہ ہندہ زوجہ زید است ہندہ را برائے زید حلال نمیکند کہ از شرائط نفوذ قضاء باطناً این است کہ آں زن منکوحہ غیر نباشد و فی الشامی قولہ وکما کانت المراۃ محرمۃ ہذا محترز قولہ حیث کان المحل قابلاً اہ فاذا ادعی انہا زوجتہ واثبت ذلک بشہادۃ الزور وہو یعلم

---

(۱) قال الزوج الثانی کان النکاح فاسد اولم ادخل بہا وکذبتہ فالقول لہا (درمختار) و عبارۃ البزازیۃ ادعت ان الثانی
جامعہا وانکر الجماع حلت للاول و علی القلب لا الخ (ردالمحتار باب الرجعۃ ص ۷٤٦ ج ۲)
(۲) و یقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ ولو عبدا اومکرہا فان طلاقہ صحیح (درمختار) ای طلاق المکرہ
(الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج ۲) ظفیر
(۳) وان کان الطلاق ثلثا الخ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا و یدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا (ہدایہ باب الرجعۃ فصل فیما تحل بہ المطلقۃ ص ۳۷۸ ج ۲) ظفیر

انہامحرمۃ علیہ لکونہا منکوحۃ الغیر و معتدتہ او بکونہ مرتدۃ فانہ لا ینفذ باطناً اتفاقاً الخ رد المحتار [1] ص ۳۳٤ ج ٤ فقط

حلالہ کی صورت میں مطلقہ ثلثہ سے نکاح عدت کے بعد ہو سکتا ہے مگر نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال ۸۱٦) زید نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق ثلثہ مغلظہ دی بعد اس کے ایک نابالغ لڑکے مسمی عمر کے ساتھ ہندہ کا نکاح کیا عمر نے فوراً اسی مجلس میں تین طلاق دیدی بدون عدت گزارنے کے زید نے نکاح کرلیا، پھر علماء کے قول پر چونکہ نابالغ سے وطی نہیں ہوئی تو ہندہ کا نکاح بکر سے کیا مگر یہ نکاح عدت کے اندر ہوا پھر بعد خلوت صحیحہ کے طلاق دی اب عدت کے بعد زید نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) قال فی رد المحتار اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ فالدخول فیہ لا یوجب العدۃ ان علم انہا للغیر لانہ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا [2] الخ پس اگر اس نابالغ نے عدت میں نکاح کیا تھا تو وہ صحیح نہیں ہوا اور نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی کما صرح بہ الفقہاء اور چونکہ نکاح عدت میں منعقد نہیں ہوا تو طلاق کی ضرورت بھی نہیں تھی البتہ اگر نابالغ سے بعد عدت کے اس مطلقہ ثلاثہ کا نکاح ہوا تو نکاح منعقد ہو گیا اور پھر طلاق نابالغ کی واقع نہیں ہوئی پھر جو بکر سے نکاح ہوا وہ ناجائز ہوا اور زید نے جو نکاح کیا وہ بھی غیر صحیح ہوا واضح ہو کہ مطلقہ ثلاثہ سے شوہر اول کے نکاح صحیح ہونے کے لئے ضروری ہے کہ بعد عدت کے دوسرے مرد سے نکاح ہوا اور وہ بعد وطی کے طلاق دے پھر عدت اس طلاق کی بھی گزر جاوے اس وقت شوہر اول سے نکاح درست ہو سکتا ہے۔ [3] فقط

تین طلاق کے بعد جماع حرام ہے اور عدت میں نکاح درست نہیں

(سوال ۸۱۷) ہندہ کے رشتہ داروں نے زید کو دھمکا کر ہندہ کو طلاق دلوادی تین مرتبہ بعد میں پھر زید اور ہندہ ایک جگہ رہے ہندہ زید سے حاملہ ہو گئی اس نے حالت حمل میں دوسرے شخص سے نکاح کرلیا یہ نکاح جائز ہے یا نہ اور حمل ہندہ کا حلال ہے یا حرام؟

(الجواب) اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی اور دوسرا نکاح جو ہندہ نے قبل انقضائے عدت کیا وہ صحیح نہیں ہوا اور عدت اس کی وضع حمل ہے اور زید اگر جانتا تھا کہ ہندہ مجھ پر حرام ہو گئی اور پھر اس نے اس سے جماع کیا تو یہ زنا ہے اور وہ حمل حرام کا ہے شامی میں ہے ومفادہ انہ لو وطئہا بعد الثلث فی العدۃ بلا نکاح عالما بحرمتہا لا تجب عدۃ اخری لانہ زنا و فی البزازیہ طلقہا ثلثا ووطئہا فی العدۃ مع العلم بالحرمۃ لا تستانف العدۃ بثلث حیض و یرجمان اذا علما بالحرمۃ [4] ص ٦۹۰

(۱) رد المحتار کتاب القضاء فصل فی الحبس مطلب فی القضاء بشہادۃ الزور. ط.س. ج۳ص ۴۰۵.
(۲) ردالمحتار باب العدۃ ص ۸۳۵ ج ۲. ط.س. ج۳ص۵۱٦. ظفیر
(۳) وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ الخ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا الخ (ہدایہ باب الرجعۃ فصل تحل بہ المطلقہ ص ۳۷۸ ج ۲) ظفیر
(٤) رد المحتار (باب العدۃ ص ۸۳۷ مطلب فی وطی المعتدۃ بشبہۃ) ظفیر

ج ۲ وفی الدر المختار وفی حق الحامل مطلقا الخ اومن زنا الخ وضع جمیع حملها الخ [1] فقط

مطلقہ ثلاثہ شیعہ ہوگئی تھی تواب پہلے شوہر کے لئے حلالہ درست ہے یا نہیں ؟

(سوال ۸۱۸) ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دی بعد اس کے ایسی صورت کا متلاشی ہوا کہ اپنے نکاح میں وہ بلا حلالہ آسکے مفتیوں نے اس کو انکاری جواب دیا شیعوں نے اس کو بھکایا کہ ہمارے مذہب میں بلا حلالہ نکاح میں آسکتی ہے شیعہ ہو جاؤ چنانچہ دونوں شیعہ ہوگئے اور اس عورت مطلقہ کو اپنے نکاح میں لے آیا اس شخص کی والدہ نے اس سے گفتگو اور ملنا جلنا چھوڑ دیا اب وہ شخص اس امر کا خواستگار ہے کہ میں سنی ہو جاؤں گا بشرطیکہ یہ عورت نکاح میں باقی رہے اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ جب کہ اکثر علماء نزدیک شیعہ کافر ہیں تو اب سنی ہو جانے کی صورت میں وہ عورت بلا حلالہ نکاح میں آسکتی ہے اور اسلام یهدم ما کان قبله کا اثر ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

(الجواب) قال فی الشامی اے لو طلقها ثنتین وهی امة ثم ملکها او ثلاثاً وهی حرة فارتدت ولحقت بدار الحرب ثم سبیت و ملکها لا یحل له وطئها بملك الیمین حتی یزوجها فیدخل بها الزوج ثم یطلقها [2] الخ پس اگر تسلیم کرلیا جاوے کہ رافضی ہونا ارتداد ہے تب بھی سنی ہونے کے لئے حلالہ کی ضرورت ہے بدون حلالہ کے مطلقہ ثلثہ اپنے شوہر اول کے لئے حلال نہ ہو گی۔ فقط

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ص ۸۳۱ ج ۲ . ط.س. ج۳ ص ۵۱۱ ظفیر
(۲) رد المحتار باب الرجعة مطلب حیلة اسقاط عدة المحلل ص ۷٤۱ ج ۲ ظفیر

آٹھویں فصل

متفرق مسائل نکاح

بھائی اگر چھوٹے بھائی کی بیوی سے زنا کرے تو نکاح رہتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۸۱۹) بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی کی زوجہ سے تعلق ناجائز کر لیا اور لڑکا پیدا ہوا تو عورت مذکورہ شوہر کے نکاح میں رہی یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح اس عورت کا فسخ نہیں ہوا وہ عورت اپنے شوہر کے نکاح میں ہے[1] وہ چاہے اپنے نکاح میں رکھے یا طلاق دیدے۔[2] فقط

زانیہ کا معاون گناہ گار ہے

(سوال ۸۲۰) ایک بیوہ عورت بعد مرنے اپنے شوہر کے آوارہ اور بد چلن ہو گئی چند مرتبہ مسلمانان نے اس کو سمجھایا مگر وہ باز نہیں آتی ایک حمل ضائع ہوا اس کے بعد لڑکا پیدا ہوا جو زندہ ہے اور وہ عورت نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے بعض لوگ عورت کے معین اور مددگار ہیں اور نکاح ہونے سے مانع ہیں ان کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) اس عورت کا جس طرح ہو نکاح کر دینا چاہئیے اور جو لوگ اس کے مددگار ہیں اور نکاح نہیں ہونے دیتے وہ گناہ گار ہیں توبہ کریں۔[3] فقط

کسی کی ساس جب اس کی بیوی کو نہ آنے دے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۸۲۱) فدوی کے نکاح کو ایک سال ہوا لڑکی بالغہ ہے لیکن اس کی ماں اس کو بھکا کر بھیجنا نہیں چاہتی شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) شریعت کا فتوی یہی ہے کہ تمہاری زوجہ تم کو ملنی چاہئیے اور اس کی والدہ کو لازم ہے کہ رخصت کرنے میں تامل نہ کرے۔[4] فقط

---

(۱) لو زنت امراۃ رجل لم تحرم علیه وجازله' وطؤها عقب الزنا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٦ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۳٤) ظفیر

(۲) لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ ولا علیها تسریح الفاجر الا اذا خافا ان لا یقیما حدود الله فلا باس ان یتفرقا (الدر المحتار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲ ج۳. ط.س. ج۳ص ۵۰) ظفیر

(۳) قال الله تعالی لا تعاونوا علی الاثم والعدوان (سورۃ النساء)

(٤) ولا یمنعها من الخروج الی الوالدین فی کل جمعة ان لم یقدر علی اتیانها (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب النفقه ص ۹۱٤ ج۲. ط.س. ج۳ص ٦۰۲) معلوم ہوا بیوی شوہر کے زیر حکم ہوتی ہے ماں کے نہیں جو ماں میاں بیوی کے تعلقات میں دخل انداز ہوتی ہے وہ شریعت کی نگاہ میں عاصی ہے اور وہ اسطرح فتنے کے دروازے کھولتی رہے گی۔

سرکاری فیصلہ سے اصل نکاح میں کوئی فرق نہیں آیا

(سوال ۸۲۲) ایک شخص کا نکاح ایک عورت کے ہمراہ ہوا عرصہ تک زوجین رضامند رہے بعد مدت ایک غیر شخص نے اس عورت کو بھگا کر شوہر کے گھر سے نکال لی اور اپنے ہمراہ لے گیا شوہر نے دعویٰ کر دیا لیکن حاکم نے اس عورت کو اختیار دیدیا کہ جس کے پاس چاہے رہے اور قانوناً اس کے نکاح کا ثبوت نہیں لیا دریافت طلب یہ ہے کہ اس شخص کا نکاح سرکاری قانون سے نہ ہونے سے شرعی نکاح ثابت شدہ کو صدمہ پہنچتا ہے یا نہیں اور وہ شخص بھگانے والا کہ جس کے پاس اب وہ عورت ہے اور نکاح کر لیا ہے شرعاً مجرم ہے یا نہیں ؟

(الجواب) اس سے نکاح ثابت شدہ شرعی میں کچھ خلل نہیں آتا اور اغوا کنندہ کا نکاح اس عورت سے نہیں ہو سکتا کیوں کہ منکوحۃ الغیر سے نکاح صحیح نہیں ہو سکتا قال اللہ تعالیٰ والمحصنٰت من النساء۔[1] الآیۃ فقط

فلاں کام کریں تو کعبہ سے پھر جائیں پھر وہ کام کیا تو نکاح رہا یا ٹوٹا

(سوال ۸۲۳) زید کا ناجائز تعلق ہندہ بیوہ سے تھا ایک دن زید و ہندہ نے کعبہ کی طرف ہاتھ اٹھا کر قسم کھائی کہ اب یہ ناجائز فعل کریں تو کعبہ سے پھر جائیں کئی دن کے بعد پھر دونوں مرتکب فعل ناجائز کے ہوئے اب زید نے توبہ کر لی ہے زید کی نکاح کردہ بیوی بھی ہے اب زید کے نکاح میں تو کچھ نقصان نہیں آیا ؟

(الجواب) زید کا نکاح اس کی زوجہ سے باقی ہے لیکن احتیاطاً تجدید کر لے اور آئندہ اس فعل قبیح سے احتراز کرے۔ فقط

نابالغ نابالغہ تجدید نکاح کرنا چاہتے ہیں کیا حکم ہے

(سوال ۸۲۴) زید و ہندہ کا نکاح نابالغی میں ہوا تھا بعد بلوغ وہ تجدید نکاح کرنا چاہتے ہیں کیوں کہ مہر وغیرہ یاد نہیں ؟

زوجہ سے لواطت کی تو کیا حکم ہے ؟

(سوال ۲) زید نے اپنی زوجہ سے لواطت کی تو نکاح فاسد ہو گیا نہیں ؟

(الجواب) (۱) تجدید نکاح میں دوبارہ کچھ حرج نہیں ہے (لیکن شرعاً جب نکاح ہو چکا ہے تو اس کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ نابالغی کا نکاح بذریعہ ولی جائز ہے ظفیر)

(۲) نکاح میں کچھ فساد نہیں ہوا توبہ کرے اور پھر ایسا فعل قبیح نہ کرے۔[2] فقط

---

(۱) سورۃ النساء : ٤

(۲) بیوی سے لواطت حرام ہے اور شوہر قابل تعزیر ہے اویوطئها دبرا قال ان فعل فی الاجانب حدان فی عبدہ اوامته او زوجته فلاحد اجماعاً بل یعزر بنحو الاحراق بالنار وهدم الجدار الخ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب الحدود ص ٢١٤ ج٣ ط.س. ج٤ ص ٢٧ کتاب الحدود.) ظفیر

دو چپیدہ لڑکیاں ہیں نکاح کیسے کیا جائے؟

(سوال ۸۲۵) دو لڑکیاں یکجا پیدا ہوئیں اور ایک دوسرے سے چپیدہ ہیں ایک پیشاب پاخانہ کو جاوے تو دوسرے کو بھی اس کے ساتھ جانا لازمی ہے اب وہ لڑکیاں بڑی عمر کی ہیں اور شادی کرنا چاہتی ہیں اور ایک شخص ان سے شادی کرنے پر رضامند ہو البذا اگر اس شخص کے ساتھ شادی کردی جائے تو آیۃ کریمہ وان تجمعو ما بین الاختین کے خلاف ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ وہ دونوں لڑکیاں باہم چپیدہ ہیں اور ایک دوسرے سے منفک نہیں ہو سکتیں تو جب تک ان کو آپریشن وغیرہ کے ذریعہ سے علیحدہ نہ کیا جاوے اس وقت تک ان کا نکاح کسی مرد سے جائز نہیں ہے کیوں کہ اگر دونوں لڑکیوں سے ایک مرد کا نکاح ہو تو اس میں جمع بین الاختین لازم آتا ہے جو آیۃ وان تجمعوا بین الاختین سے حرام ہے اور اگر ایک سے کیا جاوے تو وہ علیحدہ نہیں ہو سکتی اور شوہر کو اس سے استماع حلال نہیں اور استماع مقصود ہے۔ در مختار کتاب النکاح میں ہے ۔ھو عقد یفید ملك المتعة ای حل استمتا ع الرجل من امرأة لم یمنع من نکاحها مانع شرعی[1] الخ فقط

اس دور کی زر خرید عورت سے بلا نکاح وطی درست نہیں' نکاح ضروری ہے

(سوال ۸۶۲) فی زمانہ عورتیں بہت مشکل سے دستیاب ہوتی ہیں اور اگر ہوتی بھی ہیں تو اس طرح سے کہ لوگ دور دراز سے جا کر خرید لاتے ہیں ایسی عورت سے بلا نکاح صحبت جائز ہے یا نہیں کیونکہ یہ زر خرید ہو گئی اور اگر نابالغ عورت اس طرح سے دستیاب ہو تو کیا حکم ہے؟

(۲) فی زماننا جو امراء اور روساء کے مکان میں جو لونڈیاں رہتی ہیں انسے بھی پردہ ہے یا نہیں اور بلا نکاح صحبت جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) وہ عورتیں باندی نہیں ہیں ان سے بلا نکاح صحبت و خلوۃ حرام ہے اور نکاح ان سے بعد بلوغ کے انکی اجازت سے ہو سکتا ہے۔

(۲) وہ لونڈیاں نہیں ہیں ان سے بلا نکاح کے صحبت درست نہیں ہے اور پردہ بھی ہے۔[2] فقط

پندرہ سال تک شوہر خبر نہ لے تو بھی نکاح باقی رہتا ہے

(سوال ۸۲۷) ہندہ کے نکاح کو ۲۰ سال ہوئے اور پندرہ سال سے شوہر بوجہ نا اتفاقی کے بالکل خبر گیراں نان و نفقہ کا نہیں ہے اور نہ صحبت صحیحہ زن و شوہر میں ہے ایسی صورت میں نکاح ہندہ کا قائم ہے یا نہیں؟

(الجواب) ہندہ کا نکاح اس صورت میں باقی ہے کیوں کہ عند الحنفیہ نفقہ نہ دینے سے زوجین میں تفریق نہیں کرا سکتے پس بدون طلاق دینے شوہر کے یا خلع کرانے کے کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے نفقہ جس طرح ہو شوہر سے وصول کیا جائے قال فی الدر المختار ولا یفرق بینهما بعجزه عنها بانوا عها

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳۵۵ ج ۲ ط.س. ج ۳ ص ٤ ظفیر

(۲) آزاد عورتوں کی خرید و فروخت باطل ہے اور خلاف شرع خرید و فروخت سے وہ لونڈی کے حکم میں نہیں ہوتیں

الثلاثة الخ و لا لعدم ایفائه لوعابا حقها الخ [1] فقط

بیوی کی بہن سے زنا کرنا موجب حرمت یا فسخ نکاح نہیں

(سوال ۸۲۸) رابعہ کا نکاح زید سے ہوا ہندہ رابعہ کی بہن ہے اور زید سے زنا سرزد ہوا تو رابعہ کا نکاح ساقط ہو لیا نہیں؟

(الجواب) رابعہ کا نکاح زید سے فسخ نہیں ہوا مگر ہندہ سے اس کا نہیں ہو سکتا اور جو فعل حرام سرزد ہوا اس سے توبہ کرے اور ہمیشہ کو ہندہ سے علیحدہ رہے۔ [2] فقط

لڑکی والے کا لڑکے والے سے روپیہ لینا جائز نہیں

(سوال ۸۱۹) آج کل رواج ہو گیا ہے کہ لڑکی کا والد روپیہ لیکر نکاح کرتا ہے اور مرد خوشی سے خواہ ناخوشی سے دیدیتا ہے یہ رواج جائز ہے یا نہیں اور ایسا نکاح صحیح ہو جاتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) روپیہ لینادرست نہیں ہے اس کا واپس کرنا ضروری ہے [3] اور نکاح صحیح ہے۔ [4] فقط

شوہر نے عورت سے کہا کہ تیرا فلاں سے تعلق ہے اب اسے رکھ سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۸۲۰) زید نے اپنی عورت سے کہا کہ تیرا تعلق ناجائز عمر کے ساتھ ہے لیکن یہ جھوٹ تھا کوئی تعلق نہ تھا لیکن زید کے اس کہنے سے زید کی عورت کو غصہ اور ضد ہوئی اور عمر کے ساتھ مذاق کرنے لگی آیا زید اپنی عورت کو رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) زید کی زوجہ زید کے نکاح میں ہے اور زید کو یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اس کو طلاق دے لیکن اس کی زوجہ پر یہ لازم ہے کہ اجنبی مرد سے مذاق نہ کرے اور بے حجاب اس کے سامنے نہ آوے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے اگر وہ ایسا نہ کرے تو عنداللہ اس پر سخت مواخذہ ہے اس کو چاہئے کہ گزشتہ سب افعال ناشائستہ سے توبہ کرے۔ فقط

لڑکی کی شادی کے اخراجات کس کے ذمہ ہیں

(سوال ۸۲۱) بیٹی کی شادی میں جو خرچ ہوتا ہے وہ باپ کے ذمہ ہے یا بیٹی کے؟

(الجواب) جو خرچ ضروری کپڑے وزیور وغیرہ کا ہے وہ باپ اپنی طاقت کے موافق کرے اور

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب النفقه ص ۹۰۳ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۵۹۰. ظفیر

(۲) وفی الخلاصة وطئ اخت امرأته لا تحرم علیه امرأته (الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۳٤) ظفیر

(۳) ومن السحت مایا خذه الصهر من الختن بسبب بنته بطیب نفسه حتی لو کان بطلبه یرجع الختن به (ردالمحتار کتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع ص ج ٥ ط.س. ج۳ص ۳۲٤) اخذ اهل المراة شیئا عند التسلیم فللزوج ان یسترده لانه رشوة الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المهر ص ۵۰۳ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۱۵٦) ظفیر (٤) ولکن لا یبطل النکاح بالشرط الفاسد وانما یبطل الشرط دونه یعنی لو عقد مع شرط فاسد به لم یبطل النکاح بل الشرط (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المحرمات ٤۰۵ ج ۲ ط.س. ج۳ص ۵۳) ظفیر

فضولیات اور خلاف شرع کاموں میں کچھ خرچ نہ کرے (فاذا بلغ فلیزوج فی روایة من بلغت ابنته اثنتی عشرة سنة ولم یزوجها فاصابت اثما فاثم ذالك علیه' مشکوة باب الولی ص ۲۷۱ ظفیر) فقط

حاملہ عن الزنا سے نکاح پر برادری سے خارج کرنا کیسا ہے

(سوال ۸۲۲) زید نے حاملہ الزنا سے نکاح کیا مگر زید کو برادری سے خارج کردیا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) حاملہ عن الزنا سے نکاح درست ہے لیکن اگر نکاح غیر زانی سے ہو تو اس کو تاوضع حمل وطی کرنا درست نہیں ہے پس اگر اس نے قبل وضع حمل صحبت نہیں کی تو اس نے کوئی کام خلاف شریعت نہیں کیا اس کو برادری سے خارج نہ کرنا چاہئے لیکن اس کو خوب تنبیہ کردینی چاہئے کہ قبل وضع حمل صحبت نہ کرے اگر اس نے صحبت کرلی تو پھر واقعی لائق متارکت ہے اور اسی وجہ سے حالت حمل میں نکاح کرنے میں احتیاط مناسب ہے تاکہ وطی نہ ہو جائے۔[1] فقط

ایک جواب کے متعلق استفسار

(سوال ۸۲۳) زید نے عمر سے سوال کیا کہ خالد نے غیر وطن میں شادی کی تو کیا یہ اپنی بیوی کو جبراً اپنے وطن میں لا سکتا ہے عام اس سے کہ اس نے وہاں رہنے کا اقرار کیا ہو یا نہ کیا ہو عمر نے جواب دیا کہ اس باب میں راجح امر کا نصوص برائے مفتی ہوتا ہے چنانچہ علامہ شامی نے بحر سے فقیہ ابو اللیث اور فقیہ ابو القاسم صفارؒ سے بلا رضامندی عورت کے مطلقاً عدم جواز اور در مختار میں اسی پر فتویٰ ہونے کی تصریح کا ہونا اور محیط میں اسی کو مختار کہنا نقل کر کے تفویض الامر الی المفتی کے ساتھ جزم فرمایا چنانچہ بحث طویل کے بعد فرمایا فتعین تفویض الامر الی المفتی و لیس هذا خاصاً بهذه المسئلة بل لو علم المفتی انه یرید نقلها من محلة الی محلة اخری فی البلدة بعیدة عن اهلها لقصد اضرارها لا یجوز له' ان یعینه علی ذلك اه[2] پس اگر شان خالد سے عدم اضطرار ظاہر ہے بایں طور کہ پابند شرع متقی ہے تو مفتی کو چاہئے کہ فتویٰ جواز پر دیوے اور اگر اضطرار ظاہر ہے بایں طور کہ خالد فاسق و فاجر ہے تو فتویٰ عدم جواز پر دیوے پس عمر کا جواب صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ جواب عمر کا صحیح ہے۔ فقط

لڑکی کے ولی کو شوہر یا اس کے ولی سے روپیہ لینا درست نہیں ہے

(سوال ۸۲٤) لڑکی والوں کو شوہر کی طرف سے بوقت نکاح روپیہ لینا کیسا ہے؟

---

(۱) وصح نکاح حبلیٰ من زنا الخ وان حرم وطؤها ودواعیه حتی تضع (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ص ٤٠١ ج ۲ ط.س. ج۳ص٤٨) ظفیر

(۲) ردالمحتار باب المهر مطلب فی السفر بالزوجة ص ٤٩٦ ج ۲ ط.س. ج۳ص١٤٦. ظفیر

(الجواب) یہ روپیہ اولیاء دختر کو لینا درست نہیں ہے فقہاء نے اس کو رشوت قرار دیا ہے در مختار میں ہے اخذ اهل المرأة شيئاً عند التسليم فللزوج ان يسترده لا نه رشوة بزازيه [1] فقط

کسی عیب کی وجہ سے شادی نہ ہو تو شادی کے لئے لڑکی کے والدین کو کچھ دینا کیسا ہے ؟

(سوال ۸۲۵) چوں کہ میں نابینا ہوں میری شادی نہیں ہوتی اگر لڑکی کے والدین کو کچھ روپیہ یا زمین دیکر شادی کرالوں تو جائز ہے یا نہیں ؟ یا شہوت کم کرنے کے لئے کچھ دوا استعمال کروں ؟

(الجواب) اگر بطور ہدیہ آپ لڑکی کے والدین کو کچھ روپیہ یا زمین دیویں اور وہ آپ سے لڑکی کا نکاح کردیں تو جائز ہے اور شہوت کم کرنے کے واسطے کسی دوا کا استعمال نہ کرنا چاہئیے بلکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کا نکاح نہ ہوا ہو تو روزہ رکھنا اس کے لئے شہوت کو توڑتا ہے اور کم کرتا ہے پس تاوقتیکہ نکاح ہو روزہ کی کثرت رکھیں تاکہ برے خیال سے بچے رہیں۔ [2] فقط

شوہر کے مرنے کی اطلاع پاکر بعد عدت عورت نے نکاح کرلیا پھر شوہر آگیا کیا حکم ہے ؟

(سوال ۸۲۶) (۷) اگر کوئی جنگ میں یا پردیس گیا کچھ عرصہ کے بعد اس کے مرنے کی خبر بذریعہ خط یا بذریعہ سرکار ملی اس کی منکوحہ نے عدت ختم کرکے نکاح ثانی کرلیا اور نکاح ہونے کے بعد وہ شخص خود آگیا اب وہ عورت شرعاً کس کو ملے گی اگر شخص اول کو ملی تو تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں ؟

(الجواب) بعد واپسی کے وہ عورت شوہر اول کو ہی ملنی چاہئیے اور تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہے۔ [3] فقط

جس سے نکاح کروں اس پر تین طلاق تعلیقاً کہا اور کام کرلیا تو پھر کیا صورت ہے

(سوال ۸۲۷) زید نے کسی معاملہ میں یہ قسم کھائی کہ اگر میں فلاں کام کروں تو جو نکاح کروں یا جس عورت سے نکاح کروں اس پر طلاق مغلظہ اور پھر وہ کام کرلیا اور ایسے ہی چند قسمیں کھائیں اور توڑ دیں تو اب اس کے نکاح کی بعض تو یہ صورت بتاتے ہیں کہ بوجہ خوف زنا یا اسکو یقین زنا ہو تو ضرورت کی وجہ سے جائز ہے اور ایک یہ صورت ہے کہ زید کا نکاح بذریعہ وکیل فضولی ہوا اور زید اپنی زبان سے قبول کرے اور

---

(۱) الدرالمختار على هامش رد المحتار باب المهر ص ۵۰۳ ج۲ .ط.س.ج۳ص۱۵۶ . ظفير

(۲) ومن لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء متفق عليه (مشكوٰة كتاب النكاح ص ۴۶۷) ظفير

(۳) ولو ان امراة اخبر ها ثقة ان زوجها الغائب مات عنها او طلقها ثلثا او كان غير ثقة واتاها بكتاب من زوجها بالطلاق الخ فلا باس بان تعتد كم تتزوج (هدايه كتاب الكراهية ص ۴۵۳ ج۴) غاب عن امراته فتزوجت بآخر (لما اذا بلغها موته او طلاقه فاعتدت و تزوجت ثم بان خلافه شامى) وولدت اولاداً ثم جاء الزوج الاول فالا ولا د للثانى على المذهب الذى رجع اليه الامام و عليه الفتوىٰ كما فى الخانية (الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل فى الحاد ص ۸۶۸ ج۲ .ط.س.ج۳ص۵۵۲) ظفير

ایک یہ کہ زید قبول بالفعل کرے اور اگر زید یہ کہے کہ میں نے قبول کیا تو کیا حکم ہے؟

(الجواب) ایسی تعلیق میں دو صورتیں فقہاء نے عدم حنث کی لکھی ہیں ایک یہ کہ فضولی اس کا نکاح کرے اور وہ فعل سے اجازت دے یعنی ایسا فعل کرے جس سے رضا ثابت ہو جائے زبان سے اجازت نہ دے مثلاً یہ کرے کہ اس کا مہر بھیج دے اور بعد مہر بھیجنے کے وطی کرے یا تقبیل کرے تو حانث نہ ہوگا یعنی طلاق واقع نہ ہوگی اور دوسری صورت یہ کہ لکھ کر دیدے کہ مجھے منظور ہے در مختار میں ہے حلف لا یتزوج فزوجه فضولی فاجاز بالقول حنث و بالفعل و منه الکتابة الخ لا یحنث[1] پس معلوم ہوا کہ صورت اولیٰ اور صورت ثانیہ عدم حنث کی نہیں ہیں پہلی صورت تو جواز کی کسی نے لکھی ہی نہیں ہے اور دوسری صورت میں چوں کہ قبول کرنا زبانی لکھا ہے اور نیز وکیل کا لفظ بھی ہے اس لئے وہ بھی صورت عدم حنث کی نہیں ہو سکتی صرف تیسری صورت عدم حنث یعنی عدم وقوع طلاق کی ہے یا کتابت کے ذریعہ سے قبول ہو تب جائز ہے۔[2] فقط

جس عورت سے جتنی دفعہ نکاح کروں ہر دفعہ "تین طلاق" کسی نے یہ کہا تو کیا تدبیر کی جائے؟

(سوال ۸۲۸) (۲) ایک شخص نے کہا کہ جس عورت سے جتنی دفعہ نکاح کروں، ہر دفعہ اس کو تین طلاق ہے اس صورت میں جواز نکاح کی کیا صورت ہے؟

(الجواب) اس صورت میں جب کبھی کسی عورت سے نکاح کرے گا اس پر تین طلاق واقع ہو جاویں گی اور حیلہ جواز کا در مختار میں یہ لکھا ہے کہ فضولی کے نکاح کی اجازت فعل سے دیوے نہ قول سے عبارت اس کی یہ ہے کل امراة تدخل فی نکاحی او تصیر حلالاً لی فکذا ای طالق فاجاز نکاح فضولی بالفعل کبعث المهر مثلاً لا یحنث[3] الخ فقط

شوہر بیوی کو اپنے ساتھ غیر ملک لے جا سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۸۲۹) ایک شخص اپنی زوجہ کو افریقہ لے جانا چاہتا ہے دور دراز مسافت کی وجہ سے زوجہ اور اس کے اقارب انکار کرتے ہیں شوہر مجبور کر کے لے جا سکتا ہے یا نہیں شوہر کہتا ہے کہ مرد کا اپنی بی بی سے چار ماہ سے زیادہ غائب رہنا ممنوع ہے اور حضرت عمرؓ نے یہ حکم دیا تھا یہ صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) فقہاء نے اس بارے میں یہ لکھا ہے کہ اس زمانہ میں اس قدر دور دراز مسافت پر شوہر اپنی

---

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الیمین فی الضرب والقتل مطلب حلف لا یتزوج ص ۱۸۸ ج ۳، ط.س. ج۳ص۸٤٦ ظفیر

(۲) و بالفعل کبعث المهر او بعضه بشرط ان یصل الیها الخ منه الکتابة ای من الفعل مالو اجاز بالکتابة لما فی الجامع حلف لا یکلم فلانا اولا یقول له شینا فکتب الیه کتابا لا یحنث (رد المحتار باب ایضاً ص ۱۸۹ ج ۳. ط.س. ج۳ص۸٤٦) ظفیر

(۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الیمین فی الضرب والقتل مطلب قال کل امراة الخ ص ۱۸۹ ج ۳. ط.س. ج۳ص۸٤٦. ظفیر

زوجہ کو مجبور نہیں کر سکتا اگر وہ خوشی سے جارہی ہے تو خیر ورنہ جبراً نہ لے جاوے اور حضرت عمرؓ کا اثر اگر ثابت ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ شوہر کو چاہئیے کہ وہ اپنی زوجہ سے زیادہ مدت تک غائب نہ رہے کسی نہ کسی طرح چلا آوے اس سے جبراً زوجہ کو لے جانے کا جواز نہیں نکلتا۔[1] فقط

شادی پر طلاق معلق کر دے تو نکاح کی کیا صورت ہے

(سوال ٨٣٠) عمر کا ناجائز تعلق زید سے تھا عمر نے زید سے یہ الفاظ کہلائے کہ اگر میں اس تعلق کو قطع کروں تو جب میں نکاح کروں میری بیوی پر تین طلاق' چند روز بعد زید نے یہ تعلق قطع کر دیا کوئی صورت گنجائش ایسی نکل سکتی ہے کہ یہ نکاح صحیح ہو جاوے؟

(الجواب) فقہاء حنفیہؒ نے یہ حیلہ جواز نکاح و عدم وقوع طلاق کا اس صورت میں یہ لکھا ہے کہ اس کا نکاح فضولی بدون اس کے امر اور حکم کے کر دیوے اور پھر یہ شخص جس کا نکاح ہوا ہے زبان سے اس کو قبول نہ کرے بلکہ مہر کل یا بعض اس عورت کے پاس بھیج دے اور صحبت و تقبیل وغیرہ کرے یہ نکاح صحیح ہوگا اور طلاق نہ ہوگی کما فی الدر المختار حلف لا یتزوج فزوجہ فضولی فاجاز بالقول حنث و بالفعل لا یحنث بہ یفتی الخ قولہ و بالفعل کبعث المہر[2] الخ شامی جلد ٣ ص ١٤١ فقط

طلاق کے بعد مطلقہ کو علیحدہ گھر میں رکھنا درست ہے مگر اختلاط جائز نہیں

(سوال ٨٣١) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دیکر اس کی ہمشیرہ سے نکاح کر لیا ہے اور پہلی زوجہ صاحب اولاد ہے اور یہ طلاق کسی مخالفت کی وجہ سے نہیں ہوئی بلکہ عورت نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح اپنے خاوند سے کرانے کے لئے خود طلاق لی ہے اور اس نے اپنے خاوند سے یہ شرط کی ہے کہ تم مجھ کو بجائے مہر کے تاحیات روٹی کپڑا دیتے رہو اور یہ عورت مطلقہ اس کے ایک مکان میں علیحدہ رہتی ہے آیا یہ شخص اگر اس عورت کو روٹی کپڑا مہر کے عوض میں یا بطور احسان کے دے تو جائز ہے یا نہیں اور یہ عورت اس کے مکان میں علیحدہ رہ سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) زوجہ اولیٰ کو طلاق دینے کے بعد جس وقت عدت اس کی طلاق کی گزر جاوے اس وقت زوجہ مطلقہ کی بہن سے نکاح درست ہے[3] اور زوجہ مطلقہ کا نفقہ بعد عدت کے شوہر کے ذمہ لازم نہیں ہے لیکن اگر مہر میں سے اس کا نفقہ دیتا رہے یا تبرعاً اس کو روٹی کپڑا دیوے تو جائز ہے اور علیحدہ مکان میں اگر عورت رہے تو کچھ حرج نہیں ہے مگر شوہر طلاق دینے والا اس سے اختلاط نہ رکھے در مختار میں ہے ولہما

---

(١) ویسافر بہا بعد اداء کلہ مؤجلا و معجلا اذا کان مامونا علیہا والا لا یسافر بہا و بہ یفتی کما فی شروح المجمع واختارہ فی ملتقی الابحر و مجمع الفتاوی واعتمدہ المصنف و بہ افتی شیخنا الرحلی لکن فی النہر والذی علیہ العمل فی دیارنا انہ لایسافر بہا جبراً علیہا و جزم بہ البزازی وغیرہ و فی المختار و علیہ الفتویٰ والتفصیل فی الشامی (الدرالمختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ص ٤٩٥ ج٢. ط.س. ج٣ص١٤٦) ظفیر

(٢) دیکھئے رد المحتار مع ہامش باب الیمین ص ١٨٩ ج ٣. ط.س. ج٣ص٨٤٦' ظفیر

(٣) وحرم الجمع بین المحارم نکاحا ای عقد اصحیحا و عدۃ و من طلاق بائن (الدرالمختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ٣٩٠ ج٢. ط.س. ج٣ص٣٨) ظفیر

ان یسکنا بعد الثلاث فی بیت واحد اذا لم یلتقیا التقاء الازواج ولم یکن فیه خوف فتنة انتهی[1] فقط

مراہقہ کو شوہر رخصت کرا سکتا ہے

(سوال ۸۳۲) ایک لڑکی بعمر تیرہ سالہ جس کی شادی ہو چکی ہے وہ اپنی والدہ کے پاس رہتی ہے اور والدہ اس کی سخت بد چلن اور بدکارہ ہے اس کے پاس رہنے کی وجہ سے لڑکی کے بگڑنے کا اندیشہ ہے اور والدہ رخصت نہیں کرتی شوہر لڑکی نے دعویٰ داخل زوجیت کر دیا ہے آیا بحالت موجودہ شوہر اس کو رخصت کرا سکتا ہے یا بوجہ نابالغہ ہونے کے رخصت نہیں کرا سکتا۔

(الجواب) تیرہ برس کی لڑکی مراہقہ ہے لہذا شوہر اس کو رخصت کرا سکتا ہے خصوصاً بحالت اندیشہ مذکورہ شوہر اس کو اپنے پاس رکھنے کا مجاز ہے[2] فقط (حدیث میں ہے کہ جب لڑکی بارہ سال کی ہو جائے تو اس کی شادی کر دی جائے مشکوٰۃ ص ۲۷۱ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عمر کے بعد لڑکی شوہر کے حوالہ ہو جانی چاہئے ظفیر

اس شرط پر نکاح کیا کہ اس گھر میں رہا تو نکاح ورنہ نہیں، شوہر نکاح کے بعد لے گیا، کیا حکم ہے؟

(سوال ۸۳۳) زید نے اپنی لڑکی زینب کا نکاح عمر سے اس شرط پر کیا کہ اسی گھر میں رہا تو نکاح باقی ورنہ نکاح نہیں ہے اگر وہ اپنی عورت کو لے جاوے تو نکاح رہتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح قائم رہے گا اور باہر لے جانے سے نکاح فسخ نہ ہوگا۔ فقط

عورت کہے کہ میرا نکاح نہیں ہوا اس پر قاضی اگر نکاح پڑھاوے تو مجرم نہیں

(سوال ۸۳٤) میں ایک مسجد میں امامت کرتا ہوں بعد نماز عشاء ایک شخص نکاح کے واسطے بلانے آیا وہاں جا کر معلوم ہوا کہ دوسرے محلّہ کی فلاں عورت ہے مجھے شک ہوا کیونکہ میں نے پہلے یہ سنا تھا کہ اس کا نکاح دوسرے شخص سے ہو چکا ہے میں نے اس سے دریافت کیا اس نے حلفیہ بیان کیا کہ نہیں ہوا چنانچہ میں نے نکاح پڑھا دیا تو مجھ پر تو کچھ مواخذہ نہیں فریق مخالف نے شور مچا رکھا ہے اس کا نکاح پہلے ہو گیا تھا اگر ہوا ہو یا نہ ہوا ہو دونوں صورتوں میں مجرم ہوں یا بری؟

(الجواب) کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر عورت یہ کہے کہ میرا نکاح کسی سے نہیں ہوا تو اس کے قول کے موافق اس کا نکاح کر دینا درست ہے پس اس صورت میں نکاح پڑھنے والے پر کچھ مواخذہ نہیں

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی الحداد ص ۸۵۵ ج۲. ط.س. ج۳ص۵۳۸. ظفیر

(۲) وقد صرحوا عنه بان الزوجة اذا کانت صغیرة لا تطیق الوطی لا تسلم الی الزوج حتی تطیقه والصحیح انه غیر مقدر بالسن بل یفوض الی القاضی بالنظر الیها من سمن او هزال(رد المحتار باب القسم ص ۵٤۹ ج۲. ط.س. ج۳ص ۲۰٤. ظفیر

ہے پھر اگر بعد میں تحقیق ہو جاوے اور گواہان عدول سے ثابت ہو جاوے کہ اسکا نکاح پہلے ہو چکا تھا تو یہ دوسرا نکاح باطل ہو گا اور وہ عورت پہلے شوہر کو ملے گی اور اگر کچھ ثبوت پہلے نکاح کا نہ ہو تو دوسرا نکاح درست رہے گا۔ فقط

منگنی کے بعد دوسری جگہ نکاح بہتر ہو تو کرنا درست ہے

(سوال ۸۳۵) ہندہ کی صرف نسبت بکر کے ساتھ عرصہ سے ٹھہری ہوئی تھی اس درمیان میں ہندہ کے ولی کے بھتیجہ کی زوجہ مر گئی تب ہندہ کے ولی نے ہندہ کا نکاح اپنے بھتیجہ سے کر دیا اب چند اشخاص کہتے ہیں کہ ہندہ کے ولی نے یہ برا کام کیا اور جو لوگ اس عقد میں شریک تھے وہ گناہ گار ہوئے جہاں پہلے نسبت ٹھہری تھی وہیں ہونا چاہئیے تھا آیا اس صورت میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) نسبت اور منگنی کر دینا ایک وعدہ ہوتا ہے پس اگر مصلحت دختر کی دوسری جگہ نکاح کرنے میں ہو تو پہلی نسبت کو چھوڑنے اور دوسری جگہ جو کہ بہتر ہے نکاح کر دینے میں کچھ حرج نہیں اور گناہ نہیں ہے اصل یہ ہے کہ ولی کو لڑکی کی بہتری اور مصلحت دیکھنا مقدم ہے جہاں لڑکی کے لئے بہتری معلوم ہو وہاں نکاح کر دیوے اگر وہی موقع بہتر ہے جہاں پہلے نسبت ہوئی تھی تو موافق وعدے کے اسی کو اختیار کرے کہ ایفاء وعدہ بہت اچھا ہے لیکن اگر وہ موقع لڑکی کے لئے اچھا نہ ہو تو دوسری جگہ کرنا اچھا ہے۔ فقط

غیر مطلقہ کو کوئی زبردستی رکھے ہو تو برادری کو کیا کرنا چاہئیے؟

(سوال ۸۳۶) زید کی برادری میں پنچایت ہوئی ہے جس سے خلاف قاعدہ کام ہوتا ہے اس کو ذات کر دیتے ہیں زید ہندہ کو عرصہ بیس پچیس برس سے نکاح پڑھا کر رکھے ہوئے ہے حالانکہ ہندہ کے شوہر نے اس کو طلاق نہیں دی تھی برادری والے اب تک زید کے ساتھ کھاتے پیتے چلے آئے کیا وہ بوجہ سکوت کے گناہ گار ہوئے یا نہیں اگر زید توبہ کرے اور دوبارہ نکاح پڑھاوے تو پاک ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) برادری والوں نے اگر باوجود علم اور قدرت کے زید کو اس ناجائز نکاح سے نہیں روکا تھا تو وہ بھی گناہ گار ہوئے توبہ کریں [1] اور زید اگر اب نکاح کرنا چاہے تو پہلے ہندہ کا شوہر اول طلاق دے دیوے بعد عدت گزرنے کے زید اس سے نکاح کر سکتا ہے اور زید سے جو گناہ اس عرصہ تک ہوا اس سے توبہ کرے اس طریق سے زید پاک ہو سکتا ہے اور پھر اس کو شامل برادری کر لینا چاہئیے۔ فقط

لڑکے نے اقرار کیا کہ وہ سسرال میں رہے گا اس پر نکاح ہوا اب اقرار پورا نہیں کرتا کیا حکم ہے؟

(سوال ۸۳۷) ایک شخص نے اپنی نابالغہ لڑکی کا نکاح عمر سے اس شرط پر کیا کہ عمر خود بطور فرزندی

---

(۱) ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (القرآن) کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر (القرآن)

اس کے یہاں مقیم رہے عمر نے تحریری اقرار نامہ لکھ دیا اب عمر اپنے اقرار کو پورا نہیں کرتا تو کیابدون طلاق کے لڑکی کا دوسرا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس اقرار نامہ کی وجہ سے عمر کی زوجہ مطلقہ نہیں ہوئی اور بدون طلاق کے اس لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے درست نہیں ہے۔ فقط

ماں کی وصیت نکاح کے باب میں واجب العمل ہے یا نہیں؟

(سوال ۸۳۸) ایک عورت مرحومہ یہ وصیت کر گئی ہے کہ میری لڑکی نابالغہ کا عقد نبی بخش کے لڑکے سے نہ کریں اس وصیت کی وجہ سے لڑکی کا عقد اس لڑکے سے کرنا چاہیئے یا نہیں؟

(الجواب) اس بارے میں مرحومہ کی وصیت کا کوئی اعتبار نہیں ہے نانی کا حق مقدم ہے اور جہاں وہ مناسب سمجھے نابالغہ کا نکاح کردے مرحومہ کی وصیت کا اس بارے میں کچھ اعتبار نہیں ہے۔[1] فقط

کسی کی بیوی جب جھوٹا دعویٰ کرے کہ میں فلاں کی بیوی ہوں اور شوہر بھی تائید کرے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۸۳۹) ہندہ بی بی عمر کی ہے مگر زید ایک جائیداد والے آدمی کے مرنے پر اسی خیال سے کہ اس کی جائیداد کی وارث بنے ہندہ نے اور اس کے شوہر نے دعویٰ کیا کہ میں زید کی بیوی ہوں اور اس پر گواہ پیش کئے اور عمر نے بھی لالچ کی وجہ سے اقرار کیا کہ ہندہ زید کی بیوی ہے اس صورت میں ہندہ کا نکاح عمر سے فسخ ہو لیا نہیں؟

(الجواب) اس کذب بیانی سے ہندہ عمر کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی کذافی الدرالمختار والشامی فقط

جانتے ہوئے جو گواہی نہ دے اس کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۸۴۰) رحیم بی بی کا نکاح پانچ سال ہوئے غلام محمد سے ہوا تھا مسماۃ مذکورہ نے فسخ نکاح کا دعویٰ کیا ہے شہاب الدین کو نکاح کا پورا علم ہے لیکن اس وقت وہ منکر ہو گیا ہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(الجواب) جب کہ نکاح مسماۃ مذکورہ کا بقاعدہ شرعیہ ہو چکا ہے تو شوہر کو چاہیئے کہ نکاح کے گواہ عدالت میں پیش کرے اور جن لوگوں کو علم نکاح کا ہے ان کے ذمہ لازم ہے کہ وہ شہادت نکاح کی دیویں ورنہ وہ گناہ گار ہوں گے[2] اور شخص مذکور جو کہ باوجود علم کے نکاح مذکور سے منکر ہے شرعاً فاسق وعاصی ہے اس کو اس فعل سے توبہ کرنی چاہیئے اور اگر توبہ نہ کرے تو اس سے متارکت کی جاوے اور اس کو برادری سے خارج کیا جاوے۔ فقط

---

(۱) الولی فی النکاح العصبة بنفسه بلا توسط انثی علی ترتیب الارث والحجب الخ بشرط حریة و تکلیف واسلام فی حق مسلمة (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ص ۴۲۷ ج ۲ ط.س.ج۳ص۷۶) ظفیر

(۲) ویجب اداء ها بالطلب ولو حکما الخ لو فی حق العبد الخ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب الشهادات ص ۵۱۳ ج ۴ ط.س.ج۳ص۴۶۳) ظفیر

دو بہن جو جڑی ہوئی ہیں ان کی شادی کی کیا صورت ہوگی

(سوال ۱ ۸٤) دو لڑکیاں توام ہیں ایک کا داہنا کولہا دوسری کے بائیں کولہے سے خلقۃً جڑا ہوا ہے اس طرح کہ نہ ایک تنہا بیٹھ سکتی ہے نہ اٹھ سکتی ہے نہ لیٹ سکتی ہے نہ ہل سکتی ہے نہ پاخانہ پیشاب کو جا سکتی ہے اتنا تو میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے اور اتنا دوسروں سے سنا ہے کہ ساتھ کھاتی ہیں ساتھ سوتی ہیں ساتھ بیمار ہوتی ہیں ساتھ اچھی ہوتی ہیں مرض بھی دونوں کو ایک ہی ہوتا ہے اور طمث بھی ساتھ ہوتا ہے اور طہر بھی ساتھ تیرہ چودہ برس کی عمر ہے مجری طمث او مبرز دونوں کا الگ الگ ہے مگر مجری بول صرف ایک کے ہے دوسری کے نہیں ایک جب پیشاب کرتی ہے تو دوسری بھی فارغ ہو جاتی ہے بہر حال لکھ کر یہ پوچھنا مقصود ہے کہ اگر وہ دونوں مسلمان ہو تیں یا اب وہ مسلمان ہو جاویں تو ان کے نکاح کی شرعی صورت کیا ہوگی ؟

(الجواب) مکرمی جناب مولانا حکیم محمد جمیل الدین صاحب مدفیوضہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہم والانامہ پہنچا واقعہ عجیب معلوم ہوا کتب فقہ میں کوئی جزئیہ اوراس کے حکم کے متعلق کوئی تصریح نہیں ملی البتہ قواعد سے عدم جواز نکاح بصورت مذکور معلوم ہوتا ہے درمختار میں نکاح کی تعریف یہ کی ہے هو عقد يفيد ملك المتعة اى حل استمتاع الرجل من امراة لم يمنع من نكاحها مانع شرعى[1] الخ اور شامی میں بدائع سے منقول ہے ان من احكامه ملك المتعة وهو اختصاص الزوج بمنافع بضعها و سائر اعضائها استمتاعاً او ملك الذات والنفس فی حق التمتع على اختلاف مشائخنا فی ذلك[2] الخ شامی ان عبارات سے بالاجمال اس قدر واضح ہوتا ہے کہ صورت مسئول عنہا میں مانع شرعی استمتاع سے موجود ہے اور اگر اس کا لحاظ رکھا جائے کہ ایک سے استمتاع میں دوسری سے بھی استمتاع ہے تو پھر بنص حرمت جمع بین الاختین سے بھی اس کی حرمت واضح ہوتی ہے بہر حال جواز نکاح کی کوئی صورت بحالت موجودہ معلوم نہیں ہوتی البتہ اگر ان کو بذریعہ آپریشن جدا کر دیا جائے تو پھر کچھ اشکال نہیں ہے۔ فقط

(اگر استمتاع ایک سے دوسری کے لئے بھی کافی ہو جاتا ہے تو اس صورت میں دونوں کو ایک کے حکم میں مان کر کسی ایک شخص سے شادی کر دینے میں جمع بین الاختین لازم نہیں آنا چاہئے بلکہ ایک کے حکم میں قرار دینا چاہئے بہر حال یہ مسئلہ قابل غور ہے ظفیر)

اس صورت میں نکاح ہو گیا یا نہیں ؟

(سوال ۱ ۸٤) فاطمہ بالغہ نے دو گواہوں کے سامنے کہا "میں ایک ہزار روپیہ نقد پچھتر روپے کے کپڑے اور پانچ بیگہ زمین کے عوض میں تمہارے ساتھ راضی ہوں" اسماعیل نے جواباً کہا "مجھے سب منظور

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۵۵ ج ۲ . ط.س. ج۳ ص ٤ . ظفير
(۲) رد المحتار كتاب النكاح ص ۳۵۵ ج ۲ . ط.س. ج۳ ص ٤ . ظفير

ہے 'فاطمہ نے کہا اب میں تمہاری ہو چکی اسماعیل نے کہا میں نے قبول کیا' پھر فاطمہ بولی 'میں نے اپنی ذات تم کو سونپی' اسمٰعیل نے کہا 'میں نے منظور کیا' پھر دونوں نے بہت سے لوگوں سے اس کی اطلاع کر دی نکاح ہو گیا یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں بشرط نیت نکاح و فہم المقصود نکاح منعقد ہو گیا فی الدرالمختار و عداهما كناية وهو كل لفظ وضع لتمليك عين كاملة درمختار (على الشامي ص ۲۹۰ ج۲) فقط

بیویوں کی تبدیلی

(سوال ۸٤٤) دو بھائیوں کے نکاح میں دو بہنیں تھیں دونوں نے طلاق دیدی اور چھوٹے بھائی سے بڑے بھائی کی بیوی نے نکاح کر لیا اور بڑے بھائی سے چھوٹے بھائی کی بیوی نے 'اب پھر اپنی اپنی بیویوں کو لوٹانا چاہتے ہیں ؟

(الجواب) دونوں بھائی طلاق دیکر اپنی اپنی سابقہ بیوی سے عدت گزارنے کے بعد نکاح کر سکتے ہیں۔ فقط

حرام نکاح پڑھانے والا کیسا ہے ؟

(سوال ۸٤۳) شادی شدہ منکوحہ کا نکاح پڑھانے والا کیسا ہے ؟

(الجواب) فاسق ہے کافر نہیں ہے۔ فقط

اولاد کے باب میں شوہر کے وعدہ نکاح کا پورا کرنا کیسا ہے ؟

(سوال ۸٤۳) زید کا نکاح خالد کی دختر سے اس شرط پر ہوا کہ وہ اپنی زوجہ کے بطن سے جو لڑکی ہو گی خالد کے لڑکوں کی اولاد میں کسی ایک کو نکاح میں دے گا زید و خالد دونوں فوت ہو گئے زید کے لڑکی پیدا ہوئی اب بالغہ ہے اور خالد کا پوتا اب تک بالغ نہیں ہوا علاوہ ازیں زید و خالد کا کفو جدا ہے کیا زوجہ کے ذمہ زید کا وعدہ کا پورا کرنا ضروری ہے یا نہیں ؟ یا زید کی زوجہ زید کے کفو میں لڑکی کا نکاح کر دے ؟

(الجواب) اس وعدہ کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے اور زید کا اس قسم کا وعدہ اس کی زوجہ کے ذمہ پورا کرنا ضروری نہیں ہے زید کی دختر کا نکاح کفو میں جہاں مناسب ہو کر دیا جائے۔ فقط

گناہ سے بچانے کے لئے طوائف سے شادی بہتر ہے یا خاندان میں

(سوال ۸٤۵) ایک طوائف زید سے استدعا کرتی ہے کہ زید اس پیشہ کو ترک کرنے میں اس کی امداد کرے یعنی زید اس سے عقد کرے آیا زید کو اپنے خاندان میں شادی کرنا شرعاً اچھا ہو گا یا بنظر ثواب اس کو طوائف عقد

میں لانا اچھا ہے؟

(الجواب) زید کو اس سے عقد کرنا درست ہے اور اس وجہ سے کہ اس کے نکاح کرنے میں وہ عورت تائبہ ہوتی ہے اس کو ثواب حاصل ہوگا لیکن اگر زید کو اس وجہ سے عار ہو کہ غیر خاندان اور غیر کفو میں نکاح کرنے سے وہ مطعون ہوگا اور اس کا خاندان اس کو چھوڑ دے گا یا مطعون کرے گا تو پھر اپنے کفو میں نکاح کرنا بہتر ہے غرض یہ کہ نکاح اس زانیہ سے درست ہے اور جب کہ وہ تائب ہوتی ہے اور اس کی توبہ واستقامت پر اطمینان ہے تو اس سے نکاح کرنے میں شرعاً کچھ حرج نہیں ہے باقی اپنے مصالح قرابت داری اور خاندانی کو خود لحاظ کرلیوے جیسا مصلحت ہو ویسا کرے شریعت اس سے نکاح کرنے پر مجبور نہیں کرتی اور مانع بھی نہیں ہے۔ فقط

سرکاری عدالت سے طلاق کی ڈگری سے طلاق نہیں ہوگی

(سوال ۸٤٦) زید نے پیر سالگی میں ہندہ نوجوان سے نکاح کیا بعد چند روز کے ہندہ نے زید سے طلاق مانگی کہ میں مہر معاف کردوں گی تم طلاق دیدو زید نے طلاق سے انکار کیا ہندہ کے دعویٰ کرنے پر حاکم عدالت نے ہندہ کو طلاق کی ڈگری دیدی اب ہندہ دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں ہندہ دوسرے سے نکاح نہیں کرسکتی (کیوں کہ یہ ڈگری شرعاً طلاق کے حکم میں نہیں ہے ظفیر)

نکاح اور بیاہ میں کیا فرق ہے اور اولاد اکبر کسے کہتے ہیں

(سوال ۸٤۷) نکاحتا اور بیاہتا میں کیا فرق ہے دونوں میں کس کی اولاد اور کون سی اولاد کو اولاد اکبر کہا جاوے گا؟

(الجواب) ہمارے بلاد میں بیاہ اور نکاح ایک چیز ہے اور شریعت میں بھی یہ دونوں ایک ہی ہیں کیوں کہ جس میں ایجاب و قبول ہو وہی نکاح ہے اور وہی بیاہ وشادی ہے پس نکاحتا عورت اور بیاہتا عورت ہر دو منکوحہ ہیں[1] اور دونوں سے جو اولاد ہو وہ اسی شوہر کی اولاد ہے اور ان میں جس کی اولاد بڑی ہے وہی اولاد اکبر ہے اور جس عورت کو بلا ایجاب و قبول گھر میں رکھا وہ زوجہ نہیں ہے اس سے جو اولاد ہو وہ اس سے ثابت النسب نہیں ہے۔ فقط

صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے

(سوال ۸٤۸) وزیر خاں کا نکاح مسماۃ نصیبہ کے ساتھ بعمر اٹھارہ سال ہوا رخصتی نہیں ہوئی وزیر خاں بعد نکاح بجرم اعانت قتل عمد سزایاب حبس بعبور دریائے شور بمیعاد بیس سال ہوا پہلے خطوط آتے تھے بعدہ دو تین سال تک بند رہے وزیر کے چھوٹے بھائی جمن نے یہ بات مشہور کردی کہ وزیر مر گیا اور اپنا نکاح نصیبہ سے کرلیا وزیر خاں کے خطوط بعد میں پھر آنے لگے جمن سے نصیبہ کے دو لڑکے ہوئے پھر جمن مر گیا دو سال بعد جمن کے چھوٹے بھائی ناظر خاں نے مسماۃ مذکورہ سے اپنا نکاح کیا ناظر خاں سے بھی

---

(۱) وینعقد بایجاب من احدھما و قبول من الآخر الخ و شرط سماع کل من العاقدین لفظ الآخر وحضور شاھدین حرین او حرو حرتین مکلفین سامعین قولھما معا (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار کتاب النکاح ص ۳٦۱ ج۲ ط س ج۳ ص۹ ۲۱) ظفیر

چار لڑکے ہوئے وزیر خاں واپس آ گیا اور اپنا دوسرا نکاح کیا وزیر خاں نے ناظر خاں سے کہا کہ میں نے ابھی طلاق نہیں دی مجھ سے طلاق لے لے جس میں میرا نکاح ٹوٹ جاوے لیکن پھر طلاق نہیں ہوا تین چار سال بعد ناظر خاں نے مسماۃ نصیبہ کو گھر سے نکال دیا وزیر خاں نے اس کو بلا نکاح کے رکھ لیا (۱) جب کہ وزیر خاں یہ کہتا تھا کہ میں نے ابھی طلاق نہیں دی اور نکاح ثانی جمن کے ساتھ ہوا اس کو اطلاع بھی نہیں ہوئی کیا وزیر خاں کا نکاح ٹوٹ گیا۔

(۲) جب کہ وزیر خاں اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا کہ اس کی عورت دوسرے کے پاس رہتی ہے تو کیا اس کا صرف یہ کہنا کہ مجھ سے طلاق لے لو ورنہ میرا نکاح قائم ہے کافی ہے۔

(۳) اگر نکاح وزیر خاں کا نہیں ٹوٹا تو اولاد جمن و ناظر کیا شرعاً ثابت النسب ہیں۔

(۴) اب وزیر خاں کا مسماۃ نصیبہ کو رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۵) کیا ناظر خاں سے طلاق کی ضرورت نہیں ہے۔

(الجواب) نکاح وزیر خاں کا اس صورت میں نہیں ٹوٹا۔[1]

(۲) نکاح وزیر خاں کا اس صورت میں قائم ہے اور اس پر طلاق دینا اس صورت میں واجب نہ تھا[2] گناہ گار وہ شخص ہے جس نے باوجود اس علم کے کہ عورت مذکورہ کو طلاق نہیں ہوئی اور اس کا شوہر موجود ہے اس سے نکاح کیا اور اس کو اپنے گھر میں رکھا۔[3]

(۳) وہ اولاد جمن اور ناظر سے صحیح النسب نہیں ہے **کما ورد فی الحدیث الولد للفراش و للعاھر الحجر**[4] (۴) جائز ہے (۵) طلاق کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

آزاد کروں گا کہنے سے کچھ نہیں ہوتا

(سوال ۸۴۹) ایک آدمی نے جس کی بیوی نہیں ہے یہ کہا کہ آزاد کروں گا تو وہ شادی کرے یا نہیں؟

(الجواب) یہ قول اس کا لغو ہے اس سے کچھ نہیں ہوتا وہ شخص نکاح کرے کچھ حرج نہیں ہے اور ان الفاظ سے اس کی زوجہ مطلقہ نہیں ہوتی۔

لڑکی بالغ ہو گئی اور لڑکا ابھی بالغ نہیں ہوا کیا کیا جائے؟

(سوال ۸۵۰) زید نے اپنی دختر کا نکاح عمر کے لڑکے سے نابالغی میں کر دیا تھا اب دختر بالغ ہو گئی اور لڑکا دو تین برس میں بالغ ہو گا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) یہ نکاح لڑکی فسخ نہیں کر سکتی اور کوئی صورت تفریق کی بحالت عدم بلوغ شوہر کے نہیں ہے

---

(۱) جب طلاق نہیں دی تو نکاح نہیں ٹوٹا ظفیر

(۲) لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرة (درمختار) والفجور یعم الزنا وغیرہ وقد قال ﷺ لمن زوجته لا ترديد لامس وقد قال انی احبھا استمتع بھا. ط.س. ج۶ ص ۴۲۷ (۳) اما نکاح منکوحة الغیر و معتدته فالدخول فیه لا یوجب العدة ان علم انھا للغیر لانه لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا الخ ولھذا یجب الحد مع العلم بالحرمة لانه زنا (رد المحتار باب المھر ص ۴۸۲ ج۲. ط.س. ج۳ ص ۵۱۶) ظفیر (۴) مشکوٰۃ باب اللعان ص ۲۸۷ ظفیر

اور جس وقت شوہر بالغ ہو جاوے اگر وہ طلاق دیدے تو طلاق واقع ہو سکتی ہے بدون اس کے کوئی صورت علیحدگی کی اور جواز نکاح ثانی کی عورت کے لئے نہیں ہے فقط (لڑکے کے بالغ ہونے کا انتظار کیا جائے اور لڑکی اتنے صبر وضبط سے کام لے ' روزے رکھے ظفیر)

جو ہمشیرہ سے زنا کا مرتکب ہوا اس کی سزا

(سوال ۸۵۱) ایک شخص کو اپنی ہمشیرہ حقیقی کے ساتھ زنا کرتے ہوئے عبدالغنی نے بچشم خود دیکھا اور اس کو بھڑ کا جس کو دو تین آدمیوں نے سنا صبح کو لڑکی سے پوچھا اس نے مجھ سے اقرار کیا کہ یہ اڑھائی ماہ سے ایسا کرتا ہے ان کے ساتھ برادری کو کیا سلوک کرنا چاہئیے ؟

(الجواب) ایک آدمی کی گواہی سے شرعاً زنا ثابت نہیں ہوتا اور عورت کا اقرار مرد کے حق میں معتبر نہیں ہے اس لئے شرعی کوئی حد اور سزا نہیں لگ سکتی' البتہ جب کہ شبہ ہو گیا اور تہمت لگ گئی تو ان دونوں کو علیحدہ رکھا جاوے اور ایک جگہ نہ رہنے دیا جاوے۔ فقط

جس بیوی کو ابھی حیض شروع نہیں ہوا ہے اس سے وطی !

(سوال ۸۵۲) زوجہ کے حیض آنے سے پہلے وطی درست ہے یا نہیں ؟

(الجواب) جب کہ زوجہ قریب البلوغ ہے اگر چہ بالغہ نہ ہو وطی اس سے درست ہے۔[1] فقط

عزل کب درست ہے

(سوال ۸۵۳) عزل کرنا کس وقت درست ہے ؟

(الجواب) زوجہ حرہ سے عزل مکروہ ہے مگر جب کہ وہ اجازت دیدے۔[2] فقط

سرکاری عدالت نے فاسق گواہوں سے جو ثابت کیا وہ صحیح نہیں مرد کی بات معتبر ہے

(سوال ۸۵۴) زید نے اپنی بیوی کو طلاق واحدی بعد پندرہ یوم کے رجعت کر لی بعد سولہ سال کے دونوں میں نااتفاقی ہوئی ایک شخص شریک زید کے بھکانے سے زید کے مکان سے فرار ہو گئی بعد چند روز کے آ کر تین طلاق کی مقر ہوئی' پنچایت میں گواہوں نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں ہے کہ زید نے طلاق واحدی تھی یا ثلاثہ زید سے قسم لی گئی' زید نے طلاق واحد کی قسم کھائی' پھر ہندہ نے عدالت دیوانی میں دعویٰ کر کے فاسق گواہوں کو پیش کر کے عدالت سے ڈگری حاصل کی صورت مسئولہ میں ہندہ کے گواہ معتبر ہوں گے یا زید کی قسم ؟

(۱) وقد صرحوا عنه بان الزوجة اذا كانت صغيرة لا تطيق الوطئ لا تسلم الى الزوج حتى تطيقه والصحيح انه غير مقيد بالسن بل يفرض الى القاضي بالنظر اليها من سمن او هزال (رد المحتار باب القسم ص ۵۴۹ ج۲ ط.س. ج۳ ص ۲۰۴

(۲) و يعزل عن الحرة باذنها لكن في الخانية انه يباح في زماننا لفساده قال الكمال فليعتبر عذرا مسقطا لاذنها(الدر المختار على هامش رد المحتار باب نكاح الرقيق ص ۵۲۲ ج ۲ ط.س. ج۳ ص ۱۷۶) ظفير

(الجواب) گواہان مذکورین کی گواہی شرعاً معتبر نہیں ہے[۱] بلکہ زید کا قول اور حلف معتبر ہے اور اس شریک فاسق سے متارکت درست ہے اور ہندہ بدستور زید کی زوجہ ہے اور اس شریک کو ہندہ سے نکاح کرنا درست نہیں ہے۔ ھکذا فی کتب الفقه[۲] فقط

ختنہ شعار اسلام ہے مگر رخصتی اس پر موقوف نہیں

(سوال ۸۵۵) زید پچیس سالہ مذہب اسلام میں داخل ہوا اور اس کا نکاح ایک نو مسلمہ نابالغہ سے ہوا اب جب کہ منکوحہ زید بالغہ ہوئی تو اس کو رخصت کرنے کے لئے ختنہ کی شرط لگاتے ہیں اور زید اس تکلیف سے گریز کرتا ہے یہ گناہ ہے یا نہیں اور رخصت منکوحہ میں ختنہ کی شرط کرنا کیسا ہے؟

(الجواب) ختنہ کرانا شعار اسلام سے ہے زید کا انکار کرنا ختنہ سے معصیت ہے اور مذموم ہے ختنہ اس کو ضرور کرانا چاہئے[۳] باقی رخصت کرنا منکوحہ کا شرعاً اس پر موقوف نہیں ہے اس کی زوجہ کو رخصت کر دینا چاہئے۔ فقط

مندرجہ ذیل صورت میں کیا حکم ہے

(سوال ۸۵۶) زید نے قسم کھائی کہ اگر میں یہ کام کروں تو میں جس کسی عورت سے اور جب کبھی نکاح کروں تو اس کو اسی وقت طلاق ہے 'طلاق ہے' طلاق ہے زید نے وہ کام کیا اور قاضی سے مسئلہ دریافت کیا قاضی نے کہا 'اب تیرے لئے کسی صورت میں عورت حلال نہیں ہے ایک شخص نے زید سے کہا کہ مرتد ہو جا پھر مسلمان ہو کر کسی عورت سے اگر نکاح کرے گا تو صحیح ہوگا۔ اس پر زید مرتد ہو گیا پھر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوا اور ایک عورت سے نکاح کیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں وہ شخص جس نے زید کو کہا کہ تو مرتد ہو جا الخ کافر ہو گیا کذافی شرح الفقه الاکبر[۴] اور یہ جو اس نے کہا کہ اس صورت میں حلالہ ساقط ہو جائے گا غلط ہے بلکہ بعد اسلام لانے کے بھی ضرورت ہے کہ اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ دوسرے شخص سے نکاح کرے اور وہ بعد وطی کے طلاق دے اس وقت وہ عورت اس کے لئے حلال ہو سکتی ہے ورنہ نہیں پس نکاح مذکورہ جو بلا حلالہ کے ہوا صحیح نہیں ہوا کما فی الشامی فوجه الشبه بین المسلین الردة واللحاق والسبی لم تبطل حکم الظهار واللعان کما لم تبطل حکم الطلاق[۵] الخ فقط

---

(۱) والفاسق انما ترد شهادته بتهمة الکذب (رد المحتار کتاب الشهادة ص ۵۲۱ ج ۴ ط.س. ج۳ص ۴۷۲)
(۲) غیر مسلم عدالت کا فیصلہ نکاح و طلاق میں شرعا نافذ نہیں ہے (دیکھئے الحیلة الناجزه) ظفیر
(۳) لان الختان سنة للرجال من جملة الفطرة لا یمکن ترکها (رد المحتار کتاب الحظر والا باحة ص ۳۳۶ ج۵. ط.س. ج۳ص۴۰۶) ظفیر
(۴) شرح فقه اکبر ص ۲۲۵ (۵) رد المحتار

اٹھارہ سال غائب رہنے کے بعد جو عورت آئے اس کا نکاح باقی ہے یا نہیں ؟

(سوال ۸۵۷) جو عورت اٹھارہ سال مفرور رہنے کے بعد آوے تو اس کا نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں اور عورت مفقود الخبر کی حد شارع نے کس قدر مدت تک رکھی ہے ؟

(الجواب) نکاح اس کا باقی ہے عورت کے فرار ہو جانے اور مفقود الخبر ہو جانے سے کسی مدت میں بھی نکاح نہیں ٹوٹتا۔ فقط

بارات کو کھانا دینا اور کھانا کیسا ہے ؟

(سوال ۸۵۸) زید کے لڑکے کی شادی عمر کی لڑکی سے ہونے والی تھی عمر حسب رواج برادری زید کو طعام بارات کھلانا چاہتا ہے زید انکاری ہے اور کہتا ہے کہ رسم وریت کی ترویج مسلمانوں نے ہندوؤں سے سیکھی ہے اور نیز اس دعوت کا ثبوت قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر میں نہیں پایا جاتا لہذا اہم کو بوجہ التزام مالا یلزم اور ہندوؤں کے شعار کی وجہ سے اس سے بچنا ضروری ہے عمر کہتا ہے کہ یہ خیال محض لغو ہے بارات کا کھانا عقد ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ سے صاف ثابت ہے کیونکہ لڑکی کی جانب سے ملک حبش میں دعوت ہوئی تھی علاوہ بریں ولیمۃ العرس کا مسنون ہونا ثابت ہے اور عرس کا لفظ مرد و عورت دونوں پر اطلاق ہوتا ہے لہذا اس دعوت بارات کا کھانا شرعاً جائز ہے پس از روئے شرع شریف ان دونوں میں سے کس کا قول صحیح و درست ہے ؟ اور بارات کا کھانا عند الشرع کیسا ہے ؟ اور ملک حبش میں جو دعوت بوقت عقد حضرت ام حبیبہؓ ہوئی تھی وہ شاہ نجاشی کی طرف سے جو کہ جناب رسالت پناہ ﷺ کا وکیل تھا ہوئی تھی یا خالد بن مسعود حضرت ام حبیبہؓ کے وکیل کی طرف سے ہوئی تھی ؟

(الجواب) یہ ظاہر ہے کہ رسوم کی پابندی جس درجہ پر پہنچ گئی ہے وہ شرعاً مذموم ہے کیونکہ ان کو لازم سمجھا گیا ہے بمنزلہ لازم کے ان کے ساتھ معاملہ ہے کہ ان کے ترک کو عار سمجھا جاتا ہے اور گوارا نہیں ہوتا کہ اس عار کو اختیار کیا جائے اگرچہ قرض کی نوبت آجائے اور اگرچہ سود کے ذریعہ قرض حاصل ہو تو ظاہر ہے کہ اس قسم کی پابندی نامشروع کو شریعت مطہرہ کسی طرح جائز نہیں رکھتی' البتہ اگر بارات کا کھلانا محض بطور دعوت احباب و اظہار مسرت ہو تو بشرط عدم ارتکاب منہیات و محظورات شرعیہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے غرض فی نفسہ اس میں کچھ خرابی نہیں ہے عوارض مروجہ کی وجہ سے خرابی آتی ہے باقی ولیمۃ العرس یہ نہیں ہے اس کے بجائے اگر اس موقع پر مسرت کے اظہار کے لئے دعوت کی تو وہ نہ بارات کو کھلانا ہے نہ ولیمہ کے طور پر ہے البتہ اس کی اباحت میں بشرط عدم لزوم مفاسد کلام نہیں ہے ولیمہ جو مسنون ہے اس کے مخاطب مرد ہیں اور وہ زوج کی طرف سے ہوتا ہے چنانچہ احادیث و تعامل سے یہ ظاہر ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ کا قول و فعل اس پر صراحۃً دلالت کرتا ہے زیادہ تطویل کی اس میں گنجائش نہیں ہے نہ حاجت ہے باجماع امت یہ مسلمہ

ہے کہ ولیمہ مردوں کی طرف سے ہوتا ہے۔ نہ عورتیں کہیں اس کی مخاطب ہوئیں نہ کسی عورت نے اس کو کیا۔ فقط

شوہر وبیوی کے ایک پیر سے مرید ہونے میں نکاح پر اثر نہیں پڑتا

(سوال ۸۵۹) ایک شخص ایک شاہ صاحب کے مرید ہوئے ہیں اور ان کی زوجہ بھی ان کی مرید ہوئی ہے اور بچے بھی ان کے مرید ہیں ایسی حالت میں اس عورت اور شوہر کا بر تاؤبد ستور رہا یا فرق ہو گیا اور زوجہ و شوہر پیر بھائی بہن ہوئے یا نہیں؟

(الجواب) شوہر اور زوجہ اگر ایک پیر سے مرید ہو گئے تو اس سے نکاح میں اور کسی معاملہ میں کچھ فرق نہیں آتا بلکہ چاہیئے کہ تعلق زوجیت کا زیادہ قوی ہو جاوے آخر رسول اللہ ﷺ سے خاوند وبیوی صحابہ میں سے دونوں ہی بیعت ہوتے تھے اور ویسے بھی سب مسلمان مرد و عورتیں بھائی بہن ہیں **انما المومنون اخوة** [1] قرآن شریف میں وارد ہے الحاصل اس میں کچھ وہم نہ کریں۔ فقط

بیوی سے جماع کے لئے کوئی عمر متعین نہیں ہے

(سوال ۸۶۰) عبداللہ کا نکاح شریفہ سے بعمر دس سال بشرائط شرعی ہو چکا اور شریفہ کو گیارہ برس کی عمر میں حیض آ گیا تو اس سے عبداللہ ہم بستر ہونے کا مجاز ہے یا نہیں؟

(الجواب) مجامعت و ہمبستری اس سے درست ہے کوئی شرط اس میں نہیں ہے [2] **قال اللہ تعالیٰ الرجال قوامون علی النساء (الآیة)** [3] **وقال اللہ تعالیٰ و للرجال علیهن درجة (الآیة)** [4] فقط

منکوحہ سے ہمبستر ہونے کے لئے اس کے ولی سے اجازت کی ضرورت نہیں

(سوال ۸۶۱) جب منکوحہ نابالغہ سے بالغ ہو گئی اور شوہر کے پاس ہو گیا منکوحہ کے ورثہ کو ہم بستر ہونے کی اطلاع کرنا یا اجازت لینا ضروری ہے یا نہیں؟

(الجواب) کچھ حاجت اطلاع کرنے اور اجازت لینے کی نہیں ہے۔ [5] فقط

---

(۱) سورۃ الاحزاب
(۲) وقد صرحوا عنه بان الزوجة اذا كانت صغيرة لا تطيق الوطوء لا تسلم الى الزوج حتى تطيقه والصحيح انه غير مقدر بالسن بل يفوض الى القاضى بالنظر اليها من سمن او هزال (رد المحتار باب القسم ص ۵۴۹ ج۲. ط.س. ج۳ص ۲۰۴) ظفیر
(۳) سورۃ النساء
(۴) سورۃ النساء
(۵) قال رسول الله ﷺ اذا احد كم اعجبته المراة فوقعت فى قلبها فليوا قعها" الخ رواه مسلم (مشكوة باب النظر فصل اول) ظفیر

رنڈی کا پیشہ بہتر ہے یا شیعہ سے نکاح

(سوال ۸۶۲) رنڈی کو پیشہ کر کے کھانا اچھا ہے یا شیعہ سے نکاح کرنا اچھا ہے؟

(الجواب) دونوں حرام و ناجائز ہیں۔[1] فقط

نافرمانی سے بیوی نکاح سے نہیں نکلتی

(سوال ۸۶۳) نافرمانی کرنے پر عورت نکاح سے علیحدہ ہو جاتی ہے یا نہیں؟ (۲) منکوحہ عورت شوہر کی رضامندی کے بغیر بلا پردہ بازاروں میں گھومتی ہے (۳) منکوحہ عورت مثل طوائف پیشہ زنا اختیار کرے (۴) نکاح کے دن ہی سے مرد عورت کے نفقہ کی خبر گیری نہ کرے اور عورت مرد سے ناموافق ہو اور زنا کے ذریعہ روزی حاصل کرے تو از روئے شرع ایسی عورت اپنے مرد کی زوجہ بننے کے قابل ہو سکتی ہے جس سے نکاح ہوا تھا۔

(الجواب) ان افعال قبیحہ سے عورت اپنے شوہر کے نکاح سے باہر نہیں ہوئی۔[2] فقط

زنا کرنے سے نکاح ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۸۶۴) عورت زانیہ جو کھلم کھلا زنا کرتی ہے کیا ایسی عورت کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

(الجواب) نکاح باقی ہے۔[3] فقط

ایسے مرد عورت سے کیا سلوک کیا جائے

(سوال ۸۶۵) (۳) ایسے ڈیوث مرد و عورت سے کیا سلوک کیا جائے؟

(الجواب) ان کو کہا جائے کہ توبہ کریں (اور ایسی صورت اختیار کی جاوے کہ اس حرام کاری سے میاں بیوی دونوں توبہ کریں اور آئندہ بچنے پر مجبور ہوں ظفیر)

---

(۱) قال رسول اللہ ﷺ ثمن الکلب خبیث و مهر البغی خبیث (مشکوۃ باب الکسب ص ۲٤۱) وهی الزانیة والمراد بمهر ها اجرتها ثم اطلق الخبیث علی الثلثة وهو فی الاصل ضد الطیب فیطلق علی الحرام (حاشیة مشکوۃ ص ۲٤۱) وحرم نکاح الوثنیة (درمختار) وفی الفتح یدخل فی عبدة الاوثان عبدة الشمس (الی قوله) وکل مذهب یکفر به معتقده (رد المحتار ص ۳۹۷ ط.س. ج۳ص٤٥) ظفیر

(۲) ارتداد یا شوہر کے طلاق دینے سے ہی بیوی نکاح سے نکلتی ہے' وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۹ ج۲ ط.س. ج۳ص۱۹۳) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ لحدیث ابن ماجة الطلاق لمن اخذ بالساق (الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ ج۲ ط.س. ج۳ص۲۳۵) ظفیر لو تزوج بامراة الغیر عالی بذلك و دخل بها لا تجب العدة علیها حتی لا یحرم علی الزوج وطؤها و به یفتی لانه زنا والمزنی بها لا تحرم علی زوجها (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ٤۰۲ ج۲ و ص ٤۰۳ ط.س. ج۳ص۵۰) ظفیر

(۳) بدلیل الحدیث ان رجلا اتی النبی ﷺ فقال یا رسول اللہ ان امراتی لا تدفع ید لا مس فقال علیه السلام طلقها فقال انی احبها هی جمیلة فقال علیه الصلوة والسلام استمتع بها (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ٤۰۲ ج۲ ط.س. ج۳ص۵۰) لو زنت امراة رجل لم تحرم علیه وجاز له' وطؤ ها عقب الزنا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸٦ ج۲ ط.س. ج۳ص۳٤) ظفیر

بدعت کرنے والی عورتوں کا نکاح رہتا ہے یا نہیں

(سوال ۸۶۶) ہندوستان کی عورتیں اکثر واہیات عقیدہ اور کام بر خلاف شرع کرتی ہیں یہاں تک کہ بعض امور میں شرک کی نوبت آتی ہے یعنی مزاروں پر جانا مراد مانگنا ٹوٹکا کرنا اس حالت میں ان کا نکاح رہتا ہے یا نہیں اور توبہ کرنے پر بھی نکاح دہرانا چاہئے یا پہلا ہی نکاح کافی ہے بعض عورتیں سمجھانے سے بھی نہیں مانتی اگر ان کو خرچ وغیرہ نہ دیا جائے تو درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح قائم ہے۔[1] مگر ان سے توبہ کرانی چاہئے اور آئندہ کو ایسے کاموں سے روکنا چاہئے اور احتیاطاً تجدید نکاح کر لینے میں بھی کچھ حرج نہیں ہے اور ہمیشہ ان کو سمجھاتے رہنا اور تنبیہ کرتے رہنا چاہئے نفقہ انکا واجب شرعی ہے اس کو روکنا نہ چاہئے۔ فقط

بیوی سے زنا کا جو پیشہ کراوے اس کا نکاح رہا یا ختم ہو گیا

(سوال ۸۶۷) جو شخص اپنی زوجہ سے زنا کرا کر کمائی اس کی خوشی سے کھاوے تو کیا اس کا نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں؟ (۲) جو شخص اپنی منکوحہ کے اولاد کو تخم حرام قرار دے اس کے نکاح کی کیا صورت ہے اور کیا بذریعہ لعان مرد و عورت کا تعلق زوجیت ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) (۱) وہ شخص بڑا گناہ گار اور بے حیا ہے اس کو توبہ کرنا لازم ہے حدیث میں وارد ہے ان لکل دین خلقاً و خلق الاسلام الحیاء[2] اور اس کی آمدنی بھی حرام ہے حدیث میں ہے ومهر البغی خبیث[3] اور اس کا استعمال کرنا بھی حرام ہے حدیث میں ہے قال رسول اللہ ﷺ لا یدخل الجنة جسد غذی بالحرام[4] اور زنا کرنے سے نکاح فسخ نہیں ہوتا۔ اس کہنے سے نفی ولد کی نہیں ہوئی اس کا نسب ثابت ہے عالمگیری میں ہے ولا ینتفی بمجرد النفی وانما ینتفی باللعان[5] اور لعان کرنے کے بعد تفریق کر دینے سے حاکم کے طلاق بائن عورت پر واقع ہوتی ہے کما فی الدرالمختار فان التعنا ولو اکثرہ بانت بتفریق الحاکم[6] لیکن لعان کے لئے چوں کہ دارالاسلام کا ہونا شرط ہے اور وہ اس زمانہ میں مفقود ہے اس واسطے بدون طلاق دینے کے نکاح فسخ نہیں ہو سکتا۔ فقط

---

(۱) وفی النہر تجوز مناکحة المعتزلة لا نالانکفر احد امن اهل القبلة وان وقع الزاماً فی المباحث (الدرالمختار علی هامش رد المحتار ص ۳۹۸ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۴۵ فصل فی المحرمات) ظفیر

(۲) مشکوة باب الرفق والحیاء حسن الخلق ص ۴۳۲

(۳) مشکوة باب الکسب وطلب الحلال ص ۲۴۱

(۴) مشکوة باب ایضاً ص ۲۴۳

(۵) عالمگیری مصطفائی باب ثبوت النسب ص ۱۶۳ ج ۲. ط. ماجدیه ج۱ ص ۵۳۶

(۶) الدرالمختار علی هامش ردالمحتار باب اللعان ص ۸۱۰ ج ۲. ط.س. ج۳ص ۴۸۴. ظفیر

زنا کے بعد نکاح باقی رہتا ہے اور ایسی بیوی کو ئی رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے

(سوال ۸۶۹) زید و عمر دونوں ہم زلف ہیں عمر زید کی بیوی یعنی اپنی سالی کو لیکر مفرور ہو گیا کچھ عرصہ تک اپنی سالی سے حرام کرتا رہا اس کے بعد باہمی نزاع ہو کر مسمی عمر اس کو چھوڑ کر علیحدہ ہو گیا اس عورت مذکورہ نے بلا طلاق کے نکاح کر لیا تو اس صورت میں اس کا اصلی شوہر مسمی زید اس کو اگر وہ رضا مند ہو اپنے یہاں رکھ سکتا ہے یا نہیں اور آیا وہ عورت زید کے نکاح میں رہی یا نکاح سے باہر ہو گئی دوسرے یہ کہ یہ امر آیا عمر کی بیوی کا نکاح قائم رہا یا نہیں کیوں کہ اس کے شوہر عمر نے اپنی سالی سے زنا کیا ہے ؟

(الجواب) زید کے نکاح میں اسکی زوجہ داخل ہے مفرور ہو جانے اور زناکاری سے وہ عورت زید کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی[1] زید اس کو رکھے اور توبہ کرالے اور عمر کا نکاح اپنی زوجہ سے قائم ہے سالی سے زنا کرنے سے اس کا نکاح باطل نہیں ہوا[2] البتہ عمر معصیت کا مرتکب ہوا توبہ کرے۔ فقط

تم الجزء السابع من فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل بتوفیق اللہ تعالیٰ و کرمہ تحت اشراف فضیلۃ الشیخ حکیم الاسلام مولانا القاری الحافظ محمد طیب دامت فیوضہ مدیر دارالعلوم دیوبند و حفید موسس الدار الموصوفہ علیٰ ید العبد الضعیف محمد ظفیر الدین المفتاحی غفر اللہ ذنوبہ ورفع شانہ و یلیہ الجزء الثامن انشاء اللہ تعالیٰ (۹/ ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ)

---

(۱) والمزنی بہا لا تحرم علی زوجہا (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۳ ج ۲ ط.س.ج۳ص۳۲) ظفیر

(۲) وفی الخلاصۃ وطی اخت امراتہ لا تحرم علیہ امراۃ (الدرالمختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۳۸۶ ج ۱)

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر

دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی بعد از تفسیر مع عنوانات جدید کتابت ۲ جلد		علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، اسلامی عنوانات جناب محمد ولی رازی
تفسیر مظہری اردو	۱۲ جلدیں	قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتیؒ
قصص القرآن	۴ حصے در ۲ جلد کامل	مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ
تاریخ ارض القرآن		علامہ سید سلیمان ندویؒ
قرآن اور ماحولیات		انجینئر شفیع حیدر دانش
قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن		ڈاکٹر حقانی میاں قادری
لغات القرآن		مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن		قاضی زین العابدین
قاموس الفاظ القرآن الکریم (عربی انگریزی)		ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی
ملک البیان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)		حب اللہ پیرزادہ
اعمال قرآنی		مولانا اشرف علی تھانویؒ
قرآن کی باتیں		مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفہیم البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۳ جلد	مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دیوبند
تفہیم المسلم	۳ جلد	مولانا زکریا اقبال فاضل دارالعلوم کراچی
جامع ترمذی	۲ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
سنن ابو داؤد شریف	۳ جلد	مولانا سرفراز احمد صاحب، مولانا خورشید عالم قاسمی صاحب فاضل دیوبند
سنن نسائی	۳ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	۴ جلد ۸ حصے کامل	مولانا محمد منظور نعمانی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات	۳ جلد	مولانا عابد الرحمن کاندھلوی / مولانا عبداللہ جاوید
ریاض الصالحین مترجم	۲ جلد	مولانا جلیل الرحمن نعمانی مظاہری
الادب المفرد کامل مع ترجمہ و شرح		امام بخاریؒ
مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف	۵ جلد کامل اعلیٰ	مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری فاضل دیوبند
تقریر بخاری شریف	۳ حصے کامل	حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
تجرید بخاری شریف	ایک جلد	علامہ حسین بن مبارک زبیدی
تنظیم الاشتات	شرح مشکوٰۃ اردو	مولانا ابو الحسن صاحب
شرح اربعین نووی	ترجمہ و شرح	مولانا مفتی عاشق الٰہی البرنی
قصص الحدیث		مولانا محمد زکریا اقبال فاضل دارالعلوم کراچی

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی ۱ پاکستان، فون و فیکس (۲۶۳۱۸۶۱) (۰۲۱)
اور دیگر اسلامی و علمی کتب قرآن پاک
دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں بیرون ملک بھیجنے کا انتظام ہے / فہرست کتب مفت ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں